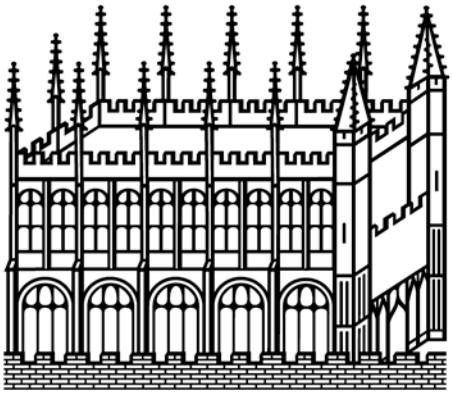


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

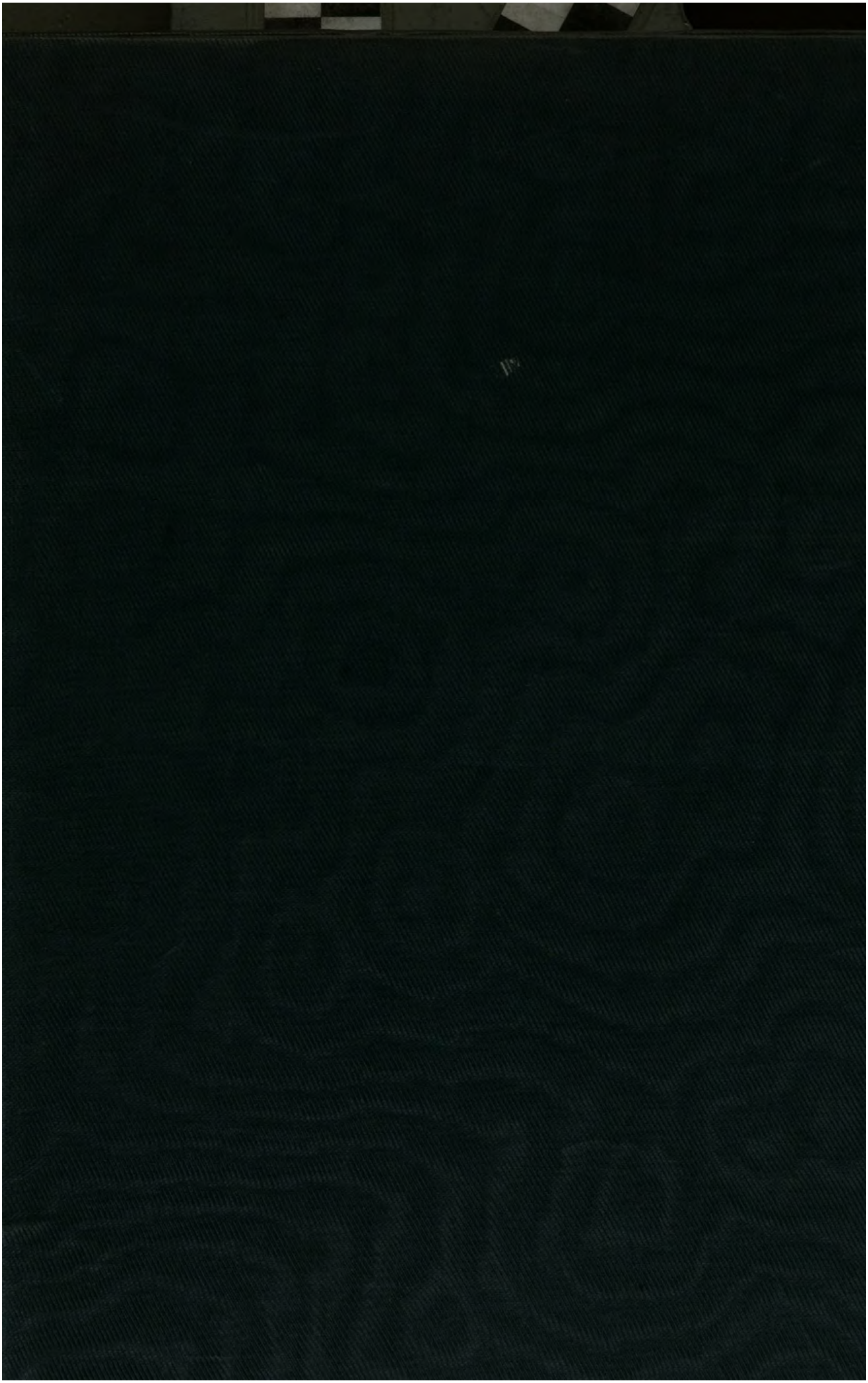
This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

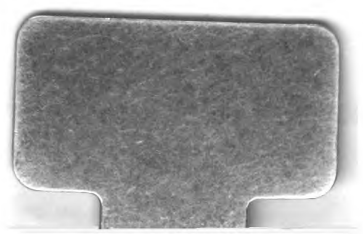
For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks




This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





16.C.12.

16C12

اور رباعیات ہر قسم کے ہین کہ جسکے سننے سے دل کبر کو
سینہ کو بی سی عش آتا ہے ایک دریا اشک کا آنکھو سے بہ جاتا ہے
جلد دوم — ایضاً — بشرح صدر
جلد سوم — ایضاً — ایضاً —
جلد چہارم — ایضاً — ایضاً
قصہ ماہ رمضان —
حکایات الصالحین فی حالات العاد قین
اردو زبان مین بقید ابواب ہر قسم کے
مثلاً باب التوجہ —
ناصر العاشقین — مع نقشہ مدینہ در محامد
خاتم المرسلین از حکیم ناصر علی صاحب —
اسرار محبت تصنیف منشی محمد ظہیر الدین مرحوم
مناہج النبوت ترجمہ مدارج النبوت —
رانڈ و بیکی شادی — مصنفہ مولوے
عبد الرحیم صاحب ہلوی —
مجموعہ سمجھ بوجھ و فضائل درود تاج وغیرہ
رسالہ مذاق العارفین خرد نظم —
اردو مین حکایات و نصائح —
سخاوت نامہ مع قصہ سوداگر بچہ —
ایضاً سخاوت نامہ مع قصہ شاہ یمن —
اوراد فتحیہ — مولفہ امیر کبیر ہمدانی با ترجمہ
ہے مطبوعہ مطبع کانپور —
اوراد نقشبندیہ —
مجموعہ اوراد مستندہ — اس مجموعہ مین
سولہ کتابین وظیفہ کی شامل ہین
سبعات عشر — اوراد فتحیہ
حزب البحر — حزب الاعظم دلائل الخیرات
کبریت احمر ثلاثیات امام بخاری جہل حدیث قصیدہ
بردہ حزب البصر حزب ابو سلیمہ حزب لتداوی
حزب ابن العربی قصیدہ مفرجہ قصیدہ منفرجہ استغاثہ
ایضاً مجموعہ اوراد مستند کاغذ سفید گندہ —
عناصر الشہادتین — حالات شہادت
شہداء خلفاے کرام —
سر الشہادتین — مع ترجمہ اردو شہادت
کربلا مین —
سفرنامہ حرمین — تصنیف نواب رحمان
صاحب مع تتبعات حرمین —
تقریر الشہادتین حالات شہداے کربلا —
تحریر الشہادتین فارسی حالات شہادت حسنین

گلزار خلیل — شہادت نامہ خامس آل عبا
مع حالات بناے خانہ کعبہ و احوال قربانی
کرنا حضرت ابراہیم کا فرزند جمیل حضرت
اسماعیل کو راہ خدا مین تصنیف مولانا مولوے
غلام امام صاحب تخلص شہید — الملقب
گلدستہ فضائل چاریار مع فضائل اہل بیت
مواعظ حیدریہ اردو — مصنفہ
غلام حیدر خانصاحب بہادر —
مؤید القرآن تصنیف مولوی علی بخش
خانصاحب صدر الصدور گورکھپور —
مجموعہ رسائل — سعادت نامہ —
منہاج العارفین — صد پند سود مند
رسالہ عبد اللہ انصاری تحفۃ الملوک مناجات
از مولوی محمد جمیل الدین صاحب فتح آبادی
مجموعہ رسائل رموز العارفین فضائل نامہ
شمائل نامہ — آفرینش نامہ — معراج نامہ —
اعجاز نامہ اعز از نامہ خواب نامہ قصہ شاہ روم
ناصر اللبیب فی اسماء الحبیب
تصنیف حکیم ناصر علی آروی —
گلشن بیخزان نظم دلکش مقالات مذہبی —
اعانت المسلمین فی امور الدین
مصنفہ مولوی مجید الدین صاحب —
آثار قیامت اردو نظم احوال قیامت
سید الاوراد —

INDIAN INSTITUTE

قطب الدین خان مرحوم بیان عیدین
قیامت نامہ بہشت نامہ —
صبح کا ستارہ حالات بہشت و دوزخ و قیامت
خدا کی رحمت حال پیدائش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اسرار نبوت — یہ کتاب فضائل نبوت
پیغمبرین بطور مولد شریف —
تحریم النثار مصنفہ مولوی قطب الدین خان
رسالہ کلید باب الحج — احکام حج —
سراج السالکین — ترجمہ منہاج العابدین
تصنیف امام غزالی رح —
فضائل الشہور والصیام — روزہ
و نماز کی فضیلت ہین —
فضائل درود و سلام —
انفاس الاکابر و انوار الضمائر — سلوک
علم دین تصنیف مولوی نعیم اللہ صاحب —
گلدستہ کرامات مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری
در کرامات حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ
گلزار جنت تصنیف مولانا قطب الدین خان دہلوی مرحوم
نور نامہ — نور محمدی کا بیان —
رسالہ شطرنج — مسمی بہ عجالۂ ہادیہ از
مولوی عبد اللہ بلگرامی —
فضائل القرآن — از مولوی عبد الغفار
مجاہد خاتم النبیین — ساری غزلین
نبی کی محامد مین ہین
تاریخ مکہ از مولوی حاجی محمد فخر الدین حسین عثمان دہلوی
جوشن صغیر مترجم —
سرور القلوب فی ذکر المحبوب
معجزات پیغمبر علیہ السلام مین
ضمان الفردوس از مفتی عنایت احمد صاحب
مرج البحرین — فی فضائل الحرمین
حج و مدینہ کے بیان ہین
عقد الجواہر — مسمے بمولد الشعرا

جس مین جواز و عدم جواز شاعری کا بیان
ہے بمنشاء شرع محمدی —
اعجاز غوثیہ مسمی بہ حکایات الاصفیا مصنفہ مولانا
ابو العلا محمد قاسم مطبوعہ مطبع گلشن محمدی —
مجموعہ جوشن صغیر و کبیر — مع ترجمہ درود طوطی
و دعاے کمیل وغیرہ ہین
خمسۂ محمدیہ — تصنیف مولانا نجم الدین صاحب متخلص بہ نجم
جنگ نامہ کربلا — معرکہ شہادت امام ہمام
حضرت امام حسین علیہ السلام —
طریقہ حسنہ — تصنیف حکیم رحمان علیخان
صاحب مدار المہام دیوان —
مجموعہ نسیم جنت — با قصیدۂ نعتیہ
خیابان فردوس متضمن فضائل درود —
ناصر الابرار فی مناقب اہل بیت الاطہار
مطبوعۂ گلشن محمدی —
وصیت نامہ مع رسالۂ دانشمندی —
تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی —
معجزۂ آل نبی — شہادت نامہ و معجزۂ
سر مبارک امام حسین و معجزات حضرت حسنین علیہما السلام
مجموعہ معجزات — معجزہ شق القمر و معجزۂ جواب
و غیرہ ہفت معجزہ مطبوعہ مطبع ریاض احمدی —
مجموعۂ کلیات مرثیہ ہای مرزا دبیر
یہ ایک مجموعہ کل مراثی طبع زاد و اکر آل عبا
مرثیہ گوئی مین یکتا جناب مرزا سلامت علی دبیر
مرحوم ہے اسکی دو جلد جلد اول
ایضاً — جلد دوم
مجموعہ مرثیہ میر انیس — اسکی چار جلد
نہایت کوشش سے فراہم ہو کر طیار ہوئی
ہین ایسے نادر مرثیے کب کسیکو ملتے تھے کہ خاص
عنایت ایزدی سے ملے —
جلد اول مین عمدہ عمدہ مرثیہ خاص الخاص اور سلام

جس طرح صلوات ناصری و مفردات ناصری و ناصر العاشقین مطبوعۂ مطبع نجم العلوم لکھنؤ و ناصر الحسنین فی اخلاق سید المرسلین و مناصر الحسنات و عناصر البرکات ترجمۂ دلائل الخیرات مطبع نظامی و ناصر الحبیب فی اسماء الحبیب و انوار ناصری و تعلیم جیبی و ناصر المعالجین مطبع علوی و ناصر العشاقین مطبوعۂ گلشن ابودہ و ناصر الابرار فی مناقب اہلبیت الاطہار مطبوعۂ گلشن محمدی لکھنؤ و ناصر الطلاب مطبوعۂ گلزار محمدی لکھنؤ و اردوے ناصری مطبوعۂ نور الانوار آرہ و الف بای ناصری و مصادر ناصری و تعلیم مصطفائی و لغات ناصری و اربع عناصر مطبوعۂ مطبع نول کشوری جسمین چارون زبان کے لغت اردو فارسی عربی انگریزی کس خوبی سے مذکور ہین و نسخۂ یاسینیہ مطبوعۂ گلشن محمدی لطف ایزدی سے سبکی سب مقبول انام ہین مطبوع طبائع خاص و عام ہین اجی واللہ لوگ چاہ کرکے لیتے ہین واہ واہ کرکے لیتے ہین اور علاوہ ان کتابون کے اور دو کتابین درود شریف کی ایک ناصر العشاق نود نل جزہین دوسری **عناصر الخیرات** معروف بہ درود شعری یعنے درود بے نقط قریب بپنجاہ جزکے اسی مطبع نامی نولکشوری مین زیر طبع ہین الغرض اندلون بابا جان نے اوس ذخیرۂ سعادت دارین یعنی عناصر الشہادتین کو از سر نو نظر ثانی کرکے باخذ حق تصنیف اجازت چھاپنے کی کارخانہ نامی گرامی اور مطبع نامی جناب **منشی نول کشور** کو دی کارخانہ نامی نے بمقام کانپور باہتمام تمام و نگرانی تمام منشی **بشیشر دیال** صاحب منصرم مطبع بماہ شوال المکرم ۱۲۹۶ھ ہجری مطابق ماہ اکتوبر ۱۸۷۹ء بتصحیح و تنقیح تمام و صفائی حروف چھاپ کر طیار کیا رونق دہ ہر قری و امصار کیا اللہ رے ہجوم خریداران ہر طرف سے ٹوٹے ہین اس کارخانہ نامی مین اسکے چھپنے کی خبر سنکر دور دور سے تجار کے گماشتے خریدنے کو جھوٹے ہین جو لوگ اسکو جلد نہ خریدینگے آخر کف افسوس ملینگے ✣

کے سر پر آرہ چلا دیا اپنے خلیل کو آتش محبت مین جلا دیا یعقوب کی آنکھ فراق یوسف مین روتے روتے پھوڑ ڈالی مگر یوسف
کی زندان مین بند کر کے توڑ ڈالی ایوب کی ساری اولاد کو اکیدم سے چھت تلے دبا دیا سارا مال اونکا جلا دیا ہزار دن
کیڑے اونکے دھڑ مین پیشانی اور دل کو چھوڑ کر چیچک کی طرح چمٹ گئے پر قربان تیرے صبر کے آہ تک نہ کی مگر جگر
حاملان عرش کے پھٹ گئے اور چونکہ حضرات حسنین سبطین انورین اوسکے بڑے دُلارے اور اوسکے سارے
رسولون سے پیارے کے پیارے تھے اسلیے جتنی بلائین سارے انبیا کو دین اوسکی ہزار گونہ شہید کونین آل عبا
کو دین پلک بھر مین آنکھون کے سامنے ساری اولاد کٹ گئی بات کی بات مین ساری دنیا اولٹ گئی دیس چھوٹا
اشقیا نے گھر بار لوٹا لبہاے شیرین قطرۂ آب کو ترسے ہر طرف سے باران تیغ و تیر برسے کربلا کے توے
پر اشقیا نے بوٹیان اہلبیت کی تل ڈالین سنگ جفا سے ہڈیان تک کچل ڈالین بدن زخمون سے چور ہوا سر سے
تن نازک سے دور ہوا فرش مبارک کو فتہ کیطرح مارے ٹاپون کے پس گئی ہڈی ہڈی سرمہ کی طرح گھس گئی آہ آہ آہ
واہ واہ یا اللہ **اما بعد** محب آل عبا **حافظ محمد مصطفے** عرف حافظ محمد عبد الغنی آروی خدمت مین
محبان آل عبا اور مشتاقان واقعہ کربلا کے عرض کرتا ہے کہ کتاب مستطاب ذکر شہادت مین لاجواب ہادی
راہ صواب دارین مسمی بہ **عناصر الشہادتین** از عمدہ تصنیفات منبع الحسنات مجمع البرکات جناب
فضیلت مآب پدر بزرگوارم جناب **حاجی حکیم مولوی محمد ناصر علی** صاحب غیاث پوری ثم الآروی
جسمین واقعات کربلا اور سوانحات مصائب آل عبا و روایات دردآمیز و حکایات رقت انگیز حضرات امامین
سبطین حسنین کس بسط و تمہید سے مسطور ہین سوانح کربلا اول سے آخر تک اوسمین کما ینبغی مذکور ہین چند بار اور اور
مطالعون مین لکھنؤ کے چھپکر ناصر اہل اسلام ہوئی تھی مطبوع طبائع خاص و عام ہوئی تھی جب جب چھپی شیعہ
سُنّی سب کے پسند ہندو مسلمان سبکے خاطر خواہ ہوئی شرق سے غرب تک اس یوسف مصر خوبی کی چاہ ہوئی ہر چند
بباعث پست ہمتی کے اہل مطابع نے چند جا عبارتین اوسکی خبط کر دین جاہل کاتبون سے لکھا کرا دھر کی اودھر
بے ربط کر دین مگر چونکہ خانۂ دولت ہمیشہ آباد ہے مقبولیت کلام خداداد ہے جس تاجر کے پاس کسی نے
یہ کتاب دیکھی یا لون پڑ پڑ کے لیا ایک یوسف کے ہزار خریدار کو چاہ ہوئی تو ایک نے دوسرے سے ڈاڑ کے
لیا اور اسپر کیا موقوف ہے جو کتابین تصنیف بابا جان کی ہین طب وغیرہ کی ہون خواہ دین ایمان کی ہین

پس تو جو محمدؐ کا پیدا کرنے والا ہے گناہ اون فرمان شکنون کے معاف کردے ؎ اجی اللہ کے پیارے ذری میری خبر لینی ✣ خدا سے میرے حق مین بس یہی اک بات کہدینی ✣ بھلا ہو یا برا لیکن یہ بیچر اُمت ہماری ہے ✣ شفیع عاصیان جب پیشوا میرا نبی میرے ✣ غم دنیا نہ دین ہے اور نہ خوف روز محشر ہے ✣ بھلا تب کیون تجھے ناصر یہ اتنی اشکباری ہے ✣ ملازم رہ درود پاک کا ہر آن و ہر ساعت ✣ کہ نازل ہو سدا تجھپر ترے اللہ کی رحمت ✣ عجب اکسیر ہے عصیان کی حق نے اوتاری ہے ✣ ؎ یارب برسالت رسول الثقلین ✣ یارب بشہادت جناب حسینؑ ✣ عصیان مراد حسنہ کن در عرصات ✣ نیمے جسش بخش و نیمے جسینؑ ✣ ؎ زین بعد خامہ را ہوس گفتگو نماند ✣ دل پارہ پارہ گشت کہ جاے رفو نماند ✣ رفت ست زین جہان لب تشنۂ حسینؑ ✣ اے آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند ✣

# خاتمۃ الطبع

## ریختہ خامہ بلاغت شمامۂ ناثر یکتا جناب حافظ محمد مصطفےٰ اخلف باشرف مصنف علام سلمہم اللہ المنعام

خدا سب کا کارساز ہے مالک دوجہان بے نیاز ہے جسکا وہ پیارا ہے بیڑا اوسکا پار ہے نظر رحمت سے دیکھے تو جہنم مین کنول کے پھول پھولین رضوان باغ جنت کو بھولین اگر اوسکی برق غضب چمکے رعد جلال اوسکی کڑکے تو جنت مین آگ برسے جنتی قطرۂ آب کو ترسے اگر مہر کی نگاہ کرے پل بھر مین گدا کو شاہ کرے تعالے شانہ کے عجب رنگ ہین سارے رسول تمامی فرشتے اسمین دنگ ہین عقل کل کو یہان پر سکتا ہے اوسکی تجلی غضب کے آگے کون دم مارے کون لب ہلا سکتا ہے جو اوسکا فرمان ہے جسکو اوس سے لاگ ہے وہ دنیا مین خوب کلیاتا ہے اور جو اوسکا مطیع ہے خدا ہی سو اوسکو لاگ ہے تو اوسے دنیا مین خوب کلیاتا ہے جو کوئی جتنا اوسکا پیارا ہوتا ہے اوتنا ہی اوسکے خنجر دکھہ اور بلا کا مارا ہوتا ہے تشنہ کامان زلال محبت کو اپنے قطرۂ آب سے ترساتا ہے دشمنان دین کے مزرع امید مین مینھ بدیع رحمت برساتا ہے دیکھو زکریا

خون آلود و نور عین حضرت امام حسینؑ کا اپنے بائین کاندھے پر دھرے اور عمامہ خون آلود شیر خدا علی مرتضیٰ کا ہاتھ مین لیے متوجہ عرش الٰہی
کی ہوکر کے اس درد و آہ اور سوز جانکاہ کے ساتھ رونگی مبتاب ہونگی کہ سب فرشتے زار زار رونے لگینگے سارے انبیاء کرسیون پر
سے گر کے بیقرار ہو رونے لگینگے حوران جنت بھی اوسوقت رونے لگینگی ہوا قفت حضرت سیدہؑ کے غم حسینؑ مین جی جان کھونے
لگینگی پھر حضرت سیدہؑ عرش کا پایہ پکڑ کے یہ فرمائینگی کہ خداوندا فاطمہؑ کی فریاد رسی کر فاطمہؑ کا انصاف دے اوسوقت عرش الٰہی کو
لرزش ہو جائیگی عرش سے فرش تک جنبش ہو جائیگی حضرت جبرئیل امین شور کرتے ہوے رحمت عالم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے حضور مین حاضر ہو کر زار زار رو کر عرض کرینگے کہ یا رسول اللہ حضرت فاطمہؑ خاتون جنت عرش الٰہی کے پاس آئین ہین اور
پیراہن زہر سے بھرا اور کفن خون سے بھرا حال کونین حضرات حسنینؑ کا اپنے ساتھ لائی ہین عرش الٰہی مین ایک زلزلہ برپا ہے
عرصات محشر مین عجیب طرح کا تہلکہ پڑا ہے دریا تمہاری کا بڑھا آتا ہے پروردگار عالم کو غصہ چڑھا آتا ہے فاطمہؑ کے رونے سے عرش
الٰہی تھرا آتا ہے نعرہ لا الٰہ الا اللہ سن سن کے کلیجہ موحد کو آتا ہے آپ ذرا عرش کے پاس تشریف لائین اور حضرت سیدہؑ کو
سمجھائین منائین اور کہین تو بات کی بات مین دریاے تمہاری موج زن ہوگا اور آسمان و زمین تہ و بالا ہو جائیگا شامت ہے
قاتلان حسینؑ کے دونون جہان جل کے خاک سیاہ کالا ہو جائیگا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوراً عرش کے پاس
تشریف لائینگے اور رو کر حضرت سیدہؑ سے مخاطب ہو کر فرمائینگے کہ اے فاطمہؑ نور دیدہ اے نور عینین اے فرزند پسندیدہ اے
مادر حسنینؑ آج دن فریاد رسی کا ہے نہ فریاد کشی کا آج روز نوازش کا ہے نہ گداز ش کا آج دن معاف کرانیکا ہے نہ دونون جہان کے
صاف کرانیکا حضرت سیدہؑ فرمائینگی بابا جان کیا عرض کرون پیراہن زہر آلود حسنؑ کا دیکھکر جگر ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہے اور جامہ
خونین حسینؑ کا دیکھکر کلیجہ موحد کو جلا آتا ہے **ع المؤلفہ غم حسنینؑ سے بابا کہین کیا حال ہم اپنا ✤ بھکا جاتا ہے تن سے ہے**
کہین کس سے یہ غم اپنا ✤ آپ فرمائینگے کہ اے جان پدر حسنؑ کے پیراہن اور حسینؑ کے خونین کفن ہاتھ مین لیکر جناب باری مین
دعا کرو رو رو کر التجا کرو کہ خداوندا بحق جامہ زہر آلود حسنؑ اور بحق پیراہن آغشتہ بخون حسینؑ کے جو شخص کہ میرے فرزندان اور
اہلبیت کا دوست ہووے سراسر مغفرت پوست ہووے اور جو تخم محبت کا انکے اپنے مزرعہ دل مین بوتا ہو اور انکی اتباع
اور فرمانبرداری مین جی جان کھوتا ہو اوسکے گناہ معاف کردے نامہ اعمال کو اوسکے گناہون سے صاف کردے پھر مین بھی
اپنے گیسوے خاک آلود اور دندان شکستہ کو ہتھیلی پر دھرون اور اپنے شکستہ دلان امت کے لیے جناب باری مین شفاعت
کرون کہ الٰہی جسطرح میری امتان عاصی نے تیرے فرمان کو توڑے پر محمدؐ نے گناہ اون دندان شکنون کے معاف کیے

علیہ وآلہ وسلم نے سر شاہزادے کا اوٹھایا اور موخہ پر موخہ ملکر کے رونے لگے بیتاب ہونے لگے اوسوقت سارے انبیا بھی موجود تھے
آپکے روتے تھے مضمون اس غزل کے ساتھ ہمکلام ہوتے تھے **غزل** آدم درین عزا بہ غم و درد مبتلاست ✤ کشتی نوح
غرقۂ طوفانِ ابتلاست ✤ گویا برائے ماتمِ سلطانِ دینِ حسینؑ ✤ چندین خروش و ولولہ در جیلِ انبیاست ✤ اینہا غم از
برائے دلِ مصطفیٰ خورند ✤ آن خود چہ دانستہ است کہ بر جانِ مصطفیٰ ست ✤ گر قصۂ بگوید ازین غصہ در خورست ✤ ور فاطمہؑ
بنالد ازین حالہا رواست ✤ جبرئیلؑ نے کہا یا رسولؐ اللہ اگر حکم ہو تو شامیون کا وہی حال کردون جو حال قوم لوط کا مین نے
کیا تھا آپنے فرمایا نہین قیامت کے دن انسے اور ہم سے لڑائی ہوگی پھر حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ یا رسولؐ اللہ تھوڑے فرشتے
حاضر ہین کہتے ہین کہ ہمین حکم الٰہی ہوا ہی کہ ان سب پچاسون نگہبانان یعنی پہرے والون کو مار ڈالین سر انکا اوتار ڈالین آپنے
فرمایا ہان حکم الٰہی بجالائین ان سبکو جہنم مین پہونچائین پھر تو پہرے والون پر شبانہ شب فرشتون کی تلوارین آگ کی چلنے لگین
لاشین اشقیا کی لکڑی کی طرح جلنے لگین یہانتک کہ اوپنجاس آدمی جل گئے موم کی طرح گھل گئے جب میری نوبت آئی مین نے
کہا آہ الامان یا رسولؐ اللہ تب آپنے فرمایا میرے سامنے سے دور ہو لا غفر اللہ لک اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نکرے
تجھے اہل جنت نکرے اسواسطے مین یقین جانتا ہون کہ خطا میری معاف نہوگی کیونکہ بات حضرتؐ کی خلاف نہوگی پس اہل حرم نے
اوس سے کہا کہ موخہ پر پردہ کیون لٹکائے ہو اوسنے کہا آتش خوف سے اسی واقعہ کے میرا موخہ جلگیا ہی رنگ چہرے کا
بدل گیا ہی پس لوگون کے بہت کہنے سے اوس سور نے اپنے موخہ سے کپڑا اوٹھایا تو معاذ اللہ موخہ اوسکا بجنسہ سور کا سا
ہوگیا تھا اور دانت اوسکے سور کیطرح موخہ سے باہر نکل آئے تھے مشائخ حرم نے کہا دور دور ایسا نہو کہ شامت تیری
ہم لوگون کو بھی اثر کر جاوے وہ سور موخہ پر پردہ لٹکا کے حرم سے باہر چلا ہنوز نہ نکلا تھا قدم حرم سے باہر نہ گیا تھا کہ ناگاہ ایک
بجلی غضب کی ہوا سے اوس شیطان پر گری وہ ملعون اوسی جگہ جل کے راکھ ہوگیا **نظم** اوبرق ستم ہر کہ ز آتش نشہیدان ✤
شد سوختہ صاعقۂ خشم الٰہی ✤ وز ہر کہ الم یافت دل آن شہ مظلوم ✤ حقا کہ بیابد الم نامتناہی ✤ **شعر** رسولؐ پاک پر
بھیجے اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ **روایت** ہی کہ قیامت کے دن جب سواری
جناب فاطمہؑ زہرا کی نکلے گی تو مجمع اولین و آخرین مرد و عورت سبکو حکم باری ہوگا کہ سب لوگ اپنی آنکھین بند کرین کہ خاتون
جنت کی سواری آتی ہی اور سبب اسکا یہ ہی کہ جناب حضرت شہیدہ اوسوقت اس صفت پر تشریف لائینگی کہ کسیکو آپکی حالت
پُر ملالت دیکھنے کی تاب نہوگی یعنی میرا ہن زہر آلود شاہزمن حضرت امام حسنؑ کا اپنے داہنے کاندھے پر دھرے اور پیراہن

خصوص کرتا ہو تو حقتعالی سب گناہ اوسکے معاف کر دیتا ہو صفحۂ اعمال کو اوسکے حرف خطا سے صاف کر دیتا ہو تبلا تو سہی تجھے خدا کی
رحمت سے یاس کیون ہو کونسی تو نے خطا کی ہو اسقدر رہ جو اس کیون ہو اوس شخص نے کہا اچھا ادھر آؤ میرا حال سنتے جاؤ سادات
اور مشائخ حرم اوسکے پاس گئے اوسنے کہا کہ مین شریک اوس لشکر بداختر کے تھا جو حضرت امام حسینؑ سے لڑا تھا غرض جب
بعد واقعۂ کربلا کے سر کو حضرت امام حسینؑ کے ہم لوگ یزید کے پاس دمشق مین لیچلے اور ہم لوگ پچاس سپاہی تھے کہ گاہ گاہ بہ
سرور کیا کرتے تھے اور شمر وغیرہ اشقیا سر شاہزادے کو بیچ مین دھرے چارون طرف سے حلقہ کرکے شراب پیا کرتے
تھے اور مین دور ہی سے انکا حال دیکھ کے متاسف ہوتا تھا اور کبھی کبھی اپنی شقاوت پر روتا تھا ایک رات سب اشقیا
حسب معمول شراب پیکر سو گئے نشہ مین چور و غافل ہو گئے اور مجھے نیند نہ آتی تھی طبیعت اوس شب کو بہت گھبراتی
تھی ناگاہ آواز رونے کی کان مین آئی چونکہ رونے والا کوئی نظر نہ آیا اور زیادہ طبیعت گھبرائی ناگہان مین نے آسمان
کی جانب نظر جو اوٹھائی تو کیا دیکھتا ہون کہ دروازہ آسمان کا کھلا ہو اور اپنی آنکھون سے دیکھا کہ ایک خیمہ نورانی آسمان سے
اوترا اور برابر سر شاہزادے کے آکر ہوا پر معلق ٹھہر گیا پھر تین آدمی روحانی نورانی آسمان سے آئے اور زیارت سر سرور کی
کرنے لگے ایک شخص سبز جامہ پہنے ہوے اور سفید عمامہ باندھے ہوے میرے سر ہانے کھڑا تھا مین نے اوس سے پوچھا
کہ یہ کون لوگ ہین اوسنے کہا مقربان بارگاہ رب جلیل ہین یعنی حضرت جبرئیلؑ اور میکائیلؑ اور اسرافیلؑ ہین پھر حضرت جبرئیلؑ نے
خیمے کے پاس آکر کہا کہ یا صفی اللہ خیمے سے آپ اوترین مین نے دیکھا کہ حضرت آدمؑ اور شیثؑ اور ادریسؑ خیمے سے اوترے
آئے اور زیارت سر شاہزادہ فرمائی پھر جبرئیلؑ نے خیمہ کے پاس آکر کہا یا نجی اللہ آپ اوترین مین نے دیکھا کہ حضرت نوحؑ اور
سامؑ اوترے پھر حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ یا خلیل اللہ آپ اوترین پس حضرت ابراہیمؑ اور اسمعیلؑ اور اسحاقؑ اوترے
پھر کہا یا کلیم اللہ آپ نزول فرمائین پس حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ اوترے پھر کہا یا روح اللہ آپ اوترین پس حضرت عیسیٰؑ اور
شمعونؑ اوترے اور جو پیغمبر آتے تھے زیارت سر شاہزادے کی فرماتے تھے پھر حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا کہ یا حبیب اللہ آپ
نزول اجلال فرمائین پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اصحابؓ کبار اور شیر خدا علی مرتضیٰؓ اور حضرت امام حسنؓ اور حضرت
حمزہ اور جعفر طیارؓ کے نزول اجلال فرمایا جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیمے سے اوترے تو مین نے دیکھا کہ سر حضرت امام حسینؓ
نے اپنی جگہ سے حرکت کرکے ستر قدم آگے جاکے پیشانی کو اپنی پاؤن پر حضرت کے دھرے کے آواز دردناک کہا کہ نانا جان حسینؓ
آپ پر قربان دیکھیے شامیان بیوفا نے ہم پر کیسے کیسے ستم ہو نہ جانے آپکی عظمت کچھ بھی خیال مین نہ لائے حضرت صلی اللہ

بدبوئی کا سبب اوس سے استفسار کرنہین سکتا تھا آخر مین نے ایکدن اوس سے اسکا سبب پوچھا اوسنے سر جھکا لیا اور بہت شرمندہ ہوا پھر کہا کہ مین اس بدبوئی کا حال آپ سے عرض کرتا ہون مگر مجھے رسوا اور خوار نا اور کسی پر اسکو اظہار نا حقیقت حال یہ ہی کہ مین معرکہ کربلا مین لشکر ابن زیاد مین تھا اور آب فرات کی نگہبانی کرتا تھا لشکر بیان امام حسینؑ سے کسیکو فرات کے کنارے آنے نہ دیتا تھا اور ایک بوند پانی امام تشنہ کام کے خیمے مین جانے نہ دیتا تھا بعد واقعہ کربلا کے ایکرات مین نے خواب مین دیکھا کہ قیامت قائم ہی اور مین پیاس سے بے اختیار ہورہا ہون لب اور زبان پر کانٹے پڑگئے ہین بولنے سے ناچار ہورہا ہون جس شخص سے پانی مانگتا ہون مجھے دیتا نہین واویلا کرتا ہون کوئی میری خبر لیتا نہین ناگاہ کیا دیکھتا ہون کہ حضرت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدنا علی مرتضی اور جناب فاطمہ زہرا اور شہنشاہ کونین حضرات امام حسنؑ و حسینؑ اور بعضے اکابر صحابہؓ حوض کوثر کے کنارے بیٹھے ہوے ہین اور تھوڑے صحابہؓ گرد و پیش کھڑے ہین اور چند لوگ آدمیون کو پانی پلا رہے ہین مین دوڑا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے گیا اور پانی طلب کیا آپنے فرمایا اسے پانی پلاؤ کسی نے مجھے پانی نہ دیا اور میری طرف کچھ التفات نکیا تین بار مین نے اسی طرح حضور رسالت مین استغاثہ کیا مگر کسی نے میرے حال پر رحم کھاکے پانی نہ دیا پھر تیسری بار باواز بلند حضرت سرور عالم سے مین نے پانی مانگا آپنے فرمایا اسے پانی کیون نہین دیتے لوگون نے کہا یا رسول اللہ یہ شخص لشکر بیان ابن زیاد سے فرات کے کنارے پانی پر نگہبان تھا تشنہ کام حسینؑ کو فرات کے کنارے آنے نہ دیتا تھا اور ایک قطرہ پانی خیمے مین شاہزادے کے جانے نہ دیتا تھا حضرتؐ نے فرمایا ہان تب اسکو قطران پلاؤ قطران ایک قسم کا تیل سیاہ نہایت بدبو کا لاہوتا ہی غرض لوگون نے مجھے قطران پلایا اسکے بعد مین نیند سے چونک پڑا اوسیوقت سے میرے مونھ سے یہ بڑی بدبو آتی ہی کہ جان نکلی جاتی ہی اور جو کھاتا ہون قطران ہوجاتا ہی اور بدبوئی سے اوسکی کلیجا میرا اور میرے ہمنشینون کا مونھ کو آتا ہی امام حسن بصری نے فرمایا کہ دور دور آج سے پھر میرے سامنے نہ آنا آخر وہ بدبخت اسی بلا مین کمال رسوائی کے ساتھ مرگیا **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✣ علی و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✣

**روایت** ہی ابوالمفاخر کہتے ہین کہ ایک شخص کو لوگون نے دیکھا کہ طواف خانہ کعبہ کر رہا ہی اور مونھ پر ایک پردہ لٹکائے آہ سرد بھر رہا ہی اور کہہ رہا ہی کہ خداوندا میرا گناہ بخشدے اور مین یقین جانتا ہون کہ تو میرا گناہ نہ بخشے گا میری خطا معاف نکریگا مشایخ حرم نے کہا کہ اے بھائی مونھ پر پردہ ڈالے اتنا تم کیون روتے ہو خدا کی رحمت سے کیون ناامید ہوتے ہو ہر چند گناہ کسیکا ریگ ریا سے بھی دوبالا ہو مگر جب وہ آدمی جناب باری مین رجوع کرتا ہی توبہ اور گریہ وزاری کے ساتھ

آپکا لیا تھا وہ بڑی ہو گیا اور بیہودہ باتین بکتا تھا ادھر اودھر مونھ لوگون کا تکتا تھا لوگ اوسکے ساتھ مسخراپن کرتے سر اور
بیٹھہ پر اوسکے خس و خاشاک لاکر دھرتے اور اڑاتے اوسکو پتھر مارتے آخر ایک شخص نے اوس سنگدل کے سر پر ایسا پتھر مارا کہ
فورا وہ شیطان عدم کے گھاٹ پار ہو گیا داخل فی النار ہو گیا **روایت** ہے کہ جس شقی نے حضرت علی اصغر کی حلق مین
تیر مارا تھا وہ ملعون اس مصیبت مین گرفتار ہوا کہ اوسکے پیٹ کی طرف ایسی جلن ایسی لہر تھی کہ مارے گرمی کے پھکا جاتا
اور اوسکی بیٹھہ کی طرف ایسی ٹھنڈی تھی کہ خدا کی پناہ اوسکے آگے پنکھا پانی مین برف کے بھگو بھگو کے جھلتے تھے مگر کچھہ
خنکی نہ آتی تھی طبیعت بیچین ہوئی جاتی تھی اور پیچھے اوسکے برابر آگ جلتی تھی مگر اوسکو ذری گرمی نہین آتی تھی سردی سے
اکڑا جاتا تھا واویلا کرتا تھا جان جاتی تھی ہر دم آہ سرد سینہ گرم سے بھرتا تھا واویلا و مصیبتا کرتا تھا اور پیاس کا وہ زور
گرمی کا وہ شور کہ گھڑی گھڑی گھڑے کے گھڑے پانی پی جاتا تھا مگر پیاس نہین بجھتی تھی کچھہ تسکین نہین پاتا تھا کہتا اور
لاؤ اور لاؤ پانی سرد پلاؤ آخر اسیطرح ایکدن پیٹ اوسکا پھٹ گیا کلیجہ اوسکا اولٹ گیا پیاس پیاس کہتے ہوے
عدم کے گھاٹ پار ہو گیا داخل فی النار ہو گیا **روایت** لطائف اشرفی مین ہے کہ شمر ذی الجوشن نے تھوڑا سونا حضرت
امام حسینؑ کے خیمے مین لوٹا تھا پس اوس سونے مین سے کچھہ سونا اپنی دختر برادختر کو دیا اوسکی بیٹی نے وہ سونا سنار کو زیور
بنانے کو دیا جب سنار نے اوس سونے کو آگ مین ڈالا وہ سونا جلکر خاک ہو گیا شمر نے یہ حال سنکر غصے سے جل بھنکر سنار کو بولایا
اور وہ باقی سونا اوسے دیا کہ میرے سامنے اسکو آگ مین ڈال دیکھون تو کسطرح خاک ہو جاتا ہے سنار نے سامنے اوسکے
سونے کو آگ مین ڈالا وہ سونا اوسیطرح جلکے راکھہ ہو گیا **روایت** لطائف اشرفی مین ہے کہ کوفیان بدبخت چند
اونٹ شاہزادے کے لوٹ لائے تھے جب اونکو ذبح کرکے پکایا گوشت ایسا تلخ ہو گیا کہ کوئی شقی ایک لقمہ بھی کھا نہ سکا
**روایت** شواہد النبوۃ مین ہے کہ ایک بدبخت نے بعد شہادت شاہزادے کے مدینہ منورہ مین خطبہ پڑھا اور قتل ہونے پر
امام حسینؑ کے اظہار خوشی کا کیا اوس رات کو تین شعر عربی کے کسی ہاتف غیبی نے باواز بلند پڑھے جسکا ترجمہ اردو مین یہ ہے
اے مارنے والو امام حسینؑ کے نادانی سے ۔ مژدہ ہو تم کو عذاب اور ذلت کا ۔ آسمان پر جو ارواح ہین انبیا کی ۔ اور سب
فرشتے تم پر نفرین کرتے ہین ۔ بیشک تم ملعون ہوے سلیمانؑ کی زبان پر ۔ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کی زبان پر ۔ **روایت** ہے
امام حسن بصری کہتے ہین کہ ایک شخص مسائل شرعیہ سیکھنے کو ہمارے پاس آیا کرتا تھا مگر ہمکو اوسکی صحبت سے بڑی نفرت تھی
اسواسطے کہ بولنے کے وقت اوسکے مونھہ سے ایسی بدبو آتی تھی کہ جان نکلی جاتی تھی اور مین مارے شرم کے اوس

وہ بدبخت نہایت حسین وجمیل تھا لشکر ابن زیاد مین سب سے شکیل تھا بعد واقعہ کربلا کے اوسکی شکل وصورت بگڑ گئی تمام بدن مین جذامی پڑگئی نہایت کہ منظر کالا ہوگیا حبشی سے بھی رنگ اوسکا دوبالا ہوگیا لوگون نے اوس سے پوچھا کہ کونسی تجھپر آفت پڑگئی کہ صورت اصلیہ تیری بگڑگئی اوسنے کہا کہ کیا کہون جسدن سے مین نے سر مبارک حضرت امام حسینؑ کا شکار نیزے سے باندھا اور اوسکے ساتھ بے ادبیان کمین اوسی دن سے یہ معمول ہوگیا ہے کہ ہر روز دو آدمی آنکھ آتے ہین اور دونون بازو میرے پکڑ کے کھینچتے ہوے لیجاتے ہین اور مجھے آگ برساونیوالا ٹکاتے ہین پھر مجھے وہان سے گھر پہونچا جاتے ہین اسیطرح ہر روز میرا معمول چلتا ہے گوشت پوست گھلتا ہے اسیوسطے میرا چہرہ سیاہ ہوگیا اور حال میرا تباہ ہوگیا راوی کہتا ہے کہ آخر حیات تک اپنے وہ شخص اسی بلا مین گرفتار رہ کر فی النار ہوا عبرت دہ اولی الابصار ہوا **روایت** واقدی سے منقول ہے کہ ایک بوڑھا تھا حاضر ہین معرکہ کربلا سے جب وہ بعد واقعہ کربلا کے اندھا ہوگیا پس لوگون نے اوس سے پوچھا کہ کیا سبب کہ تیری بینائی یکقلم جاتی رہی اوسنے کہا کہ ایکدن مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ بازو تک آستین مبارک چڑھائے اور ہاتھ مین ننگی تلوار لیے کھڑے ہین اور آگے حضرت کے ایک چمڑا بچھا ہے مین نے دیکھا کہ دس قاتلان حضرت امام حسینؑ کو آپ نے اوسی تلوار سے ذبح کرکے اوسی چمڑے پر ڈالا جب نظر اپکی مجھپر پڑی آپ نے بہت سی لعنت ملامت کی اور ایک سلائی اوسی لہو مین ڈبوکے میری آنکھ مین لگادی اوسی دم سے مین اندھا ہوگیا **روایت** ہے کہ شام مین ایک بدبخت قاتلان سے جناب حضرت امام حسینؑ کے تھا موئخہ اوسکا سور کے موئخہ کی طرح ہوگیا تھا اور لوگ اوسکو دیکھ دیکھ کر عبرت کرتے تھے

**روایت** ہے کہ بعد شہادت حضرت امام حسینؑ کے جابر بن یزید نے عمامہ کو اپکے سر مبارک سے اوتارکے اپنے سر ناپاک پر دھرا فوراً پاگل ہوگیا اور اوسکے دماغ مین اسطرح خبطگی آئی کہ طوق وزنجیر مین اوسے لوگون نے مقید کیا آخر اوسیطرح لعنت کی زنجیر گلے مین ڈالے واصل جہنم ہوا **روایت** ہے کہ خولہ حضرمی نے کہ حضرت امام حسینؑ کا کربلا مین تن نازک سے آپکے اوتارکے پہن لیا تھا آخر وہ ملعون کوڑھی ہوگیا اور بال سر اور داڑھی کے اوسکے گر پڑے الغرض عبرت عالمیان ہوا اور کربلا پاک مین ایک سو ستر ۱۷۰ سوراخ کوفیون نے کئے تھے کہ تیرون اور زخمون سے جسم عالی پر ہوگیا تھا

**رباعی** اے جہان آفرین بجان حسینؑ ✤ رحم فرما بدرد یاران حسینؑ ✤ کہ رسانی ثواب آن شہدا ✤ بمصیبت رسیدگان حسینؑ

**روایت** ہے کہ اسود بن حنظلہ نے تلوار امام سید ابرار کی اپنے قبضہ مین کرلی تھی وہ کوڑھی ہوگیا اوسکے سارے بدن مین آبلہ پڑگیا سر سے پاؤن تک بدن اوسکا سڑ گیا **روایت** ہے کہ مالک بن یسار نے جوشن

سلطنت تھوڑے ہی دن مین اُلٹ گئی اور بعضے پیاس کے مارے پانی پیتے پیتے مرگئے مگر پیاس نہ بجھی اور بعضے دوسرے اور عذابون مین مبتلا ہوے غرض بعد واقعہ کربلا کے سارے لشکریان ابن زیاد کیا سوار کیا پیادہ کیا خادم کیا مخدوم دم بھر آرام سے جی نہ سکے ایک گھونٹ پانی خوشی سے پی نہ سکے **روایت** ہے امام سدی کہتے ہین کہ ایک مقام مین مجمع کثیر تھا اور کربلا کا ذکر ہو رہا تھا اور مین سن سن کے رو رہا تھا اہل مجمع کہہ رہے تھے کہ دشمنان امام حسینؑ سے ہم نے کسیکو ایسا نہ دیکھا کہ مصیبت اور فضیحت دنیا مین گرفتار ہو کر نہ مرا ہو قبل مرنے کے کسی بلاے عظیم مین گرفتار نہ ہوا ہو ایک بوڑھا کم بخت اوس مجلس مین تھا یہ بات سُنکے اوسنے کہا کہ تم لوگ غلط کہتے ہو مین بھی تو شریک قتل امام حسینؑ کے تھا مگر اب تک مین کسی بلا مین گرفتار نہوا بھلا چنگا ہون گانے بجانے والا نہوا یہ کہتا ہوا چراغ مین اشتعال دینے لگا اور کجھ قتلی کی لینے لگا کہ ناگاہ ایکبار چراغ کا شعلہ بھڑکا اور اوس بوڑھے کو گھیر لیا پھر تو اوس بدبخت کے بدن مین ایسی جلن پیدا ہوئی کہ الامان الحفیظ پھر تو سارا بدن اوس سنگدل کا موم کی بتی کی طرح جلنے لگا اور وہ بوڑھا تمام جماعت کے چارون طرف اُوچھلنے لگا اور کہتا تھا ہاے جلا ہاے جلا آخر کو جلتے جلتے دریا کی طرف بھاگا اور پانی مین جا کر کے کود پڑا وہ تو غضب الٰہی کی آگ تھی اور حضرت امام حسینؑ سے اوس کم بخت کو لاگ تھی وہ دریا کا پانی اوسکے حق مین تیل ہو گیا وہ بوڑھا قدرت کا کھیل ہو گیا دریا ہی کے اندر ہڈیان اوسکی جلنے لگین مونھ سے اوسکے چنگاریان نکلنے لگین آخر دریا ہی مین جلکر خاک سیاہ ہو گیا باعث عداوت امام حسینؑ کے راندۂ درگاہ ہو گیا **روایت** ہے امام سدی فرماتے ہین کہ ایک امیر نے میری مہمانی کی اور اوس مجلس مین اور بھی بہت سے لوگ تھے سبھون کی اوسنے خوب قدردانی کی اثنے مین تذکرہ معرکہ کربلا کا ہونے لگا حاضرین مجلس بولے کہ جو لوگ شریک قاتلان امام حسینؑ تھے علاوہ عذاب آخرت کے دنیا مین بھی وہ لوگ قبل موت کے بُری بُری فضیحت اور رسوائیون مین گرفتار ہوے اور تھوڑے ہی دن جی کے بُری موت سے مرکے فی النار ہوے امیر مجلس جسنے ہم لوگون کی دعوت کی تھی بے دھڑک بول اوٹھا کہ آپ لوگ یہ کیا کہتے ہین مین بھی شریک قتل امام حسینؑ کے تھا مگر اب تک کوئی بلا مجھپر آئی نہین کوئی بیماری بعد واقعہ کربلا کے مین نے اوٹھائی نہین یہ کہہ ہی رہا تھا کہ شعلۂ چراغ اوسکی طرف لپکا اور فوراً خشک لکڑی کی طرح اوس شیطان کو جلا دیا سارے جسم کو اوسکے کوئلا بنا دیا راوی کہتا ہے کہ واللہ قسم ہے خداوند پاک کی مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک لکڑی کا کندہ جل کے سیاہ کوئلا ہو گیا ہے **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤
علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ **روایت** ہے کہ جس ملعون نے کہ سر مبارک حضرت امام حسینؑ کا تسکار بدن سے باندھا تھا

اور جواب سلام کا دیا تھوڑی دیر کے بعد فرمایا اے خدا کے دشمن تو نے تو میرا خوب ادب کیا حرمت کا میری خوب پاس کیا اولاد کو میری مار ڈالا اور رسالت اور غضب سے میرے ڈرا نہین مین نے عرض کی یا رسول اللہ مین نے حضرت امام حسینؑ یا انکے کسی رفیقون پر تلوار چلائی نہین جناب امام حسینؑ کے لشکر کی طرف تیر چھوڑا نہین کسیکو لشکریان امام حسینؑ سے مارا نہین سر کسیکا تیغ ستم سے اوتارا نہین فقط اسیقدر قصوروند ہون کہ لشکر ابن زیاد کا شریک تھا اور حال دونون لشکر کا دیکھ رہا تھا آپ نے فرمایا کہ البتہ تو نے لشکر حسینؑ سے کسیکو خنجر و تیر سے نہ مارا سر کسیکا تلوار سے نہ اوتارا مگر تو سپاہ لشکر شام کا تو تھا میرے پاس آؤ مین آگے گیا دیکھا آگے آپکے ایک طشت دھرا ہوا اور اوسمین خون تازہ بھرا ہوا آپنے فرمایا دیکھ یہ میرے جگر گوشہ کا خون ہے پس آپ نے ایک سلائی اوس خون مین ڈبو کے میری آنکھون مین لگادی مین مارے ڈر کے چونک پڑا اور اوسیوقت سے اندھا ہو گیا قاضی نے کہا اے نالائق یہ تو دنیا کی سزا ہے اور خدا جانے کہ قیامت کے دن تیری کیا سزا ہوگی **قطعہ** بروز واقعہ اے ظالم خدا ترس ✤ بیا ببین کہ چہا کردہ بجاے حسینؑ ✤ خدست حاکم و دعوی گرست پیغمبرؐ ✤ چگونہ میدہی انصاف ماجراے حسینؑ ✤

**روایت** روضۃ الشہدا مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے بعد وفات ہارون علیہ السلام کے دعا کی کہ الٰہی میرے بھائی ہارون کے گناہ بخش دے حقتعالی نے موسیٰ پاس وحی بھیجی کہ اے موسیٰ ہارون کیا اگر سارے لوگ پچھلے لوگون کی بخشش مجھ سے چاہو تو سبکو بخش دون مگر قاتل کو امام حسینؑ کے کہ مین نفس نفیس قاتل حسینؑ سے بدلا خون حسینؑ کا لونگا **شعر** آب نادادہ شہیدان را چو آتش در زدی ✤ بایدت بیشک میان آب و آتش سوختن ✤ **روایت** کنز الغرائب مین ہے کہ سب سانپون مین بڑا سانپ دوزخ کا ایک سانپ ہے جسکا نام شدید ہے ہر روز ستر مرتبہ وہ سانپ مارے غصے کے پیچ و تاب کھاتا ہے اور ہر بار زہر ہلاہل اوگلتا ہے حقتعالی فرماتا ہے کہ اے شدید کیا چاہتا ہے عرض کرتا ہے خداوندا قاتلان امام حسینؑ کو میرے حوالہ کر تاکہ اپنے جی بھراونکو کاٹون اور لہو اونکا چاٹون ارشاد ہوتا ہے اے شدید تیرے عذاب قاتلان حسینؑ کا تیرے ہی حوالہ ہوگا سبکو بید ریغ جتنا جی چاہے کاٹنا لہو سبکا چاٹنا **روایت** ہے زہری سے منقول ہے کہ جو جو لوگ معرکہ کربلا مین شریک قتل امام حسینؑ کے تھے یا فقط سپاہ روسیاہ شام کے تھے یا لڑتے نہ تھے فقط کھڑے تماشا دیکھتے تھے یا جو لوگ وہان حاضر نہ تھے مگر خبر قتل امام حسینؑ کی سنکے خوش ہوے یہ سب کے سب بالکل سوا عذاب اخروی کے دنیا مین بھی طرح طرح کی بلاؤن مین گرفتار ہوے اور موت سے پہلے بڑی بڑی فضیحتین اوٹھائین بعضے قتل ہوے بعضے اندھے ہو گئے اور بعضون کا مونھ کالا ہو گیا اور بعضون کی دولت

فرمایا تھا کہ ایک مینڈھے کے سبب سے یعنی ایک شخص کے مکے مین مارے جانے سے کعبہ کی بیحرمتی ہوگی یہی عبداللہ بن زبیر ہوے اسکے بعد حکومت مروانیون کی شام اور عراق اور حجاز اور دوسرے ملکون مین جم گئی اور پورے ہزار مہینے یعنی تراسی برس چار مہینے تک بنی امیہ اون ملکون پر مستولی رہے **روایت** ہی کہ قاتل حضرت امام حسینؑ کا ایک آگ کے تابوت مین رہیگا اور زنجیرین آگ کی اوسکے ہاتھ پاؤن مین پڑی ہونگی اور طرح طرح کے اوسپر عذاب کیے جائینگے اور اوسکے بدن سے ایسی سڑی بدبو آئیگی کہ سارے دوزخی اوس سے پناہ مانگینگے اوسکی بدبوئی سے دوزخیون کی جان جائیگی **روایت** ہی کہ اون بائیس ہزار سیاہ رو سیاہ سے لشکر شام اور کوفی کے جو حضرت امام حسینؑ کے ساتھ کربلا مین لڑے تھے کوئی ایسا نہ تھا جو اوس سال کے بلاے عظیم مین گرفتار نہوا ہو جب ایک سال پورا ہو گیا اور روز عاشورہ دوسرا آیا بس اون لشکریون مین سے ایک آدمی زندہ نرہا تھا فقط چند اشقیا رہ گئے تھے کہ وہ بھی مختار کی لڑائی مین مارے گئے **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ٭ علی و فاطمہ حسن و حسینؑ پر بھی مدام ٭ **روایت** کنز الغرائب مین ہی کہ ابو عبداللہ قاضی بصرہ کے کہتے ہین کہ میرا ایک شخص دوست بنیا تھا بعد واقعہ کربلا کے مین نے اوسکو اندھا دیکھا پوچھا کہ اے یار تم بہ صورت دانا بینا تھے آنکھون مین تمھاری خوب روشنی تھی کہو ایکدم سے تم اندھے کسطرح ہو گئے اوسنے رو کر کہا کہ اے قاضی کیا کہون مین اپنی شامت سے لشکر مین ابن زیاد کے کربلا مین حضرت امام حسینؑ سے لڑنے کو گیا تھا بعد واقعہ کربلا کے مین اپنے گھر ایک رات نماز عشا کی پڑھکر سو گیا خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ چل تجھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاتے ہین مین ڈرا ہوا حضور نبوی مین حاضر ہوا آگے دیکھا کہ آپ مسجد مین بیٹھے ہوے ہین اور داہنے بائین آپکے اصحاب کبار بتعظیم تمام مودب بیٹھے ہوے ہین اور چارون طرف آپکے بہت سے لوگ کھڑے ہوے ہین اور جان کو مین حضرت امام حسینؑ خونین کفن اور نگین پیرہن پہنے ہوے آپکے پاس بیٹھے ہوے آہستہ آہستہ حضرت سے کچھ باتین کر رہے ہین اور ایک ایک شخص کو جنھون نے حضرت امام حسینؑ یا اونکی اولاد اور بھائی بھتیجے اور یارون کو کربلا مین مارا تھا پکڑ کے حضور نبوی مین لے آتے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصہ ہو کر فرماتے ہین کہ گردن اسکی تلوار سے اوتار کر آگ مین اسے جلا دو پس لوگ اون قاتل کو تلوار سے مارتے ہین اور جب اوپر تلوار چلاتے ہین تو اوس تلوار سے آگ نکلتی ہی اور وہ منھ کے بل گر پڑتا ہی اور جلکر راکھ ہو جاتا ہی پھر اوسیطرح اوسکو تلوار سے مارتے ہین یہ حال دیکھکے مین بے مارے مر گیا اور اوچھل کے حضور نبوی مین حاضر ہوا اور عرض کی **اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ** آپنے تیوری بدل کے غصے کی نظر سے مجھے دیکھا

یہ حال سُن لیا پس دونون نے اپنے بھائی مصعب بن زبیر کو جو بصرہ کے حاکم تھے اوسکے مقابلے کے لیے مقرر کیا پھر مصعب اور مختار سے خوب جم کے لڑائی ہوئی خوب شمشیر آزمائی ہوئی آخر مصعب بن زبیر نے فتح پائی اور مختار کو مار کے کوفے پر قابض ہوے پھر عبدالملک مصعب بن زبیر پر چڑھ آیا اور بعد جنگ عظیم کے اوسنے مصعب بن زبیر اور ابراہیم بن مالک اشتر کو سن ۷۱ ہجری مین راستہ عدم کا دکھایا **شعر** رسول پاک پہ بھیجو اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤

**روایت** ہے ابن عمر لیثی کہتے ہین کہ جب سر مصعب بن زبیر کا عبدالملک کے آگے دھرا ہوا مین نے دیکھا تو مین نے عبدالملک سے کہا کہ عجب اتفاق ہے کہ مین نے اپنی آنکھون سے اس دارالامارہ مین کوفے کے پہلے حضرت امام حسینؑ کا سر مبارک دیکھا کہ ابن زیاد کے سامنے داہنی طرف ایک سینی پر دھرا تھا پھر وہین ابن زیاد کا سر ناپاک دیکھا کہ آگے مختار کے دھرا تھا پھر وہین مختار کا سر دیکھا کہ مصعب بن زبیر کے آگے دھرا تھا پھر وہین مصعب بن زبیر کا سر دیکھا کہ تمھارے روبرو دھرا ہے غرض یہ مکان کیسا برا اور منحوس ہے اللہ اللہ اس دارالامارہ سے خدا کی پناہ کہ رئیسون کے سر کٹ کٹ یہان آتے ہین اور یکے بعد دیگرے یہان کے رئیس ملک عدم کو جاتے ہین عبدالملک نے یہ کلام سُنکے کہا کہ اے عمر و خدا تجکو یہان پانچوان سر نہ دکھائے پھر اوسنے اوس دارالامارہ کی شامت سے ڈر کر فوراً اوسے کھود ڈالا **روایت** ہے کہ سن ۷۳ ہجری مین عبدالملک نے مصعب پر فتح پائی اور سلطنت کوفہ اور اوسکی فوجی کی اوسکے ہاتھ آئی پس جاہا کہ فوج عبداللہ بن زبیر کے مقابلہ کو مکہ معظمہ مین بھیجے لوگون نے عذر کیا کہ ہم سبکو بجز لڑنے بھڑنے کے اور کیا کام ہے مگر مکے جا کر کیونکر لڑین کشت و خون وہان حرام ہے پھر ایکروز حجاج بن یوسف نے عبدالملک سے آکے کہا کہ کل کی رات مین نے خواب دیکھا ہے کہ عبداللہ بن زبیر کا سر مین نے کاٹ لیا عبدالملک یہ سمجھا کہ حجاج مکے جانے اور ابن زبیر کے سر کاٹ لانے کو طیار ہے پس اوسنے فوج اپنی حجاج کے ساتھ کر کے مکہ معظمہ کو واسطے مقابلے عبداللہ بن زبیر کے روانہ کیا حجاج طائف کا رہنے والا تھا جب وہان پہونچا تو اور بھی فوج جمع کر کے کعبے کو جلا بھر مکے مین آکے چارون طرف شہر کے پہرا جما کے اور بالکل آداب مکہ معظمہ اور حرم محترم کے چھوڑ کے راہ حق سے مونھ موڑ کے نہایت گستاخیون اور بے ادبیون پر کمر باندھی حجاج ظالم نے کوہ ابی قبیس پر منجنیق کھڑی کی اور حرم کعبہ کو سنگسار کیا یہانتک کہ ایک پتھر کے صدمے سے حجر اسود کا ٹکڑا ٹوٹ گیا پھر تو حجاج اور عبداللہ بن زبیر سے ایسی جم کے لڑائی ہوئی کہ خدا کی پناہ تمام حرم محترم خون شہیدون سے لال ہو گیا اور عبداللہ بن زبیر کو بھی شہید کیا پھر سولی پر چڑھایا پھر سولی سے اوتروا کے یہودیون کی قبرون مین ڈلوا دیا پس بمصداق اس حدیث کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

امام حسینؑ کو قطرہ آب سے ترسا کے شربت شہادت پلایا اور سارے خاندان نبوت کو خاک و خون مین بلایا دیکھو آخر خون امام حسینؑ نے ابن زیاد کو سات آٹھ برس بھی زندہ چھوڑا نہین منتقم حقیقی نے سواے عذاب اخروی کے سزاے دنیا سے اسکے مونھ موڑا نہین اہل تواریخ لکھتے ہین کہ مختار کی لڑائی مین ستر ہزار آدمی شام کے مارے گئے اور یہ واقعہ سن سڑسٹھ ہجری مین عاشورے کے دن بعد مجھ برس کے واقعہ کربلا سے واقع ہوا **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ❊ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ پہ بھی مدام ❊ **حدیث** ترمذی نے روایت کی کہ جب ابن زیاد مرنے لگا اور اوسکے سرداروں کے سر کاٹکے مختار پاس لاکے رکھے گئے یکایک ایک سانپ بڑا سا ظاہر ہوا لوگ اوسے دیکھکے ہٹ گئے اور کہنے لگے وہ آیا پس وہ سانپ سب سروں مین سے ابن زیاد کے سر کے پاس آکے اوسکے نتھنے مین گھسا اور تھوڑی دیر ٹھہرکے اوسکے مونھ سے نکلا اور چلا گیا یہانتک کہ غائب ہوگیا پھر کہا لوگون نے وہ آیا پھر آکر اوسکے مونھ مین گھسا اور نتھنے سے نکلا اسطرح تین بار سانپ نے آمد و رفت کی پھر غائب ہوگیا **حدیث** روایت کی حاکم نے ابن عباسؓ سے کہا کہ وحی بھیجی حقتعالی نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس کہ مین نے مارے یحییٰؑ بن زکریاؑ کے عوض ستر ہزار قوم یہود اور مین مارنے والا ہون تمھارے نواسے کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار **ف** یعنی ایک لاکھ چالیس ہزار چنانچہ بمصداق اس خبر کے پہلی لڑائی مین مختار کے ستر ہزار اہل شام مارے گئے پھر دوسری بار اوائل دولت عباسیہ مین سفاح عباسی کے ہاتھ ستر ہزار اہل شام مارے گئے دونون ملاکے ایک لاکھ چالیس ہزار ہوے یہان سے عظمت اور فضیلت جناب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور شدت عذاب اخروی قاتلین حضرت امام حسینؑ کی معلوم کیا چاہیے کہ حضرت یحییٰؑ پیغمبر کے خون کے عوض مین ستر ہزار آدمی مارے گئے اور بعوض خون حضرت امام حسینؑ کے اوسکے دونے یعنی ایک لاکھ چالیس ہزار **روایت** ہے کہ جب ابن زیاد اور عمر و سعد اور شمر اور قیس اور خولی اور سنان اور عبداللہ ابن قیس اور یزید بن مالک اور باقی اشقیا اور بدکاران یزید طرح طرح کی عقوبتون سے مارے گئے اور لشکر مختار نے اونکی لاشون کو اسطرح گھوڑون کے سمون سے روندا کہ اونکی ہڈیان چور چور ہوکر سرمے کی طرح پس گئین لاشون کو کچلتے کچلتے گھوڑون کی سمین گھس گئین پس مختار کے عقیدے مین فساد آیا اور اوسکو یہ خبط ہوا کہ اوسکے پاس وحی آتی ہے اور حضرت محمد بن حنفیہ وہی مہدی آخر الزمان ہین پھر جب نشان قبضۂ مختار کا کوفے اور اوسکے اطراف و جوانب مین گڑگیا اور ہر شہرون مین اوسکا رعب پڑگیا پس شیطان نے اوسکے دل مین وسوسہ دیا اور عبداللہ بن زبیر کے ساتھ لڑائی لڑنے کو اوسکو مستعد کیا جب عبداللہ بن زبیر نے

رہے کی کیون چھوڑی امام حسینؑ کے قتل کے دن کیون خانہ نشینی نہ اختیار کی اونکے قتل سے کیون باگ نہ موڑی کہ عذاب آخرت اور غضب الٰہی مین گرفتار نہوتا قاتلان امام حسینؑ کے ساتھ فی الناز نہوتا پھر حکم دیا کہ عمرو بن سعد اور اوسکے بیٹے کی بھی گردن مارو طرح طرح کا عذاب کرکے سران اشقیا کا اوتارو اور شمر ملعون کو بھی قتل کیا اور اون سبکے سرون کو حضرت محمد بن حنفیہ کے پاس جو سوتیلے بھائی حضرت امام حسینؑ کے ہین بھیجدیا پھر مختار نے حکم عام دیا کہ جو کوئی معرکۂ کربلا مین شریک لشکر عمر و سعد کا تھا اوسکو جہان پاؤ بلا تکلف مارڈالو گردن اوسکی سر سے اوتار ڈالو یہ خبر سنکے آتش خوف سے جل بھنکے سب کوفے والے بصرے کو بھاگنے لگے مختار کے لشکر نے اونکا پیچھا کیا جسکو پایا مارڈالا اور اوسکی لاش کو جلا دیا اور اوسکا گھر لوٹ لیا

**رباعی** اے یار کسی کو جو کہ کلپا دیگا ✤ یہ یاد رہے وہ بھی نہ کل پا دیگا ✤ اس دار مکافات مین سن اے غافل ✤ بیداد کریگا آج کل پا دیگا ✤

**روایت** ہے کہ جب خولی بن یزید شقی کہ اوسنے سر مبارک حضرت امام حسینؑ کا اپنے ہاتھ سے کاٹا تھا قید ہوکر آیا مختار نے پہلے اس ملعون کے دونون ہاتھ کٹوائے پھر دونون پاؤن پھر اوسکو سولی پر چڑھایا پھر اوسکی گردن ماری اور بدن کو آگ مین ڈالدیا اسی طرح سے ہر ایک لشکری عمر و سعد کو طرح طرح کے عذاب سے مارا کئی سو آدمیون کا سر اوتارا صواعق محرقہ مین ہے کہ مختار نے چھ ہزار کوفیون کو جو شریک قتل حضرت امام حسینؑ کے تھے طرح طرح کے عذاب کرکے مارا خوب ذلت کی مار مار کے سارون اشقیا کا اوتارا

**روایت** ہے کہ جب مختار عمر و سعد اور شمر اور خولی بن یزید اور ان اشقیا کے ہمراہیون کو قتل کرچکا پس ابن زیاد بدنہاد کے قتل کی فکر مین ہوا اور ابن زیاد اون دنون موصل مین جارہا تھا اور اوسکے ساتھ تیس ہزار سوار اور پیادے تھے غرض مختار نے ابراہیم بن مالک اشتر کو کہ مختار کی فوج کا سالار تھا کئی لشکر ہمراہ کرکے بھیجا کہ موصل مین جائے اور ابن زیاد اور اوسکے لشکریون کو قتل کرلائے جب ابراہیم سرحد موصل مین پہونچا ابن زیاد نے دریا کنارے پندرہ کوس پر موصل سے ابراہیم سے مقابلہ کیا صبح سے شام تک دونون فوج مین خوب لڑائی ہوئی طرفین سے نبرد آزمائی ہوئی جب شام کا کالی بلا آئی لشکر ابراہیم نے فوج شام کو کہ ابن زیاد شیطان کے ساتھ تھی شکست پہونچائی سیاہ رو سیاہ ابن زیاد کی بھاگی ابراہیم نے حکم دیا کہ جس کسیکو فوج ابن زیاد سے پاؤ خبردار زندہ نہ چھوڑو سر اوسکا کاٹ لاؤ چنانچہ بہتون کو جان سے مارڈالا اور ابن زیاد ملعون بھی مارا گیا سر اوسکا تیغ حیدری سے اوتارا گیا ابن زیاد کا سر کاٹکے لشکر والون نے ابراہیم کے پاس حاضر کیا ابراہیم نے مختار کے پاس کوفے مین بھجوادیا جب سر ابن زیاد شیطان کا کوفے مین آیا مختار نے دارالامارہ کوفے مین محل کو آراستہ کرکے کوفیون کو بلایا پھر سر مبارک ابن زیاد بدنہاد کا منگوایا کہا کہ اے کوفیو دیکھو یہ وہی شیطان کا سر ہے جسنے حضرت

لعنت کا طوق گلے مین ڈالکر سگ دوزخ ہوا تب اوسکے بیٹے معاویہؓ بن یزید کو کہ یزید نے اوسکو اپنی حیات مین اپنا ولیعہد کیا تھا
کلید سلطنت اوسکے ہاتھ مین دیا تھا شامیون نے تخت سلطنت پر بٹھایا بالاتفاق اوسے بادشاہ بنایا معاویہؓ بن یزید تھوڑی
دیر تخت سلطنت پر بیٹھکر منبر پر چڑھا اور ایک خطبہ حمد مین خداوند جل وعلا اور نعت مین سرور دوسرا علیہ الصلوۃ والثنا کے پڑھا
پھر کہا کہ امر خلافت ایک امر عظیم اور بہت دشوار ہے ہر شخص اسکے قابل نہین اسکے لیے بہت سا علم اور صلاح درکار ہے منصب
حضرات اہلبیت مصطفیٰؐ اور خلفاے باصدق وصفا کا ہے دادا میرے معاویہؓ بن ابی سفیان حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا کے ساتھ
جو بہر صورت سزاوار خلافت کے تھے ناحق لڑے پھر میرا باپ یزید پلید کہ کسیطرح اہلیت اور استحقاق نہ رکھتا تھا چندے تخت
بادشاہت پر بیٹھکے راج کیا اور اپنی حکومت دو روزہ کے بقا کے لیے آل عبا اور خاندان مصطفیٰؐ کو تاراج کیا دنیا پر بھول گیا
عذاب آخرت کو بھول گیا آخر جی کا حوصلہ نکال طوق لعنت کا گلے مین ڈال جوانی موت مرا طمع دنیا اپنی عاقبت بگاڑکے
دوزخ کا کندہ ہوا پھر معاویہؓ بن یزید منبر ہی پر زار زار رونے لگا غم امام حسینؑ مین بیقرار ہونے لگا پھر کہا کہ امام حسینؑ کے ساتھ
جدل کرنا اور نکا قتل کرنا العوذ باللہ بہت ہی بڑا گناہ ہے قاتلان امام حسینؑ کی نجات کی کون سی راہ ہے میرے باپ سے اس بات کا
مواخذہ عظیم ہوگا اور مشیک مقبر اور ٹھکانا اوسکا جہنم ہوگا کہ اوسنے فرزند بتولؑ اور اولاد رسول مقبولؐ کو قتل کرکے اونکے خاندان کو
تباہ کردیا پھر مدینہ منورہ کو لوٹا اور خانہ کعبہ مین طرح طرح کی بے ادبیان کین اور شراب کو مباح کردیا مجھے ایسی سلطنت سے
کچھ کام نہین سلطنت دین کی چھوڑکے یزید کے ولیعہد ہونے مین کچھ نام نہین مین نے خوشی سے اس سلطنت دو روزہ کو چھوڑا
زنار کافری کو توڑا اور سب مسلمانون کو اپنی بیعت سے آزاد کیا فقط عبادت الٰہی اور اطاعت حضرت رسالتؐ پناہی سے مین نے
دل اپنا شاد کیا تم لوگ بھی اپنی سعادت دارین کی راہ کرو اولاد ابوسفیان سے جسکو چاہو بادشاہ کرو یہ کہکر منبر سے اوترے
در خانہ کو اپنے بند کرکے گوشہ نشینی اختیار کی اور تمام عمر عبادت الٰہی مین صرف کرکے راہ آخرت کی لی اللہ غنی حق تعالیٰ کی عجیب
قدرت ہے عجب رنگ ہے خدائی کی خدائی مین حیران ہے دولت آخرت جسکو وہ دے اوسی کو نصیب ہو پیارے جسے چاہے
وہی سہاگن جسکو وہ چاہے رحمت اوسکی اوسکے قریب ہو باپ ایسا بیٹا ایسا رضاے مولی مین کسیکا اجارہ نہین قضا وقدر مین
کچھ چارہ نہین **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود وسلام ✣ علیؑ وفاطمہؑ حسنؑ وحسینؑ پر بھی مدام ✣

**روایت** ہے کہ جب مختار بن عبید نے کوفے پر تسلط پایا تو پہلے ایک غلام خاص کو عمر بن سعد کے بلانے کو بھیجا ابن سعد کا
بیٹا حفص نامے حاضر ہوا مختار نے پوچھا کہ تیرا باپ کہان ہے اوسنے کہا خانہ نشین ہے مختار نے کہا کہ اسے کمینہ گھر مین بیٹھا کیا کرتا ہے

اوسنے اپنے عہد مین علانیہ رواج دیا اور مسلم بن عقبہ کو بارہ ہزار یا تیرہ ہزار آدمیون کے ساتھ واسطے لوٹ لینے مدینہ منورہ کے بھیجا تین دن تک اوس شہر مطہر کے لوگ قتل اور لوٹ مین گرفتار رہے اور سات سو صحابی قریشی خواص اور عوام اور لڑکے ملا کے دس ہزار آدمیون سے زیادہ شہید کیے اور لڑکون کو قید کیا اور ام المومنین حضرت ام سلمہ کا گھر لوٹ لیا اور مسجد نبوی کے ستونون مین گھوڑے باندھے چنانچہ گھوڑون نے منبر اور مزار شریف کے درمیان کی جگہ پیشاب اور لید سے نجس کی اور کتے اور بلی منبر منیف پر مسجد شریف کے اندر بیٹھے اور تین دن تک مسجد نبوی اذان و اقامت اور نمازیون سے خالی رہی فقط سعید بن مسیب بوضع دیوانون کے ہوکے اپنے جینے سے ہاتھ دھوکے مسجد عالی مین جھاڑو دیا کرتے تھے اور ہر اوقت وقت نماز پنجگانہ کے آواز اذان و اقامت کی صاف صاف قبر شریف کے اندر سے سن لیا کرتے تھے اور کیا کیا کچھ عمل قبیح کہ اوس شہر مطہر اور مسجد انور مین مہمان فرشتے بلا اذن قدم نہ دھرتے تھے بلا رعایت اوسکی تعظیم و اکرام کرتے تھے یزید والون نے نہین کیے جسکی تقریر سے زبان مجبور ہر ہاتھ اور قلم کانپتا ہے معترف بعجز و قصور ہے **شعر** رسول پاک پر بھیج اے خدا درود و سلام ✦ علی و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✦ **روایت** ہے کہ شامیان بیدین بعد تخریب مدینہ منورہ کے تین روز تک حرمت مین کعبہ معظمہ کے مشغول ہوئے بذریعہ گوپھن کے پتھرون سے کعبہ معظمہ کو سنگسار کیا چنانچہ در و دیوار کیا اتنے پتھر صحن حرم محترم مین کعبے کے ڈھانے کو پھینکے کہ تمام صحن کعبہ پتھرون سے بھر گیا اور ستون مسجد الحرام کے ٹوٹ گئے بہت سے شیشے گلاس روشنی کے پھوٹ گئے اور اون اشقیاے سیاہ رو نے لباس کعبے کے جلائے اور پردے جو دروازہ کعبہ پر لٹکتے تھے اونکو تنور مین جلا کر کھانے پکائے اور کئی روز تک خانہ کعبہ محض بے لباس رہا اور ہر آدمی رہنے والا کعبہ کا ظلم و ایذا سے یزیدیون کے بجواس رہا اسی درمیان مین یزید پلید سیاہ رو طرح طرح کی بری بیماریون مین گرفتار ہوا حتی کہ حس و حرکت سے ناچار ہوا آخر آل نبیؐ کے ساتھ جنگ و جدل کرکے سارے خاندان نبیؐ کو قتل کرکے مدینہ منورہ اور کعبہ معظمہ کی ہتک حرمت کرکے تین برس سات مہینے بعد اپنے باپ کے تخت حکومت پر سلطنت کرکے بہادر گناہون کا اپنے سر پر دھرکے پندرھوین ربیع الاول ۶۴ھ ہجری قدسی مین جسدن اوس بدبخت کے حکم سے کعبہ کی بیحرمتی ہوئی اوسی دن شہر حمص مین جو کہ ملک شام مین واقع ہے اور تالیس ۳۹ برس کی عمر مین جہنم مین واصل ہوا اور دوزخیون مین نمرود اور شداد اور فرعون سے بھی بڑا اور کرا سے حاصل ہوا **قطعہ** بروز واقعہ اے ظالم خدا ترس ✦ بیا ببین کہ چہا کردہ بجاے حسینؑ ✦ خدا ست حاکم و دعوی گرست پیغمبر ✦ بگو بمید ہی انصاف ماجراے حسینؑ ✦ **روایت** ہے کہ جب یزید پلید مرا

اور کسی نے بجز آپکے دو پہر روز عاشورے کے بعد اور کچھ صدمہ نہ اوٹھایا حضرت عابد بیمارؑ کی مصیبت کو غور کیجیے اسکے صبر و استقلال کی داد دیجیے کہ قبل شہادت اپنے پدر بزرگوار کے سارے واقعات کربلا کو دیکھ کر رہ گئے کلیجے کو تھام کر یہ سب صدمے سہہ گئے پھر بعد شہادت پدر نامدار کے طرح طرح کے صدمے اوٹھانا بعدہ گھر بار مال و اسباب کا لوٹا جانا پھر میدان کربلا مین باپ کا لاشہ دیکھنا پھر سر ہائے شہدا کے شہر شہر گشت کا تماشا دیکھنا اور اہلبیت اطہار کے ساتھ قید ہو کر کربلا سے کوفے کو اور کوفے سے دمشق جانا اور یزیدیون کے ہاتھ سے انواع قسم کا رنج پانا پھر بے سر ہو کر باپ کو کھو کر سر بریدہ باپکا ہمراہ لیکر دمشق سے مدینے پھر آنا پھر تا زیست شماتت اعدا کا قلق اوٹھانا ایسا کچھ صدمہ جانکاہ ہے جسکا حساب نہین زبان اور قلم کو تقریر اور تحریر کی اوسکے تاب نہین **نظم** آہ این چہ حالت ست کہ عالم خراب شد ✣ بجز زلال آل محمدؐ سراب شد ✣ از یاد کربلا دل ما بیقرار گشت ✣ وز داغ ابتلا جگر ما کباب شد ✣ روئے جہان کہ بوسہ گہ مصطفیٰؐ بدے ✣ از خاک شد فتادہ ز خون خضاب شد ✣ **شعر** رسولؐ پاک بہ بہیج اے خدا درود و سلام ✣ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✣

## سزائے قاتلان حضرت شبیرؑ لکھکر کے شہادت کا رسالہ ناصر اب ختم پاتا ہے

حال خسران مآل قاتلان جان کونین حضرت امام حسینؑ کا اگرچہ تحریر مین آوے تو دفتر طول ہو جاوے حق تو یہ ہے کہ جو کوئی آج کسی نبی مسلمان کیا بلکہ کسی کافر کو کلپاتا ہے واللہ آج کلپاتا ہے اور سزا اوسکی دنیا ہی مین کل پاتا ہے نہ کہ جسنے شہنشاہ دارین کا گھر لوٹا ہو اہلبیت اطہار کے سرون کو سنگ ظلم و جفا سے کوٹا ہو نور مشرقین جان کونین روح دارین حضرت امام حسینؑ کو مارا ہو سر اونکا خنجر ستم سے اوتارا ہو علاوہ عذاب اخروی کے جو کچھ دنیا مین سزا پاوے بجا ہے جو کچھ اور سزا عذاب کیا جاوے عین انصاف ہے زیبا ہے جو کوئی مسلمان کو ناحق عمداً قتل کرتا ہے تو وہ قاتل ہمیشہ کو آتش دوزخ مین رہتا ہے پس یزید لعنۃ قاتلان امام حسینؑ کے ظلم بیحد کے موافق حق تعالیٰ نے سوائے عذاب دوزخ کے اور ہی کچھ عذاب مقرر کیا ہوگا **روایت** ہے کہ جب یزید علیہ ما یستحقہ قتل امام حسینؑ اور ہتک حرمت اہلبیت اطہار نبویؐ سے فارغ ہو چکا دین کو دنیا کے واسطے کھو چکا تب اس کمبخت سے شقاوت اور قساوت اور شیطان کی زیادہ ہو گئی طبیعت اوسکی اور طرح کے فتنہ اور فساد پر آمادہ ہو گئی چنانچہ برے برے فعل جیسے بھائی کا اپنی بہن سے بیاہ اور سود اور شراب خواری وغیرہ منہیات شرعیہ کو

**شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ **روایت** ہی کہ جس بالاخانہ پر حضرت سجادؑ یعنی حضرت امام زین العابدینؑ دنرات رہا کرتے تھے فراق پدر مین اتنا روتے کہ وہان آنسو آپکے جمع ہوکر پرنالہ کی راہ سے بہا کرتے تھے یہانتک کہ اوس پرنالہ کے تلے زمین نے اتنی طراوت پائی کہ وہان پر گھاس سبز نکل آئی ایکدن ایک آدمی اوس پرنالہ کے نیچے سے چلا جاتا تھا اوسکے کپڑے پر وہ آنسو گرا اوسنے اوس کپڑے کے دھونے کا ارادہ کیا لوگون نے کہا اے شخص یہ کسکا بالاخانہ ہی تو سمجھتا نہین اسپر حضرت امام زین العابدینؑ رہا کرتے ہین تو جانتا نہین دنرات حضرت اسی بالاخانہ پر رہا کرتے ہین غم پدر مین اتنا رویا کرتے ہین کہ آنسو اونکے اسی پرنالہ سے بہا کرتے ہین کپڑے پر جو تیرے پانی گرا وہ پانی نہین آنسو ہی سوگھہ کے دیکھہ لے کرب و بلا اور درد و غم کی اسمین کیسی بو ہی یہ پانی نہین اس کپڑے کے دھونے کی کیا ضرورت ہی جا شکر باری کر تیری نجات کی یہی صورت ہی **روایت** ہی کہ ایکدن جناب امام سجادؑ مدینہ منورہ کی بازار مین چلے جاتے تھے راہ مین ایک قصائی کو دیکھا کہ ایک بکری کو زمین پر پچھاڑے ہوے اوسکے ذبح کرنے کو چھری تیز کر رہا ہی اس حالت کے دیکھتے ہی طبیعت حضرت کی بگڑ گئی شہادت باپ کی یاد پڑ گئی وہین کھڑے ہوکر انا رو رہے کہ ہچکیان بندھ گئین پھر اوس قصائی سے پوچھا کہ اس بکری کو تونے دانہ گھاس دیا ہی یا نہین آب سرد اسے پلا لیا ہے یا نہین قصائی نے چھری کو چھوڑ ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ یا امام عالی مقام غلام نے تین دن سے اسکو معمول سے زیادہ دانہ گھاس کھلایا ہی اور آب سرد شیرین وقت پر پلایا ہی اور ابھی اسے خوب شکم سیر آب و دانہ کھلایا ہی تب یہان مذبح مین ذبح کرنے کو لایا ہی آپ نے سنکر کلیجے کو تھام کر ایک آہ کی صدائے وا اتباہ کی اور زار زار رو کر فرمایا کہ کیا کوفیان بیوفا نے میرے بابا جان کو اس بکری سے بھی کمتر جانا جو تین دن تک بھوکا پیاسا دشت کربلا مین قطرۂ آب سے ترسا مینہ تیروان کا برسا کے ذبح کر ڈالا اپنے جی کا ارمان نکالا بیتے جی مچھلی کیطرح کربلا کے توے پر تل ڈالا سر کاٹ کے لاش کو ٹاپون سے گھوڑون کے کچل ڈالا یہ کہکر روتے روتے بیتاب ہوگئے اوس قصائی اور حاضرین کے دل بھی یہ کلام سنکر آتش غم سے جل بھنکر کباب ہوگئے اوسوقت اوس بازار مین عجیب طرح کا ماتم و شور تھا جو زندہ تھا مردہ درگور تھا اور کیونکر نہو کسی امت کسی نبیؑ نے کسی جوان کسی صبی نے از آدم تا ایندم حضرت زین العابدینؑ کا ایسا صدمہ اوٹھایا نہین کسی پر ایسا رنج و غم آیا نہین دشت کربلا مین پہر بھر مین ساری کمائی آپکی لٹ گئی باپ بھائی خویش و اقارب سبکی سنگت چھٹ گئی باپ بھائی اور سب رفیقون نے مرتبہ بمرتبہ آپکے روبرو شربت شہادت نوش جان فرمایا

اولٹ جاتے **بیت** شب آہ و زار من روز تا بشب ✤ نالیدن ست و زخم تو یا گریستن ✤ اسکے بعد حضرت ام سلمہؓ نے اہلبیت کو بہت سی تسلیان دین سمجھایا بجھایا قشقیان کمین اور ہاتھ پکڑکے سکو گھر لے آئین **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ **روایت** ہے کہ جب حضرت امام زین العابدینؑ روضۂ منورہ پر سے سر مبارک جناب حضرت امام حسینؑ کا اور تھا کر لائے تو اوسے کفنا کر جمیع مہاجرین و انصار کے ساتھ جنۃ البقیع مین جاکے جناب حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہراؑ کے پاس حضرت امام حسنؑ کے پہلو مین مدفون فرمایا پھر تو جو حق جو لوگ مرد و عورت بہم ماتم پہ تھے آنے اور واقعات کربلا سنکر آتش غم مین بھنکر بیہوش ہو جاتے **روایت** ہے کہ اسکے بعد حضرت امام زین العابدینؑ دن رات یاد الٰہی مین مشغول ہوے دنیا کی لذتون کو یکقلم چھوڑا غیر حق سے مونھ موڑا دن رات واقعات کربلا اور مصائب آل عبا کو یاد کرکے رونے سے کام تھا نہ دن کو چین نہ رات کو آرام تھا جب باپ کی شفقت یاد پڑ جاتی جی بے چین ہو جاتا طبیعت بگڑ جاتی رات دن فراق پدر مین آنسو بہاتے اور یہ کہتے کہتے بیہوش ہو جاتے **شعر** بسنگ رخنہ شد از بس گریستم بے تو ✤ ز سنگ سخت ترم من کہ زیستم بے تو ✤ اور جب حضرت کو اپنی بیکسی بے بسی کا خیال آتا یہ کہتے کہتے آپکو غش آجاتا **اشعار** بہ مردم از تب و درد جدائی ✤ کجائی اے پدر آخر کجائی ✤ ز حال من چنین غافل چرائی ✤ نگاہے کن خدارا بر بکائی ✤ شدم بسمل ز تیغ ظلم شاہا ✤ فآہ ثم آہا ثم آہا ✤ غرض حضرت امام زین العابدینؑ بعد واقعہ کربلا کے چالیس برس تک جیتے رہے مگر ہر دم غم پدر کھاتے رہے اور خون جگر پیتے رہے کبھی کربلا کی مصیبت اور باپ کی یاد دل سے نہ بھلائی تمام عمر گاہے رونے سے فرصت نپائی جب پیاس غالب ہوتی طبیعت آب سرد کی طالب ہوتی تو کربلا کی تشنگی باپ کی بھوک پیاس یاد کرکے سینہ گرم سے آہ سرد بھر کے دیر تک ہاتھ مین کوزۂ آب لیے روتے رہتے اشک خونین سے جیب و دامان بھگوتے رہتے حتی کہ روتے روتے آنسو سے کوزہ پانی کا بھر جاتا ہچکیان بندھ جاتین آخر جی کو مسوس کر کلیجے کو تھام کر ایک دو گھونٹ پی لیتے فقط پیاس اور گرمی غسکم کو بجھا دیتے لوگ عرض کرتے حضرت آپکو اپنی جان پیاری نہین ہے اتنا کیون روتے ہین صبر کیجیے اسقدر کیا بیتاب ہوتے ہین فرماتے **شعر** شدہ ہمچو ابر باران ہمہ خندہ گریہ من ✤ نتوان غم و طرب را ز ہم امتیاز کردن **مثنوی** دیدہ کز بہر شہید کربلا شد اشکبار ✤ یابد از نور سعادت روشنی روز شمار ✤ از عقیق تشنۂ شاہ شہیدان یاد کن ✤ گوہر اشک ز بحر دیدۂ خونین برآر ✤ ہر کہ روز امروز گریان ست از بہر حسینؑ ✤ با لب خندان بود فردا بصدر اقتدار ✤

۱۲ سے ہر گریہ مین ۱۲

کیا موئنہ دکھائین آپ مین کہ کے ہم کو کون پکاریگا اب قبر مین ہمکو کون اوتاریگا الغرض اوسی طرح حضرت ام سلمہ اہلبیت رسول
اور اولاد و متوالے کو اپنے ساتھ لیکر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ منورہ پر آئین اور بے اختیار ہوکر خون دل سے
قبر عالی کو بھگو کر مزار اطہر کو جنبش مین لائین اور وہی سر مبارک حضرت امام حسینؑ کا جو رات دن آغوش نازمین حضرت سرور
عالم کے رہتا تھا مزار شریف پر رکھدیا اور ایک آہ سوزناک دل صد چاک سے کھینچکے عرض کیا **نظم** یارسول اللہ
برآر از روضہ سر تا بنگری ✤ اہلبیت خویشتن را زار و غمناک و حزین ✤ در بلائے دشمنان دین گرفتار آمدہ ✤ کس مبادا
در جہان ہرگز گرفتار اینچنین ✤ **روایت** ہے اوسوقت حضرت زینبؑ مغموم نے خاک مزار سید ابرار کو سر اور آنکھون پر اپنے
مل مل کے کہا واجداہ وا محمداہ نانا جان جان ہماری آپ پر قربان یہی آپکے حسینؑ ہین یہی آپکے نور چشم قرۃ العین ہین
یہی آپکی آنکھون کے تارے ہین یہی تین دن کے بھوکے پیاسے خنجر آبدار کے مارے ہین یہی آپکے نواسے ہین قطرہ آب کے
پیاسے ہین یہی حسینؑ آپکے گھر کا اوجالا تھا جی نانا جان کیا آپنے اسی دن کے واسطے انکو پالا تھا جی نانا امان نے اسی کے
واسطے انکو دودھ پلایا تھا جبرئیل امین نے اسی لیے انکو جھولے مین جھولایا تھا ذرا آپنے راکب دوش زینب آغوش کا تماشا
دیکھیے سر بے تن کا الاشا دیکھیے کہ کسطرح شراب شہادت پی کے حالت سرور مین ہنس رہے ہین چہرہ انور سے تر تبر ہے
اور لبہائے نوشین قطرہ آب کو ترس رہے ہین سر بے تن مزار اقدس پر دھرے قدمبوس ہو رہے ہین پر کٹا ہاتھ بھی نہین
کہ سلام کرین صورت سے بیان واقعات کربلا کر رہے ہین زبان نہین کہ کلام کرین اے نانا پہلے آپنے موئنہ موڑا پھر بعد
آپکے چھ ہی مہینے پر امان جان نے ہم سے رشتہ تعلق توڑا بعد کے بابا جان اور برادر مہربان امام حسنؑ کو اشقیائے فریب دیکر
مارا پھر کوفیان بیوفا نے میرے بھائی امام حسینؑ اور اونکے ہمراہیون کو قطرہ آب سے ترسا کے بیدردی ستم کا برسا کے سرون کو
اونکے خنجر آبدار سے اوتارا اب بجز بیمار کوئی باقی نہ رہا تشنہ کامان ساقی کوثر کا کوئی ساقی نہ رہا اب بجز آہ ہمارا کوئی مونس
نہین غمخوار نہین سوائے درد و غم کوئی محرم نہین دلدار نہین **غزل** فرمایا کہ بے مونس و غمخوار ہمانديم ✤ رفتند عزیزان و
زغم خوار ہمانديم ✤ در خاک بخفتند و رخ از ما بہ نہفتند ✤ افسوس کہ در حسرت دیدار ہمانديم ✤ غرض اوسوقت مزار
اقدس پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ایک کے رونے اور حضرت سکینہؑ کے باپ کے واسطے بیتاب ہونے اور خوار
امام کی گریہ وزاری اور حضرت عابدؑ بیمار کی فریاد و بیقراری سے مسجد نبوی مین ایک زلزلہ پڑگیا فرج اقدس رحمت عالم کا
بگڑ گیا آسمان و زمین چکر مین آئے ملاء اعلی گھبرائے قریب تھا کہ مزار انور پھٹ جائے آسمان ٹوٹ پڑے ساری دنیا

وہی قیامت اوسدن بھی اونپر طاری تھی جسدن قافلہ شام سے مدینہ آیا تھا دلون مین اسطرحکی تیرگی آنکھون کے تلے ایسی
خیرگی چھائی کہ لوگون نے جانا آج بالیقین قیامت آئی **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و
فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ **روایت** ہے کہ جسدم حضرت امام زین العابدینؑ مع زنان و یتیمان اہلبیت اطہار
و سر شہید کربلا علیہ التحیۃ والثنا شہر مدینہ مین آئے شجر حجر در و دیوار کو مبتلاے ماتم جان کونین امام حسینؑ پائے جد بزرگوار
اور مٹھائی کیفیت قیامت نظر آئی نگری مدینہ کی بن امام حسینؑ کے سونی پائی ہر دلون پر مصیبت قیامت سے بھی دونی پائی
گلی گلی ٹھیکریان ماتم حسینؑ مین روتی تھین پتیان درختون کی ہل ہل کے باہم گلے مل مل کے بیقرار ہوتی تھین ہر طرف غل اور
شور تھا جو زندہ تھا مردہ بگور تھا آہ و نالہ و فریاد و بکا گھر گھر بپا تھا کوچہ بکوچہ ہنگامہ محشر مچا تھا کوئی مرغ بسمل کی طرح
خاک پر پڑا تھا کوئی انگشت بدندان حالت تحیر مین کھڑا تھا کہ ناگاہ امام المومنین جناب حضرت ام سلمہؓ زار زار روتی ہوئی
حجرے سے نکل آئین اور وہ شیشہ خاک کربلا جو خون ہو گیا تھا اپنے ساتھ لائین جب اہلبیتؑ نے حضرت ام سلمہؓ کو دیکھا رنج
اونکا دوبالا ہو گیا اور جب وہ شیشہ پر خون دیکھا مگر پر فگار و افگار اور دل گل لالہ ہو گیا اوسوقت حضرت ام سلمہؓ نے
حضرت امام زین العابدینؑ کو گلے سے لگایا اور فرمایا **نظم** تم مدینہ مین سینہ زن آئے ✤ خبر مرگ نوجوان لائے ✤
ہاے تنہا کہو تو کیون آئے ✤ میرے جانی کی کیا خبر لائے ✤ اپنے بابا کا تم تو سر لائے ✤ کہو قاسمؑ کی کیا خبر لائے ✤
اب دولہن کسکی بیاہ لاؤنگی ✤ کسکو دولہا مین اب بناؤنگی ✤ نانی کہ کون اب پکاریگا ✤ قبر مین مجکو کون اوتاریگا ✤
حضرت امام زین العابدینؑ نے رو رو کر فرمایا **نظم** کیا کہین ہم تو لٹ گئے ہے ہے ✤ ہم سے بابا تو چھٹ گئے ہے ہے ✤
نقد جان آپکے مسافر کا ✤ راہزن نے اجل کے لوٹ لیا ✤ موت غربت مین سد راہ ہوئی ✤ ناامیدی مزار مین تباہ ہوئی ✤
اوسوقت کی آہ و زاری اور ہر ایک کی بیقراری خصوصاً حضرت ام سلمہؓ کا ایک ایک کو آغوش مین لیکر رونا اور رو رو تے روتے
فرط غم سے بیہوش ہونا حیز تقریر اور احاطہ تحریر سے باہر ہے کہ ایک ایک سے گلے مل مل کے اتنا روتی تھین کہ دیکھنے والونکا
پھٹا جاتا تھا سر امام حسینؑ کو سر اور آنکھون پر دھر دھر کے آہ سرد بھر بھر کے اسقدر بیتاب ہوتی تھین کہ اونکو غش پر غش
آتا تھا حضرت شہر بانو بیچاری مصیبت کی ماری حیرت سے سبکا مونھ تکتی تھین فرط غم سے گھٹ گھٹ کے جان کھوتی
تھین اور لب ہلا نہ سکتی تھین حضرت زینبؑ مغموم اور ام کلثومؑ نے حضرت ام سلمہؓ کے گلے سے لپٹ کے فرمایا کہ ہے ہے
اے نانی کیا کہین ہم تو اس دشت کربلا مین لٹگئے بھائی بھتیجے بیٹے سب سے چھٹگئے اب کہو ہم لوگ کدھر جائین اہل مدینہ کو

قبول ہوئی اب سعادت دارین مجھے حصول ہوئی **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پہ بھی مدام ✤ **روایت** ہی کہ جب اہل مدینہ کو قافلۂ اہلبیت کے آمد کی خبر ہوئی ہر محلے کوچہ مین یہ بات مشتہر ہوئی سب کے سب رونے لگے فراق جان کونین حضرت امام حسینؑ مین جی جان کھونے لگے پھر سارے مہاجرین و انصار مرد و عورت چھوٹے بڑے استقبال کو قافلہ اہلبیت کے گھر سے روتے ہوے باہر آئے یا حسینا و اسیدا کے نعرے یا حسرتا و ویلا کے شور سے عرش تک پہونچائے جب حضرت امام زین العابدینؑ اور دختران حضرت امام حسینؑ و خواہران شاہزادۂ کونین پر نظر اہل مدینہ کی پڑی اور پیراہن اونکا بصورت گریبان تار تار چاک دیکھا اور کپڑون مین اونکے باپ بھائیون کا لہو اور زلفون پر خاک دیکھا تو گویا ایک سنیچ گرم تھی کہ دلون سے پار ہوگئی روتے روتے سبکی طبیعت بے اختیار ہوگئی چہرے فق ہوگئے سینے شق ہوگئے کوئی مرغ بسمل کیطرح خاک پر پڑا لوٹتا تھا کوئی مارے غم کے اپنا گلا گھونٹتا تھا انکے رونے سے ٹھیکریان روتی تھین انکی بیقراری بوٹیان بیتاب ہوتی تھین جب رہسر ور کو دیکھا سبکے ہوش جاتے رہے پہرون بیقابل خاک پر لوٹ لوٹ کے سب چلاتے رہے اوسوقت ایسا ماتم پڑگیا ایسا برچھا چھاتیون مین گڑگیا کہ جگر قلم مصیبت رقم اوسکی تحریر سے شق ہوا جاتا ہی زبان غم ترجمان کے دل مین اوسکی تقریر سے قلق ہوا جاتا ہی **رباعی** عالمے را جان درین ماتم پریشان گشتہ است ✤ خانۂ دلہا ازین اندوہ ویران گشتہ است ✤ آفتابے از مدینہ رفتہ سوئے کربلا ✤ بابسے کرب و بلا در خاک پنہان گشتہ است ✤ **روایت** ہی زہرۃ الریاض مین لکھا ہی کہ مدینہ مین پانچ بار ایسا ماتم ایسا غوغا پڑگیا ہی کہ لوگون نے سمجھا کہ لامحالہ قیامت قائم ہوگئی پہلے جسدن کہ خبگ احد مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح و سالم تھے پر شیطان نے مدینہ مین آکر آواز دی کہ اے اہل مدینہ تم کو خبر نہین محمد نبی کو تمھارے کفار نے مارے وہ اسدم بانع ارم کو سدھارے یہ خبر وحشت اثر سنکر مدینہ مین ایسا ماتم پڑگیا کہ لوگون نے جانا کہ آج ہی قیامت قائم ہوگئی دوسرے جسدن سرور عالم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے سدھارے اہل مدینہ پر جو حالت طاری ہوئی اگر تحریر مین آئے قیامت قائم ہوجائے تیسرے جسدن خبر شہادت سیدنا حضرت علیؑ کی کوفہ سے مدینہ مین آئی مصیبت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تازہ ہوگئی آسمان ہلا زمین تھرائی چوتھے جسدن جان کونین حضرت امام حسینؑ نے مدینہ سے مکے کی جانب بعزم کوفہ کوچ فرمایا تھا بشوق شہادت دنیا اور مافیہا سے دل اوٹھایا پانچوین جسدن کہ اہلبیت مع سر سرور دمشق سے آئے اہل مدینہ نے آہ کے نعرے آسمان تک پہونچائے لکھا ہی کہ جو حال اہل مدینہ کا بروز وفات حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوا تھا وہی حالت

مدینے کو پھر اب شام سے ہے سرورِ سریر | برائے تعزیت اب گشت کر کے گھر کو جاتا ہے

**روایت** ہے کہ جب یزید پلید ہر طرح سے اپنے جی کا حوصلہ دل کا ارمان نکال چکا دنیا کے واسطے اپنے دین کو خاک میں ڈال چکا پس اہلبیت اطہار کے واسطے مدینہ جانے کو اسباب سفر کا مہیا کیا اور ہر شخص کو بقدر حاجت کے کپڑا اور زاد راہ بھی دیا اور نعمان بن بشیر کو حکم دیا کہ مع تیس جوان مسلح کے اہلبیت اطہار کے ہمراہ جاوے اور آرام تمام و حفاظت تمام انکو مدینہ طیبہ پہونچا آوے چنانچہ حضرت امام زین العابدینؑ سر حضرت امام حسینؑ اور سر دیگر شہدا کے یزید پلید سے لے کے دمشق سے فراق پدر میں زار زار روتے چلے مدینہ سے باپ کے ساتھ آئے تھے دمشق سے یتیم بے پدر ہو کے چلے سارے خویش و اقارب کو بحر فنا میں ڈبو کے چلے عمر بھر کی کمائی دشت کربلا میں کھو کے چلے نعمان بن بشیر حسب الحکم یزید پلید اہلبیت اطہار کو کمال تعظیم اور احتیاط سے مدینہ کو لیچلے راہ میں اہلبیت کے ساتھ کوئی دقیقہ تعظیم اور تکریم کا نہ چھوڑا سر مو اطاعت سے انکی مو نہ موڑا جہاں اور جسوقت اہلبیت چاہتے عماری سے اوتر آتے اور جب چاہتے اپنی خوشی سے سوار ہو جاتے اور چڑھتے اور اوترتے وقت نعمان اور سواران مسلح انکے اہلبیت کے پاس سے الگ ہو کے مو نہ پھیر لیتے اور راہ میں خصوصاً شب کو سوتے وقت اہلبیت کو حفاظت کے واسطے چاروں طرف سے گھیر لیتے حضرت عابدؑ قدم بقدم پدر بزرگوار کو یاد کر کے روتے تھے اور اس کلام سے ہمکلام ہوتے تھے **اشعار** کیا کہیں آکے ہم اس دشت میں کیا کھو کے چلے + گھر سے آئے تھے یہاں ہنستے ہوئے رو کے چلے + دست امید ہر اک بات سے ہم دھو کے چلے + ہائے کیا آئے تھے گھر بار سے کیا ہو کے چلے + مادر دیں خانہ ہمیں ساز سفر گم کردیم + وائے بر ما کہ درین دشت پدر گم کردیم + **روایت** ہے کہ جب قافلہ مدینہ منورہ کے قریب آیا حضرت ام کلثومؑ نے حضرت زینبؑ سے فرمایا کہ اے بہن نعمان نے خدا اور رسولؐ سے بہت ہراس کیا ساتھ اہلبیت کی بڑی تعظیم و توقیر کی ہر طرح کا پاس کیا دل ہمارا اوس سے بہت مسرور ہے کوئی چیز صلہ میں اسکے نعمان کو دینی ضرور ہے حضرت زینبؑ نے فرمایا کہ ہاں اے بہن نعمان بڑا اہل ادب و تعظیم ہے کچھ بے تمیز نہیں بعوض اسکے اسے ہم کیا دیں بجز زیور کے ہمارے پاس کوئی چیز نہیں پس دونوں بہنوں نے زیور اپنے کانوں اور گردنوں اور انگلیوں سے اوتار کر نعمان کے پاس بھیجے کہ حق خدمت کا تمہاری ہم پر بہت ہے ادا نہیں ہو سکتا بہر کیف یہ ہدیہ محقر قبول کر لو باقی قیامت میں بھی ہم لوگ تمہارے ساتھ بحسن سلوک پیش آئینگے شفاعت کر کے بہشت میں لیجائینگے نعمان نے نہ لیا اور عذر کیا کہ اہلبیت اطہار سے حق خدمت لینا خوب نہیں میں نے خدمت آپکی واسطے خوشنودی جد بزرگوار آپکے کی ہے کچھ دنیا اس سے مجھے مطلوب نہیں الحمد للہ کہ خدمت میری آپکو

ادھر اودھر ٹہلاتے ایک شب اوس کمرے مین اون صاحبزادی کو دیدار پدر کا شوق بڑھ گیا آغوش ناز پدر مین جانے کا نشہ چڑھ
گیا آخر فراق پدر مین روتے روتے سو گئین نیند پڑگئی غافل ہوگئین خواب مین دیکھا کہ بابا جان مجھے اپنی گود مین لیے صحن خانہ
مین گھوم رہے ہین کمال محبت سے سر اور مونھ کو میرے چوم رہے ہین ناگاہ نیند اوچٹ گئی باپ کو نپایا پھوپھی کے گلے
سے لپٹ گئین اور غل مچایا آتش شوق بھڑک گئی خواب نوشین سے طبیعت بھڑک گئی وصال پدر کا شوق زیادہ ہوا دیدار
پدر کا ذوق بے اندازہ ہوا لوگون نے پوچھا کہو کیا حال ہے کسوجہ سے اتنا ملال ہے صاحبزادی نے لوگون کو خواب کا حال
کہ سنایا آنکھون سے دریاے خون بہایا اور رو رو کے کہنے لگین کہ اجی پھوپھی بابا کہان گئے ہین کب آئینگے جمال اپنا مجھے
کب دکھائینگے یا تو بابا جان کو میرے پاس بلادو یا بابا کے پاس مجھے پہونچادو اب مین بن بابا کے رہ نہین سکتی اب صدمہ
فراق سہین سکتی ہر چند لوگ تشفی دیتے مانتی نہ تھین حال شہادت کا امام عالی مقام کی جانتی نہ تھین پھر تو اکبارگی اون
شاہزادی کے رونے سے سب اہلبیت کا جی بھر گیا بر محل اوس محل مین ماتم پڑگیا یزید پلید خواب سے چونک پڑا اور اپنی
حاما کو بھیجا کہ جلد جاکر دیکھ اہلبیت پر اب کیا مصیبت تازہ آئی ماما دوڑی آئی خواب کی خبر جاکر یزید کو پہونچائی یہ یزید نے
فورا سر جان کونین حضرت امام حسین کا اپنے محل خاص مین سے منگایا پھر اوس سر کو ایک طبق سیمین پر دھر کے ایک حریر کے
رومال سے اوسے پوشیدہ کرکے اہلبیت کے پاس بھجوایا کہ اوس عاشق زار پدر کو یہ سر دکھادو شاید اوسے تسکین ہوجاوے
سر دیکھکے مطمئن ہوکے سو جاوے جب وہ طبق سیمین صاحبزادی کے آگے دھرا گیا پوچھا اسمین کیا ہے لوگون نے کہا
اسمین وہی ہے جسکے لیے روتی ہو دن بھر نہ کھاتی ہو رات بھر نہ سوتی ہو شاہزادی نے سر طبق سے رومال اوٹھا کر دیکھا
کہ اوسپر ایک سر دھرا ہے اوس سر سے ایسی خوشبو کی لپک آتی ہے گویا مشک وعنبر سے بھرا ہے وہ صورت ہے یا نور کی مورت ہے
یا چہرہ امامت کا چاند ہے یا ماہ فلک حسینی چمک کے سامنے ماند ہے چہرہ تابان پر نور برس رہا ہے حلق لہو سے آنکھ آنسو سے
تر بتر ہے مگر لب قطرہ آب کو ترس رہا ہے پھر سر کو اوٹھا کر غور کیا تو دیکھا کہ یہ تو میرے بابا جان کا سر ہے پدر مہربان کا سر ہے
پھر تو ایک آہ سرد بھرکے نعرہ وا ابتاہ کرکے مونھ کو اپنے باپ کے مونھ پر ملنے لگین سر کو اپنے پٹیون پر کھلنے لگین پھر
اوسی وقت اسیطرح بابا کہتے کہتے مرگئین باپ سے جا ملین دنیا سے سفر کرگئین اوس شب کو تعزیت حضرت امام حسینؑ کی
تازہ ہوگئی اہلبیت پر مصیبت بے اندازہ ہوگئی **بیت** اے اجل باز این چہ غوغا در جہان انداختی ✤ بار دیگر ماتمے
در خاندان انداختی ✤ **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود وسلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤

کہ یکایک دھوم مچنے لگا کوئی عالم تحیر مین خاک پر پڑا آہ سرد بھرتا تھا کوئی مشیت بدبوار اڑا نعرہ واحسیناہ واحسیناہ کرتا تھا اہل مسجد نے اسقدر ہاے ہاے کے نعرے آہ آہ کے شرارے عرش تک پہونچائے کہ شہر دمشق والے چھوٹے بڑے اپنے اپنے گھرون سے نکلکر باہر آئے یزید کم بخت ڈرا کہ ایسا نہو کہ انکے وعظ سے بلواے عام ہوجاوے لوگ ہم کو لوٹ لین امام زین العابدین رضؓ کا کام ہوجاوے پس اوس پلید نے موذن کو کہا ہان اذان دے موذن نے اذان شروع کی جب اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا حضرت امام زین العابدین رضؓ نے منبر سے اوترکے عمامہ سر کا اپنے آگے موذن کے دھرکے فرمایا کہ اے موذن تجھے انھین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم دیتا ہون کہ ذرا ٹھہر موذن چپ ہوگیا پس آپنے یزید سے کہا کہ اے یزید سچ کہ یہ حضرت محمد رسول اللہ میرے جد بزرگوار ہین یا تیرے اور اگر تو جانتا ہے کہ وہ میرے جد ہین تو پھر کسواسطے تو نے میرے بابا جان امام حسین رضؓ کو ناحق قتل کرایا اور اہلبیت اطہار کو جنکی چوکھٹ کو فرشتے بلا اذن چوم نہین سکتے تھے جبرئیل امین حریم عصمت مین اونکی گھوم نہین سکتے تھے شہر شہر گلی گلی پھرایا اور مجھے تو نے یتیم بے پدر کر ڈالا اور پھر تو کلمہ پڑھتا ہے میرے جد امجد کا نام لیتے وقت شرماتا نہین اللہ تعالی سے کچھ خوف کھاتا نہین پھر لوگون سے آپ نے مخاطب ہوکر فرمایا کہ میرے سوا کوئی ایسا ہے جسکا نانا خدا کا پیغمبر ہو اور جسکا دادا ساقی کوثر ہو اس کلام کو سنکر کے سب کے سب بے اختیار رونے لگے جی جان کھونے لگے کیکی آنکھون سے سیلاب خون جاری کسی پر حالت غشی طاری بعضے بیہوش پڑے تھے اور بعضے انگشت بدندان عالم تحیر مین ٹکٹکی باندھے کھڑے تھے پھر تو ہر طرف سے قاتلان امام حسین رضؓ پر لعنت ملامت پڑنے لگی یزید کی طرف سے طبیعت لوگون کی بگڑنے لگی یزید پلید بخوف غوغاے عام سے خوف کھا کر اوٹھ کھڑا ہوا اور جلد جلد موذن سے تکبیر کہلائی اور بعد نماز حضرت امام زین العابدین رضؓ کی طبیعت اور باتون مین بہلائی **نظم** نہ بازیچہ ہست ناحق سر بریدن شہریارے را ✣ کہ بودے حضرت روح الامین گہوارہ جنبانش ✣ بوقت قتلش از ہر ذرہ آوازی آمد ✣ کہ نفرین خدا بر شمر و بر اعضا و اعوانش ✣ **روایت** ہے کہ یزید نے اہلبیت اطہار اور عابد بیمار رضؓ کے رہنے کو خاص ایک کمرا خالی کرا دیا تھا اور حضرت امام حسین رضؓ کی ایک صاحبزادی چار برس کی تھین کہ آپ اونکو بہت پیار کرتے تھے جی جان اپنا اونپر نثار کرتے تھے اور وہ صاحبزادی بھی امام سے بہت ہی مانوس تھین دل و جان سے مشغوف تھین جسسے امام تشنہ کام نے شہادت پائی برابر روروکر پوچھا کرتی تھین کہ بابا کہان ہین مجھے بتا دو لوگ کہتے تھے بابا کسی کام کو گئے ہین سفر عراق یا شام کو گئے ہین دیکھو اب آتے ہین اور تمھارے واسطے چیز لاتے ہین غرض اسی طرح باتون مین لوگ اونکو بہلاتے گو دمین لیکر تشفی دیکر

ایک خطیب بد نصیب شامی کو کہا کہ منبر پر جاوے اور حاضرین کو میری حقیقت اور امام حسینؑ کے برسر باطل ہونے کا خطبہ سناوے اوس خطیب نے منبر پر چڑھکے تعریف آل ابوسفیان اور مذمت آل ابی طالب کی اور بطلان حضرت امام حسینؑ کا اور حقیت یزید پلید کی بیان کرنی شروع کی حضرت امام زین العابدینؑ نے للکارا کہ ارے میان تو کیسا خطیب ہے تو مذمت آل عبا کی کرتا ہے کیسا بد نصیب ہے

**شعر** آل عبا از ہمہ فاضلتر اند ٭ ذم چنین قوم چرا میکنی ٭ پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور پہلے ایک خطبہ مشتمل حمد الٰہی و نعت حضرت رسالت پناہی بفصاحت تمام و بلاغت تام لوگون کو سنایا کہ سارے فصحا وہان کے سنکے دنگ ہوگئے اس شیرینی کے ساتھ اوس کم سنی غریب الوطنی مین خطبہ پڑھا کہ بلغاے شام و روم کے دانت کھٹے ہوے قافیہ سبکے تنگ ہوگئے غرض اس خوبی کے ساتھ پڑھا کہ فضلاے عراق و شام مارے شرم کے مونھ کھول نہ سکے ایسا آبکا رعب پڑگیا کہ سواے واہ واہ کے کچھ لوگ بول نہ سکے پھر اس لہجہ سے وعظ کہا شہادت کربلا کا راز کہا کہ تاثیر سے اوسکے سارے سنگدلان شام موم دل ہوگئے کوفیان بد انجام مرغ بسمل ہوگئے اور عراقیان نافرجام عرق خجالت مین غرق ہوگئے اور سارے علماے روم و شام جوامع کلم اور لوامع حکم کو آپکے سنکے غریق لجہ حیرت از پا تا فرق ہوگئے پھر فرمایا اے اہل شام تم لوگون مین سے جو مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہی ہے مگر جو مجھے نہین جانتا ہے جو میرا خاندان نہین پہچانتا ہے سو جانے کہ مین فرزند رسول مختار صبیب پروردگار ہون مین فرزند صاحب معراج اور خداوند تخت و تاج ہون مین نور چشم راکب براق اور افضل البشر علی الاطلاق ہون مین لخت جگر رحمت عالم حضرت رسول اکرم ہون اور مین پوتا شہسوار مضمار اہل اتقی اور شہریار تخت گاہ لافتی شیر خدا علی مرتضیٰ و داماد مصطفیٰ کا ہون اور مین راحت جان سادات اور شفیع عرصہ عرصات کا ہون اور مین روح و روان بنت رسول یعنی حضرت فاطمہ زہرا بتول کا ہون اور مین بھتیجا سبط رسول قرۃ العین بتول امام مسموم شاہ زمن حضرت امام حسنؑ کا ہون یعنی مین بیٹا شہید مظلوم غریب مہموم سید معصوم امام مغموم نور دیدہ مصطفیٰ سرور سینہ مرتضیٰ شہید رنگین کفن قتیل خونین پیرہن جان کونین حضرت امام حسینؑ شہید کربلا کا ہون یزیدیون نے میرے بابا جان اور سارے اقوان کو بکبیں تن تنہا تین دن رات کا بھوکا پیاسا میدان کربلا مین شہید کر ڈالا ساقی کوثر کے نواسے کو قطرہ آب سے ترسا ترسا کر مینہ ستم کا برسا برسا کے اپنے جی کا حوصلہ نکالا اجی کیا کہین جسطرح بیتی مجھپر کربلا کے تپتے ہوے میدان مین بیتی اوسیطرح کوفیون نے میرے بابا جان کو بیتے جی کربلا کے توے پر تل ڈالا پھر سر کو اونکے کاٹکے دھوم دھام سے نکالا جا کے یزید کے پاس ہدیہ لائے اور لاش کو بابا کے وہین پر گھوڑون کی ٹاپون سے کچل ڈالا جب یہ کہا مسجد مین ماتم برپا ہوگیا دوست دشمن سبکا جی بھر گیا کوئی تھپرون پر سر کوٹنے لگا کثرت آہ و نالہ جانکاہ سے

**شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ٭ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ٭ **روایت** ہے کہ جب یزید بدولت حضرت امام زین العابدینؑ کی باتون سے قائل ہوا اور سوقت کہنے لگا کہ اے امامؑ اگر کچھ حاجت ہو تو بیان کرو کہ اوسے روا کرون آپ نے فرمایا کہ چار حاجت رکھتا ہون ایک یہ کہ میرے باپ کے قاتل کو میرے حوالے کرتا کہ اپنے ہاتھ سے اوسکو قتل کرون دل کا ارمان جی کا حوصلہ نکالون یزید نے سرداران کوفہ سے پوچھا کہ امام حسینؑ کو کسنے مارا لوگون نے کہا خولی نے خولی معون نے ڈر کے کہا حاشا مین نے نہین مارا ہے سنان نے مارا ہے سنان نے انکار کیا اور کہا کہ لعنت خدا کی قاتل امام حسینؑ پر بلکہ اونکو شمر نے مارا ہے یزید نے شمر سے پوچھا کہ سب لوگ کہتے ہین کہ تو نے مارا ہے شمر نے کہا معاذ اللہ مین نے نہین مارا سب جھوٹ کہتے ہین یزید نے بہت غصہ ہو کر کہا کہ سچ کہہ کہ اونکو کسنے مارا شمر نے کہا کہ مین سچ بتاؤن امام حسینؑ کے قاتل کا پتا تجھے بتادون کہ اے یزید امام حسینؑ کا قاتل وہی ہے جسنے پہلوزنان عرب اور شام کو جمع کیا اور خزینہ بیت المال کا کھولدیا اور لشکر کو ہتھیار اور گھوڑا دیا کوڑا دیا جوڑا دیا توڑا دیا اور جسنے ابن زیاد کو سردار لشکر بنایا اور کہا جا امام حسینؑ اور اونکے ہمراہیون کا سر کاٹ لا یزید نے یہ سنکے از حد ندامت مین جل بھنکے شرم سے سر جھکا لیا اور شمر کا کچھ جواب نہ دیا پھر حضرت امام زین العابدینؑ سے کہا کہ اور حاجت اپنی کہو فرمایا دوسری حاجت یہ ہے کہ سر میرے باپ جان اور سارے شہدا کا مجھے دے کہ اپنے ساتھ لیجاؤن تیسرے مجھے اور سارے بندیان اہلبیت اطہار کو چھوڑ دے تاکہ مین سبکو اپنے ساتھ مدینہ منورہ کو لیجاؤن اور اپنے جد بزرگوار کے روضہ انور پر جاکر عبادت الٰہی مین تا دم زیست مشغول رہون چوتھے کل جمعہ کا دن ہے مجھے اجازت دے کہ منبر پر چڑھون اور شامیون کے سامنے خطبہ پڑھون یزید نے کہا بہت خوب یہ تینون باتین تمھاری مجھے منظور ہین **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ٭ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ٭ **روایت** ہے کہ اسکے بعد یزید پلید نے حکم دیا کہ حضرت امام حسینؑ اور سارے شہدا کے سرون کو دروازہ پر دمشق کے لٹکا دو تاکہ جو کوئی میری مخالفت پر سر اوٹھائیگا اسیطرح سر اوسکا کاٹ کے لٹکایا جائیگا چنانچہ لکھا ہے کہ حسب الحکم اوس سیاہ رو کے برابر تین شبانہ روز سر ہائے شہدا نامدار دروازہ پر دمشق کے لٹکے رہے شامیان سیاہ رو صبح و شام وہان بنظر تفریح آتے اور اللہ کی قدرت کے کھیل کی سیر کرتے **شعر** نہ آسان ست کردن بر سر نیزہ سر شاہی ٭ کہ داد ے بوسہ سلطان سہل بر روے رخشانش ٭ **روایت** ہے کہ جب دوسرا دن جمعہ کا آیا یزید نے منادی کرادی کہ آج سب اہل دمشق جامع مسجد مین حاضر ہون اوسی دن جمعہ کے وقت اسقدر لوگ آئے کہ قدم دھرنے کی جگہ نہ ملتی تھی باعث کثرت آدمیون کے شانہ سے شانہ چھلتا تھا پس یزید پلید نے

یزید نے حضرت امام زین العابدینؑ کو اپنے پاس بلوایا اور اپنے بیٹے کے روبرو بٹھایا پھر اوس شیطان نے کہا کہ اے فرزند حسینؑ تم لڑکا ہمارا تمھارے ہم سن ہو اور لڑنے بھڑنے کا یہی دن ہے بھلا تم اس لڑکے سے کشتی لڑ سکتے ہو زور ہاشمیت دکھاؤ کہ ہاتھ اسکا پکڑ سکتے ہو آپ نے فرمایا ہم لوگون کو کشتی کرنے سے کیا کام ہے اور مانا پر ایسے ایسے لونڈون سے کشتی لڑنے مین کیا نام ہے ہان اگر تو چاہتا ہے کہ میرے زور ہاشمیت کا کچھ تماشا دیکھے ہمارا یا اپنے بیٹے کا لا شاہ دیکھے تو ایک چھری مجھے دے اور ایک چھری اپنے بیٹے کو اور حکم دے کہ جو غالب آئے مغلوب کو مار ڈالے سر اوسکا اسی چھری سے اوتار ڈالے پھر دیکھ تو کون کسکا پیٹ پھاڑتا ہے کون کسکے پچھاڑتا ہے اور ایک چھری اسکے سینہ پر مارون تو ناف تک پھینچ جاوے سر پر مارون تو کھوپڑی تک کٹ جاوے یزید یہ سنکر راضی ہوا اتنے مین نوبت بجنے لگی یزید پلید کے بیٹے حرامزادے نے کہا کہ اے ابن حسینؑ یہ نوبت تو میرے باپ کے نام کی بج رہی ہے بادل کی طرح گرج رہی ہے کہو تمھارے باپ کے نام کی نوبت کہان ہے حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ ذرا ٹھہر اسکا جواب دیتا ہون مگر جب میرے باپ کی نوبت بجنے کی نوبت آئیگی تو یہ نوبت تیرے باپ کی موقوف ہو جائیگی یہ نوبت سنکے دنیا یاد پڑتی ہے اور اوس نوبت کے سنتے ہی خلق دنیا کو چھوڑ خدا کی جناب مین سر بسجدہ ہو کر ناک رگڑتی ہے یہ نوبت سنکے فرشتے جی مین لاحول پڑھتے ہین اور خاموش رہتے ہین اور وہ نوبت سنکے دل اور زبان سے صل علی کہتے ہین کہ اتنے مین موذن نے اذان دی جب یہ نوبت اللہ اکبر کی بجنے لگی وہ نوبت یزید کی فوراً موقوف ہو گئی حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ اے پسر یزید یہ نوبت پنج وقتی میرے بابا جان کے نام کی ہے کہ قیامت تک بجتی رہیگی ابر رحمت کے مثال گرجتی رہیگی اب تو اس نوبت پنج روزہ پر کیا بھولا ہے خدا اور رسولؐ کو کیا بھولا ہے تا دامان قیامت جب خطیب لوگ منبرون پر چڑھینگے تو خطبہ امامت اور فضیلت کا ہم لوگون کے نام پر پڑھینگے پھر فرمایا اے یزید سچ بتا کہ جبرئیلؑ امین ہمارے گھر آیا کرتے تھے یا تیرے گھر وحی ہمارے یہان اوترتی ہے یا تیرے یہان لوگ کلمہ میرا پڑھتے ہین یا تیرا آیۂ تطہیر ہمارے حق مین نازل ہوئی ہے یا تیرے حق مین ہماری محبت لوگون پر فرض ہے یا تیری اے یزید تو نے کیا سمجھا کیا تو ہمیشہ جیتا رہیگا اسی طرح موجھون پر تاؤ دے کے شراب پیتا رہیگا کیا ہمیشہ تیرا ہی راج رہیگا یا قیامت تک تو ہی صاحب تخت و تاج رہیگا دیکھ لینا غفر بہ بارشاد اللہ تعالی یہ ساری دولت تیری بھی لٹجائیگی دین کو اپنے تو کھو چکا تھوڑے دن مین دنیا بھی تجھ سے چھٹ جائیگی یہی لوگ ہونگے اور تیرا لاشہ ہوگا اوسوقت قدرت کا کھیل ہوگا عجب تماشا ہوگا ان باتون سے سننے والون کے رونگٹے دہشت سے کھڑے ہو گئے اور یزید پلید کے بدن مین رعشہ آگیا اور مارے ہیبت کے وہ شیطان تھرا گیا

بحر ملامت مین ڈبونے لگی تب وہ سبکی طرف سے مونھ موڑا اور حضرت زین العابدینؑ کیطرف متوجہ ہوکر کے پوچھا کہ یہ کسکا ماہ پارا ہے یہ کسکی آنکھون کا تارا ہے لوگون نے کہا یہی زین العابدینؑ حضرت امام حسینؑ کے بیٹے علی مرتضیٰؑ کے پوتے ہین بستر پر بیمار پڑے ہوے باپ کے غم مین روتے ہین کہنے لگا کہ مین نے سنا تھا کہ علی بن حسینؑ تو مارا گیا سر اوسکا بھی تن نازک سے اوتارا گیا تو بولے کہ امام حسینؑ کے تین لڑکے تھے علی اکبرؑ اور علی اصغرؑ کو تو ہم لوگون نے وہین پر مارے وہ دونون کربلا ہی سے جنت کو سدھارے باقی یہ تیسرے علی اوسط محض بیمار تھے بات کرنے آہ سر دھرنے سے ناچار تھے اسواسطے ہم لوگون نے انکو شربت شہادت نہ پلائے اور تمھارے پاس قید کرلائے پھر اوس خبیث نے حضرت امام زین العابدینؑ کی طرف متوجہ ہوکر کے کہا کہ اے لڑکے تو کچھ جانتا ہے باپ تیرا یہ چاہتا تھا کہ مسند خلافت پر جلوس فرماوے اور اونکے نامون کا خطبہ منبرون پر پڑھا جاوے بارے شکر باری ہے کہ تمنا دل تمھارے باپ کی نہ بر آئی باپ نے تیرے اپنی مراد نہ پائی حضرت امام زین العابدینؑ نے فوراً جواب دیا کہ اے یزید بھلا یہ تو بتلا کہ یہ منبر جو مسجدون مین بنے ہین ہمارے باپ دادے کے ہین یا تیرے باپ دادے کے اور خلافت اور امامت ہمارے خاندان مین رہی ہے کہ جنھون نے راہ خدا مین جہاد کیے ہین اور کفار اور مشرکین کو قتل کرکے مسلمانون سے شہرون کو آباد کیے ہین یا تیرے گھرانے مین کہ ہمیشہ سے تیرے خاندان کے لوگ شرک و کفر کرتے رہے دین کو چھوڑ کر طلب جاہ اور دنیا مین مرتے رہے صبر کر عنقریب قیامت کے دن حق تعالیٰ ہمارا تیرا معاملہ بہت اچھی طرح سے فیصل کریگا اور اللہ تعالیٰ بیشک ہماری داد دیگا **قطعہ** یعنی کہ اندرو جگر از ہول خون بود ✤ حکام را لوائے عمل سرنگون بود ✤ اے از برائے دنیہ دون دادہ دین بباد ✤ اندیشہ کن کہ حال تو آنروز چون بود ✤ ان باتون کو سنکے یزید پلید کا غصہ بھڑکا جلاد بیرحم ملعون کو کہا کہ ہان ابھی اس لڑکے کو باہر لیجا اور خنجر آبدار سے سر اسکا کاٹ لا جلاد نے ہاتھ حضرت زین العابدینؑ کا تھاما کہ باہر لیجاے اور سر آپکا کاٹ کے یزید کے پاس لے آئے حضرت ام کلثومؓ نے پردہ کے اندر سے فرمایا کہ ہان ہان بجز اس لڑکے کے کوئی ہم لوگون کا محرم نہین کوئی رفیق نہین ہمدم نہین بخدا اس لڑکے کو چھوڑ دو ہاتھ اسکے قتل سے موڑو پھر یہ بیت پڑھی **بیت** اَنَادِیْكَ یَا جَدَّاہُ یَا خَیْرَ مُرْسَلٌ ✤ حُسَیْنُكَ مَقْتُوْلٌ وَسَلْكَ ضَائِعٌ یعنی پکارتی ہون مین آپکو اے نانا جان اے بہتر سب رسولون سے خبر لیجیے کہ حسینؑ آپکے تو شہید ہوہی چکے اور اب نسل آپکی منقطع ہوا جاتی ہے یہ بیت سنکر یزید پلید مارے خوف کے کانپنے لگا دم بخود ہوکر کانپنے لگا پھر کہا کہ اچھا اس لڑکے کو چھوڑ دو اسکے قتل سے مونھ موڑ لو **روایت** ہے کہ اسکے بعد یزید

حال جانتی نہین بھلا اُسکو کچھ پہچانتی نہین مگر میرے پاس سات موتی انمول ہین اون ساتون موتیون کو تم دونون بھائی کے سرون پر نثار کرتی ہون پس جو کوئی تم دونون مین سے زیادہ موتی میرے پاس چُن لائیگا خط اوسکا بہتر ہوگا اور سند زیادتی قوت کی وہی مجھ سے پائیگا پس حضرت سیدہ نے پہلے دونون ماہ پارون کو خوب پیار کیا پھر اون ساتون موتیون کو اونکے سرون پر نثار کیا پس دونون نبی کے لعل علی کے نونہال نے مارے خوشی کے سر اُٹھائے اور جھٹ پٹ تین تین موتی دونون بھائیون نے برابر چُنے پروردگار عالم نے دیکھا کہ اب یہ چوتھا موتی جو چُنے گا تو دوسرا سارے ملال اور شرم کے سر کو اُٹھائے گا پس فوراً فرمان رب جلیل بنام جبرئیل آیا کہ ہان ابھی اس موتی کو وہان سے اُٹھا لے کر اور زمین پر دو جگہ دھر دو تاکہ دونون نبی کے ماہ پارے چرخ امامت کے تارے آدھا آدھا موتی چُن لیوین تو کسیکا ملال نہو اور حکم برابری قوت کا اپنی ماں سے سُن لیوین پس جبرئیل بحکم باری زمین پر آئے اور اوسی طرح عمل مین لائے دونون شاہزادون نے سارے تین تین موتی چُننے سے مژدہ مساوات قوت کا مادر مہربان سے سُنکے دوڑے حضور نبوی مین آئے اور سارا حال کہ سُنا تھا آئے یزید پلید وہان تو حضرت سرور عالم رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور حضرت فاطمہ زہرا اور خداوند کبریا کو گوارا نہوا کہ ایک شاہزادے کو دوسرے کی زیادتی قوت کا حال سُنکے کچھ ملال آوے ایک سے دوسرے کا جی سرشاوے اور یہان پر تو نے بڑے شاہزادے شہنشاہ زمن حضرت امام حسنؑ کو شربت ہلاہل پلایا وہ چاند سی صورت وہ نور کی مورت کو اونکی تو نے مٹی مین ملایا اور سر دو ٹہنی ٹکڑے ہو کر جگر اور کلیجہ کے ساتھ باہر آیا اے بے ظالم ذرا تو خدا سے نہ شرمایا اور چھوٹے صاحبزادے جان کونین حضرت امام حسینؑ کا سر تو نے مع ٹہنی سر ہمراہیان اونکے کے تیغ ستم سے کٹوا کے اپنے سامنے منگوایا وائے بر تو اے بے ذرا بھی اُنکی بزرگی کا لحاظ اپنے جی مین نہ لایا **نظم** اے ناکسان بہ نسبت فرزند مصطفیٰ ✤ باشد بہیچ وجہ روا کین چنین کنید ✤ بر خلق تشنہ شہر دین تیغ کین نہید ✤ در خاک و خون نہادہ رخ نازنین کنید ✤ یہ بات سُنکے سب حاضرین کے دل مین فخر غم گو گیا اوس مجلس مین ایکبارگی ماتم پڑ گیا یزید نے کہا کیا کہون تو قیصر روم کا ایلچی ہے اوسکا پاس کرتا ہون اور نہین تو مین ابھی تجھے قتل کر ڈالتا اپنے جی کا حوصلہ نکالتا اوسنے کہا اے یزید بے دین تجھے شرم نہین آتی اوسکو پاس کرے قیصر روم کے ایلچی کا تو تو پاس کرے اور اولاد رسولؐ کو بلا سبب قتل کرے اور خدا سے نہ خوف کرے نہ ہراس کرے دیکھنا قیامت کے دن حق تعالیٰ تجھکو اور تیرے ہمراہیون کو سزا دیگا انشاء اللہ سبکو کندہ دوزخ کا کریگا غرض رسول قیصر روم نے یزید پلید کو بہت سخت سخت کلام سُنایا پھر مغموم ہو کر اوسکے دربار سے چلا آیا **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ **روایت** ہے کہ جب سب طرف سے یزید پلید پر لعنت ہونے لگی ساری خلق اوسکو

دارین جانا آپ نے فرمایا کہ اگر تم میری طرف سے پہلے ہدیۂ ایمان قبول کرو تو مین آج تمہارا ہدیہ قبول کرونگا اور کل قیامت مین تمہارے سر پر آنچل رحمت کی دھر ونگا مین فوراً آپکے ہاتھ پر ایمان لایا اور روم مین آکر مدت تک اپنا اسلام چھپایا پھر کئی برس ہوے کہ چارون بیٹیان اور پانچون بیٹے ہمارے بھی مسلمان ہوگئے بفضلہ سب صاحب ایمان ہوگئے اور اونھین ایام مین جب مین حضرت کے ہاتھ پر مسلمان ہوگیا تھا تو یہی سرور جنکا سرخواری کے ساتھ اسوقت تیرے آگے دھرا ہے حجرۂ خانہ سے حضرت ام سلمہؓ کے باہر آئے پس حضرت سرور عالم انکو اپنی گود مین اوٹھاکر ادھر اودھر گھومنے لگے لب و دندان کو اونکے بار بار چومنے لگے اور فرمانے لگے کہ خدا کی مار پڑے اللہ کی لعنت پڑے پھٹکار پڑے اے حسینؑ اوس آدمی پر کہ جو تجھے ناحق مارے سر تیرا تن نازک سے اوتارے دوسرے دن یہی صاحبزادے اپنے بڑے بھائی حضرت امام حسنؑ کے ساتھ مسجد نبوی مین تشریف لائے اور کہنے لگے کہ نانا جان آج ہم دونون بھائیون نے باہم کشتی کی خوب لڑے جی جان سے ایک دوسرے پر پڑے مگر کسی نے کسیکو زمین پر پٹکا نہین نہین معلوم کہ ہم دونون بھائیون مین کون زور آور زیادہ ہے بجز اسکے کچھ دل مین کھٹکا نہین سو اب تمادیجیے کہ ہم دونون بھائیون مین کسکو زور زیادہ ہے کس شخص کو قوت بے اندازہ ہے آپ نے فرمایا بیٹا کشتی لڑنا تمہارا کام نہین اسمین کسی طرح کا کچھ نام نہین سو جاؤ تم دونون بھائی ایک ایک خط لکھ لاؤ جسکا حرف بہتر ہوگا وہی قوی ہوگا مہتر ہوگا دونون شاہزادے گھر مین آئے اور ایک ایک خط لکھ کے حضور نبوی مین لائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونون شاہزادون کو برابر دوست رکھتے تھے آپ نے سوچا کہ اگر حسنؓ کے خط کو بہتر کہون تو حسینؓ کو ملال ہوگا اور اگر حسینؓ کے خط کو اچھا کہون تو حسنؓ خستہ حال ہوگا پس آپ نے فرمایا کہ اے جانان جلد تم اپنے باپ کے پاس جاؤ وہ خط خوب پہچانتے ہین حرف کے حسن و قبح کو اچھی طرح جانتے ہین وہ کہدینگے کہ دونون مین کون خط اچھا ہے غرض دونون صاحبزادے دوڑے ہوے اپنے والد شیر خدا کے پاس آئے اور دونون خط ہاتھ مین اونکے دھر دیئے اور سارے حال عرض کر دیئے شیر خدا کے دل مین بھی اوسی بات کا کھٹکا ہوا فرمایا اپنی مان کے پاس لیجاؤ دیکھو تو کسکے خط کو اچھا فرماتی ہین غرض دونون شاہزادے دوڑے ہوے حضور عالی مین جناب حضرت سیدہ کے تشریف لائے اور سارے قصے ابتدا سے انتہا تک کہ سنائے اور عرض کی کہ اماں دونون خطون کو اب آپ ملاحظہ کیجیے اور جسکا خط اچھا ہو اوسکی قوت کی داد دیجیے حضرت سیدہ نے سوچا کہ یا اللہ یہ کیا مشکل ہے انکے جد بزرگوار اور پدر نامدار نے تو چاہا کہ کسی ایک کے آئینۂ دل پر غبار ملال پڑے نہین خاطر نازک مین کسی ان دو کے فرق نہ گرے نہین اسواسطے اونھون نے مجھ بالا اب مین کیا کرون پس حضرت سیدہ نے فرمایا کہ تم لوگ خوب جانتے ہو کہ مین خط کا

یہودی کا میرے پاس کاٹ لاؤ یہودی نے اوچھل کر کے سر سلطان دارین حضرت امام حسینؑ کا اوٹھا لیا اور کہا اے نور نبیؐ اے فرزند علیؑ میں آپکا غلام ہون تشنگیٔ کاکل مشکفام ہون کشتۂ خنجر فراق ہون جمال رسولؐ خدا کا از بس مشتاق ہون خلوص دلی سے مسلمان ہوتا ہون کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہکے صاحب ایمان ہوتا ہون اے میرے آقا اے میرے مولی اے میرے سید کل میری خبر لینا اور اپنے جد امجد کے سامنے میرے ایمان پر گواہی دینا یزید نے کہا کہ اب مارے جانے کے ڈر سے مسلمان ہوتا ہے یہودی نے کہا بے نصیب کچھ میں حضرت امام حسینؑ سے فاضلتر نہین ہون اونکی قوت نے گردن اوتاری میری گردن بھی اوتارے جسم الدین حاضر ہون مجھے بھی مارے انشاء اللہ میں بھی زمرے میں شہدا کے کربلا کے اوٹھایا جاؤنگا حق تعالی سے بعوض اوسکے باغ ارم پاؤنگا آخر اوس پلید نے اوس نو مسلم کو بھی جان سے مارا نعرۂ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ وہ جنتی جنت کو سدھارا **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام + علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام + **روایت** ہے کہ جسوقت یزید علیہ ما یستحقہ سر مبارک سید الشہدا کے ساتھ بے ادبی کر رہا تھا اوسوقت حسب اتفاق ایک ایلچی قیصر روم کا بھی وہان حاضر تھا حضرت امامؑ کے سر اقدس کو دیکھکر بے اختیار رونے لگا واحسینا کہہ کے جان کھونے لگا بار بار آہ سرد بھرنے لگا فریاد و فغان کرنے لگا اور کہنے لگا کہ اے یزید اے پلید ابتک بعض ٹاپون مین نشان سم حضرت عیسیٰؑ کے گدھے کا باقی ہے ہم لوگ اہل نصاری فوج کی فوج وہان پر اوس نشان سم کی زیارت کو ہر سال جاتے ہین اور کمال ادب اور نہایت خلوص دلی سے اوس نشان سم کی تعظیم بجالاتے ہین اور زر و جواہرات اور طرح طرح کی تحفہ تحفہ چیزین اپنے اپنے مقدور کے موافق وہان نذر چڑھاتے ہین اور جسطرح تم لوگ خانۂ کعبہ کی بزرگی اور تعظیم کرتے ہو اوسی طرح پر ہم لوگ اوسکا ہر طرح سے آداب بجالاتے ہین پر افسوس صد افسوس ہے کہ کل تمھارے نبیؐ جنت کو سدھارے ہین اور آج ہی تم نے خاص اپنے نبیؐ کے لال علیؑ کے نونہال کو کہ جو جان رسولؐ اور صدر و دروان بتولؑ تھے قتل کر ڈالا اور سارے اہلبیت اطہار کو اونکے طرح طرح کی اذیتین دے کے خوب اپنے دل کا غبار نکالا اے یزید ایکبار مین برسم تجارت زمان حیات مین حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مدینہ منورہ گیا تھا پھر مین حضور نبویؐ مین حاضر آیا اور کمال ادب سے سلام بجالایا اور مشاہدۂ جمال حق نما سے چشم مین اپنے بصارت تازہ پائی اور فیضان مجلس عالی سے جسم مین میرے فصارت بے اندازہ آئی پھر جی جان سے مین عاشق زار ہو گیا شیفتۂ کاکل مشکبار ہو گیا پس مین نے تھوڑا سا مشک اطیب و عنبر اشہب حضور اقدس مین گذرانا اور اس ہدیہ محقر کو موجب نجات

فاطمہؑ زہرا اور علی مرتضیٰؑ کے پسر ارجمند کا ہو واہ واہ کیا کہنے نبیؐ کی تو نے خوب قدردانی کی آفرین تشنہ کام کی ماشاء اللہ خوب مہمانی کی پھر وہ یہودی مارے غصے کے سر و صورت آتش غم سے جل بھنکر لب کو دندان تاسف سے کاٹنے لگا انگشت حسرت چاٹنے لگا کف افسوس ملنے لگا کلیجہ چٹکیوں سے مسلنے لگا اور بہت افسوس کر کے کہا کہ اے یزید ہمارے اور حضرت داؤد و پیغمبرؑ کے درمیان ستر پشت کا واسطہ ہے ہمیں اونکی اولاد میں مشہور ہوں سو اب تک یہودی میری تعظیم و تکریم کرتے ہیں جو میں کہتا ہوں بسر و چشم اوسے تسلیم کرتے ہیں میرے یہاں آتے ہیں تو میری جوتیاں چومتے ہیں بطور اہل طواف کے چاروں طرف میرے گھر کے گھومتے ہیں پھر کمال لطف اور حسن سلوک سے پیش آتے ہیں زر و جواہر بطور نذرانہ کے میرے آگے لاتے ہیں اور کل کی بات ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تمہارے رسول مقبول دنیا سے بانع جنت کو سدھارے ہیں اور آج ہی تم نے اونکے نواسے قطرۂ آب کے پیاسے یعنی اونکے نور عین حضرت امام حسینؑ کے ساتھ جو اونکی اولاد خاص اور فرزند با اختصاص ہیں ایسا معاملہ کیا کہ کسی نے ایسا واقعہ از آدم تا ایندم نہ تو کانوں سے سنا ہے نہ آنکھوں سے دیکھا ہے کہو کیا تمہارے دیس تمہارے مذہب اسلام کا یہی رسم ہے یہی لیکھا ہے کلمہ اسلام پڑھے جاتے ہو اور کفر میں فرعون اور نمرود سے بھی بڑھے جاتے ہو افسوس آہ آہ تم لوگ کیسے برے لوگ خدا کی پناہ اب خدا و رسولؐ کے پاس جاؤ گے تو کہو کیا منہ دکھاؤ گے **نظم** جواب چیست شمارا اگر سوال کند ✤ محمد عربی از شما بروز جزا ✤ کہ آن چہ بود کہ با اہلبیت من کردید ✤ چو من بملک بقا رفتم از سرائے فنا ✤ جزائے آن کہ شمارا بحق نمودم راہ ✤ روا بود کہ چنینہا بمن رسد ز شما ✤ یزید پلید نے یہ سخن سنکے آتش غم و غصہ سے جل بھنکے کہا کہ اے یہودی کیا کہیں اگر میرے پیغامبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نہ فرما گئے ہوتے کہ ذمیوں کو مت ستانا تو اونکو کچھ ایذا مت پہونچانا سو اسلئے کہ جو لوگ ذمی کو ستائینگے ہم اونکے قیامت کے دن دشمن ہو جائینگے تو میں ابھی تجھے سزائے کامل دیتا پھر سر تیرا اوتار لیتا یہودی نے کہا ابے احمق جو شخص کہ ہم ایسے ادنی یہودی کے واسطے ظالم کا دشمن ہو جائیگا تو وہ اپنے جگر گوشہ کے واسطے کیا کیا کچھ خصومت نہ فرمائیگا ابے خبیث جسوقت اسکے نانا حضرت پیغامبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قیامت میں تجھ سے خصومت کرینگے اور جسوقت اونکی مادر مہربان حضرت فاطمہ زہرا عرش الٰہی کے پائے کو پکڑ کے داد خواہ ہونگی تو خدا کو تو کیا منہ دکھائیگا کونسی دلیل پیش لائیگا ان باتوں کو سنکے یزید پلید کا غصہ بڑھ گیا بادۂ ننگ و ناموس کا نشہ چڑھ گیا کہا ہان جلاد کو بلاؤ اوسکا بھی سر اس

آن لب کہ بوسہ دادے بر و بار ہا رسولؐ ✤ سوشیں بچوب کردن اشارت کجا رواست ✤ آن سر کہ بر کنار نبیؐ داشتے وطن ✤ در طشت زر نہادہ بہ پیش تو کے رواست ✤ یزید پلید نے غصہ ہو کر کہا کہ اے سمرہ کیا کروں تیری صحابیت کا لحاظ کرتا ہوں اگر تو صحابی رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہوتا تو ابھی مین تجھے بھی مار ڈالتا سر تیرا ابھی گردن سے اوتار ڈالتا سمرہؓ نے کہا سبحان اللہ اے ملعون تیرا عجب حال ہے کہ میرے قتل کرنے مین تو میری صحابیت کا تجھے خیال ہے جب تو نے رسولؐ عربی کے ماہ پاروں علیؑ کے دو لالون فاطمہؑ زہرا کے پاروں کو کربلا کے تو سے پر قطرۂ آب سے ترسا کے مینہہ تیرون کا برسا کے تل ڈالا لاشونکو اونکے ہرے گھوڑون کی ٹاپون سے کچل ڈالا اوسوقت تجھے فرزندان اور عزیزان نبیؐ کا خیال نہ آیا جی مین ذرا بھی نہ شرمایا اے بدبخت ایسا تو کوئی کافر بھی کسی ارنی مسلمان کے ساتھ نہین کرتا ہے وہ بھی اپنی عاقبت سے ڈرتا ہے آہ آہ تیرے علم سے خدا کی پناہ یہ بات حاضرین کے دلون مین برچھی کیطرح گڑ گئی سب کے سب رونے لگے سبھون کی طبیعت بگڑ گئی قریب تھا کہ کچھ فتنہ حادث ہو جائے آخر سمرہؓ روتے ہوے اوس شیطان کے دربار سے باہر چلے آئے **شعر** فریاد ازان زمان کہ جوانان اہلبیت ✤ گلگون قدم بعرصۂ محشر قدم زنند ✤ **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ **روایت** ہے کہ اوسوقت ایک سودا گر یہودی بھی اوس مجلس مین حاضر تھا اوسنے جو سر انور حضرت امام حسینؑ کا یزید پلید کے آگے طشت زرین مین دھرا دیکھا پوچھا یہ کسکا سر ہے یہ کس برج شرافت کا اختر ہے یہ کسکی آنکھون کا تارا ہے کس بیرحم نے اسکو مارا ہے یزید خبیث نے کہا کہ یہ اوس شخص کا سر ہے کہ جسنے میرے ساتھ دعوی مقابلہ اور ہمسری کا کیا تھا اور دعوی خلافت کا کرکے علم امامت کا اپنے ہاتھ مین لیا تھا اور جوانان ہمارے انکے اور اونکے ہمراہیون کے سرون کو کاٹ لائے ہین اور یتیمان اور اہلبیت انکے بھی گرفتار ہو آئے ہین وہ یہودی بولا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بزرگ اپنی قوم کے بڑے رئیس اور شریف اور عالی خاندان تھے کہ اونکو حوصلہ امامت اور دعوی خلافت کا تھا یزید نے کہا ہان بڑے شریف تھے اور آبا اجداد انکے شرفاے بنی ہاشم سے تھے یہودی نے پوچھا کہ انکا نام کیا تھا یزید نے کہا امام حسینؑ پھر پوچھا انکے ماں باپ کا کیا نام تھا کہا انکے باپ کا نام علیؑ مرتضی شیر خدا اور انکی ماں کا نام حضرت فاطمہؑ زہرا پھر پوچھا کہ فاطمہ زہرا کسکی صاحبزادی تھین یزید نے کہا حضرت رسول مقبول محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہودی نے یہ نام سنکر غم و غصے سے سر دھنکر عمامہ سر سے زمین پر ٹپک دیا اور زار زار رو کر کہنے لگا کہ تب یہ کیون نہین کہتے ہو کہ یہ سر تمھارے نبی صاحب کے فرزند کا ہے

**شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ **روایت** ہے کہ اسکے بعد یزید شقی نے سر شبیر کو طشت زرین مین اپنے آگے دھرواکے امرائے کوفہ سے پوچھا کہ امام حسینؑ کو کیونکر مارا سر اونکا کسطرح اوتارا شمر بدذات نے کہا کہ امام حسینؑ مع بیاسی آدمیون کے مگے سے کربلا مین آئے ہم لوگون نے خبر پاکے بائیس ہزار سپاہ لیکے دھاوا کیا اور امامؑ سے ہر چند کہا کہ یزید کے ہاتھہ پر بیعت کر لیجیے اور نہین تو گردن دھر دیجیے امامؑ نے نہ مانا اس سخن کو واہی تباہی جانا پس ہم لوگون نے دسوین محرم کو صبح سے دوپہر ڈھلے تک امامؑ کے سب ہمراہیون کو مار لیا پھر سر سب کا اوتار لیا پھر امامؑ کو نین کو رات دن قطرہ آب سے ترسا کے مینہہ تیغ و تیرون کا برسا کے مار خنجر آبدار سے سر اونکا اوتارا پھر لاش کو امامؑ کے گھوڑون کی ٹاپون سے کچل کے خاک مین ملایا پھر اونکے اہلبیت کو اسیر کر کے اور اون سرون کو برچھیون پر دھر کے آپکے پاس پہونچا یا یزید نے ان باتون کو سنکے سر جھکا لیا اور کچھہ جواب نہ دیا پھر سر اوٹھا کے ادھر ادھر حضار کا موںہہ تکنے لگا عربی کے اشعار پڑھہ پڑھہ کے اپنی خوشی اور غرور کی باتین بکنے لگا موںچھون پر تاؤ دینے لگا مسکرا مسکرا انگڑائی لینے لگا **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ ✤ **روایت** ہے کہ جب سر شبیرؑ اوس شیطان کے آگے دھرا گیا وہ پلید خوشی کے دم مین پھولا ہوا خدا اور رسولؐ کو بھولا ہوا شراب پی رہا تھا اور مسکرا کے سر ہلا ہلا کے چھڑی بید کی جو اوس بدبخت کے ہاتھہ مین تھی بار بار ہونٹھہ اور دانتون اور تلوؤن پر امامؑ کے لگاتا تھا اور کہتا تھا کہ اے امام حسینؑ مجھے یہ گمان نہ تھا کہ تمھارا اتنا سن ہوا ہوا اور بال تمھارے خضاب سے محفوظ رہین **روایت** ہے مناقب السادات مین لکھا ہے کہ جسدم سر مبارک امام حسینؑ کا یزید لعین پلید شقی کے پاس لایا گیا وہ لعین خوشی مین مشغول ہوا اور شراب پیتا تھا اور سر مبارک کے ساتھہ انواع قسم کی اہانت کرتا تھا یہ خبر بعض صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سنی روتے ہوے دوڑے اور کہا اے ملعون یہ کیا کرتا ہے خدا سے نہین ڈرتا ہے اوس شقی نے ان صحابہ کو بھی قتل کروایا سات صحابی کی اوسدن گردن ماری گئی **روایت** ہے کہ اوسوقت سمرہؓ بن جندب صحابی بھی حاضر تھے اونھون نے جب بے ادبی یزید پلید کی دیکھی کہ بید کی چھڑی آپکے ہونٹھہ اور دانتون پر مارتا ہے بے اختیار ہو کر زار زار رو کر یزید پلید سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ **قطع اللہ یدک یا یزید** اے یزید پلید اللہ تعالی تیرا ہاتھہ کاٹ ڈالے یہ کیا حرکت ناشایستہ کرتا ہے کہ لب و دندان پر امام حسینؑ کے جو بوسہ گاہ رسولؐ مقبول تھے چھڑی دھرتا ہے اہلبیت کا تجھے کچھہ پاس نہین خدا و رسولؐ سے کچھہ ہراس نہین **نظم**

مین بیزار ہوا دشمنون سے انکے دست بردار ہوا پھر قرآن اور تسبیح مسجد مین دھر کے آہ سرد بھر کے حضرت امام زین العابدینؑ کے اونٹ
کے آگے خاک پر مرغ بسمل کیطرح لوٹنے لگا نعرہ جانکاہ اور صدائے واحسیناہ کے ساتھ گلا گھونٹنے لگا کہتا آہ آہ یا الٰہ
قربان خداوندا جناب مین تیری اگر توبہ میری قبول ہوئی ہو تو اسلام جان میری نکال لے عذاب دارین سے نجات دے پھر توبہ
اوسکی قبول ہوئی دعا اوسکی مقبول ہوئی آخر ایک نعرہ مارا اوسی دم جان نکل گئی جنت کو سدھارا اہلبیت یہ حال دیکھکر
رونے لگے اوسکے غم سے بقرار ہونے لگے **نظم** پیر درکوئے محبت جان بداد ✤ جان برائے وصلت جانان بداد ✤ چون
دستر دوستی آگاہ شد ✤ با شہیدان در زمان ہمراہ شد **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ
حسنؑ و حسینؑ پہ بھی مدام **روایت** ہے کہ علی الصباح قافلہ شہر دمشق مین داخل ہوا تھا مگر باعث کثرت تماشائیون
اور ہجوم شامیون کے چیونٹی کو بھی راہ نہین ملتی تھی مارے دھوم و دھام اور کثرت واز دحام کے چھاتی سے چھاتی چھلتی تھی
غرض اسیطرح قدم بقدم آہستہ آہستہ چلتے چلتے ظہر کے وقت سر ہائے شہدا یزید کے پھاٹک پر آئے پس اوس پلید نے
اہلبیت اطہار کو خاص ایک کمرے مین الگ نظرون سے محفوظ اتروائے اور اوس کمرے کے درون پہ ہر طرف سے پردے
گروائے بعد اسکے سر ہائے شہدا کو منگایا پھر اوس پلید نے ایک ایک سر کا دیکھنا اور نام و نشان اور حال صاحب سر کا پوچھنا شروع
کیا جب اوسنے حال سے سب سرون کے اطلاع پائی شب جان کو مین سلطان دارین حضرت امام حسینؑ کے سر مبارک کی نوبت
آئی پس شمر نے سر سرور کو بشیر بن مالک کے حوالہ کیا کہ اس سر کو یزید کے آگے تحفہ لیجاوے اور قتل پر امام حسینؑ کے فخر کرکے
یزید سے صلہ نیک اور انعام کثیر مانگ لاوے پس بشیر نے سر شبیرؑ کو یزید کے آگے دھر کے قتل کرنے پر حضرت کے فخر کرکے
یزید پلید سے کہا کہ سر امام حسینؑ لیجیے عوض اسکے صلہ اور نیگ نیک دیجیے پھر چند اشعار عربی کے بیان شرف نسب و
اور بزرگی مین حضرت امام عالی مقام کے پڑھکے اور بہت سی تعریفین امام کی کرکے کہا کہ مین نے ایسے شہنشاہ کو مارا ہے
فرزند خاص رسول اللہ کو مارا ہے علی کے ماہ پارے کو مارا ہے فاطمہؑ زہرا کے پیارے کا سر اوتارا ہے سوز و جواہرات کا توڑا دیجیے
چوڑا اور گھوڑا دیجیے یزید تعریف حضرت امامؑ کی سنکے جل گیا رنگ چہرے کا اوس شقی کے بدل گیا بشیر سے کہا اے جب تو
امام حسینؑ کو ایسا جانتا تھا حسب و نسب اونکا خوب پہچانتا تھا پس اونکو مارا کیون سر اونکا گردن سے اوتارا کیون پھر غصہ
ہوکر کہا کہ بشیر کو باہر لیجاؤ اور ابھی سر اوسکا کاٹکے میرے پاس لاؤ جلادنے باہر لیجاکر بشیر پر ایک وار کیا اوس شقی کو
فی النار کیا اور بشیر بیچارہ اون دنون لوگون کے تھا کہ جنھون نے کربلا مین امام تشنہ کام کے قتل کرنے پر اتفاق کیے تھے

اشقیا نے سر ہائے شہدائے ابرار و اہلبیت اطہار کو تجانے سے باہر لاکر دمشق کی راہ لی **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ٭ علی و فاطمہ حسن و حسین پہ بھی مدام ٭ **روایت** ہے کہ جب بعد طے منازل کے قافلہ شہر دمشق مین پہونچ گیا یزید پلید اس خبر کو سنکے مارے خوشی کے پھول گیا موتچھون پہ تاؤ دینے لگا تعلی کی لینے لگا اور اپنی موت کو بھول گیا پھر تو بحکم یزید پلید کے ہر ہر گلی اور بازار کی دکانین سجنے لگین جا بجا نوبتین خوشی کی بجنے لگین ہر طرح سے سامان جشن کا درست ہوگیا ہر مستفی گانے بجانے پر مست ہوگیا غرض اوس پلید نے تمام شہر اور اپنی کچہری کے مکان کو ہر طرح سے آراستہ کیا اور سبکو دربار عام کا حکم دیا نقارے فتح کے بجوائے مکانون مین پردے زنبوری لٹکائے جب سب طرف کے ایلچی اور امرائے شام اوسکے دربار مین حاضر آئے پھر تو ہر طرف سے مبارکبادی پہنچنے لگی دروازے پر اوس کم بخت کے نوبت خوشی کی جھڑنے لگی پھر اوس پلید نے بڑی شان و شوکت سے تخت حکومت پر بیٹھکر حکم دیا کہ سب چھوٹے بڑے شہر کے تماشے کو جائین اور سر ہائے شہدا کے ساتھ میری کچہری مین خوشی کرتے آئین **روایت** ہے کہ جب قافلہ شہر دمشق مین داخل ہوکے یزید کے پاس چلا پہلے ایک جامع مسجد کی صحن مسجد مین ایک بوڑھا سفید ڈاڑھی والا بغل مین قرآن لیے تسبیح زیب دست کیے جبہ کرتہ پہنے سر پر عمامہ باندھے ٹہل رہا تھا جب اوسنے سر ہائے شہدائے ابرار اور حضرت عابد بیمار کو دیکھا کہا خدا کا شکر ہے کہ اوسنے بڑون کو تمہارے ہلاک کیا اہل شام کو فتنے سے اونکے پاک کیا حضرت امام زین العابدین نے فرمایا کہ اے بوڑھے تو نے قرآن پڑھا ہے اوسنے کہا پڑھا کیون نہین مین تو تیسون پارون کا حافظ ہون آپ نے فرمایا تیری سمجھ کا خدا حافظ اے بوڑھے تو نے قرآن مین یہ آیت پڑھی ہے **قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى** اللہ تعالی فرماتا ہے اپنے رسول مقبول یعنی میرے حبیب محمد کو کہ کہدو لوگون سے کہ مین اس تبلیغ رسالت پر تم سے کچھ مزدوری کچھ نیگ نہین مانگتا ہون مگر دوستی چاہتا ہون تم سے اپنے ناتے قرابت والون مین سوائے بوڑھے حضرت رسول کریم کے ذوی القربی ہمین لوگ ہین محبت ہماری تم سبکو لازم ہے پھر فرمایا تو نے یہ آیت پڑھی ہے **اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا** بوڑھے نے کہا پڑھی ہے آپ نے فرمایا کہ اس آیت مین ہمین لوگ ہین کہ حق تعالی نے ہم لوگون کو گناہون اور ہر طرح کے عیبون سے پاک صاف ستھرا کیا ہے بوڑھا اس کلام کو سنکے آتش شرم و حیا سے جل بھن کے سر جھکا کے رونے لگا اور کہنے لگا کہ یا ابن رسول اللہ خطا میری معاف کیجیے مین نے آپ لوگون کو پہچانا نتھا پھر روبقبلہ ہوکے بہت زار زار روکے کہنے لگا کہ خداوندا دشمنی سے ان حضرات کے

مان حضرت عیسیٰ کی آمین اسکے بعد ایک عماری زرنگاری آئی اوسمین حضرت خدیجہ کبریٰ تشریف لائین اور سب بیبیان سر
سرور کو صندوق سے نکال کر کے آہ سرد بھرتی تھین اور رو رو کر زیارت کرتی تھین ناگاہ ایک عماری نورانی نظر آئی کسی
نے اوس پیر فقیر کو للکارا کہ ہان اس روزن سے مت دیکھ سواری بنت رسول فاطمہ زہرا بتول کی آئی وہ فقیر بیہوش ہو گیا جب
ہوش مین آیا تو دیکھا کہ ایک پردہ آنکھون کے آگے پڑا ہے کہ اوس روزن سے کسیکو دیکھ نہین سکتا اندر سے فقط سنتا تھا
کہ السلام علیک اے مظلوم مادر اے شہید محروم مادر اے غریب مغموم مادر اے نور عین من اے فرزند حسین من غم مت
کھاؤ کل قیامت کے دن اسکا انصاف ہوگا تمھارے خون کے عوض تمھارے دشمنون کا مطلع صاف اور تمھارا محو ستار و نکا
سارا گناہ معاف ہوگا پیر فقیر ان باتون کو سنکے بیہوش ہو گیا جب ہوش مین آیا اون عماریون کا کچھ پتا نہ پایا پھر ایکبار اپنے
دین باطل سے مونھ موڑا اور قبض کو اوس مکان اور صندوق کے کسی طور سے توڑا پھر صندوق کے چارون طرف خاک پر
مرغ بسمل کیطرح لوٹنے لگا بیخود ہو کر گلا گھونٹنے لگا پھر سر سرور کو صندوق سے نکال کے مشک گلاب سے دھو کے
بڑی تعظیم سے مصلے پر دھر کے شمع کافوری روشن کر کے دور ہی سے دو زانو بیٹھکر سر سرور کا نظارہ کرنے لگا خنجر آہ سے
جگر کو دو پارہ کرنے لگا اور رو رو کے کہنے لگا کہ اے سر سرور دین خاتونان جنت تمھاری زیارت کو آتی ہین گوہر جان
نثار کو لاتی ہین معلوم ہوتا ہے کہ آپ اون جماعت مین ہین جنکا وصف مین نے توریت اور انجیل مین پڑھا ہے سو لعنت مجھے
اپنے حال پر بلال سے آگاہ کیجیے اور میری نجات کی بھی کوئی راہ کیجیے پس خدا نے اپنی قدرت دکھائی سر شبیر سے
آواز آئی کہ اے پیر مین مظلوم ستم رسیدہ ہون مین مغموم محنت کشیدہ ہون مین مسافر غریب ہون مبتلاے مصائب عجیب
ہون مین گرفتار پنجہ بلا ہون مین شہید کربلا ہون مین نور دیدہ مصطفیٰ ہون مین سرور سینہ مرتضیٰ ہون مین جان کونین
ہون مین امام حسینؑ ہون **نظم** من نور دو چشم مصطفیٰ ام ✣ فرزند علی مرتضیٰ ام ✣ سرور فتر خاندان خویشم ✣
برگزیدہ حضرت خدا ام ✣ نے نے کہ غریب مستمندم ✣ مظلوم و شہید کربلا ام ✣ فقیر نے ان سب باتون کو سنکے
اپنے چیلون کو جو بہتر آدمی تھے بلایا اور سبکو یہ حال کہ سنا یا اون سبھون نے آہ کے نعرے عرش تک پہونچائے
اور بالاتفاق حضرت زین العابدینؑ کے پاس آئے اونکے سامنے زنار کفر کو توڑا مسلمان ہو گئے اپنے دین باطل کو چھوڑا
صاحب ایمان ہو گئے پھر ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے کہ حضرت حکم دیجیے کہ ہم لوگ باہر تہ خانے کے جاکر اشقیا پر چھاپا ماریں
خنجر آبدار سے اونکے سرون کو اوتارین آپنے فرمایا کہ یہ سب اپنی سزا پائینگے کھڑے دوزخ مین چلے جائینگے پھر صبح ہوتے

چاند کی طرح چمک رہے ہین چہرون پر نور برس رہا ہے گنبد کی طرح دمک رہے ہین پوچھا سر کا کون سر ہی شمر نے بتایا
پس فقیر سر سرور کو دیکھکر تھرایا پھر کہا کہ میرے تجانے کو تم کیون گھیرے ہو کہا کہ ہم نے سنا ہی کہ کچھ لوگ جمع ہو کر چاہتے ہین
کہ شب کو چھاپا ماریں اور ان لوگون کو جھپین لیجائین اور گردنون کو ہماری اوتارین سو رات بھر تم ہم سبکو اس تجانے
مین پانو دو پھاٹک کھولکر راہ دو پیر فقیر نے کہا تم لوگ بہت ہو اس چھوٹے سے تجانہ مین سبکی گنجایش نہین ہوگی سو تم
سر ہائے شہدائے نامدار اور اسیران اہلبیت اطہار کو اندر تجانے کے لاؤ اور تم گرداگرد تجانے کے آگ لگاؤ اور رات بھر
بیدار رہو سو نہین غنیم سے ہوشیار رہو باغی اگر آئینگے تو محروم پھر جائینگے شمر نے کہا بہت اچھی بات تم نے کہی پس سر
مبارک کو حضرت امام حسینؑ کے صندوق مین دھر کے قفل محکم سے بند کر کے اپنے چند سوارون کو کہا کہ اس صندوق کو
لیکر کے اس تجانہ مین جاؤ و تمان رات بھر بیدار رہنا ہر طرح سے ہوشیار رہنا مگر واقعۂ ابو المخوف سے سب ڈرے ہوئے
تھے کوئی اندر تجانے کے رہنے پر راضی نہوا آخر کیا کہ اوس صندوق کو لیکر کے اوس تجانے مین لاکے ایک مکان
مضبوط مین دھر کے ایک بھاری قفل سے اوسکو بند کر کے باہر چلے آئے پھر اوس پیر فقیر نے پردہ کرا کے حضرت عابدؑ
بیمار اور اہلبیت اطہار کو مکانون سے ایک مکان عالی مین اوتارا اور نہایت تعظیم اور توقیر کے ساتھ پیش آیا **شعر**
رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ **روایت** ہی کہ جب کسیقدر
رات گذری اور سب لوگ سو گئے پس وہ بڈھا فقیر اوٹھکر چارون طرف اوس گھر کے جسمین صندوق کے اندر سر امامؑ
عالی مقام بند تھا گھومنے لگا شوق دیدار مین سر امامؑ کے حالت وجد مین آکر چھومنے لگا چاہتا تھا کہ کسیطرح شمر لعین کو
نزدیک سے دیکھ لیتے اور پیشانی انور پر چند بوسے دیتے ناگاہ کیا دیکھتا ہی کہ وہ گھر صندوق والا بے شمع و چراغ
کے روشن ہی پیر فقیر گھبرایا کہ اللہ الصمد یہ روشنی کہان سے آتی ہی اتفاقات سے اوس گھر کے داہنے ایک دوسرا گھر
تھا اور اوس گھر سے اس گھر مین ایک روزن تھا پیر اوس گھر مین جاکر اوس روزن سے دیکھنے لگا کہ وہ روشنی دمبدم
بڑھتی جاتی ہی یہانتک کہ اوسکے دیکھنے سے اب آنکھ خیرگی کرتی جاتی ہی پھر چھت اوس گھر کی پھٹ گئی اور ایک عماری
زرنگار مین سے ایک بی بی صاحب بہت لونڈیون کے ساتھ جنکو دنیا کی عورتون سے کچھ مناسبت نتھی اوترین اور
وہ لونڈیان کھتی تھین کہ ہٹو بچو مان سب آدمیون کی حوا آتی ہین پھر اسی طرح ساراؑ اور ہاجرہؑ بی بی حضرت ابراہیمؑ
خلیلؑ اللہ کی اور راحیلؑ مان حضرت یوسفؑ کی اور کلثومؑ بہن حضرت موسیٰؑ کی اور آسیہؑ بی بی فرعون کی اور مریمؑ

اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر نزول اجلال فرمایا اور سارے انبیا اور صحابہ چاروں طرف آپکے تھے پھر ایک فرشتہ آیا
ایک ہاتھ مین ننگی تلوار برق غضب پروردگار اور دوسرے ہاتھ مین آگ کا گرز خونخوار پھر اوس فرشتے نے میرا ہاتھ پکڑا مین نے
فریاد کی کہ یا رسول اللہ مین مسلمان ہون دوستدار خاندان ہون یہ لوگ مجھے زبردستی سے اپنے ساتھ لیے جاتے ہین اوس فرشتے
نے میرے مونھہ پر ایک طمانچہ مارا کہ میرا حال تباہ ہوگیا اور اوسطرف کا مونھہ سیاہ ہوگیا پھر حضرت نے فرمایا کہ خیر اسکو چھوڑ دے
فرشتے نے مجھے چھوڑ دیا مین صبح تک بیہوش پڑا رہا صبح کے وقت آنکھ کھلی تو دیکھا کہ سر شہید بدستور صندوق مین بند ہے اور
اون پچاسون پہرے والون کا کچھ پتا نہین فقط جا بجا چارون طرف صندوق کے راکھ کے تودے لگے ہین راوی کہتا ہے
کہ صبح کو شمر نے ابو المخنوق کو بلا کر پوچھا کہ تیرا مونھہ ایک طرف کا کالا کیون ہوگیا ہے ابو المخنوق نے سارا حال شب کا کہہ سنایا
پھر ایک ایسی آہ کی کہ شکل اوسکی بدل گئی زمین پر گرا جان نکل گئی لوگون نے دیکھا کہ کلیجہ اوسکا پھٹ گیا تھا اور پتا اوسکا پھٹ
گیا تھا لشکریان یزید یہ حال سنکر بہت گھبرائے اور وہان سے آگے کو قدم بڑھائے **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا
درود و سلام ✤ علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام ✤ **روایت** ہے ابو سعید دمشقی کہتا ہے کہ جب ہم لوگ لشکریان
ابن زیاد کے سر شہید کو لیے ہوے دمشق کے قریب جا پہونچے تو خبر مشہور ہوئی کہ مسیب خزاعی چاہتے ہین کہ لشکر جمع کرکے
سپاہ پر ابن زیاد کے چھاپا ماریں اہلبیت اور سر شہدا کو چھین لیجائین اور سپاہ شام کی گردنین اوتارین یہ خبر سنکے سپاہ
روسیاہ شام گھبرائی شام کے وقت ایک مقام پر اوترے وہان ایک تجانہ بہت مستحکم تھا سبھون کی راے جمی کہ آج
رات بھر اسی تجانہ مین رہنا چاہیے راہب سے اس تجانہ کے یہ امر کہنا چاہیے کوئی باغی اس تجانہ کے اندر جا کر چھاپا مار سکے گا
کسی کی گردن اوتار نہ سکے گا آخر شمر نے پھاٹک پر اوس تجانے کے آکر للکارا آواز بلند پکارا ایک بوڑھے نے جو سردار
اوس تجانے کا تھا تجانے کے کوٹھے پر چڑھ کے دیکھا کہ بہت سے سوار و پیادے تجانہ کو گھیرے ہین راہ راست سے ناحق
مونھہ پھیرے ہین اور شمر وغیرہ مار رہا ہے جواس ہو کر پکار رہا ہے آخر اس بوڑھے نے کہا کہ تم لوگ کون ہو کہان سے آتے ہو
کدھر جاتے ہو شمر نے کہا ہم لوگ لشکریان ابن زیاد ہین کوفے سے آتے ہین دمشق مین یزید کے پاس جاتے ہین بوڑھے
نے کہا دمشق مین کس کام کو جاتے ہو شمر نے کہا کربلا مین ایک شخص یزید سے باغی ہوگیا تھا ہم لوگ اوسکو اور اوسکے
ہمراہیون کو مار کے سرون کو سنکے اوتار کے برچھیون پر چڑھائے اور اونکے اہلبیت کو بھی اسیر کرکے محملون مین اون
اونٹون پر بٹھائے دمشق مین یزید کے پاس لیے جاتے ہین یہ فقیر نے نیچی نگاہ کی تو دیکھا کہ آہ آہ سیکڑون سر اندھیارے مین

سلام کا جواب پاوگے اور مشرف باسلام ہوجاوگے پھر شیرین سے تمہارا نکاح ہوگا عین غم مین سیاہ ہوگا پھر مین نیند سے چونک پڑا
اور نعرۂ الا اللہ مارا اور دوڑا ہوا پھاٹک پر آیا کہ تمنے پھاٹک کے باہر سے پکارا اسواسطے ہم نے جانا کہ تمہارا نام شیرین ہے یہ واقعہ
سنکے شیرین فوراً وہان سے لوٹ آئین اور یہ سب باتین اہلبیت اطہار کو آکر سنائین اہلبیت یہ حال عجیب سنکے رونے لگے غم شیرین
مین بیقرار ہونے لگے علی الصباح عزیز ہزار درم لشکریان یزید کو دے کے اہلبیت کی خدمت مین آنے کی اجازت لیکے حضرت
امام زین العابدینؑ کے پاس آئے اور بہت سے کپڑے بیش قیمت اور ہزار اشرفیان نذر لائے پھر اون سبکو قدم پر حضرت امام
زین العابدینؑ کے دھر کے جی جان اپنا اونپر نثار کرکے مسلمان ہوگئے بتوفیق ازلی صاحب ایمان ہوگئے پھر جناب حضرت
امام حسینؑ کے سر انور کے پاس آکر آنکھون سے سیلاب خون بہاکر عرض کی کہ آپکی خدمت مین یہودی سے مسلمان ہوکر آیا ہون
حضرت موسی اور ہارونؑ کا سلام لایا ہون سر سے امام عالی مقام کے آواز آئی کہ تجھپر اور اون دونون پر میرا سلام پہونچے
اور فرمایا کہ اے عزیز قیامت کے دن تو میرے اہلبیت کے ساتھ محشور ہوگا پھر حضرت شہربانوؓ نے شیرین کا عزیز سے
نکاح کرادیا اور سارے یہودی اوس قلعے والے بھی مسلمان ہوگئے **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤
علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ **روایت** ہے ابو المخنوق کوفی کہتا ہے کہ آشنائے راہ کوفے اور شام مین واسطے
نگہبانی سرہائے شہدا کے رات بھر پچاس جوانان مسلح کا پہرا رہتا تھا ایکرات میری باری تھی سب پہرے والے سوگئے
سرون سے غافل ہوگئے اور اوس شب کو مجھے نیند نہین آتی تھی طبیعت بہت گھبراتی تھی اتنے مین آسمان سے
ایک آواز مہیب آئی قریب تھا کہ آسمان و زمین بھٹجائے ساری دنیا اولٹ جائے پھر مین نے دیکھا کہ ایک بزرگ بڑے لمبے
سفید نورانی کپڑے پہنے ہوے آسمان سے نیچے آئے اور آپنے سر کو نگاکر کے صندوق مین سے سر کو امام حسینؑ کے
باہر لائے پھر بعد وداع کے اونکے مونھ پر بوسے دینے لگے بلا مین لینے لگے مین نے قصد کیا کہ قبل اسکے کہ اونکا ہان لوگ
جاگین سر امام حسینؑ کا اونسے لیکے صندوق مین بند کردون کہ ناگاہ ایک شخص مجھپر کڑکا کہ ہان خبردار آگے مت جا حضرت
آدم علیہ السلام ہین واسطے ماتم پسری فرزند حبیب خدا کے تشریف لائے ہین پھر دوسری آواز سنی کہ نوح علیہ السلام آئے
پھر سنا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت اسحاق علیہم السلام تشریف لائے آخر مین حبیب کبریا سرور انبیا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مع صحابہ کبار اور حیدر کرار اور امام حسنؑ اور حضرت حمزہ اور جعفر طیار کے وہان جلوہ افروز ہوئے اور ایک
ایک بزرگ اوس سر کو اوٹھا اوٹھا کے تعظیم کرتے تھے اور آہ سرد دل پر درد سے بھرتے تھے پھر نور کی کرسی آئی

آزاد کی ہوئی ہین اور شیرین آپکی آزاد کی ہوئی ہے شیرین اور میری آزاد کی ہوئی لونڈیون کے درمیان مین کچھ فرق ہونا چاہیے آپ بہت
خوش ہوئے اور حضرت شہربانو کو دعا دی مگر شیرین باوجود آزاد ہونے اپنے کے ملازمت حضرت شہربانو کی چھوڑتی نہ تھین
دم بھر خدمت سے اونکے منھ موڑتی نہ تھین پس اوس رات کو شیرین نے دیکھا کہ حضرت شہربانو کپڑے اپنے حسب حال نہین پہنے
ہین پس شیرین کو وہ غلعت گرانمایہ جسکو حضرت شہربانو نے شیرین کو امام عالی مقام کے سامنے پہنایا تھا یاد پڑگیا امام حسینؑ کی
مصیبت اور حضرت شہربانو کی بیکسی اور غربت پر رونے لگین جی بگڑگیا پھر شیرین نے حضرت شہربانو سے کہا کہ حکم ہو تو اس
بستی مین پہاڑ پر جاؤن اور اپنے زیور کو بیچکر آپکے واسطے کچھ کپڑے خرید لاؤن حضرت شہربانو نے فرمایا تو جہان جائے مختار ہے
آزاد لونڈی پر ہمارا کیا اختیار ہے پھر رات گذری ہوگی کہ شیرین نے اپنے کو پہاڑ پر پہونچایا پھاٹک قلعہ کا بند تھا اوسکا حلقہ
ہلایا عزیز بن ہارون مذکور اوسوقت خواب دیکھکر قلعے کے پھاٹک پاس انتظاری مین شیرین کے کھڑے تھے اندر سے کہا کہ
کون حلقہ ہلاتا ہے شیرین نے کہا ہان کواڑا کھولو غرض عزیز شیرین کو اپنے گھر لائے اور بڑی تعظیم و توقیر سے پیش آئے شیرین
نے کہا کہ مجھے بڑا تعجب ہے کہ تمنے میرا نام کیونکر جانا عزیز نے کہا کہ ابھی مین نے حضرت موسی اور حضرت ہارون کو خواب مین دیکھا
کہ ننگے سر ننگے پاؤن کھڑے رو رہے ہین کسی کے غم مین بیقرار ہو رہے ہین آثار تعزیت کے اونپر پیدا ہین علامات مصیبت کے
اونکے چہرون سے ہویدا ہین مین نے عرض کی حضرت آپکا حال کیا ہے سبب گریہ باعث رنج و ملال کیا ہے کسکے واسطے آپ لوگ
روتے ہین کسکے ماتم مین اتنا بیتاب ہوتے ہین فرمایا تجھے معلوم نہین آہ آہ اشقیائے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ساقی کوثر
کے فواسے امام حسینؑ کو قطرہ آب سے ترسا کے کربلا مین مارا ہے سر اونکا تن نازک سے اوتارا ہے اور اب سر اونکا اور اہلبیت کو اونکے
کوفے سے یزید پلید کے پاس لیے جاتے ہین اونھین کے غم مین ہم لوگ دامان دل کے پرزے اوڑاتے ہین مین نے کہا کہ آپ لوگ
حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پہچانتے ہین دین و ایمان کو اونکے حق جانتے ہین فرمایا واے بر تو اے عزیز ہم اونکو
کیونکر نہ پہچانین وہ نبی برحق ہین خدا کے حبیب مطلق ہین جو اونکے ساتھ ایمان نہ لائیگا کھڑا دوزخ مین جائیگا اور ہم لوگ
سارے انبیا اوس شخص سے بیزار ہین اوسکی شفاعت سے دست بردار ہین مین نے کہا تب میرے حال پر کرم فرمایئے
اونکے نبی برحق ہونے کی کوئی علامت بتایئے پس حضرت موسی اور ہارون نے فرمایا کہ اوٹھ قلعے کے پھاٹک کے پاس
منتظر کھڑا رہ ایک لونڈی شیرین نام آزاد کردہ امام حسینؑ قلعے کے پھاٹک پر اسوقت آئیگی اور حلقہ پھاٹک کا ہلائیگی پھر
پھر پہاڑ کے تلے حضرت امام حسینؑ کے سر کے پاس جانا اور بہت بہت ہمارا سلام پہونچانا پس تم اونکے سر اقدس سے میرے

سلام

طبیعت بگڑ گئی دیکھا کہ لبہائے نازک ہل رہے ہین قریب جاکر کان لگایا تو صاف صاف سُنا کہ آپ یہ آیت باآواز حزین پڑھ رہے ہین وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ یحیی کو بڑا تعجب ہوا اور پوچھا کہ یہ کسکا سر ہے لوگون نے کہا فرزند نبی کا یعنی امام حسینؑ بن علیؑ کا پوچھا انکی مادر مہربان کا کیا نام تھا کہا فاطمہؑ زہرا بتول بنت رسول مقبول محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس یحیی یہودی نے کہا کہ اگر دین انکے جد امجد کا حق نہوتا تو یہ سب کرامات اونکے سر اقدس سے ظاہر نہوتے اور ہم ان باتون پر ماہر نہوتے پس فوراً مسلمان ہوگیا اہلبیت پر جی جان سے قربان ہوگیا اور اچھے اچھے کپڑے اور ہزار درم حضرت امام زین العابدینؑ کو دیے کہ اسے لیجیے اپنے حوایج ضروریہ مین خرچ کیجیے اشقیا نے کہا کہ اے تو دشمنان والی شام کی طرفداری کرتا ہے اب دین کھوکے مسلمان ہوے انپر نثار کرتا ہے یہان سے دور ہو ورنہ تجھے بھی مارلونگا سر تیرا بھی اوتار لونگا یحیی کو یہ کلام سُنتے ہی شراب شہادت کا نشہ چڑھ گیا راہ محبت امامؑ مین سر کٹانے کا شوق بڑھ گیا پس فوراً شمشیر آبدار چمکاکے تکبیر کہتا ہوا کفار پر وار کیا ایک ہی حملہ مین پانچ شقی کو فی النار کیا پھر یحیی نے بھی اوسی جگہ اشقیا کے ہاتھ سے شہادت پائی **روایت** ہے روضۃ الشہدا مین لکھا ہے کہ اسکے بعد حلب کے پہاڑ کے نیچے قافلہ اوترا اوس پہاڑ پر ایک بستی بہت آباد تھی رعیت وہان کی ہر طرح سے فارغ البال اور دولتمند تھی اور سب کے سب یہودی تھے اور حریر بنتے تھے لوگ دور دور سے وہان آتے تھے اور کپڑے اونکے خرید کرکے لیجاتے تھے کوتوال وہان کا عزیز بن ہارون نام تھا آدمی نہایت صاحب اکرام تھا جب کچھ رات گذری تو شیرین دائی حضرت شہربانوؓ کی اونکے پاس بیٹھکر زار زار رونے لگین حضرت امامؑ کے غم مین اور روز دن سے زیادہ بیقرار ہونے لگین اور سبب اسکا یہ تھا کہ جب حضرت شہربانوؓ یہانے تشریف لائین تھین تو اونکی خدمت مین سو لونڈیان تھین جسدن حضرت امام حسینؑ سے اونکا نکاح ہوا پچاس لونڈیان آزاد کردین پھر بروز ولادت حضرت امام زین العابدینؑ کے چالیس لونڈیان آزاد کردین فقط دس لونڈیان اونکے پاس رہ گئی تھین منجملہ اونکے شیرین بہت خوش رو خوش گو خوش خو تھین اکیدن حضرت امام حسینؑ نے حضرت شہربانوؓ کے روبرو شیرین کی کچھ تعریف کی حضرت شہربانوؓ نے کہا کہ شیرین آپکی نذر ہے پس حضرت امام عالی مقام نے شیرین کو اوسدم براہ خدا آزاد کردیا پھر حضرت شہربانوؓ نے اوسی دم گٹھری اپنے کپڑون کی منگوائی اور شیرین کو خلعت نفیس قیمتی پہنایا امام عالی مقامؑ نے فرمایا کہ تم نے بہت سی لونڈیان آزاد کین مگر کسیکو خلعت گرانمایہ پہنایا نہین مجھے عجب ہے تمنے آزاد اسکا کیا سبب ہے حضرت شہربانوؓ نے فرمایا کہ اے شاہزادے وہ سب میری

مین اتنا جانتا ہون کہ یہ شعر اوس تنجانہ کی دیوار پر تمھارے نبی کے زمانہ سے پانچ سو برس پیشتر سے لکھا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ تنجانہ کی دیوار پھٹ گئی اوسوقت ایک ہاتھ نکلا اوسمین قلم لوہے کا تھا اور شعر مذکور کو خون سے اشقیا کے سامنے لکھدیا **روایت** ہی کہ اسکے بعد راہب نے حال سر شہدا اور اسیران اہلبیت کا اشقیا سے استفسار کیا تم نے مفصل حال راہب سے کہدیا تب اوسنے اپنے دل مین کہا کہ معاذ اللہ یہ بہت برے لوگ ہین کہ اپنے فرزند ارجمند نبی کو قتل اور اونکے اہلبیت کو اسیر کیا اور طرح طرح کا رنج دیا پس اوس راہب نے زار زار رو کر جماعت اشقیا سے مخاطب ہوکر کہا کہ دس ہزار درم مجھ سے لو اور سر شبیر کو رات بھر میرے پاس رہنے دو صبح کو کوچ کے وقت تمھارے حوالے کردونگا کوفیان پلید یہ طمع مال راضی ہوگئے اور سر سرور کو راہب کے حوالے کیا راہب نے بھی فوراً دس ہزار روپیہ گن دیا اور سر اقدس کو بڑی تعظیم سے لیکر خلوت مین آیا اور گلاب کیوڑے سے اوسے غسل دیکر عطر لگایا پھر سر سرور کو اپنے زانون پر رکھکر بے جی جان اپنا آپ پر فدا کرکے رات بھر روتا رہا اور انوار رحمت خدا سے جو جمال حق نما پر نازل ہوتے تھے رات بھر مشرف ہوتا رہا اور رات بھر بچشم سر دیکھا کیا کہ انوار تجلیات کے سر مبارک سے آسمان تک جاتے تھے اور طبقات نور کے علی الاتصال آسمان سے سر انور پر چلے آتے تھے بملاحظہ ان کرامات کے زنار کفر کو توڑ اسلمان ہوگیا دین باطل چھوڑا صاحب ایمان ہوگیا اسکے بعد جب تک جیتا رہا عبادت الٰہی مین مشغول ہوکے غم امام حسین مین خون جگر پیتا رہا صبح اوٹھکر سر سرور کو اشقیا کے حوالے کیا اون شقیون نے جب درہم بانٹنے کو تھیلیون کا مونھ کھولا لکھا کہ وہ سب درہم راکھ ہوگئے تھے مگر صورت درہم کی بگڑی نہ تھی اور بجاے سکہ ایک طرف اونکے یہ آیت لکھی ہوئی تھی وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ یعنی ظالم لوگ یہ نہ سمجھین کہ اللہ اونکے ظلم کرنے سے غافل ہی اور دوسری طرف یہ آیت لکھی تھی وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ یعنی اب ظالم لوگ جان لینگے کہ کیسی کیسی کروٹین اونکو بدلنی ہین یہ کرامت دیکھکر بہت اشقیا روسیاہ جل گئے خاک پھانک کر رہ گئے رنگ چہرون کے بدل گئے پھر وہان سے آگے بڑھے **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ٭ علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی تمام ٭ **روایت** ہی کہ جب حران مین پہونچے تو یحیی یہودی حرانی یہ دھوم دھام اور نیزون پر سرہاے شہداے عالی مقام دیکھکر گھبرایا اور اپنے گھر سے نکل کر باہر استقبال کو آیا اور اون سرون کا نظارہ کرنے لگا جانسی صورت کو دیکھکر دل کو کتان کی طرح دو پارہ کرنے لگا ناگاہ آنکھ اوسکی سر شبیر پر پڑگئی رو دیا

کرامات امام علیہ السلام اثنائے راہ کوفہ و شام

اور آپکو تو آپکے نانا جان کے کلمہ گویون نے طرح طرح کے ظلم سہو نچاکے شہید کیا اور سر مبارک نیزہ پر چڑھاکے گلی در گلی شہر شہر پھرایا اور اصحاب کہف جو سو کر بعد سالہا سال کے بولے تھے تو بھی روح اونکے بدن مین موجود تھی اور آپکے بدن مبارک نے تو بعد جدا ہونے کے تن نازک سے کلام فرمایا تو فی الحقیقت واقعہ آپکا اصحاب کہف کے واقعہ سے اعجوبہ تر ہے **شعر**

رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ٭ علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام ٭

| | |
|---|---|
| دمشق اب جاتے ہین کوفے سے اہل بیت اونٹون پر | یہ چرچا عمر بھر ناصر محبون کو رولاتا ہے |

جب ابن زیاد بدنہاد کوفہ مین سر شبیر کا گشت گلی گلی کرواچکا اور اہلبیت کو طرح طرح کے صدمے پہونچا چکا بعد اسکے شمر ذی الجوشن کو پانچ ہزار سوار کے ساتھ مقرر کیا کہ سرہاے شہداے ابرار اور بندیان اہلبیت اطہار کو باحتیاط تمام دمشق مین یزید کے پاس لیجاوے چنانچہ کئی دن کے بعد قافلہ اہلبیت کا کوفے سے دمشق کو چلا آگے آگے نقارہ فتح کا یزید پلید کے بجتا جاتا تھا اور شمر خوشی مین سیاہ باول کی طرح گرجتا جاتا تھا اور بیچ مین شہداے کربلا کے سر نیزون اور برچھیون پر چلے جاتے تھے اور پیچھے پیچھے بندیان اہلبیت اونٹون پر کجاوون مین لوگون کی نظر سے محفوظ روتے ہوئے چلے آتے تھے اور ہر منزل مین نئی طرح کی کرامات اور ہر مقام مین طرح طرح کے واقعات سر شبیر سے ظاہر ہوتے تھے تاکہ لوگ سمجھین کہ واقعہ کربلا ایک حادثہ عظیم قیامت خیز ہے اور تاکہ ظالمین دریافت کرین کہ قتل سید الشہدا ایک سانحہ شدید مصیبت انگیز ہے **شعر**

رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ٭ علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام ٭

**روایت** ہے کہ جب سر شبیر مع اسیران اہلبیت اطہار یزید پلید کے پاس سے چلے پہلی منزل مین ایک جگہ پر بیٹھے ہوئے اشقیا شراب پی حال رہے تھے جی کا خمار نکال رہے تھے اتنے مین غیب سے ایک قلم لوہے کا نمودار ہوا اور یہ شعر خون سے اون لوگون کے سامنے زمین پر لکھدیا **شعر**

أَتَرْجُوا أُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْنًا
شَفَاعَةَ جَدِّهٖ يَوْمَ الْحِسَابِ

شبیر کے قاتل کیا فرداے قیامت مین ٭ امید بھی رکھتے ہین نانا کے شفاعت کی ٭ اور بعضون نے کہا ہے کہ جب لشکریان یزید پلید سر مبارک اور قافلہ اہلبیت کو لیے شام کی طرف روانہ ہوے تو پہلی منزل مین ایک بتخانہ کے قریب مقام کیا کیا دیکھتے ہین کہ اوس بتخانہ کی دیوار کے پتھر پر یہی شعر مذکور لکھا ہے یہ لوگ دیکھکر بہت متعجب ہوے اور راہب بتخانہ سے پوچھا کہ یہ شعر کسنے لکھا ہے اور کب لکھا ہے راہب نے کہا

مگر خاطر جمع رکھو تو بھی عنقریب مریگا حشر مین ہمارا اور تیرا معاملہ حاکم حقیقی فیصل کریگا ابن زیاد غصہ ہوکر بولا کہ اللہ اتنک ان لوگون کو اتنی تیزی باقی ہے مزاج مین خونریزی باقی ہے تو چھپایہ کسکا لڑکا ہے لوگون نے کہا کہ یہ امام تشنہ کام کے نور عین ہین یعنی سجادؑ ابن حسینؑ ہین ابن زیاد نے غصہ ہوکر عمر و سعد سے کہا کہ تجھے حکم تھا کہ آل عبا کا کوئی لڑکا شیر خوار بھی باقی نرہے انکو تو نے کیون چھوڑا میرے حکم سے کیون مونھ موڑا پھر کہا اس لڑکے کو باہر لیجاؤ اور سر اسکا بھی کاٹ کے میرے پاس لاؤ امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ اب میرے سوا اہلبیت نبوتؐ کا کوئی محرم نہین جز آہ وغیرہ جانکاہ کوئی ساتھی نہین ہمدم نہین میرے سوا انام و فشان آل عبا کا کوئی باقی نہین تشنہ کامان اہلبیت کا میرے سوا کوئی ساقی نہین قتل اولاد نبیؐ سے ابھی تک تیرا جی بھرا نہین سو تو مجھے بھی مارے ہم لوگ شہادت کو عین سعادت جانتے ہین میرا سر بھی اوتارے

**شعر** ماکشتہ و عشیقم شہادت وطن ماست ✤ پروردہ دردیم ملامت وطن ماست ✤ جلاد نے چاہا کہ حضرت عابدؑ بیمار کو بھی باہر لیجا کر مار ڈالے انکا سر بھی تن نازک سے اوتار ڈالے یہ حال دیکھکر کلیجے حضار مجلس کے پھٹ گئے آخر چند لوگ گلے مین حضرت عابدؑ کے لپٹ گئے اور کہنے لگے اے ابن زیاد واقعہ کربلا کو ابھی کچھہ ایسی دیر نہین ہوئی ہمارے اہلبیت کا خون تو پی چکا پر طبیعت تیری سیر نہین ہوئی بخدا انکو چھوڑ دے چراغ امامت کا گل مت کر ذرا خدا سے ڈر قطع نسل رسول مت کر ابن زیاد بہت شرمایا اور امام زین العابدینؑ کے خون سے باز آیا **روایت** ہے کہ اسکے بعد ابن زیاد مردود نے حکم دیا کہ اہلبیت اطہار اور عابد بیمارؑ کو قید خانے مین لیجاؤ اور سر امام حسینؑ کو نیزہ پر چڑھا کے تمام کوفے مین گلی گلی پھراؤ کوفیون کو تماشا دکھاؤ سر بے تن کا لاشہ دکھاؤ چنانچہ سر سلطان دین نیزہ پر چڑھا کر کوفہ کی بازارون مین اور گلیون مین پھرایا اور کوفیان بے وفا کو قدرت کا تماشا دکھایا **روایت** ہے زید بن ارقم صحابی کہتے ہین کہ جب سر جان کونین حضرت امام حسینؑ کا میرے دروازے پر آیا اوسوقت مین گھر کی کھڑکی مین بیٹھا رو رہا تھا غم امام حسینؑ مین بیقرار ہو رہا تھا جب سر مبارک میرے قریب آیا تو مین نے سنا کہ سر امام حسینؑ نے اس آیت کو پڑھا

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا کیا تم نے سمجھا کہ اصحاب کہف اور رقیم کا قصہ میرے قصے سے اعجوبہ تھا زید بن ارقم کہتے ہین کہ جسوقت مین نے یہ آیت سر مبارک سے اپنے کانون سے سنی واللہ کہ تمام بدن پر میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور مین نے رو کر کہا کہ یا ابن رسول اللہ درحقیقت قصہ آپکا اصحاب کہف کے قصے سے بہت ہی عجیب تر ہے اسواسطے کہ اصحاب کہف کو تو فقط کافرون نے ستایا تھا

نبوتؐ کو ذلیل کیا اور پھر منبر پر چڑھا کہ جو مقام نکیر دون کا ہے کلمات کفریہ بک رہا ہے ہوش سنبھال کیا کرتا ہے قعر بر تو چاہ پھر پانی مین ڈوب کیون نہین مرتا ہے **روایت** ہے کہ اسکے بعد ابن زیاد ناپاک نے سر پاک کو حضرت امام حسینؑ کے اپنے ہاتھ مین اوٹھا کر تماشا کرنے لگا مگر مارے خوف اور ہیبت کے کانپنے لگا ہاتھ اوسکا رعشہ کرنے لگا آخر مجبور ہوکر سر سرور کو اپنی ران پر دھرا اور روے پر انوار اور گیسوے مشکبار کو بنظر غور دیکھنے لگا وہ خدا کی بنائی صورت وہ نور کی مورت چہرہ ایسا ہشاش بشاش کہ نور برستا تھا رخسارے پر وہ نور ماشاء اللہ چشم بد دور کہ چودھوین رات کے چاند کی طرح ہنستا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اب کچھ بولین گے درج دہن سے موتی المنول سخن کے کھولین گے گیسوے مشکین سے وہ لپک آتی تھی کہ عشاق کی جان جاتی تھی **روایت** ہے کہ جب ابن زیاد بدنہاد نے سر جان دارین حضرت امام حسینؑ کا اپنی ران پر دھرا تو ایک قطرہ خون کا سر سرور سے اوسکی قبا پر پڑا اور قبا جبہ پیراہن پایجامہ کو اوسکے سوراخ کرتا ہوا اور اوسکی ران کو چھیدتا ہوا تخت سے اوس بدبخت کے پار ہوکے زمین مین غائب ہوگیا اور وہ سوراخ ران مین اوس شیطان کے رہ گیا جون جون دوا کرتا بڑھتا نیچے سے اوپر کو چڑھتا اور اوس زخم سے معاذ اللہ ایسی بڑی بدبو آتی تھی کہ اوس ملعون اور اوسکے ساتھ بیٹھنے والون کی جان جاتی تھی اور اس بدبو کے دفع کے لیے ہمیشہ نافہ مشک کا اوس زخم پہ باندھے رہتا تھا مگر باینہمہ بدبو اوسکی بوے مشک پر غالب رہتی تھی اور یہ زخم آخر حیات تک اوس بدذات کے رہ گیا چنانچہ ابراہیم اشتر سپہ سالار فوج مختار نے کشتون کے پشتون مین سے اسی زخم اور بدبو کی علامت سے اوسکی لاش کو پہچانا **روایت** ہے کہ اسکے بعد ابن زیاد نے کہا کہ شکر خدا کا کہ وہ سر امام حسینؑ کا یہان پرے آیا اور میرے دشمنون کو رسوا اور اونکی باتون کو جھوٹھا بنایا اوسکے جواب مین امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ شکر خدا جسنے ہمکو اہلبیت رسالتؐ بنایا اور بطفیل جد نامحمد رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمکو آیت تطہیر کے ساتھ بزرگ اور معزز فرمایا پھر اوس شقی نے کہا کہ تم نے خدا کی قدرت دیکھی کہ اوسنے کیا کیا کیسا تمکو خاک مین ملا دیا حضرت عابدؑ نے فرمایا کہ میرے جد بزرگوار نے میرے بابا جان کو پہلے ہی سے خبر دی تھی کہ تم میرے بعد بڑے بڑے صدمے اوٹھاؤگے اور کربلا مین جاکر شہادت پاؤگے بابا میرے اسدن کے انتظار مین تھے بہر صورت خدا و رسولؐ کے اختیار مین تھے آخر راضی برضا صابر بقضا ہوگئے تشنہ لب شربت شہادت پی کر اپنے خوابگاہ مین جاکر سو گئے واہ تو نے تو خوب کام کیا دونون جہان مین بھلا نام کیا

مونھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تیری چھڑی کی جگہ اور دیکھا ہے مین نے کہ سونگھتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس جگہ کو کہ لگتی ہے چھڑی تیری اور امام حسینؑ سب لوگون سے زیادہ مشابہ ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے پس ہٹالی اوسنے چھڑی **روایت** ہے کہ اوسوقت زید بن ارقم صحابی بھی وہان موجود تھے اونھون نے خوب رو رو کر محض بے اختیار ہوکر کہا کہ ارے ابن زیاد تو امام حسینؑ کے لب اور دندان پر چھڑی دھرتا ہے اے شوخ چشم یہ کیا بے ادبی کرتا ہے خبردار اس چھڑی کو اونکے لب پر نہ مار قسم خدا کی مین نے بارہا اپنی آنکھون سے دیکھا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لب و دندان کو امام حسینؑ کے چوما کرتے تھے گود مین اونکو لیکر ادھر اودھر گھوما کرتے تھے انکو بہت پیار کرتے تھے جی جان اپنا اونپر نثار کرتے تھے یہ کہکے زید آواز بلند رونے اور حضار مجلس بھی روئے ابن زیاد مردود بہت غصہ ہوا اور دانتون سے اپنے ہونٹھہ کو کاٹ کر کے کہا کہ ارے زید تو بوڑھا ہوگیا ہے نہین تو مین تجھے خوب سزا دیتا پھر تیری گردن ابھی اوتار لیتا زید نے کہا جب تو نے نبیؐ کے لعل علیؑ کے فرزند کا چہرہ اونکے خون سے لال کیا خاندان نبوت کو پایمال کیا تو ہم کس شمار مین ہین اے ابن زیاد مین اس گھڑی ایک اور بات کڑی تجھے سناتا ہون جسکو سن کے جل بھن کے تو کباب ہوجائیگا غصے ہوکر لاجواب ہوجائیگا مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام حسنؑ کو اپنی داہنی ران پر اور امام حسینؑ کو اپنی بائین ران پر بٹھاتے اونکے سرون پر اپنا ہاتھہ پھیر رہے تھے اور فرماتے تھے کہ خدایا مین ان دونون پیارون کو تیرے اور تیرے بندگان صالح کے حوالہ کرتا ہون یعنی حسنینؑ کو امانت دھرتا ہون سو اے ابن زیاد سچ بتا کہ تو نے اس امانت رسول خدا کے ساتھہ کیا کیا اوس امانت کو خاک خیانت مین ملایا پھر کہا اے دشمنان آل نبیؐ خدا اور رسول تم سے راضی نہین کہ ابن زیاد کو تم نے اپنا امیر کیا اور فرزند نبیؐ کو شہید اور اونکے اہلبیت کو اسیر کیا پھر یہ کہکر اوس مجلس سے روتے ہوئے اپنے گھر چلے گئے **نظم**

جواب چیست شمارا اگر سوال کند ✤ محمدؐ عربی از شما بروز جزا ✤ کہ آن چہ بود کہ با اہلبیت من کردید ✤ چو من بملک بقا رفتم از سرائے فنا ✤ جزائے آن کہ شمارا بحق نمودم راہ ✤ روا بود کہ چنین ہا بمار سد زشما ✤ **روایت** ہے کہ اوسکے بعد ابن زیاد منبر پر چڑھا اور یزید کے فتحنامہ کا خطبہ شکریہ پڑھا اور کہا کہ شکر خدا کا کہ اوسنے احقاق حق اور ابطال باطل کیا یعنی امام حسینؑ پر یزید کو غلبہ دیا اور اسیطرح کے بہت سے کلمات کفریہ بکنے لگا تعلی کی سر کے حضار کا مونھہ تکنے لگا اسکو سنکے عبداللہ بن عفیف مارے غصے کے جل بھن کے کھڑے ہوکے کہنے لگے کہ اے ابن زیاد اے دشمن خدا اور رسولؐ اے بے دین جہول تو جھوٹا تیرا باپ جھوٹا اور تجھے جسنے حاکم بنایا وہ جھوٹا اے تو نے اولاد نبیؐ کو قتیل کیا اور اہلبیت

ہر طرف سے ٹوٹ پڑے جسکی نظر سر ہاے شہدا اور محلون پر اہلبیت اطہار کے پڑتی تھی طبیعت اوسکی بگڑتی تھی پس سب کے سب یہ حال پر ملال دیکھکر ہاے ہاے کرکے رونے لگے اور بعضے لشکریان اور دشمنان بھی اپنی اس حرکت ناشایستہ سے پشیمان ہونے لگے کوئی آہ آہ کرتا کوئی نعرہ واحسیناہ کرتا اوسوقت امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ جب یہ کوفیان بیوفا اور لشکریان بیحیا میرے باباجان اور اونکے اہلبیت کا یہ حال پر ملال دیکھکر روتے ہین تو بھلا اونکو کسنے مارا ہے سرون کو انکی گردنون سے کس بیرحم نے اوتارا ہے کسنے خطوط بھیجکر فریب بیکر انکو کسنے بلایا آب سے ترسا کے خاک کربلا مین انکو کسنے سلایا اب رونے سے کیا ہوتا ہے جو کچھ کرنا تھا سو کر چکے سر پیٹو یا چھاتی کوٹو امام تو مر چکے کوفیون مین ایک بڈھا تھا خوب رو کر آنسوؤن سے ڈاڑھی کو بھگو کر کہنے لگا کہ ہان اے شاہزادے آپکا فرمانا سب راست ہے صحیح بے کم و کاست ہے اس واقعہ جانکاہ کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مین ایک ایسا داغ پڑ گیا حضرت زہراؑ بتول کے جگر مین ایسا خنجر غم گڑ گیا کہ ہرچند کوفیان شوخ چشم سر تھرون پر کوٹین گے تب بھی یہ سب داغ نہ چھوٹین گے **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام + علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام **بیت** ہے کہ جن لوگون کی نظر سر مبارک پر حضرت امام عالی مقامؑ کے پڑتی تھی اونکے ہوش اوڑ جاتے تھے اشقیا کو مارے ہیبت و جلال کے غش آتے تھے سر سرور اور سر سرون کے درمیان جسطرح چاند ستارون کے درمیان چمکتا تھا رخسارہ انور گلبدن سادہ دمکتا تھا چہرے پر نور برستا تھا تشنہ قطرہ آب کو ترستا تھا کوفیان بیحیا کہتے تھے یا الٰہی یہ نور کی مورت ہے یا خاص مقصور قدرت کی بنائی صورت ہے یہ کس برج خوبی کا چاند ہے جسکے آگے ماہ فلک ماند ہے ایک بزرگ کہتے ہین کہ جب امام حسینؑ کا پھاٹک پر ابن زیاد کے لاکر نیزے سے لوگ اوتارنے لگے مین نزدیک سر امام حسینؑ کے تھا اپنی آنکھون سے دیکھا کہ لب آپکے ہل رہے ہین کان لگایا تو سنا کہ آپ یہ آیت تلاوت کر رہے ہین **فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ** ظالمون کے عمل سے اللہ کو غافل سمجھنا میری بات کو یقین ماننا غرض جب سر سرور نیزہ سے اوتار کر ابن زیاد شقی کے پاس طشت مین دھر کر آیا وہ ملعون نشہ مین چور تھا سر سرور کو دیکھکر بہت ہنسا مسکرایا اور ایک چھڑی بید کی اوس ملعون کے ہاتھ مین تھی بار بار اوسکو مونڈھے اور دانت اور ناک پر شاہزادے کے مارتا اور دہیات بکتا تھا خوشی کے دم مین مونچھون پر تاؤ دے دے کے حاضرین کا مونہہ تکتا تھا اور کہتا تھا یا امام حسینؑ آپ اسی مونہہ سے دعوی خلافت کا کرتے تھے یزید کے ہاتھ پر دست بیعت نہین دھرتے تھے پھر کہنے لگا کہ حسینؑ کا ایسا مین نے کسیکو حسین نہ دیکھا ایسا حسن و الا نازنین نہ دیکھا اوسوقت انس نے کہا کہ اے ابن زیاد اوٹھا چھڑی اپنی اسلیے کہ دیکھا ہے مین نے

اور سنے بہت دیکھا تھا پہچان گئی کہ یہ تو سر سرور دارین حضرت امام حسینؑ کا ہے پس آہ کا نعرہ مارا اور بیہوش ہو کر گر پڑی اوس حالت بیہوشی مین ہاتف غیبی نے اوسے آواز دی کہ اوٹھ چپ ہو کہ حق تعالی تجھے تیرے شوہر بد گوہر کے گناہ مین ماخوذ نکریگا اوس انصاریہ نے ہاتف سے پوچھا کہ وہ چاروں بیبیان جو تنور کے پاس آکر رو کے چلی گئین کون تھین ہاتف نے کہا کہ وہ بی بی صاحب جو سب سے زیادہ روتی تھین اور سر سرور کو مونھ اور سینے پر ململ کے بیقرار ہوتی تھین وہ بنت رسول خاتم حضرت فاطمہ زہرا بتولؑ انکی ماں تھین اور دوسری بی بی خدیجہ کبری اونکی ماں انکی نانی تھین اور تیسری حضرت مریم ماں حضرت عیسی علیہ السلام کی چوتھی آسیہ بی بی فرعون کی پھر وہ انصاریہ ہوش مین آئی اور سر سرور کو تنور سے نکالکر چوما چاٹا اور مشک اور گلاب سے گرد و غبار کو دھو ڈالا اور کافور اور خوشبوئی اور زلفان مشکین کو کنگھی کر کے ایک پاک جگہ مین رکھ کے خولی پلید کو جگا کر کے کہا کہ اے ملعون اے شیطان زبون یہ سر حضرت امام حسینؑ فرزند رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تو نے اس تنور مین لاکر رکھدیا ہی دیکھ فوجین کی فوجین آسمان سے ملائکہ کی زیارت کے لیے آتی ہین اور رو رو کے تجھپر لعنت کر کے چلی جاتی ہین عنقریب تو دنیا مین اسکی سزا پائیگا کھڑا دوزخ مین جلایا جائیگا یہ کہہ کے سر پر ایک چادر لپیٹ کے چلی خولی نے کہا ارے لڑکون کو تیمم کیے کہان جاتی ہی اوسنے کہا اے ملعون تو نے فرزندان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تیمم کیا خدا سے ہراس نہ کیا کچھ انکا پاس نہ کیا یہ کہہ کے باہر چلی گئی پھر اوسکا پتا نہ ملا **شعر**

رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علی و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ **روایت** ہر کہ صبح کو اوٹھ کر خولی ملعون سر سرور کو لیکر کے کوفے کو چلا راہ مین وہ سر اور سر ہاے شہدا سے جا ملا عمر و سعد بہناد سر سرور کو مع سر ہاے شہدا کے نیزون اور برچھیون پر چڑھائے کوفے مین جا پہونچا اہل کوفہ کوچہ و بازار مین اپنے در و بام پر کھڑے ہوئے اہلبیت اطہار کا یہ حال پر ملال دیکھکر زار زار روتے تھے واحسینا واحسینا کہہ کہہ کے بیقرار ہوتے تھے ابن زیاد مردود نے یہ خبر سن کے مارے خوشی کے سر دھن کے گلی گلی کوفے مین منادی کرادی کہ خبردار کوئی کوئی ہتھیار بند واسطے استقبال سر شہدا کے باہر نہ جاوے اور دس ہزار سوار کے گلی گلی اور نا کون نا کون پر پہرے بٹھا دیے تا کوئی بلوا اور فتنہ نہ اوٹھاوے اور ہر امیر و غریب کچہری مین بلا عذر حاضر آئے اور امام حسینؑ کے قتل کی خبر سنکے خوش ہو جائے کارپردازان ابن زیاد بحکم اوس شقی کے کچہری کے مکانات کو سجنے لگے اور نقارے خوشی اور فتح کے بجنے لگے **شعر**

ہر اک جا شادیانہ ✤ در و بام و ارغنون بربط چغانہ ✤ پھر تو کوفیان بیوفا مرد اور عورت چھوٹے بڑے تماشے کے لیے

کفنا کے نماز جنازہ کی پڑھکے مسلمانون کے مقبرہ مین بڑی تعظیم سے دفن کیا مگر کسی صحیح روایت مین یہ نہین ثابت ہوا کہ سر شریف شام سے پھیر کر بالآخر مین آکے لاش مبارک کے ساتھ دفن ہوا **روایت** ہی کہ یہی سلیمان بن عبدالملک نے ایک رات اپنے سخت بیداری سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے حال پر شفقت کی راہ سے توجہ اور التفات فرماتے ہین سلیمان نے تعبیر اس خواب کی حسن بصری سے پوچھی اونھون نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی کہ کچھ کسیطرح کا احسان تیرے ہاتھ سے اہلبیت نبوتؐ کے حق مین ہوا ہی سلیمان نے کہا فقط ایک بات تو البتہ ہوئی ہی کہ سر مبارک جناب حضرت امام حسینؑ کا جو یزید پلید کے خزانہ مین تھا اوسکو مین نے نکالکر بڑی تعظیم سے کفنا کے اور نماز جنازے کی پڑھکے مسلمانون کے مقبرہ مین دفن کیا ہی حسن بصری نے فرمایا کہ فقط اسی سبب سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھ سے راضی اور خوش ہین مگر صحیح اور معتمد وہی ہی کہ سر مبارک جنۃ البقیع مین مدینہ منورہ کے اندر مدفون ہی **شعر**

رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ٭ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ٭

**روایت** ہی روضۃ الشہدا مین ہی کہ خولی ملعون سر امام حسینؑ کا لیے ہوے اپنے گھر کو کوفے سے ایک کوس تھا پہونچا اور بی بی اوسکی جی جان سے دوستدار اہلبیت کی تھی خولی نے بخوف اپنی بی بی کے حضرت کے سر کو اپنے گھر کے اندر تنور مین چھپا کے بی بی کے پاس آیا اوس بی بی نے پوچھا کہ اتنے دنون سے کہان گئے تھے اوسنے کہا کہ ایک شخص یزید سے باغی ہوگیا تھا اوس سے لڑنے کو گئے تھے آخر اوس بی بی نے کھانا پکایا پھر وہ ملعون کھا پی کے سو رہا وہ عورت نیکبخت حسب معمول اپنے تہجد کی نماز پڑھنے کو اوٹھی کیا دیکھتی ہی کہ تنور والے گھر مین ایسی روشنی ہی کہ گویا لکھو کھا شمع جل رہی ہی غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب روشنی اوسی تنور سے نکل رہی ہی نہایت گھبرائی کہ تنور مین نہ مین نے آگ سلگائی نہ اور کسی نے سلگائی پس یہ روشنی کہان سے آتی ہی پھر غور کیا تو معلوم ہوا کہ طرفہ تر یہ ہی کہ یہ روشنی آسمان کو جاتی ہی اور متعجب ہوئی پھر کیا دیکھتی ہی کہ ناگاہ چار عورتین تنور کے پاس آئین ایک بی بی نے تنور مین ہاتھ ڈالکر سر کو باہر نکالا اور بار بار چومنے لگین اور اوس سر کو اپنے سینے پر ملنے کے حالت جوش مین جھومنے لگین اور کہنے لگین اے شہید مادر اے مظلوم مادر قیامت کے دن حق تعالی میرا انصاف تیرے قاتلون سے لیگا تیرے قاتلون کو سزاے کامل دیگا اور جبتک حق تعالی میرا انصاف نہ لیگا مین عرش کا پایہ نہ چھوڑونگی اور وہ دوسری عورتین بھی بہت روئین پھر اوس سر کو اوسی تنور مین رکھکر غائب ہوگئین اسکے بعد اوس عورت انصاریہ نے تنور کے پاس آکر کے سر انور کو تنور سے نکال کر کے بنظر غور دیکھا چونکہ حضرت امام حسینؑ کو

چور ہو اور سوقت یہ حال دیکھکر اہلبیت پر جو حالت طاری ہوئی اگر تحریر مین آوے تو سوز آہ کے نعرے اشک خونین کے شرارے سے پانی آگ اور آگ پانی ہو جاوے حضرت زینبؑ نے لاش امام تشنہ کام کی پر زے پر زے خاک و خون مین پڑی ہوئی دیکھ کے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور فرمایا وا جداہ وا محمداہ نانا جان یہی شہنشاہ زمن ہے یہی آپکے حسینؑ کا بدن ہے یہی حسینؑ ہین جنکے منھ پر بوسے دیتے تھے یہی حسینؑ ہین جنکو خطبہ پڑھتے وقت آپ گود مین اوٹھا لیتے تھے یہی حسینؑ ہین جنکے سینے پر آپ اپنا منھ ملتے تھے یہی حسینؑ ہین جو آپکے کاندھے پر چڑھے چلتے تھے یہی سب آپکے نونہال اہلبیت ہین جنکے سرون پر ایکدم سے تیشے ستم کے چل گئے یہی قاسمؑ یہی علی اکبرؑ طوطی ستان رسالت ہین جو کربلا کے قوے پر مرغ بسمل کیطرح تل گئے **نظم**

چون راہ شان بمعرکہ کربلا فتاد ✣ گردون بہ فکر شورش روز جزا فتاد ✣ ناگہ نگاہ پردگی حجلہ بتولؑ ✣ بر پارہ تن علی مرتضیٰؑ فتاد ✣ بنجود کشید نالہ ہذا اخی چنان ✣ کز نالہ اش بگنبد گردون صدا فتاد ✣ پس کرد رو بہ شیر ب وازدل کشید آہ ✣ نالان بگریہ گفت ببین یا محمد آہ ✣ این رفتہ سر بہ نیزہ اعدا حسینؑ تست ✣ وین ماندہ بر زمین تن تنہا حسینؑ تست ✣ این سر بریدہ از ستم زال روزگار ✣ کز یاد برد ماتم یحیی حسینؑ تست ✣ **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✣ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✣

## یہ کھل چکا ہو گئی پیغمبرون مین کس لیے اسدم | شہید کربلاؑ کے دفن کا اب ذکر آتا ہے

**روایت** ہے کہ بعد جانے لشکر عمر و سعد کے اوسی دن یعنی بارھوین محرم روز یکشنبہ کے فرات کے کنارے ایک گاؤن ہے عاصر یہ نام وہان کے لوگون نے جمع ہو کر جناب حضرت امام حسینؑ کو ایک قبر مین دفن کیا اور سارے بنی ہاشم کو ایکجا بائین طرف آپکے اور باقی گنج شہیدان کو ایکجا دفن کیا مگر حضرت عباسؓ نے کہ عاصر یہ کی راہ پر جہان شہادت پائی تھی وہین دفن ہوے اور سر مبارک جناب امام تشنہ کام کے دفن مین اختلاف ہے تحقیق اور صحیح تر یہ ہے جو قرطبی نے لکھا ہے کہ یزید نے سر مبارک کو مدینہ منورہ مین بھیجا پس وہ سر مبارک تجہیز و تکفین کر کے جنۃ البقیع مین جناب حضرت فاطمہ زہراؑ کے پہلو مین دفن ہوا اور خلاصۃ الوفا مین لکھا ہے کہ جسم شریف تو کربلا مین مدفون ہے اور سر مبارک مدینہ منورہ مین جنۃ البقیع اندر امام حسنؑ کے پہلو مین مدفون ہے اور بعضون نے لکھا ہے کہ سر مبارک یزید ہی کے خزانہ مین رہا جب سلیمان بن عبد الملک بادشاہ ہوا پس اوسنے خبر پاکر سر شریف کو منگا کر دیکھا کہ فقط استخوان سفید باقی ہے پس اوسنے اوسمین خوشبو لگا کے اچھی طرح

امام حسینؑ پر کروے باواز بلند روتے تھے اور عربی کا شعر جسکا ترجمہ یہ ہی پڑھ پڑھ کے بیقرار ہوتے تھے ع ہوئے شہید ستمگارون تمھین بدیدۂ تر ۔ حسینؑ کو رضا اور حسن نکو اختر ۔ شعر رسول پاک پہ بھیج ایزد اور درود وسلام ۔ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ۔

## یہ سارے انبیا کیون غم کے مارے سر بزانو ہین ۔ سر شبیر نیزے پر چڑھا کوفے کو جاتا ہے ۔

**روایت** ہی کہ جب عمر و سعد بدبہاد نے عاشورے کے دن سرور کونین حضرت امام حسینؑ کا نیزے پر چڑھا کے شمر ذی الجوشن خولی ملعون کے ساتھ کوفے مین ابن زیاد خبیث کے پاس روانہ کیا اور خود ایکدن یعنی گیارھوین محرم کو کربلا مین مقام کرکے اپنے سب شقی لشکر کو جو واصل جہنم ہوئے تھے جمع کرواکے نماز پڑھواکے دفن کروایا اور سلطان کونین حضرت امام حسینؑ اور اونکے ساتھ کے سارے شہیدون کی لاشین تین دن تک اوسیطرح خاک و خون مین پڑی رہین بارھوین تاریخ محرم کی صبح کو بروز یکشنبہ عمر و سعد نے ڈنکا کوچ کا کربلا سے بجایا اور خیمے مین حضرتؑ کے کہلا بھیجا کہ ساری بیبیان اور مامائین کپڑے پہن کے اور ہاتھ موںھہ چھپاکے اپنے اپنے کجاؤن پر بسطرح مکے سے کربلا مین بحفاظت و عزت تمام آئین تمھین سوار ہوجاوین کربلا سے کوفے چلنے کو طیار ہوجاوین چنانچہ ایک کجاوے مین عابدؑ بیمار اور اور کجاؤن مین اہلبیت اطہار بعزت و حرمت تمام سوار ہوئے اور وہ جو بعضے لکھتے ہین کہ پردگیان حرم عصمت کو ننگے سر ننگے پاؤن بے پردہ اونٹون پر سوار کرکے کوفے کو روانہ کیا تھا محض غلط ہی معاذ اللہ اگر ایسا ہوتا تو آسمان سے آگ برستی کفار جھلس جاتے زمین پھٹجاتی اشقیا دھسجاتے ان اہلبیت اطہار کو کجاؤن پر بھی کوفیون کے محاصرے مین ہوکر جانا اہانت سے خالی نہین غرض عمر و سعد سر ہائے شہدائے نامدار اور مظلومان اہلبیت اطہار کو کہ کل بہتر سر تھے برچھیون اور نیزون پر چڑھا کے میدان کربلا سے کوفے لیچلا اہلبیت اطہار اون شیطانون کے پنجۂ ظلم مین گرفتار بات کرنے آہ سرد بھرنے سے ناچار نہ کوئی مونس نہ کوئی یار نہ کوئی محرم نہ کوئی غمخوار آٹھ آٹھ آنسوؤن سے روتے ہوئے کجاوے مین اونٹون پر سوار تھے آگے آگے شادیانہ فتح کا بجتا جاتا تھا اور عمر و سعد بدبہاد خوشی مین بادل کیطرح گرجتا جاتا تھا اوسنے مین شہیدون کے سر نیزون پر نمودار پیچھے پیچھے حضرت زینبؓ و کلثومؓ اور شہربانوؓ مغموم اور عابدؑ بیمار مارے خوف کے کسی سے نہ بول سکتے تھے کلیجے کو مسوس مسوس کر ایک دوسرے کا موںھہ تکتے تھے جسوقت میدان کربلا مین اہلبیت کی سواری آئی دیکھا کہ شہیدون کی لاشون سے میدان کربلا پٹا ہی لاشین خاک و خون مین پڑی ہین اور سبکا سر کٹا ہی جان عالم امام اکرم کا ہر ہر عضو جسم نازنین سے دور ہی حضرت قاسمؑ اور علی اکبرؑ کا بدن نازنین

**روایت** ہو کہ جسدن شاہ دین سلطان عالم شہید ہوے اوسدن یزید پلید کے لشکر والے کئے اونٹ لشکر سے
آپہنچے پڑ لیگئے پھر اونکو ذبح کرکے اونکا گوشت پکایا مگر وہ سب گوشت ایسے کڑوے ہوگئے جیسے اندرائن کا پھل آخر اوسکو
کوئی شقی کھا نہ سکا کسی بدبخت کے حلق کے نیچے جا نہ سکا **روایت** ہو کہ ایک قافلہ والے یمن سے آئے تھے اور اپنے
پاس ورس جو ایک قسم کی گھاس زرد رنگ بہت بیش قیمت یمن مین پیدا ہوتی ہو عراق مین بیچنے کو لیے جاتے تھے تھوڑی راہ
مین اونکا اور یزید پلید کے لشکر کا ساتھ رہا پس یزیدیون کی شامت اور بدبختی سے اونکی ساری ورس راکھ ہوگئی اور جو ورس
کہ لشکر یزید مین تھی وہ بھی راکھ ہوگئی اور لشکر یزید مین جب کسی اونٹ کی گردن پر ذبح کے وقت چھری چلتی تھی تو ہر ہر بوٹی
سے اوسکے آگ نکلتی تھی اور جب وہ گوشت پکتا تو خون کا لوتھڑا ہو جاتا اور یہ سب عجائب حالات اور غرائب سانحات فقط
واسطے اظہار کرامت جان عالم سلطان دین اور واسطے عبرت ناظرین اور سامعین اور واسطے عذاب پانے قاتلین ملعونین کے
واقع ہوئی **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام ✤

**روایت** ہو حبیب بن ثابت سے کہ جس روز حضرت امام حسین نے شہادت پائی آواز نوحہ وزاری کی جنات کی مینے
پائی کہ اوس روز جن اور پری مصیبت پر امام حسین کی نوحہ کرکے روتے تھے اور عربی کا شعر جسکا یہ ترجمہ ہو پڑھ پڑھ کر بیقرار
ہوتے تھے **نظم** اوس جبین کو بنی نے چوما تھا ✤ تھی چمک کیا ہی اوسکے چہرے پر ✤ اونکے ماں باپ تھے قریش کی
جان ✤ اونکے نانا جہان سے بہتر ✤ **روایت** ہو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ جب سے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے انتقال فرمایا مین نے رونا جنون کا کبھی نہین سنا مگر آج کی رات پس جنون کے نوحے وزاری سے مین نے
جانا کہ میرا بیٹا حسین شہید ہوا پھر حضرت ام سلمہ نے بیقرار ہو کر لونڈی کو کہا کہ ارے کیا بیٹھی ہو باہر دوڑ کر جا خبر تو لا یہ جنات
کسکے لیے روتے ہین کیون اتنا بیقرار ہوتے ہین لونڈی باہر جا کر خبر وحشت اثر لائی کہ جان عالم امام حسین نے شہادت پائی
اور جن اونکی مصیبت پر روتے ہین عربی کا شعر جسکا ترجمہ اردو مین یہ ہو پڑھ پڑھ کے بیتاب ہوتے ہین **نظم** ہو سکے
جتنا رو اے چشم ✤ کون روئے گا پھر شہیدون کو ✤ پاس ظالم کے کھینچتی لائی ✤ موت اے وای ان غریبون کو ✤
راوی کہتا ہو کہ حضرت ام سلمہ اسکو سنکر بے اختیار ہو کر اتنا روئین کہ غش آگیا اور دیر تک غشی اونپر طاری رہی پھر تا زیست
نہر آنسو کی دونون چشمون سے اونکے برابر جاری رہی **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علی و فاطمہ
حسن و حسین پر بھی مدام ✤ **روایت** ہو جابر جعفری کی ماں کہتی ہین کہ مین نے جنون کو روتے ہوے سنا حضرت

خلد ۔ پر شہید باد یا صمد الم مگر بیتہ ۔ **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ۔ علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام ۔
**روایت** ہے روضۃ الشہدا مین لکھا ہے کہ امام معتبد نے کہا کہ ایکدن جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے خیمے
مین سوئے ہوے تھے جب سو کر اوٹھے تو موخہ ہاتھ دھوے کے پانی کلی کا ایک درخت کی جڑ مین پھینکا صبح ہوتے
جو دیکھا تو وہان بڑا سا ایکدرخت نکل آیا ہے اور اوسمین پھل لگے ہین پھر تو یہ نوبت پہونچی کہ اگر اوس میوے کو بھوکا کھاتا
تو شکم سیر ہو جاتا اور اگر پیاسا کھاتا تو سیراب ہو جاتا اور اگر بیمار کھاتا تو آرام پاتا اور کوئی جانور اوسکے پتے نہ کھاتا مگر یہ کہ دودھ اوسکا
بڑھ جاتا اور مینے نام اوس درخت کا شجرۂ مبارک رکھا تھا اور اطراف سے بیمار لوگ اطلب شفا میرے پاس آتے تھے اور
میوہ اوسکا مانگ لیجاتے تھے ایکروز صبح کو دیکھا کہ سب میوے اوسکے جھڑ گئے ہین اور پتیان چھوٹی چھوٹی ہوگئی ہین اوسوقت
ہماری طبیعت بہت گھبرائی ناگاہ خبر وفات کی جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آئی پھر اسکے بعد اوسمین
چھوٹے چھوٹے پھل لگتے تھے پھر تین برس کے بعد صبح کو دیکھا کہ جڑ سے پھنگ تک کانٹے اوسمین نکلے ہوے ہین اور
سب میوے جھڑ گئے ہین ناگاہ خبر شہادت کی حضرت امیر المومنین شیر خدا کی آئی پھر اوسمین میوہ نہ نکلا مگر اوسکے پتے
ہم لوگ نفع اوٹھاتے تھے بیمار لوگ آرام پاتے تھے پھر ناگاہ ایکدن صبح کو دیکھا کہ جڑ سے اوس درخت کے خون فائض جاری
ہے اور پتیان اوسکی کمھلا گئی ہین مین نے کہا آہ دیکھیے اب کونسا حادثۂ عظیم سننے مین آتا ہے جب رات ہوئی تو آواز نوحہ و
زاری کی اوسکے تلے سے سننے مین آئی اور کوئی رونے والا نظر نہ آتا تھا اسنے مین خبر شہادت کی جناب حضرت امام حسین کی
آئی **بیت** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ۔ علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام ۔ **روایت** ہے
کہ حضرت سلطان علی بن موسی نے فرمایا کہ اے ابن شبیب جسدن اشقیا نے میرے جد امجد کو شربت شہادت پلایا آسمان
سے خون برسا اور سرخ مٹی اطراف آسمان سے زمین پر آئی اے ابن شبیب اوسدن چار ہزار فرشتے میرے جد امجد کی مدد کے
واسطے عرصۂ افلاک سے مرکز خاک پر آئے مگر میرے جد امجد شہید کربلا کی طرف سے لڑنے کو اجازت نہ پائی پھر وہ چارون ہزار فرشتے
اپنے سامنے وہ سب حشر دیکھا کیے آخر سب کے سب روضۂ اقدس پر اونکے مجاور بنکر رہ گئے اوسدن سے قیامت تک
برابر موے ژولیدہ اور روے گرد آلودہ کے ساتھ ہزار ہبط انوار پروردگار رات مرغ بسمل کی طرح لوٹتے ہین غم امام حسین مین
آہ سرد بھر بھر اپنا خون جگر گھونٹتے ہین **نظم** ملک جن و بشر ہین زار و نالان ۔ زمین و آسمان بھی نوحہ گر ہے ۔ اندھیرا
کیون نہو سارے جہان مین ۔ چھپا پردے مین وہ رشک قمر ہے ۔ کسی کے روے اطہر کا تصور ۔ ہمین تو رات دن آنکھون پہ ہے

وہ سب کے سب خون سے لبالب بھرے تھے **حدیث** علی بن مسہر کہتے ہین کہ میری والدہ کہا کرتی تھین کہ جب امام حسینؑ شہید ہوے تھے تو مین لڑکی نوجوان تھی سو چند روز آسمان رویا کیا امام پر یعنی خون برسا اور نشانی اوسکی یعنی سرخی کنارون آسمان پر چھ مہینے تک رہی اور بعضے کہتے ہین کہ سات دن تک برابر آسمان ایسا خون رویا کہ اوسکی سرخی سے دیوارین اور عمارتین ایسی سرخ ہوگئین کہ جیسے کسم کے پھول مین کپڑا رنگتے ہین اور جو کپڑا اور جو چیز کہ خون آسمان سے رنگین ہوا اوسکی سرخی ٹکڑے ٹکڑے ہونے تک نہ گئی اور ایک مدت تک اثر خون کا زمین پر باقی رہا اور بعض کہتے ہین کہ اوسدن اتنا خون برسا کہ کوفے اور شام اور خراسان کی ہر گلی کوچے اور ہر ایک گھر سے خون کا دھارا بہ نکلا تھا اور سر مبارک امام حسینؑ کا جب کوفے مین پہونچایا تو جہان رکھتے تھے اوس گھر کی دیوارون سے لہو جاری ہو جاتا تھا اور لکھا ہے کہ حضرت سید الشہدا کے غم مین آسمان چھ مہینے تک برابر سرخ رہا اور ابن سیرین نے لکھا ہے کہ سرخی شفق کی جو کنارہ آسمان پر اب دنیا مین نظر آتی ہے یہ سرخی بعد شہادت جناب حضرت امام حسینؑ کے ظاہر ہوئی ہے قبل شہادت آپکے یہ سرخی مطلقاً کبھی آسمان پر نمودار نہوتی تھی اور ابن جوزی نے کہا ہے کہ آسمان کے سرخ ہونے مین حکمت یہ ہے کہ جب کوئی غضبناک ہوتا ہے تو خون اوسکا جوش کھاتا ہے اور چہرہ اوسکا سرخ ہو جاتا ہے پس بروز قتل امام حسینؑ کے حق تعالی مارے غصے کے جوش مین آیا دریاے غضب الہی خروش مین آیا مگر چونکہ حق جل وعلی جسم اور عوارض جسمانی سے پاک ہے اسواسطے اوسنے اپنے غضب اور قہر کا نمونہ کنارہ آسمان دنیا پر ظاہر کر دیا تاکہ تا دامان قیامت جبتک آسمان پر شفق پھولے کوئی فرد بشر مصیبت کو امام حسینؑ کی نہ بھولے اور تاکہ تمام خلق کو معلوم ہو کہ گناہ قاتلان امام حسینؑ کا اتنا بڑا ہے کہ سرخ نشان قہر و غضب کا حق تعالی کے آسمان دنیا پر گڑا ہے **شعر**

این سرخی شفق کہ بر ین چرخ بیوفاست ✣ ہر شام عکس خون شہیدان کربلاست ✣ **حدیث** بیہقی نے روایت کی ہے کہ بروز قتل امام حسینؑ کے جسنے جو پتھر بیت المقدس کا اوٹھایا تو نیچے اوسکے تازہ لہو سرخ پایا اور اوس روز سے برابر تین دن تک بڑا اندھیرا رہا آفتاب نظر نہ پڑا ایسی تاریکی تھی کہ کچھ دکھائی نہین دیتا تھا اور آفتاب باعث سوگ گہن کے اتنا سیاہ ہو گیا کہ دوپہر کو ستارے نکل آئے اور لوگون کو گمان ہو گیا کہ قیامت آگئی اور اوسدن آسمان سے اتنے ستارے گرے کہ ایک پر ایک پڑا تھا اور ہم لوگون مین سے جو کوئی اپنے موئھ پر زعفران ملتا تھا تو موئھ اوسکا جلجاتا تھا رنگ چہرے کا بدلجاتا تھا بلکہ تمامی دنیا مین اوسدن جہان کا پتھر اوٹھایا گیا تلے اوسکے خون تازہ نہایت سرخ پایا گیا اور بعض روایت مین ہے کہ چند روز تک آسمان مثل خون بستہ کے نظر آتا تھا **شعر** حور عین ہر صبا ئے ناطمہ در باغ

اور لشکر سے آسمان ٹوٹ پڑتا جگر حاملان عرش کے پھٹ جاتے آسمان سے بجائے مینھ کے شمنون پر آگ برستی پتھر پڑتے ساری شامیان بیحیا جلس جاتے آسمان و زمین تہ و بالا ہو جاتے اشقیا زمین میں دھنس جاتے سب گدھے جو شریک قتل سلطان جان عالم تھے سور کتے بنجاتے فوراً اپنے کرتوتکی سزا پاتے آسمان و زمین کا رونا اور خون برسنا اور سارے جہان کا تین دن تک تاریک ہو جانا اور پیکنا خون کا ہر درخت اور پتھر اور دیوار و در سے اور نوحہ کرنا جنات کا کون حساب میں ہے مگر ہائے ہائے آہ آہ صد حیف تیرے علم سے یا اللہ **غزل** چون خون زحلق تشنۂ شہ بر زمین رسید ✤ جوش از زمین بذروۂ عرش برین رسید ✤ از دشت زین چو سر ورد بر زمین فتاد ✤ طوفان بآسمان ز غبار زمین رسید ✤ باد آن غبار را بہزار بنی رساند ✤ گرداز مدینہ بر فلک ہفتمین رسید ✤ بر شد فلک ز غلغلہ چون نوبت خروش ✤ از انبیا بحضرت روح الامین رسید ✤ لرزید آسمان و در عالم سیاہ شد ✤ چون این خبر بحضرت سلطان دین رسید ✤ پس آن غبار از دل سلطان دوسرا ✤ تا دامن جلال جہان آفرین رسید ✤ **حدیث** حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہین کہ ایکدن دونون نور عینین امام حسنؓ و حسینؓ میرے گھر مین کھیلتے تھے جبرئیلؑ نے اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ آپکے بعد امت آپکی آپکے قرۃ العین امام حسینؓ کو شہید کریگی اور یہ مٹی اونکے مقتل کی ہے حضرتؐ نے اوس مٹی کو سونگھ کر فرمایا کہ اسمین رنج و بلا کی بو آتی ہے پس وہ مٹی آپنے مجھے دی اور فرمایا کہ اے ام سلمہؓ جب یہ مٹی خون ہو جاوے تو جانیو کہ میرا بیٹا حسینؓ شہید ہوا حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہین کہ پھر مین نے رو کر وہ مٹی شیشے مین بند کر رکھی جب امام حسینؓ مکے سے کوفے کی طرف گئے مین بار بار اوس مٹی کو دیکھا کرتی تھی اور رو رو کر آہ سرد بھرتی تھی دسوین شب محرم یعنی عاشورے کی رات کو دیکھا وہ مٹی اوسیطرح کی تھی پھر عاشورے کے دن صبح کو دیکھا اوسیطرح تھی دوپہر کو دیکھا اوسیطرح تھی پھر دوپہر ڈھلے دیکھا کہ وہ مٹی خون ہو گئی ہے اور اوسکی لہکریون سے تازہ تازہ لہو ٹپ ٹپ نکلا چلا آتا ہے یہ حال دیکھکر مین بے اختیار رونے لگی جی جان کھونے لگی بخوف شماتت اعدا دین کے کلیجہ مسوس کر رہ گئی پھر جب کربلا سے خبر آئی تو معلوم ہوا کہ جسوقت یہان شیشے کی مٹی خون ہو گئی تھی اوسی وقت نبیؐ کے پیارے علیؑ کے ماہ پارے فاطمہؑ زہرا کے دلارے نے وفات پائی تھی **غزل** اے زہجرانت زمین و آسمان بگریستہ ✤ سینۂ دل خون شدہ روح روان بگریستہ ✤ نے ہمین ما فاکیان بہر تو ماتم داشتیم ✤ بلکہ رضوان نیز در باغ جنان بگریستہ ✤ خون گری اے دیدہ بہر سید لب تشنہ کش ✤ جبرئیل اندر فلک با قدسیان بگریستہ ✤ **حدیث** روایت کی بیہقی نے بصرہ ازدیہ سے کہا کہ جس روز امام حسینؓ شہید ہوے آسمان سے اسقدر خون برسا کہ صبح کو جو دیکھا تو ہلوگون کے گھرون مین جو برتن اور جتنے مٹکے اور گھڑے تھے

اوسوقت شہید ہوے تھے یعنی حسبدن یہ خواب دیکھا تھا **قطعہ** سوراخ نیشود دل ماچون دل حسین ؑ ۔۔ اینجا کہ ذکر واقعہ کربلا رود ۔۔ آخر دا بود کہ رسنگین دلان شام ۔۔ بر اہلبیت این ہمہ جور وجفا رود ۔۔ ناظرین کتب سیر اور واقفین رموز احادیث وخبر خوب جانتے ہین کہ جب حضرت عباس ؓ چچا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدر کی لڑائی مین کفار مکے کے ساتھ قبل مسلمان ہونے اپنے کے قید ہوکر آئے تھے مسلمانون نے حضرت عباس ؓ کو رسی سے خوب مضبوط باندھا تھا اسلیے اونکے کراہنے سے رات بھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلحاظ قرابت نیند نہ آئی اور وحشی نے جب حضرت امیر حمزہ ؓ عم بزرگوار کو آپکے قتل کیا تو آپنے اذن عام دیا تھا کہ اوسے جہان پاؤ مار ڈالو پھر وہ چھپکر کے آپکے ہاتھ پر مسلمان ہوا اور توبہ کی آپنے فرمایا کہ وحشی سے کہدو کہ خیر اب تو مسلمان ہوگیا کیا کرین مگر تاز ست یہ میرے سامنے نہ آوے مسلمانو حضرت عباس ؓ اوسوقت تک مسلمان نہوے تھے مگر آپ اونکے رونے سے شب بھر بیدار رہے اور وحشی سے باوجودیکہ مسلمان ہوگیا عمر بھر بیزار رہے یہان سے غور کرو کہ سارے اہلبیت اطہار کی پیاس اور بیقراری سے اور ننھے ننھے بچون کی تڑپ اور آہ وزاری سے اور ذبیحان گلشن رسالت اور عندلیبان بستان امامت خصوصاً قمری باغ مصطفیٰ چشم وچراغ مرتضیٰ کے یکقلم کٹجانے سے سارا گھر بار لٹجانے سے کیا کچھ صدمہ روح شریف اور عنصر لطیف کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوا ہوگا کہ جسکے سننے سے سینہ شق ہوا جاتا ہے رنگ چہرے کا فق ہوا جاتا ہے دل اور جگر جلا جاتا ہے اور آنکھون سے آنسو چلا جاتا ہے اور اوپر یہ کہ ایکدن حضرت امام حسین ؓ کے رونے کی آواز سنکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا ؓ سے فرمایا کہ آیا تم نہین جانتی ہو کہ حسین ؓ کے رونے سے میرا کلیجا مونھ کو آتا ہے اور دل پھٹا جاتا ہے یا روحب امام حسین ؓ کے ذرہ سے رونے مین کہ چھوٹے لڑکے بمقتضاے طفولیت کے اکثر بلا وجہ بھی رویا کرتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ حال ہوتا تھا تو اتنا ملال ہوتا تھا واقعہ کربلا سے کہ حضرت آدم ؑ کے وقت سے قیامت تک ایسا سانحہ عبرت انگیز اور واقعہ قیامت خیز کسی نبی یا ولی کے اہلبیت پر نہین گذرا اور نہ اب ممکن ہے غور کیا چاہیے کہ آنحضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسقدر مغموم اور محزون ہوے ہونگے پریشانی موے سر اور غبار آلودگی جسم اطہر کی اور مقتل مین امام حسین ؓ کے آپکا تشریف لانا اور خون امام کا اور اونکے ہمراہیون کا شیشے مین اوٹھانا جیسا روایت خواب مین ابن عباس ؓ اور حضرت ام سلمہ ؓ کے بیان ہوا نمونہ اوسی حزن وملال ورونے کا تھا اور صورت مثالی روح مقدس کی حق تو یہ ہے کہ اگر حضرت رحمت عالم شفیع اعظم کو بعوض خون حضرات حسنین ؓ کو بخشالیش اپنی امت عاصی کی منظور نہوتی تو اوسی دن قیامت ہوجاتی طبقات زمین کے

جائینگے اس بلاے ناگہانی سے کسطرح نجات پائینگے ہر ہر اب ہم اہل مدینے کو کیا منہ دکھائینگے اسی دشت کربلا مین سر ٹکرا کر مر جائینگے حضرت سکینہؑ بیچاری مصیبت کی ماری جنکا سات برس کا سن تھا باپ کی گود مین کھیلنے کا دن تھا حضرت قاسم سے منسوب تھین مگر اونکے بیاہ کرنیکی نوبت نہ آئی فلک ظالم نے ایسی کم سنی مین اونکو یتیمی کی چکھائی عالم حیرت مین لوگون کا موںھ تکتی تھین مگر مارے بھوک پیاس کے لب نہ ہلا سکتی تھین بابا بابا پکار پکار روتی تھین مگر ضعف کے سبب موںھ سے آواز نہ نکلتی تھی اندر ہی گھٹ گھٹ کے جان کھوتی تھین **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✣ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✣ **روایت** ہے کہ بعد شہید ہونے راکب دوش نبی کے گھوڑا سواری کا آپکے میدان کربلا مین ادھر ادھر اودھر اوچھلنے لگا ٹاپون سے زمین کھودتا سر کو پتھرون سے کچلنے لگا دور دور تک چکر مار آتا اور کفار کی طرف مثل شیر کے سر اوٹھا اوٹھا کے غم و غصے مین ہنہناتا دم بھر کے بعد لاش سرور کے پاس آیا اور تڑپ تڑپ کے موںھ اور پیشانی اور آنکھون کو اپنے اوس خون مین رنگا پھر وہان سے باواز مہیب آواز کرتا ہوا خاک اوڑاتا ہوا خیمے مین آیا اہل خیمہ نے دیکھا کہ گھوڑا لہولہان بدحواس چلا آتا ہے اور شہسوار کا پتا نہین جب خیمے کے اندر آیا سب کے سب اوسکے گلے مین لپٹ گئے اور سارے اہل خیمہ گھوڑے کے سر اور موںھ سے لہو حضرت کا لے لے کے اپنے موںھ پہ ملنے لگے پھر اتنا روئے کہ جگر حاملان عرش کے پھٹ گئے حضرت شہربانوؑ نے کہا ارے گھوڑے تو نے میرے براق کو کہان چھوڑا ارے تو نے میرے شہسوار کو دشمنون کے حوالے کرکے کسطرح اوونسے موںھ موڑا ارے کسطرح شاہزادے کو لیگیا تھا لے آیا نہین ایکبار اور جمال باکمال اونکا مجھ بیکس کو دکھایا نہین ارے ذرا کہ تو سہی یہ کسکے لہو سے تو تر بتر ہے کسکے غم مین خاک بسر ہے **نظم** چہ کردی خداوندا اسلام را ✣ چہ کردی شہنشاہ ایام را ✣ چہ خاکست اے اسپ بر روے تو ✣ کہ از خون سرخ ست این موے تو ✣ **مثنوی** یہ سخن سنکے وہ اسیر بلا ✣ سر ٹپک کر زمین پہ چلایا ✣ مجھ سے شہزادہ چھٹ گیا بانو ✣ دو جہان میرا لٹ گیا بانو ✣ کیا کہین اب کمر تو ٹوٹ گئی ✣ آہ قسمت ہماری پھوٹ گئی ✣ نقد جان آپکے مسافر کا ✣ راہزن نے اجل کے لوٹ لیا ✣ موت غربت مین سد راہ ہوئی ✣ ناؤ منجدھار مین تباہ ہوئی ✣ شاہزادہ تو مر گیا بانو ✣ کوہ غم سر پہ دھر گیا بانو ✣ اسکے بعد وہ گھوڑا رو رو کے حضرت عابدؑ بیمار کے قدم پر اپنا لہولہان موںھ ملنے لگا اپنے سر اور پاؤن کو پٹی پر کچلنے لگا پھر زمین پر اسقدر سر مارے مارا کہ سر اور موںھ سے اوسکے فوارہ خون کا جاری ہوا دم سرد ہو گیا سانس لینے سے عاری ہوا پھر مرغ بسمل کیطرح

عالم ہوکا مکان ندی نالے دریا سوزغم سے کھولنے لگے جانوران آبی کے دل ہولنے لگے مچھلیان گرمی کے مارے لب کھولے پانی مین تھیں سوزغم سے جلکر پانی سے نکلکر ریت پر پڑی سر دھنتی تھین پہاڑ پتھرون پر سر کھلیتے تھے پتے درختون کے ہل ہل کے آسپین کف افسوس ملتے تھے دریاے فرات سوزغم سے جل گیا آنکھون کو ڈبڈبا کے رہگیا حوض کوثر اوبل گیا دل اوسکا خون ہوکر بہشت کے چشمون کی راہ بہ گیا آواز گریہ و آہ ہر چار جانب سے آتی تھی صداے نالہ جانکاہ زمین سے آسمان کو جاتی تھی **غزل** اندرین غم نے ہمین ارض و سما بگریستند ✣ کاہل عالم از ثریا تا ثری بگریستند ✣ آفتاب و ماہ و عرش و کرسی و لوح و قلم ✣ در غم شاہ شہید کربلا بگریستند ✣ در ہواے آن لب محروم از آب فرات ✣ ماہی اندر آب و مرغان در ہوا بگریستند ✣ اولیا گشتند بہر مرتضی زاری کنان ✣ انبیا بر اتفاق مصطفیٰ بگریستند ✣ در قصور حضرت الفردوس حوران سر بسر ✣ از براے خاطر خیر النسا بگریستند ✣ **روایت** ہے کہ جب شمر ملعون نے سر مبارک کو تن نازک سے جدا کیا تو قیس بدبخت نے پیراہن شریف کو تن بے سر سے اوتار لیا اور حبیب بن بدیر نے اسکی تلوار کو اپنے قبضے مین کیا پھر تو لشکر عمر و سعد بہ بہاد مین شادیانہ خوشی کا بجنے لگا اور وہ ملعون حالت سرور مین رعد کیطرح گرجنے لگا **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✣ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✣ **روایت** ہے کہ وہان تو امام عالمقام کی یہ حالت ہوئی اور یہان سارے اہل خیمے کی آنکھون سے آنسو جاری کچھ عجب عالم طاری ہجوم الم سے سینہ شق رنگ حبر کا فق زندگی سے امام کے ہاتھ دھوئے ہوے ہوش و حواس کھوئے ہوے جب شب پاشب تلوارون کی آواز سنتے ادھر ادھر مارے غم کے سر دھنتے حضرت زینبؑ حالت تحیر مین ہونٹھ دانتون سے دباے حضرت عابدؑ بیمار کا مونھ تکتی تھین آئینہ حیران کی طرح کچھ بول نہ سکتی تھین کہ ناگاہ **مترا** دبانو سے سکینہ نے کہا تمکو خبر ہے بابا گئے مارے ✣ بابا ہین پڑے خاک پہ اور کافرون نے آہ سر تن سے اوتارے ✣ اوسوقت خیمے مین ہر طرف سے غل اور شور ہوگیا جو زندہ تھا وہ بھی مردہ بگور ہوگیا کسیکو وقت کسی کو وحشت کسیکو حیرت کوئی آہ کرکے حالت غشی مین زمین پر گر پڑا کوئی حالت سکتے مین آسمان کی طرف ٹکٹکی باندھے کھڑا کسی کی آنکھون سے سیلاب اشک جاری کسی پر نعرۂ جانکاہ کے ساتھ عالم بیخودی کا طاری آہ وہ حضرت زینبؑ و کلثوم بیکس کی گریہ و زاری افسوس وہ شہر بانوؑ مغموم بے بس کی یہ بیت کہہ کہہ کے بیقراری **بیت** ہر دم زمانہ داغ دگر گونہ میدہد ✣ یک داغ نیک ناشدہ داغ دگر دہد ✣ حضرت زینبؑ فرماتی تھین ہمرہ ہم اس جنگل ویران کربلا کے میدان مین آکر لٹ گئے حسینؑ مسافر بھائی سے چھٹ گئے ارے لوگو اب ہم کدھر

آن جان سپرد تشنہ و با آرزوے شوق ✤ جان تشنۂ محبت سلطان کربلاست ✤ **روایت** ہے کہ جب آپ سجدے
مین گئے تو شمر لعین صبر نہ کر سکا کہ آپکو نماز تمام کرنے دے ناگاہ اوس ملعون نے چہرۂ مبارک پر تلوار ماری روح مقدس
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتی ہوئی گلشن فردوس کو سدھاری دسویں تاریخ محرم ۶۱ سنہ اکسٹھ ہجری مین جمعے کے دن بروز
عاشورہ ٹھیک دوپہر ڈھلے چھپن برس پانچ مہینے پانچ دن کے سن مین آپ نے شہادت پائی اگرچہ قتل مین آپکے بہت
ملعون شریک تھے پر روح عالی نے شمر کی تلوار اور سنان کے نیزے سے پرواز فرمائی اوسوقت عرش سے فرش تک شور و
غل ہو گیا کہ ہاے ہاے آج چراغ خاندان مصطفی کا گل ہو گیا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ **نظم**

ضرب اول مین شہ دین نے کہا بسم اللہ ✤ دوسری بار پکارے مدد اے بار الٰہ ✤ تیسری ضرب مین آئی یہ صدا اے جانکاہ ✤
بخشدے حشر مین یارب میری امت کے گناہ ✤ پھر نہ کچھ حضرت شبیرؑ کی آواز آئی ✤ جب گلا کٹ گیا تکبیر کی آواز آئی ✤

**روایت** ہے کہ اسکے بعد خولی بن یزید گھوڑے سے واسطے کاٹنے سر سرور کے اوترا جب آپکے پاس آیا مارے خوف کے
وہ ملعون کتے کی طرح ہانپنے لگا اور ہاتھ اوسکا رعب سے کانپنے لگا تب شمر بن ذی الجوشن اوسکا بھائی اوترا اور سلطان عالم کے
سینۂ مہر گنجینہ پر جو بوسہ گاہ نبوی تھا چڑھکر سر سرور تن نازنین سے جدا کیا اور اپنے بھائی خولی شیطان کو دیا

**غزل** یہ کربلاست امروز چہ پر بلاست امروز ✤ فرق حسینؑ مظلوم از تن جداست امروز ✤ گریید اے مسلمان
در ماتم شہیدان ✤ کین گریہ از برائے آل عباست امروز ✤ فرزند شاہ مردان افتادہ در بیابان ✤ غلطان بخاک میدان
این کے رواست امروز ✤ روز غریبست امروز جان در بلاست امروز ✤ غوغاے روز محشر در کربلاست امروز ✤

**شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ اوسوقت عرش سے فرش تک ماتم پڑ گیا
وحش و طیور جن و ملک کے دلون مین خار غم گڑ گیا زمین کانپی آسمان دہل گیا سلطان جان عالم جنت کو سدھارے
دونون جہان کا دم نکل گیا آفتاب جہانتاب برق غم سے جل گیا ماہتاب جہان آرا پر خنجر ستم چل گیا زہرہ کا زہرہ سوز غم سے
نونہال فاطمہؑ زہرا کے آب ہوا ستارے غم کے مارے ٹوٹ پڑے کیوان کو اضطراب ہوا عالمان عرش روتے روتے بچھڑ گئے
نوحہ کرتے کرتے جنات کے گلے پڑ گئے وحوش و طیور کا جی اپنے اپنے بچون سے ہٹ گیا شجر حجر بحر و بر کا جگر درد سے پھٹ گیا
شفق خون جگر پکڑ رنگین کفن پہنکے آسمان پر پھولی طبیعت شیر خوار لڑکون کی مان باپ کو بھولی مرغان ہوا آہ سرد
بھر بھر سینے غم سے کباب ہوتے تھے پیاسے پی پی کہکے اپنی جان کھوتے تھے صحرا جنگل سنسان جدھر دیکھیے ادھر سناٹے کا

اور جبھے کا دن گویا تکبیر افتتاح گھوڑے کی پشت پر واقع ہوئی اور گھوڑے سے خم ہونا رکوع کی صورت تھی اور تشہد زین سے
مائل بزمین ہونا بعینہ سجدہ کی حقیقت تھی اس صورت پر ہیئت مجموعی نماز ظہر کی ادا ہوگئی پھر آہ آہ سنان علیہ اللعن نے آپکی
پشت نازنین پر زور سے نیزہ چلایا آپ زمین پر گر پڑے اور نیزہ سینۂ بے کینہ سے پار ہو کر نکل آیا پھر شمر ملعون پیش دستی کر کے
اوچھلکر سینے پر اوس شاہ کے جو بحر عرفان کا سفینہ اور اسرار الٰہی کا گنجینہ تھا چڑھ بیٹھا آپ نے آنکھ کھولدی اور فرمایا تو کون ہے
اوسنے کہا میں شمر ہون آپ نے فرمایا اپنے مونھ سے اپنا ڈھاٹا تو کھولدے اوسنے ڈھاٹا کھولدیا آپ نے دیکھا کہ دانت اوس
ملعون کے سور کے دانت کی طرح مونھ سے باہر نکلے ہوے ہین آپ نے دل مین فرمایا کہ یہ ایک علامت میرے قاتل کی ہے اب
یہی سور میرا قاتل ہے کم و کاست ہے پھر فرمایا ذرا اپنا سینہ تو کھول اوسنے سینۂ پرکینہ اپنا کھولا آپ نے دیکھا کہ اوسکے سینے پر
برص کے سپید داغ ہین آپ نے فرمایا میرے قاتل کی یہ نشانی دوسری ہے نانا جان نے آج کی رات خواب مین مجھ سے سچ
فرمایا تھا کہ کل تم میرے ساتھ ظہر کی نماز پڑھوگے اور تمھارے قاتل کی یہ دو نشانی ہین یہ دونون نشانیان تجھ مین موجود ہین

**روایت** ہے کہ اسکے بعد آپ نے پوچھا کہ اے شمر تو جانتا ہے آج کون دن ہے اور کون تاریخ ہے کہا دسوین تاریخ محرم کی
سنہ اکسٹھ ہجری جبھے کا روز عاشورے کا دن پھر فرمایا دوپہر ڈھلی عرض کی جی ہان ٹھیک دوپہر ڈھل گئی پھر فرمایا یہ کون
وقت ہے کہا خطبہ پڑھنے کا اور نماز جمعہ ادا کرنیکا پھر فرمایا اسوقت خطیبان امت جد امجد کے ہمارے منبرون پر خطبہ پڑھتے
ہونگے اور نعت میرے نانا جان کی کرتے ہونگے اور تو میرے ساتھ یہ معاملہ کر رہا ہے میرے مارنے کو مر رہا ہے افسوس ہے اے شمر
یہ وہ سینہ ہے جسپر میرے نانا جان محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا روے مبارک ملتے تھے اور تو اوسوقت اوسپر بیٹھا ہے
اور جس حلق تشنہ پر ہمارے نانا جان بوسے دیتے تھے اوسپر تو تلوار چلاتا ہے فساد دوزخ کی آنچ کو خیال مین نہین لاتا ہے
مین دیکھ رہا ہون کہ اسوقت حضرت زکریا پیغمبر میرے داہنی طرف اور حضرت یحیی میرے بائین جانب کھڑے کف افسوس
مل رہے ہین سر کو سنگ غم سے کچل رہے ہین اے شمر ذرا میرے سینے سے اوٹھ جا کہ مین قبلہ رو بیٹھکر نماز پڑھون اپنے
خون سے وضو کر کے پیرہن کو اپنے لہو سے رنگین کفن بنا کے نماز مین سر کٹانا بابا جان شیر خدا کی وراثت مجھے ملی ہے جب
مین سجدہ مین جاؤن تو تو میرا سر کاٹ لیجیو اور جب تو میرے ہی لہو کا پیاسا ہے تو سر کاٹ کے لہو جاٹ لیجیو شمر ملعون سینۂ عالی
سے اوتر پڑا آپ رو بقبلہ ہو کر خون سے مونھ ہاتھ دھو کر نماز مین مشغول ہوے **نظم** سوز دل مبارک لب تشنگان
بہ بین و بہ ان ریگہا کہ فرش بیابان کربلاست ✤ در خون نان دیدہ لب تشنہ حسین بہ بین کہ آبدار کہ در کان کربلاست ✤

کردے نامۂ اعمال کو اونکے حرف خطا و جرم سے صاف کردے خداوندا ساری امتون پر کرم کیجیو شنگی محشر اور آتش دوزخ سے
اونکو نجات دیجیو پھر اسیطرح دیر تک عجیب کیفیت طاری رہی زخمون سے سیلاب خون جاری دل مین شکر حق زبان پر برائے
بخشائش امت کی طلبگاری رہی پھر تو رونگٹے رونگٹے سے دیدۂ شوق بنکر مشاہدۂ جمال مطلق مین آپ سہو محو ہوگئے
نہ تو زخمون کی خبر رہی نہ قاتل کا خیال نہ عزیزون کے کٹنے کی پروا اور نہ فکر سر رہی **رباعی** اے تشنۂ کربلا شہید
اکبر ✤ سیراب گلوے تو زآب خنجر ✤ تو آب نیافتی زدست امت ✤ امت زتو آب خواہ روز محشر ✤ **روایت**
کہ جب آپ عرش زین سے فرش زمین پر تشریف لائے آہ کے نعرے عرش سے آئے اور آسمان و زمین دونون
تھرا گئے پھر دس سوار عمر و سعد بہناد کے پیادہ ہوکر بارادۂ قتل آپکے پاس ننگی تلوار کھینچے ہوے آئے اور ہر شخص یہی
چاہتا تھا کہ پہلے ہمین امام تشنہ کام کا سر کاٹکر عمر و سعد بہناد کے پاس لیجائین تاکہ انعام اور خلعت پائین جو آگے
آتا تھا مارے خوف اور شرم کے تلوار چلا نہین سکتا پیچھے کو ہٹ جاتا تھا اوسوقت ایک شخص اور ننگی تلوار لیے آیا
آپنے اوسے دیکھکر فرمایا کہ تو ہٹ جا واللہ تو مجھے مار نہین سکتا سرتن نازک سے اوتار نہین سکتا میرا مارنے والا سفید
داغ والا ہوگا مجھے افسوس آتا ہی کہ تو بفایدہ عذاب دوزخ مین گرفتار ہو وہ شخص رونے لگا اور کہا یا ابن رسول اللہ
آپ اس حال کو پہونچ گئے لیکن پھر بھی ہم لوگون کا غم کھاتے ہین اور نہین چاہتے کہ کوئی دوزخ مین جائے خنجر غضب
الہی کسی کے سر پر چلے پھر اوس شخص نے وہی تلوار جو وارسطے قتل امام تشنہ کام کے کھینچی تھی ہاتھ مین اوسیطرح لیے
عمر و سعد کے پاس دوڑا ہوا گیا عمر و سعد نے کہا کیا آیا ہی امام حسینؑ کو مارا اوسنے کہا نہین اے ملعون مین تیرے
قتل کے لیے آیا ہون پس عمر و سعد پر اوسنے تلوار چلائی نوکران عمر و سعد دوڑے اور اوسپر ہر جانب سے تیر چلانے لگے
اوسنے آواز بلند پکارا یا حضرت امام حسینؑ مجھے لوگ آپکے کوے محبت مین مارتے ہین میری گردن اوتارتے ہین آپ
گواہ رہین قیامت کے دن مجھے بھولنا نہین للہ کرم فرمانا اپنے شہیدان لشکر کے ساتھ بہشت مین لیجانا آپنے
اوسی جگہ سے آواز دی کہ شاباش ہان ہان ایسا ہی کرونگا **بیت** چون بر سر کوے مہر من کشتہ شوی ✤
از عہدۂ خون بہا برون آیم من ✤ **شعر** رسول پاک پہ بھیج ای خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پہ بھی مدام ✤
**روایت** ہی کہ پھر اسکے بعد جو جو شخص آپکے قتل کو آتا آپ آنکھ کھولکر اوسکو دیکھتے وہ مارے شرم کے
پھر جاتا اور جسوقت آپ پشت زین سے فرش زمین پر جھکے تو دوپہر ڈھل چکی تھی اور اول وقت ظہر کا تھا

محرم عاشورے کے دن جسدن جناب حضرت امام حسینؑ شہادت پانے والے تھے اوس روز دوپہر کے قبل ایک بزرگ نے خاتون جنت جناب حضرت اقدس اطہر مطہر بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کو خواب مین دیکھا کہ بہت سی عورتون کے ساتھ میدان کربلا مین تشریف لائی ہین اور دامن مبارک کو کمر شریف مین باندھے ہوے اوس مقام کو کہ جناب حضرت امام حسینؑ وہان شہادت پاوینگے اپنی آستین مبارک سے بہار رہی ہین اور رو رو کر آب دیدہ سے اوس زمین پر چھڑکاؤ مار رہی ہین اوس بزرگ نے پوچھا کہ یا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے خاتون قیامت اے ملکۂ روز محشر یہ کون مقام ہے اسے آپ کیون بہار رہی ہین فرمایا کہ آج میرا نور عین حسینؑ یتیم مادر اسی جگہ پر سووینگا اسی مقام پر شہید ہووینگا **نظم** رخے کہ بوسہ گہ شاہ انبیا باشد ✤ بخاک وخون شدہ پنہان کجا روا باشد ✤ کسیکہ چشمہ کوثر عطاے جدو یست ✤ بدشت کرب وبلا تشنہ لب چرا باشد ✤ روا بود کہ جگر گوشۂ رسول خدا ✤ فتادہ غرقہ بخون سر زتن جدا باشد ✤ **روایت** ہے کہ جب آپ زخم پر زخم کھاے تب گھوڑے سے بنظر اسکے کہ خاص سواری کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے ایسا نہو کہ اشقیا اسپر بھی تیر چلاوین پشت زین سے اوتر آئے ناگاہ تیر ایک لعین کا حضرت کے نالو سے پار ہوگیا آپ زمین پر گرے پھر اوسوقت آپ نے بسبب غلبۂ پیاس کے لب تک ہاتھ اوٹھاکے ایک کوزے پانی کا اشارہ کیا کسی نے وقت اخیر سمجھکر لادیا ہنوز ایک قطرہ پانی لب خشک تک نہ پہونچا تھا کہ ایک جہنمی نے آپکے چہرۂ نورانی پر ایسی تلوار ماری کہ پیالہ پانی کا ہاتھ سے گر گیا **رباعی** زین بعد خامہ را ہوس گفتگو نماند ✤ دل چاک چاک گشت کہ جائے رفو نماند ✤ لب تشنہ رفت ساقی کوثر ازین جہان ✤ اے آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند ✤ **روایت** ہے کہ اسکے بعد آپ قبلہ رو ہو بیٹھے اور حق تعالی کے ساتھ راز و نیاز ہونے لگا بخشایش امتان عاصی کا قصہ آغاز ہونے لگا نہ تو اپنے زخمون کا خیال اور نہ سر کٹنے کا ملال اور نہ گھر لٹ جانے کی فکر اور نہ قاتل و مقتول کا ذکر رو رو کر فرمانے لگے کہ خداوندا حسینؑ اپنے یار و دیار سے دور ہوا اور سارا بدن اوسکا زخمون سے چور ہوا سارے خویش و اقارب اوسکے کٹ گئے لاشون سے جنگل اور میدان پٹ گئے دیکھیہ ہر ہر زخم سے فوارۂ خون جاری ہے اور اب میرے سر اوتارنے کی تیاری ہے سو خداوندا حسینؑ فقط بخشایش امتان عاصی کے لیے یہ سب صدمے سہ گیا یہ سب کچھ ہوا پر ایکبار بھی آہ نہ کی امت کا خیال کرکے کلیجے کو تھام کر رہ گیا سو خداوندا تجھے قسم ہے میرے رخ پر خون غمگین اور یہ ہین خونین اور گلشن رنگین کی کہ میرے نانا جان کی امت کے گناہ کو معاف

جب گھوڑا بچڑ آتا تھا عمر وسعد طعون مارے خوف کے تھرآتا تھا مست ہاتھی کی طرح جب جھومتا تھا شیر فلک گردن جھکا کر اوسکا
قدم چومتا تھا اس شان و شوکت سے رن مین ٹہلتا تھا کہ زمین ہلتی تھی آسمان دہلتا تھا آخر لڑتے لڑتے آپکو پیاس کا غلبہ ہوا
زبان مین کانٹے پڑ گئے کاٹے تھے ذوالفقار آبدار کے جوہر جھڑ گئے پھر آپ نے گھوڑا پھیرا یا اور بجز فرات مین اترے
ایک چلو پانی اوٹھایا اور سوقت بہ نیت اطہار اور حاضر ہونیکی پاس باد پگی پانی پھینک دیا طبیعت بگڑ گئی پس میدان مین
آئے اور پھر اپنی بہادری کے جوہر دکھانے عمر وسعد شقی نے کہا کہ ہان پہلوانون اب کیا دیر ہے ایک آدمی بھوکا پیاسا تم سبکو
چکر دے رہا ہے کیا انتظار ہے مارا کہ یہ جوان شیر ہے دلیر ہے مگر بھوکا پیاسا زخمون سے چور لکھو کھا ہرن کی چوکڑی گم کیے ہے کیا رہا ہے
پھیر ہے پھر تو چارون طرف سے تیرون کی بوچھار آنے لگی ہر جانب سے تلوارون کی مار آنے لگی آہ آہ ہر طرف سے باران میغ
تیغ بیدریغ برستا تھا اور ساقی کوثر کا فواسہ قطرہ آب کو ترستا تھا پھر تو مارے زخمون کے سارا جسم پرزے پرزے اور چور چور
ہو گیا حتی کہ کمبخت کا اصل علی کا نونہال دشت زین پر بیٹھنے سے مجبور ہو گیا ہائے ہائے وہ فوج کا پتلا اقبال و حدت کا ڈھالا
ہوا آہ آہ وہ بوٹا سا قد آغوش ناز کا پالا ہوا افسوس اوس نازنین بدن پر جو بہشت کی گلاب کی پتی سے بھی نازک تر تھا
بہتر زخم کاری لگے ہر زخمون سے خون کا فوارہ چلتا تھا فرشتگان ارض و سما یہ حال دیکھکر روتے تھے آسمان دہلتا تھا

**نظم** جب تڑپنے لگا وہ سرو سا قامت رن مین ✤ صاف ظاہر ہوے آثار قیامت رن مین ✤ چرخ ہلتا تھا
زمین خون سے تھرآتی تھی ✤ نعرۂ آہ حسینا کی صدا آتی تھی ✤ **روایت** ہے کہ اسکے بعد کسی شقی کا تیر پیشانی انور پر
ایسا لگا کہ تمام چہرہ لہو سے تر بتر ہو گیا آپنے وہ تیر اپنی پیشانی سے کھینچکر پھینک دیا خون کا فوارہ چلنے لگا آپ اوسوقت
بار بار منہ پر ہاتھ پھیرتے تھے اور ہاتھ مین لہو لگنے کے منہ اور سر پر ملتے تھے اور فرماتے کہ آج نانا جان کے
حضور مین اسطرح لہولہان جاؤنگا علی مرتضیٰؑ شیر خدا کو اسطرح رخسارۂ خون آلود اپنا دکھاؤنگا امان جان کو اپنا رنگین
پیرہن اور خونین کفن دکھاکے رولاؤنگا کہ آپکے بعد اعدا نے آپکی میرا یہ حال کیا سارے جسم کو پرزے پرزے اور دشت
کربلا کو میرے لہو سے لال کیا **نظم** دریاے فتنہ موج زد و دشمنان چو سیل ✤ خود را بران امام وفا دار ریختند ✤
پہاے بلبلان سخنگوے سوختند ✤ خونہاے طوطیان شکر خوار ریختند ✤ ہر میوہ کہ بود ز بستان مرتضیٰؑ ✤ ہمچون
شگوفہ بر سر ہر خار ریختند ✤ آن سرو بوستان امامت زپا فتاد ✤ حوران سرشک برگل رخسار ریختند ✤ مرغان
کربلا ز بے تاب حسینؑ ✤ خون بر لب فرات زمنقار ریختند ✤ **روایت** ہے راحت القلوب مین لکھا ہے کہ ذوالجوشن

اتنے کٹے کہ لہو دہان خنجر آبدار کا گھاٹ ہو گیا اتنے مرے کہ دل کوفیون کا زندگی سے اوچاٹ ہو گیا تیغ مصری معرکون کے غول کے غول کو سیٹھے ذبح کرنے کی طرح چٹ کر گئی سمر قندیون کے دانت کھٹے ہوے شامیون کے چھکے چھوٹ گئے عراقیون کو عرق آنے لگے کوفیون کے دل ٹوٹ گئے بات کی بات مین خون کے ندی نالے بہ گئے لاشون کے انبار تماشے کے لیے رہ گئے کھوپڑیان کوفیون کی بیلے کی طرح بہی جاتی تھین موج خون مین تلاطم ہوا سے غضب سے ٹھوکرین کھا کھا کے ڈبکیان لگاتی تھین

**روایت** ہے کہ جب آپکی برق شمشیر کی ڈپٹ اسپ صباسیر کی جھپٹ سے کوفیان بیوفا کی ہڈیان سیلیان سرمے کی طرح پس گئین ڈھالون مین کھال زہی تلوارون نے دانت نکال دیے ٹاپین گھوڑون کی دوڑتے دوڑتے گھس گئین تب شامیان سیاہ دل مارے خوف کے کتے کی طرح دودو ہاتھ زبان نکال کے ہانپنے لگے اس شیر دلیر کے ڈر سے تھر تھر کانپنے لگے اوسوقت شمر ملعون ایک حیلہ سوچکر خیمے کی طرف مائل ہو گیا چند آدمیون کو لیکر کے امام تشنہ کام اور خیمہ کے درمیان مین حائل ہو گیا چاہا کہ دست تعرض اہلبیت نبوت پر دراز کرے اہل خیمہ اور عابد بیمار پر بھی شمشیر رانی آغاز کرے آپ نے للکارا کہ ہان اے شیطان خیمے کیطرف کہان جاتا ہے خدا و رسول سے نہین شرماتا ہے ہم تو لڑتے ہین عورتون کا کیا گناہ ہے آج سر ہمارا نجات امتان عاصی کے لیے فی سبیل اللہ ہے ادھر آ ہمارا سر کاٹ لے ہمارے لہو کا پیاسا ہے تو اگر جا ہتا ہے پس شمر لعین نے کہا کہ اچھا اب خیمے کی طرف نہ جاؤ امام تشنہ کام کے گلے پر خنجر آبدار شمشیر خونخوار چلاؤ یکایک اشقیا نے ہر طرف سے حضرت کا محاصرہ کر لیا تلوارون کی باڑھ پر آپکو دھر لیا اوسوقت ایک پہلوان نامی موغچھون پر تاؤ دیتا ہوا آپکے مقابلے کو آیا آپنے اسپ صاعقہ سم کڑکا کے تیغ برق تڑپا کے اوسپر ہاتھ لگایا ایک نیزہ پیٹھ مین اوس مردود کے مارا اور للکار دیکر کے پشت زین سے اوٹھا لیا نیزہ سینے سے پار ہو گیا فوراً وہ شقی فی النار ہو گیا پھر ایک اور شیطان آپ پر جھپٹا للکارا اور ایک گرز زور سے پھینک کر آپکو مارا شاہزادے نے اوسکے گرز کی زد بچا کے گھوڑے کو چمکا کے ایسا خنجر مارا کہ ٹکڑی کیطرح سر اوس ناپاک کا کٹ کے تن سے پچاس قدم دور ہو گیا پھر گھوڑے کی جھپٹ مین سارا دھڑ اوسکا چکنا چور ہو گیا اسطرح وہ چستی و چالاکی سے لڑتے تھے کہ شامیان بزدل تلوار کی چمک سے گر پڑتے تھے جدھر وہ گھوڑا برق غضب قدم دھرتا تھا زمین ہلجاتی تھی اور جسپر وہ تلوار صاعقہ کردار پڑتی تھی زرہ بکتر خود چار آئینہ سوار کو کاٹتی ہوئی گھوڑے کا لہو چاٹتی ہوئی گاؤزمین کے شکم مین جا کر پل جاتی تھی اوسوقت شیر فلک باختہ ہوش ہو گیا گاؤزمین کو خواب و خور فراموش ہو گیا ہر نعرے مین دشت کربلا کے شیر تھراتے تھے جانوران دریائی مارے ہول کے فرات کنارے چلاتے تھے

کچلتا ہوا میدان رن سے نکل آیا ابھی فرات کے کنارے تھا کہ جھپکی تو خیمۂ عالی کے پاس سن سے نکل آیا لب فرات سے خیمے تک آتے آتے چار سو کفار کے سر کاٹ دیے دشت کربلا نفشون سے پاٹ دیے خدا معلوم کتنے شقی ٹاپون سے کچل گئے ادھر اودھر کی جھپیٹ مین کھندل گئے غرض آپ اوسیطرح صحیح وسالم بھوکے پیاسے خیمے مین آئے اور حضرت زینبؑ اور کلثومؑ اور شہربانوؑ نو غموم کو تسلی دے کے سکینہؑ اور عابدؑ بیمار کو گلے سے لگایا اور حضرت عابدؑ کے مونھ پر بوسے دیکر فرمایا **رباعی** بیا عابد وداعم کن بآبے آتشم بنشان ✤ کہ تیغ از استخوان بگذشت وآب از فرق وکار از جان ✤ کنارم گیر کز بویت شود جان حزین خرم ✤ سخن کوتاہ گفتارت دل غمگین شود شادان ✤ **شعر** رسولؐ پاک پر بھیج اے خدا درود وسلام ✤ علیؑ وفاطمہؑ حسنؑ وحسینؑ پر بھی مدام ✤

## شہادت حضرت شبیر محشر کا نمونہ ہے | کہ جسکے ذکر سے ناصر کلیجا مونھ کو آتا ہے

اسکے بعد آپ اہل خیمے سے وداع ہونے لگے گلے مل مل کے لوگ رونے لگے آپ نے فرمایا یہ آخری دیدار ہے اب پھر ملاقات نہوگی **رباعی** اے اہل خیمہ مین بھی مرقع مین دہر کے ✤ تصویر ہون ولے لب حسرت گزیدہ ہون ✤ غم ہون الم ہون یاس ہون سوز وگداز ہون ✤ بچھڑا ہون کاروان سے مسافر جریدہ ہون ✤ جسوقت شاہ زادۂ جان عالم نے گھوڑے کی باگ اوٹھائی آسمان کا بنا زمین ہل گئی گاؤ زمین تھرائی غرض یکہ تاز میدان کربلا شیر بن شیر خدا جناب سید الشہدا نشۂ جام شہادت سے مخمور دل نازنین سنگ عشق خدا سے چکنا چور تن تنہا مثل شیر ببر کے معرکۂ قتال مین تشریف لائے اور فرمایا ہان اے کوفیو تلوارون پر باڑھ دو اب ہم گلا کٹانے کو آئے **شعر** شکر ہے اے کوفیو اللہ کی درگاہ مین ✤ ہم گلا اپنا کٹاتے ہین خدا کی راہ مین ✤ یہ کلام سنکر پلیتون کے رخ زرد ہونے لگے سوار شط رنج مین غرق ہوئے پیادون کے ہاتھ پاؤن سرد ہونے لگے پھر فوج روسیاہ ہر طرف سے بادل کی طرح اوس ماہ مدینے پر آئی اوسوقت ذوالفقار حیدری بجلی کیطرح چمکی اشقیا پر لوہے کی بوچھار پڑی ہر طرف سے خدا کی مار پڑی چھپکار پڑی براق برق سیر کے ہنہنانے نے رعد کا کام کیا ٹاپون سے ہزارون شقی کو روند ڈالا خوب نام کیا غرض اسیطرح صف اعدا پر حملہ فرمایا اور جو مقابل ہوا قعر جہنم کو بھیجا یا جہنم واصل کیا ایک ہی ہاتھ مین فی النار کیا اور جدھر نگاہ پلٹی صف کی صف اولٹی پلک جھپکتے مین بہتیرے اشقیا کٹ گئے کشتون سے میدان اور جنگل پٹ گئے پھر تو

آپ پر گرجا للکارا لشکر یان عمر و سعد البطحی کو امامؑ کے ساتھ لڑتے دیکھکر بہت خوش ہوئے آپنے فرمایا اب شیطان کیا مجھے
تو جانتا نہین گستاخانہ چلا آتا ہی کیا مجھے پہچانتا نہین اوسنے آپکی بات کا جواب نہ دیا اور آتے ہی آپ پر وار کیا آپنے
لپک کر کے اوسکی کمر مین اس زور سے تلوار لگائی کہ وہ ملعون لکڑی کیطرح کٹ گیا دو پارہ ہو کر گھوڑے سے اولٹ گیا
غرض پھر اسیطرح جو آپکے سامنے جاتا زندہ پھر کر نہ آتا پھر تو سوارون مین ہل چل پڑی پیادون مین کھل بل پڑی سبکو
مارے ہول کے دست پردست آنے لگے بڑے بڑے پہلوان تیر انداز نیزے باز لڑے نہ بھڑے مگر فقط ذوالفقار
حیدری کی چمک سے غش کھانے لگے ہر طرح سے آنکھ چرانے لگے **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام
علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ۔ **روایت** ہی کہ اوسوقت آپکو نہایت پیاس غالب ہوئی طبیعت عالی
قطرہ آب کی طالب ہوئی پس آپنے لب فرات کا قصد فرمایا اسپ صبا رفتار کو چمکایا عمر و سعد نے کہا ہان ہان سوار و
دیکھو ایسا نہو کہ امامؑ تشنہ کام فرات کے کنارے جائین اور پانی پی آئین اسواسطے کہ اسوقت اگر ایک گھونٹ بھی
پانی پیکر پھر بھاگ موڑینگے تو والد کسیکو زندہ نہ چھوڑینگے اکیلے تن تنہا تم سبکو مار لیوینگے ایک ایک کی جنگ کے
گردن سر سے اوتار لیوینگے پھر تو فوج اعدا بادل سی اُمڈی اور امامؑ تشنہ کام اور آب فرات کے درمیان مین حائل ہو گئی
ہر جانب سے جیغہ تیغ اور تیر کا برسا کے قتل سبط نبیؐ پر مائل ہو گئی ناگاہ لفظ ہان آپکے دہن سے نکل گیا پھر تو اسپ
برق رفتار کاوے کی راہ کاٹ کے تینون صفون کو اعدا کی پھاڑتا ہوا تیر کی طرح سن سے نکل گیا بجلی کیطرح جدھر
چمکا سیاہ رو سیاہ بادل کیطرح پھٹ گئی صاعقہ کے مثال جسپر کڑکا دل بھڑکا کلیجا دھڑکا لشکری اودھر اودھر
ہٹ گئے پھر تو گھوڑے کو بحر فرات مین ڈالا حوصلہ دل کا نکالا پھر آب فرات سے ایک چلو پانی لیکر چاہا کہ پیکر
جان تازہ کرین میدان جنگ مین جاکر قوت بے اندازہ کرین ناگاہ پیاس ننھے ننھے بچون حضرت قاسمؑ علی اکبرؑ
علی اصغرؑ کی یاد آگئی دل سرد ہو گیا کلیجے مین سیخ گرم سی گڑ گئی پس سب پانی کو ہاتھ سے پھینک دیا اور ایک
قطرہ بھی نہ پیا اور کسطرح پیتے منظور الٰہی تو یون تھا کہ تین دن کے بھوکے پیاسے راہ حق مین جی جان نثار کرین
اور اس روزہ کو شب کے وقت اپنے جد امجد کے ساتھ میوے اور شراب بہشتی سے افطار کرین اور اشقیا فرات کے
گھاٹ پر آب کی گھات مین بادل کیطرح جمے تھے قریب نہ آتے تھے ایک تیر کے پلے پر تھے تھے پھر آپنے گھوڑے کو
کہا ہان بہادر ناگاہ وہ براق برق سیر بجلی کیطرح چمکا بدلی کی مثال فوج اعدا کو پھاڑتا ہوا سیکڑون کو ٹاپون سے

ہلنے لگی زمین ✤ ماہی کو زلزلے سے نہ اکدم فراغ تھا ✤ باجوں کی غل سے شیر فلک بد دماغ تھا ✤ جولان کیا تو پھر کسی
جا فرس تھما ✤ پھر آگیا کہیں کہیں جما کہیں جما ✤ میدان سے دل مین فوج ستمگر کے جا پڑا ✤ مانند شیر قلب مین لشکر
کے جا پڑا ✤ پہلے پہل تمیم رو سیاہ شام کا سردار مقابلے کو آگے آیا آپ نے ایک ہی وار مین اوس لئیم کو نار جہنم مین پہونچایا
پھر تو ایسی جم کر لڑائی ہوئی ایسی نبرد آزمائی ہوئی کہ شیران صف شکن تھرائے گاؤ زمین کہ پاؤن اوکھڑ گئے عرش سے فرش تک جنبش ہوئی
آسمان کے چند کنگرے جھڑ گئے جسپر تیغ دودم اوٹھائی موت سر پر آگئی چہرہ اشقیا پر مردنی چھا گئی واہ ری شمشیر برق
غضب قہر رب جسکے سر پر پڑی ایک ہی وار مین گھوڑے اور سوار دونون کو کاٹا پھر بجلی کیطرح ساتون طبق زمین سے
پار ہوگا و زمین کا لہو چاٹا وہی سر اشقیا کا جو خود مین تھا نظر پھیری تو ابھی گود مین تھا جسپر لپک کے ایک وار کیا
بلا مبالغہ ایک کو دو دو کو چار کیا **مطلع** ہر جا لپک لپک کے جو وہ شعلہ رو گئی ✤ میدان مین مثل برق چمک
چار سو گئی ✤ تصویر مرگ پھرتی تھی دشمن کے سامنے ✤ غل تھا ارے نہ جائیو ناگن کے سامنے ✤ اور ٹوٹتے تھے
اوسکے دم سے شرارے ادھر اودھر ✤ گرتے تھے ٹوٹ ٹوٹ کے تارے ادھر اودھر ✤ ہر ضرب مین تنون سے
زمین پاٹتے ہوئے ✤ میدان مین پھرتے جاتے تھے سر کاٹتے ہوئے ✤ دلاوران شام جب آپکی پھرتی پر نگاہ کرتے
تھے واہ واہ کرتے تھے پھر تو لشکر عمر و سعد مین آپکا رعب چھا گیا ہر شقی دلاور تھرا گیا سپاہ رو سیاہ کے مونھ پر ہوائیان
اوڑنے لگین بغلین جھانکنے لگے ادھر اودھر بھاگنے کے لیے باگین مڑنے لگین بڑے بڑے دلاور حسرت کے ناخن
سے مونھ نوچنے لگے بھاگنے کی راہ سوچنے لگے پہلوانان شام کے ہول سے چہرے زرد ہوگئے مارے خوف کے ہاتھ پاؤن
سرد ہوگئے باہم کہنے لگے ارے بھاگ چلو آبرو گئی تو گئی جی تو رہے گا لہو کا نالا بدن سے تو نہ بہے گا ناگاہ عمر و سعد
بد نہاد نے دیکھا کہ آہ آہ انبوہ فوج ڈانوان ڈول ہوگئی لشکریون کے دل مین ہول ہوگئی یہ سن میدان مین آکر للکارا
اور بآواز بلند سپاہ پر نعرہ مارا کہ دلاورو میدان جنگ مقام ننگ و نام ہے شیران دلاور کا یہی کام ہے لڑنے بھڑنے کا
جوانون یہی سن ہے ایکدن تو مرنا ہی ہے دنیا مین زندگی چار دن ہے ناگاہ یزید البطحی نے لشکر کو للکارا کہ ہان اے کوفیان
بزدل کیا دل کو اوچاٹ کرتے ہو دیکھو تو ہم اکیلے کیا کام کرتے ہین میدان جنگ مین اپنا کیا نام کرتے ہین اور
اس البطحی شقی کی دلاوری ملک شام اور عراق اور مصر اور روم مین مشہور تھی نزدیک ہی نہین دور دور تھی غرض وہ
البطحی زبردست ڈیل ڈول مین مثل فیل مست خنجر آبدار ہاتھ مین لیے میدان مین آتے ہی پکارا بڑی آواز سے

ہوا پر اور مر گئے سامنے آپکے آکر ادھر اودھر مر گئے آخر اسیطرح وہ وہ تیر شامیون کا کہ جس سے سپر فلک بھٹ جاتا تھا
وہ آپکے جسم اطہر کے آگے آکر کے اوچٹ جاتا تھا پھر تو جو آگے آیا ایک ہی وار مین مار لیا سر اوسکا مثل خیار تر کے اوتار لیا
اسیطرح جتنے نامرد آپکے سامنے آتے تھے شمشیر آبدار کے گھاٹ پار ہو جاتے تھے **نظم** بجلی کی جست شیر کی آمد
ہوا کا زور ٭ قدرت کا کسیل قہر کی طاقت بلا کا زور ٭ کہ آب کا وشعلہ فشانی دکھاتے تھے ٭ پانی مین آگ آگ مین پانی
دکھاتے تھے ٭ لاکھون کا خون کرنے کو ہان تھی نہین نہ تھی ٭ ہر جا تھی اور پوچھو کہان تھی کہین نہ تھی ٭ اسکے بعد
آپ خیمے مین آئے اور حضرت سجاد کو گلے سے لگائے **رباعی** در اے پردہ نشینان و کودک بیمار ٭ نماند ہیچ کسے
دیگر از تبار حسینؑ ٭ حسینؑ گریہ کنان در وداع فرزندان ٭ ستادہ شکر بجد در انتظار حسینؑ ٭ **شعر**
رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ٭ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ٭ **روایت** ہے کہ اسکے بعد آپنے
پھر میدان کا قصد فرمایا ناگاہ ایک اندھڑ طوفان نظر آیا پھر اوسمین سے ایک شخص مہیب بصورت غریب و شکل عجیب
گھوڑے پر سوار نکل آیا اور پیادہ ہو کر بڑی تعظیم سے سلام مسنون بجا لایا آپ نے جواب سلام دیکر پوچھا کہ اے نیکبخت
تم کون ہو کہان سے آتے ہو کہ ایسے وقت مین مظلومان بیچارہ اور غریبان آوارہ کے ساتھ شرط شفقت بجا لاتے ہو
اوسنے عرض کی یا ابن رسول اللہ ہمارا نام زعفر ہے ہم پریون کے سردار ہین غلام رسولؐ پروردگار اور حیدر کرار ہین میرے
پاس لشکر بیشمار ہے حکم ہو تو ابھی کوفیون کی سیاہ روسیاہ کو تہ و بالا کر دون ایک ہی وار مین مار لون مونھ سب کا کالا
کر دون آپنے فرمایا کہ تم جسم لطیف ہو وہ تمکو نہ دیکھین گے تم اونکو دیکھ دیکھ مارو گے یہ ظلم کی بات ہے اور یہ تو نوشتہ
تقدیر ہے ٹل نہین سکتا گردون اور تلوار خدا کے ہات ہے زعفر نے کہا اگر حکم ہو تو ابھی آدمی کی صورت بن جاؤن شمشیر
قدرت ہاتھ مین لیکر کے اشقیا کے سامنے تن جاؤن آپنے فرمایا اے زعفر خدا تجھے جزاے خیر دے ہم کئی دن کے
بھوکے پیاسے ہین آج نانا جان کے ساتھ ہمکو افطار کرنا ہے تشنہ لب شربت شہادت پیکر ضروری مرنا ہے سو تم اللہ پھر جاؤ
لڑنے کا خیال دل مین نہ لاؤ زعفر مجبور ہو کر پھر گیا اور وہ غبار نظر سے غائب ہو گیا **روایت** ہے کہ اسکے بعد
آپ خیمے سے پھر میدان مین گھوڑا دوڑاتے ہوئے لشکریان عمر و سعد گھبرائے آسمان و زمین دونون تھرائے **نظم**
برپا تھا وان یہ شور کہ گونجا ادھر سے شیر ٭ اے سرکشان شام لڑائی مین کیا ہے دیر ٭ فرماکے یہ امامؑ نے گھوڑا کھڑا
کیا ٭ ایکجا سمٹ کے ہو گئے دو لاکھ اشقیا ٭ تیغین کھچین بلند ہوے گرز آہنین ٭ گھوڑون کی جست و خیز سے

دیکھکے ذوالفقار حیدری کو لمعوا عدا کا پلا کے گا و زمین کو ہلا کے آخر اپنا گلا کاٹینگے سو انشاء اللہ آب کوثر ایک قطرہ نہ پاوگے
کھڑے جہنم میں چلے جاوگے بہتر آدمیوں کو تو تمنے مار ڈالا ستر سے اوتار ڈالا اب بھی اگر خدا سے ڈرتے ہو تو جان سے
کچھ خوف کرتے ہو تو مجھے چھوڑ دو کہ کسی ملک کو چلا جاؤں اور پھر اسطرف کبھی نہ آؤں اور اگر تمکو ہمارے مارنے ہی کا
ارادہ ہے تو بسم اللہ ہمارا سر تمھارا خنجر ہم بہر حال راضی برضا ہین شاکر بقضا ہین **شعر** بوچھار جو تیرون کی بھی برساوگے
ہمپر ۔ مولی کی قسم دیکھیو ہم اُف نکرینگے ۔ **روایت** ہے کہ یہ تقریر دلپذیر برقت انگیز و درد آمیز امام مظلوم کی
کوفیان سنگدل سُنکر سوزآہ سے جل بھنکر موم کیطرح پگھلنے لگے آتش برق غضب الٰہی سے ڈرکر شمع جمال پر آپکے
پروانے کیطرح جلنے لگے آپکی بیکسی پر رونے لگے اشک سے دامن بھگونے لگے رو رو آپکے سامنے ہاتھ جوڑنے لگے
آپکے چھوڑ دینے کی صلاح ٹھہرائی میدان قتل سے گھوڑے کی باگ موڑنے لگے شمر وغیرہ اشقیانے دیکھا کہ اب کام
بگڑنے چاہتا ہے شام ہین عین دوپہر کو نشان حسینی گرنے چاہتا ہے آخر کوفیون پر خنجر آبدار چمکایا اور یزید کے خوف سے
ڈراکر بہت دھمکایا اور متفق ہوکر کہا کہ یا امام شنہ کام جبتک آپ یزید کی بیعت پر لب نہ ہلائینگے واللہ ہم آپکو نہ چھوڑینگے
اور نہ ایک قطرہ پانی پلائینگے امام نے فرمایا ہم تو اتمام حجت کرچکے مرنے پر جی دھر چکے اچھا میدان مین آؤ آمنا سامنا
جوانی کا دکھاؤ عمر و سعد نے دیکھا کہ خدا خیر کرے سارے کوفے والے امام کی بات سنکر رو رہے ہین اونکی تنہائی پر اشک
ہو رہے ہین آخر اوسنے لشکر کے درمیان سے گھوڑا چمکایا اور کوفیون کو دھمکایا کہ ہان امام حسینؑ کو بات کرنے نہ دو
اظہار کرامات کرنے نہ دو اب انکو گھیر کر مار لو راہ حق سے مونھ پھیر کر گردن اوتار لو پھر تو طبل جنگ کا بجنے لگا ہر شقی
اپنے اپنے تن پر سلاح جنگ سجنے لگا شامیان سیاہ رو ساز جنگ درست کرنے لگے کوفیان بدخو قتل نبیؐ زادے پر
کمر کو چست کرنے لگے لشکر عمر و سعد بدنہاد کے آگے سقے آبپاشی کرکے گھڑی گھڑی پانی بھر گئے پھر فوج کی فوج
کوفیان ہیوفا میدان کارزار مین آکر تھم گئے جیب و درست قرینے سے جم گئے آگے آگے ہراول پیچھے سوارون کے
پیدل غرض عمر و سعد نے قرینے سے سیاہ رو سیاہ کو جادیا گھوڑون کے پیچھے سے ٹھاٹھ دم سے دم سم سے سم کو ملادیا
پھر وہ شیطان باوز بلند گرجا للکارا کہ ہان اے کوفیان مردان امام حسینؑ کیا دیکھتے ہو ایکبار متفق ہوکر اسکو للکارو اور حملہ کرکے ہر طرف سے ایکبار تیر بارونا گاہ کوفیان بیوفا نے راہ حق سے مونھ موڑے اور بیکدم آپکو تک کر
قریب پندرہ ہزار کے سن سن تیر چھوڑے مگر بسبب کرامت آپکے آپ پر یا آپکے گھوڑے پر ایک تیر بھی نہ آیا سب تیر

دیکھکر کوفیان روباہ صفت کے ہاتھ پاؤن پھول گئے اس شیر دلیر کی ڈپٹ گھوڑے کی جھپٹ کے سامنے ساری چوکڑی بھول گئے عمر و سعد ملعون آپ کو دیکھکر آتش رشک سے جل گیا مونھہ پر ہوائیان چھٹنے لگین رنگ چہرے کا بدل گیا بہرحال جب آپ میدان مین آئے تو یہ غزل زبان پر لائے **غزل** جد من خیر الوری فاضلترین انبیاست ✤ آفتاب اوج عزت شمع جمع اصفیاست ✤ منقبتہائے پدر گر بر شمارم روزیست ✤ دُر درج لافتی و بدر برج ہل اتی است ✤ مادرم خیر النساؓ فرزند خاص مصطفیٰؐ ✤ بر کمال او کلام بضعۃ منی گواست ✤ وز برادر گر بپرسی ہست شاہ دین حسنؑ ✤ آنکہ سبط مصطفیٰؐ و نور چشم مرتضیٰ ست ✤ ہست عم جعفر طیار کاندر باغ خلد ✤ دائما پرواز او با آشیان کبریاست ✤ حمزہ سرخیل شہیدان باشدم عم پدر ✤ اینچنین اصل و نسب در جملہ عالم کراست ✤ اے ستمگاران بسختی جملہ خویشان مرا ✤ قتل کردید این چہ آئین ست این طغیان کراست ✤ وین زمان بہر ہلاک من کمر بربستہ اند ✤ کشتن من در کدامین مذہب ملت رواست ✤ تشنہ لب فتندیاران و من از بے میروم ✤ در قیامت حضرت حق حاکم ما شماست ✤ **روایت** ہے کہ اسکے بعد آپنے روبرو لشکر عمر و سعد کے کھڑے ہوکر اتمام حجت کے واسطے اور بنظر اسکے کہ شاید اللہ کسیکو ہدایت کرے اور لشکر عمر و سعد سے نکل آوے اور میرے ساتھ ہوکر شہادت پاوے بفصاحت تمام فرمایا کہ اے لوگون تم لوگون نے ہمکو خطوط بھیجکے بلوایا اور بلا گناہ میرے سارے عزیزون کا لہو میرے روبرو مثل ندی دریا کے بہایا اب بھی زنار کفر کو توڑو تعلی کی نلو سرکشی چھوڑو راہ راستی پر آؤ میرے خون ناحق سے ہاتھ اوٹھاؤ دیکھو ہم ساقی کوثر مالک بحر و بر کے نواسے ہین مگر تین دن سے قطرہ آب کے پیاسے ہین خون جگر پیتے ہین آہ سرد بھر بھر کسی طرح جیتے ہین ہم وہی حسینؑ ہین کہ جبرئیلؑ امین بحکم رب العالمین بہشت سے میوے لالا کر ہمکو کھلاتے تھے ہمارا جھولا فرشتے جھولاتے تھے ہم جب اودای ہوتے تو نانا ہمین کاندھے پر چڑھاکر ٹہلاتے تھے باتون مین ادھر ادھر میرا جی بہلاتے تھے امان جان دھوپ مین کبھی جانے ندیتی تھین گرد ملال چہرے پر آنے ندیتی تھین ہم کبھی روتے تھے تو اپنے کلیجے مین سات لیتی تھین آنکھین ڈبڈبا آتین تو میرے آنسو کو اپنی زبان سے چاٹ لیتی تھین آہ آہ ہم وہی حسینؑ ہین کہ اعدا ہر طرف سے میرے خون پینے کو بیچین ہین اے کوفیو دیکھو ہمکو تو نشہ شہادت کا چڑھا آتا ہے شوق وصال مین دریا کی طرح دل اُمڈا آتا ہے تلوار کے زور سے شراب شہادت تمھارے ہاتھ سے چھین کر ہم پی جائینگے اُمنگ جوانی کا ٹھنگ شمشیر زنی کا

کردے نامۂ اعمال کو اونکے حرف خطا و جرم سے صاف کردے خداوندا ساری امتون پر کرم کیجیو شونگی محشر اور آتش دوزخ سے
اونکو نجات دیجیو پھر اسطرح دیر تک عجیب کیفیت طاری رہی زخمون سے سیلاب خون جاری دل مین شکر حق زبان پر براے
بخشائش امت کی طلبگاری رہی پھر تو رونگٹے رونگٹے سے دیدۂ شوق بنکر مشاہدۂ جمال مطلق مین آپ سہو محو ہوگئے
نہ تو زخمون کی خبر رہی نہ قاتل کا خیال نہ عزیزون کے کٹنے کی پروا اور نہ فکر سر رہی **رباعی** اے تشنہ کربلا شہید
اکبر ✤ سیراب گلوے تو ز آب خنجر ✤ تو آب نیافتی ز دست است ✤ امت ز تو آب خواہ روز محشر ✤ **روایت**
کہ جب آپ عرش زین سے فرش زمین پر تشریف لائے آہ کے نعرے عرش سے آئے اور آسمان و زمین دونون
تھرا گئے پھر دس سوار عمر و سعد بہادر کے پیادہ ہوکر بارادۂ قتل آپکے پاس ننگی تلوار کھینچے ہوے آئے اور ہر شخص یہی
چاہتا تھا کہ پہلے ہمین امام تشنہ کام کا سر کاٹکر عمر و سعد بہادر کے پاس لیجائین تاکہ انعام اور خلعت پائین جو آگے
آتا تھا مارے خوف اور شرم کے تلوار چلا نہین سکتا پیچھے کو ہٹ جاتا تھا اوسوقت ایک شخص اور ننگی تلوار لیے آیا
آپنے اوسے دیکھکر فرمایا کہ تو ہٹ جا واللہ تو مجھے مار نہین سکتا سرتن نازک سے اوتار نہین سکتا میرا مارنے والا سفید
داغ والا ہوگا مجھے افسوس آتا ہے کہ تو بفایدہ عذاب دوزخ مین گرفتار ہوگا وہ شخص رونے لگا اور کہا یا ابن رسول اللہ
آپ اس حال کو پہونچ گئے لیکن پھر بھی ہم لوگون کا غم کھاتے ہین اور نہین چاہتے کہ کوئی دوزخ مین جاے خنجر غضب
الہی کسی کے سر پر چلے پھر اوس شخص نے وہی تلوار جو واسطے قتل امام تشنہ کام کے کھینچی تھی ہاتھ مین اوسیطرح لیے
عمر و سعد کے پاس دوڑا ہوا گیا عمر و سعد نے کہا کیا آیا ہے امام حسینؑ کو مارا اوسنے کہا نہین اے ملعون مین تیرے
قتل کے لیے آیا ہون پس عمر و سعد پر اوسنے تلوار چلائی فوجون ان عمر و سعد دوڑے اور اوسپر ہر جانب سے تیر چلانے لگے
اوسنے باواز بلند پکارا یا حضرت امام حسینؑ مجھے لوگ آپکے کوے محبت مین مارتے ہین میری گردن اوتارتے ہین آپ
گواہ رہین قیامت کے دن مجھے بھولنا نہین مدد کرم فرمانا اپنے شہیدان لشکر کے ساتھ بہشت مین لیجانا آپنے
اوسی جگہ سے آواز دی کہ شاباش ہان ہان ایسا ہی کرونگا **بیت** چون بر سر کوے مہر من کشتہ شوی ✤
از عہدۂ خون بہا برون آیم من ✤ **شعر** رسول پاک پہ بھیج ای خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پہ بھی مدام ✤
**روایت** ہے کہ پھر اسکے بعد جو جو شخص آپکے قتل کو آتا آپ آنکھ کھولکر اوسکو دیکھتے وہ مارے شرم کے
پھر جاتا اور جسوقت آپ پشت زین سے فرش زمین پر جھکے تو دوپہر ڈھل چکی تھی اور اول وقت ظہر کا تھا

محرم عاشورے کے دن جسدن جناب حضرت امام حسینؑ شہادت پانے والے تھے اوس روز دوپہر کے قبل ایک بزرگ نے
خاتون جنت جناب حضرت اقدس اطہر مطہر بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کو خواب مین دیکھا کہ بہت سی عورتون کے
ساتھ میدان کربلا مین تشریف لائی ہین اور دامن مبارک کو کمر شریف مین باندھے ہوے اوس مقام کو کہ جناب حضرت
امام حسینؑ وہان شہادت پاوینگے اپنی آستین مبارک سے بہار رہی ہین اور رو رو کر آب دیدہ سے اوس زمین پر چھڑکاؤ
مار رہی ہین اوس بزرگ نے پوچھا کہ یا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے خاتون قیامت اے ملکہ روز محشر
یہ کون مقام ہے اسے آپ کیون بہار رہی ہین فرمایا کہ آج میرا نور عین حسینؑ تیم مارا اسی جگہ پر سووینگا اسی مقام پر
شہید ہووینگا **نظم** رخے کہ بوسہ گہ شاہ انبیا باشد ✤ بخاک وخون شدہ پنہان کجا روا باشد ✤ کسیکہ چشمہ
کوثر عطاے جدو پست ✤ بدشت کرب وبلا تشنہ لب چرا باشد ✤ روا بود کہ جگر گوشۂ رسول خدا ✤ فتادہ غرقہ
بخون سر زتن جدا باشد ✤ **روایت** ہے کہ جب آپ نے زخم پر زخم کھائے تب گھوڑے سے بنظر اسکے کہ خاص
سواری کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے ایسا نہو کہ اشقیا اسپر بھی تیر چلاوین پشت زین سے اوتر آئے ناگاہ
تیر ایک لعین کا حضرت کے نالو سے پار ہوگیا آپ زمین پر گرے پھر اوسوقت آپ نے بسبب غلبۂ پیاس کے لب تک
ہاتھ اوٹھاکے ایک کوزے پانی کا اشارہ کیا کسی نے وقت اخیر سمجھکر لادیا ہنوز ایک قطرہ پانی لب خشک تک نہ پہونچا تھا
کہ ایک جہنمی نے آپکے چہرۂ نورانی پر ایسی تلوار ماری کہ پیالہ پانی کا ہاتھ سے گر گیا **رباعی** زین بعد خامہ را ہوس گفتگو
نماند ✤ دل چاک چاک گشت کہ جائے رفو نماند ✤ لب تشنہ رفت ساقی کوثر ازین جہان ✤ اے آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند
**روایت** ہے کہ اسکے بعد آپ قبلہ رو ہو بیٹھے اور حق تعالی کے ساتھ راز و نیاز ہونے لگا بخشایش امتان
عاصی کا قصہ آغاز ہونے لگا نہ تو اپنے زخمون کا خیال اور نہ سر کٹنے کا ملال اور نہ گھر لٹ جانے کی فکر اور نہ قاتل
و مقتول کا ذکر رو رو کر فرمانے لگے کہ خداوندا حسینؑ اپنے یار و دیار سے دور ہوا اور سارا بدن اوسکا زخمون سے
چور ہوا سارے خویش و اقارب اوسکے کٹ گئے لاشون سے جنگل اور میدان پٹ گئے دیکھ ہر ہر زخم سے فوارۂ
خون جاری ہے اور اب میرے سر اوتارنے کی طیاری ہے سو خداوندا حسینؑ فقط بخشایش امتان عاصی کے لیے یہ سب
صدمے سہ گیا یہ سب کچھ ہوا پر ایکبار بھی آہ نہ کی امت کا خیال کرکے کلیجے کو تھام کر رہ گیا سو خداوندا تجھے
قسم ہے میرے رخ پر خون غمگین اور ریش پر خون خونین اور کفن رنگین کی کہ میرے نانا جان کی امت کے گناہ کو معاف

جب گھوڑا پھراتا تھا عمر وسعد ہلجون مارے خوف کے تھراتا تھا مست ہاتھی کی طرح جب جھومتا تھا شیر فلک گردن جھکا کر اوسکا
قدم چومتا تھا اس شان و شوکت سے رن مین ٹہلتا تھا کہ زمین ہلتی تھی آسمان دہلتا تھا آخر لڑتے لڑتے آپکو پیاس کا غلبہ ہوا
زبان مین کانٹے پڑ گئے کاٹتے کاٹتے ذوالفقار آبدار کے جوہر جھڑ گئے پھر آپ نے گھوڑا جھکایا اور بجرفرات مین آئے
ایک چلو پانی اوٹھایا اوسوقت اہلبیت اطہار اور عابدؑ بیمار کی پیاس یاد پڑگئی پانی پھینک دیا طبیعت بگڑ گئی پس میدان مین
آئے اور پھر اپنی بہادری کے جوہر دکھائے عمر وسعد شقی نے کہا کہ ہان پہلوانون اب کیا دیر ہے ایک آدمی بھوکا پیاسا تم سبکو
چکر دے رہا ہے کیا اندھیر ہے مانا کہ یہ جوان شیر ہے دلیر ہے مگر بھوکا پیاسا زخمون سے چور لکھو کھا ہرن کی چوکڑی گم کیے ہے کیا مانگا
پھیر ہے پھر تو چارون طرف سے تیرون کی بوچھار آنے لگی ہر جانب سے تلوارون کی مار آنے لگی آہ آہ ہر طرف سے باران میغ
تیغ بیدریغ برستا تھا اور ساقی کوثر کا فواسہ قطرۂ آب کو ترستا تھا پھر تو مارے زخمون کے سارا جسم پرزے پرزے اور چور چور
ہو گیا حتی کہ نبی کا اہل علی کا نونہال پشت زین پر بیٹھنے سے مجبور ہو گیا ہائے ہائے وہ فوج کا پتلا اقارب صدمت کا ڈھالا
ہوا آہ آہ وہ بوٹا سا قد آغوش ناز کا پالا ہوا افسوس اول نازنین بدن پر جو بہشت کی گلاب کی پتی سے بھی ناز کرتا تھا
بہتر زخم کاری سے ہر زخمون سے خون کا فوارہ چلتا تھا فرشتگان ارض و سما یہ حال دیکھکر روتے تھے آسمان دہلتا تھا

**نظم** جب تڑپنے لگا وہ سرو سا قامت رن مین ✤ صاف ظاہر ہوے آثار قیامت رن مین ✤ چرخ ہلتا تھا
زمین خوف سے تھراتی تھی ✤ نعرۂ آہ حسینا کی صدا آتی تھی ✤ **روایت** ہے کہ اسکے بعد کسی شقی کا تیر پیشانی انور پر
ایسا لگا کہ تمام چہرہ لہو سے تر بتر ہو گیا آپنے وہ تیر اپنی پیشانی سے کھینچکر پھینک دیا خون کا فوارہ چلنے لگا آپ اوسوقت
بار بار موضع پر ہاتھ پھیرتے تھے اور ہاتھ مین لہو لے کے مونھ اور سر پر ملتے تھے اور فرماتے کہ آج نانا جان کے
حضور مین اسطرح لہولہان جاؤنگا علی مرتضیٰؓ شیر خدا کو اسطرح رخسارۂ خون آلود اپنا دکھاؤنگا امان جان کو انبار نگین
پیرہن اور خونین کفن دکھاکے رولاؤنگا کہ آپکے بعد امتون نے آپکی میرا یہ حال کیا سارے جسم کو پرزے پرزے اور دشت
کربلا کو میرے لہو سے لال کیا **نظم** دریاے فتنہ موج زد و دشمنان چو سیل ✤ خود را بران امام وفادار ریختند ✤
پہاے بلبلان سخنگوے سوختند ✤ خونہاے طوطیان شکر خوار ریختند ✤ ہر میوہ کہ بود ز بستان مرتضیٰؓ ✤ ہمچون
شگوفہ بر سر ہر خار ریختند ✤ آن سرو بوستان امامت زپا فتاد ✤ حوران سرشک برگل رخسار ریختند ✤ مرغان
کربلا زبے تابی حسینؑ ✤ خون برلب فرات زمنقار ریختند ✤ **روایت** ہے راحت القلوب مین لکھا ہے کہ ذوالجناح

اتنے کٹے کہ لہو لہان خنجر آبدار کا گھاٹ ہو گیا اتنے مرے کہ دل کوفیون کا زندگی سے اوچاٹ ہو گیا تیغ مصری معرکون کے غول کے غول کو مٹھے نوالے کی طرح چٹ کر گئی سمر قندیون کے دانت کھٹے ہوے شامیون کے چھکے چھوٹ گئے عراقیون کو عرق آنے لگے کوفیون کے دل ٹوٹ گئے بات کی بات مین خون کے ندی نالے بہ گئے لاشون کے انبار تماشے کے لیے رہ گئے کھوپڑیان کوفیون کی بلبلے کی طرح بہی جاتی تھین موج خون مین تلاطم ہوا سے غضب سے ٹھوکرین کھا کھا کے ڈبکیان لگاتی تھین

**روایت** ہے کہ جب آپکی برق شمشیر کی ڈپٹ اسپ صبا سیر کی جھپٹ سے کوفیان بیوفا کی ہڈیان سیسلیان سمر کی طرح پس گئین ڈھالون مین کھال زہی تلوارون نے دانت نکال دیے ٹاپین گھوڑون کی دوڑتے دوڑتے گھس گئین تب شامیان سیاہ دل مارے خوف کے کتے کی طرح دو دو ہاتھ زبان نکال کے ہانپنے لگے اس شیر دلیر کے ڈر سے تھر تھر کانپنے لگے اوسوقت شمر ملعون ایک حیلہ سوچکر خیمے کی طرف مائل ہو گیا چند آدمیون کو لیکر کے امام تشنہ کام اور خیمہ کے درمیان مین حائل ہو گیا چاہا کہ دست تعرض اہلبیت نبوت پر دراز کرے اہل خیمہ اور عابد بیمار پر بھی شمشیر رانی آغاز کرے آپ نے للکارا کہ ہان اے شیطان خبیث کیطرف کہان جاتا ہے خدا و رسول سے نہین شرماتا ہے ہم تو لڑتے ہین عورتون کا کیا گناہ ہے آج سر ہمارا نجات امتان عاصی کے لیے فی سبیل اللہ ہے ادھر آ ہمارا سر کاٹ لے ہمارے لہو کا پیاسا ہے تو آکر چاٹ لے پس شمر لعین نے کہا کہ اچھا اب خیمے کی طرف نہ جاؤ امام تشنہ کام کے گلے پر خنجر آبدار شمشیر خونخوار چلاؤ یکایک اشقیا نے ہر طرف سے حضرت کا محاصرہ کر لیا تلوارون کی باڑھ پر آپکو دھر لیا اوسوقت ایک پہلوان نامی مونچھون پر تاؤ دیتا ہوا آپکے مقابلے کو آیا آپنے اسپ صاعقہ سم کڑکا کے تیغ برق تڑپا کے اوسپر ہاتھ لگایا ایک نیزہ پیٹھ مین اوس مردود کے مارا اور للکار کے پشت زین سے اوٹھا لیا نیزہ سینے سے پار ہو گیا فوراً وہ شقی فی النار ہو گیا پھر ایک اور شیطان آپ پر جھپٹا للکارا اور ایک گرز زور سے پھینک کر آپکو مارا شاہزادے نے اوسکے گرز کی زد بچا کے گھوڑے کو چمکا کے ایسا خنجر مارا کہ کمر کی کیطرح سر اوس ناپاک کا کٹ کے تن سے پچاس قدم دور ہو گیا پھر گھوڑے کی جھپٹ مین سارا دھڑ اوسکا چلنا چور ہو گیا اسطرح وہ جیتی و چالاکی سے لڑتے تھے کہ شامیان بزدل تلوار کی چمک سے گر پڑتے تھے جدھر وہ گھوڑا برق غضب قدم دھرتا تھا زمین ہلجاتی تھی اور جسپر وہ تلوار صاعقہ کردار پڑتی تھی زرہ بکتر خود چار آئینہ سوار کو کاٹتی ہوئی گھوڑے کا لہو چاٹتی ہوئی گاؤ زمین کے شکم مین جا کر پل جاتی تھی اوسوقت شیر فلک باختہ ہوش ہو گیا گاؤ زمین کو خواب و خور فراموش ہو گیا ہر نعرے مین دشت کربلا کے شیر تھراتے تھے جانوران دریائی مارے ہول کے فرات کنارے چلاتے تھے

کچلتا ہوا میدان رن سے نکل آیا ابھی فرات کے کنارے تھا کہ لک چھپکی تو خیمۂ عالی کے پاس سن سے نکل آیا لب فرات سے خیمے تک آتے آتے چار سو کفار کے سر کاٹ دیے دشت کربلا نعشون سے پاٹ دیے خدا معلوم کتنے شقی ٹاپون سے کچل گئے ادھر اودھر کی جھپٹ مین کھندل گئے غرض آپ اوسیطرح صحیح وسالم بھوکے پیاسے خیمے مین آئے اور حضرت زینبؑ اور کلثومؑ اور شہربانوؑ نے مغموم کو تسلی دے کے سکینہؑ اور عابدؑ بیمار کو گلے سے لگایا اور حضرت عابدؑ کے مونھ پر بوسے دیکر فرمایا ؎ رباعی یا عابد و داغم کن با بے آتشم بنشان ✤ کہ تیغ از استخوان بگذشت و آب از فرق و کار از جان ✤ کنارم گیر کز بویت شود جان حزین خرم ✤ سخن کوتاہ تا غمگین شود دشمن شاد دوستان ✤ شعر رسول پاک پر بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤

## شہادت حضرت شبیر محشر کا نمونہ ہے | کہ جسکے ذکر سے ناصر کلیجا مونھ کو آتا ہے

اسکے بعد آپ اہل خیمے سے وداع ہونے لگے گلے مل مل کے لوگ رونے لگے آپ نے فرمایا یہ آخری دیدار ہے اب پھر ملاقات نہوگی ؎ رباعی اے اہل خیمہ مین بھی مرقع مین دہر کے ✤ تصویر ہون ولے لب حسرت گزیدہ ہون ✤ غم ہون الم ہون یاس ہون سوز و گداز ہون ✤ بچھڑا ہون کاروان سے مسافر جریدہ ہون ✤ جسوقت شاہ زادۂ جان عالم نے گھوڑے کی باگ اوٹھائی آسمان کانپا زمین ہل گئی گاؤ زمین تھرائی غرض یکہ تاز میدان کربلا شیر بن شیر خدا جناب سید الشہدا فشۂ جام شہادت سے مخمور دل نازنین سنگ عشق خدا سے چکنا چور تن تنہا مثل شیر ببر کے معرکۂ قتال مین تشریف لائے اور فرمایا ہان اے کوفیو تلوارون پر باڑھ دو اب ہم گلا کٹانے کو آئے ؎ شعر شکر ہے اے کوفیو اللہ کی درگاہ مین ✤ ہم گلا اپنا کٹاتے ہین خدا کی راہ مین ✤ یہ کلام سنکر پلیتنون کے رخ زرد ہونے لگے سوار شط رنج مین غرق ہوئے پیادون کے ہاتھ پاون سرد ہونے لگے پھر فوج روسیاہ ہر طرف سے بادل کی طرح اوس ماہ مدینے پر آئی اوسوقت ذوالفقار حیدری بجلی کیطرح چمکی اشقیا پر لوہے کی بوچھار پڑی ہر طرف سے خدا کی مار پڑی چھٹکار پڑی براق برق سیر کے ہنہنانے نے رعد کا کام کیا ٹاپون سے ہزارون شقی کو روندڈالا خوب نام کیا غرض اسیطرح صف اعدا پر حملہ فرمایا اور جو مقابل ہوا قعر جہنم کو پہونچایا جسپر وار کیا ایک ہی ہاتھ مین فی النار کیا اور جدھر نگاہ پلٹی صف کی صف اولٹی پلک جھپکنے مین بہتیرے اشقیا کٹ گئے کشتون سے میدان اور جنگل پٹ گئے پھر تو

آپ پر گرجا للکارا لشکر یان عمر وسعد الطبجی کو امامؑ کے ساتھ لڑتے دیکھکر بہت خوش ہوئے آپنے فرمایا اے شیطان کیا مجھے تو جانتا نہین گستاخانہ چلا آتا ہی کیا مجھے پہچانتا نہین اوسنے آپکی بات کا جواب نہ دیا اور آتے ہی آپ پر وار کیا آپنے لپک کر کے اوسکی کمر مین اس زور سے تلوار لگائی کہ وہ ملعون لکڑی کیطرح کٹ گیا دو پارہ ہو کر گھوڑے سے اولٹ گیا غرض پھر اسیطرح جو آپکے سامنے جاتا زندہ پھر کر نہ آتا پھر تو سوارون مین ہل چل پڑی پیادون مین کھل بل پڑی سیکڑو ملاے ہول کے دست پر دست آنے لگے بڑے بڑے پہلوان تیر انداز نیزے باز لڑے نہ بھڑے مگر فقط ذوالفقار حیدری کی چمک سے غش کھانے لگے ہر طرح سے آنکھ چرانے لگے **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ٭ علی و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ٭ **روایت** ہی کہ اوسوقت آپکو نہایت پیاس غالب ہوئی طبیعت عالی قطرہ آپ کی طالب ہوئی پس آپنے لب فرات کا قصد فرمایا اسپ صبا رفتار کو چمکایا عمر وسعد نے کہا ہان ہان سوار دیکھو ایسا نہو کہ امامؑ تشنہ کام فرات کے کنارے جائین اور پانی پی آئین اسواسطے کہ اسوقت اگر ایک گھونٹ بھی پانی پیکر پھر بھاگ موڑینگے تو واللہ کسیکو زندہ نہ چھوڑینگے اسکیلئے تن تنہا تم سبکو مار لیوینگے ایک ایک کی چنگر کے گردن سر سے اوتار لیوینگے پھر تو فوج اعدا بادل سی اُمڈی اور امامؑ تشنہ کام اور آب فرات کے درمیان مین حائل ہو گئی ہر جانب سے خنجر تیغ اور تیر کا برسا کے قتل سبط نبیؐ پر مائل ہو گئی ناگاہ لفظ ہان آپکے دہن سے نکل گیا پھر تو اسپ برق رفتار کاوے کی راہ کاٹ کے تینون صفون کو اعدا کی پھاڑتا ہوا تیر کی طرح سن سے نکل گیا بجلی کیطرح جدھر چمکا سیاہ رو سیاہ بادل کیطرح پھٹ گئی صاعقہ کے مثال جسپر کڑکا دل بھڑکا کلیجا دھڑکا لشکری اودھر اودھر ہٹ گئے پھر تو گھوڑے کو بحر فرات مین ڈالا حوصلہ دل کا نکالا پھر آب فرات سے ایک چلو پانی لیکر چاہا کہ پیکر جان تازہ کرین میدان جنگ مین جاکر قوت بے اندازہ کرین ناگاہ پیاس تھے بچون حضرت قاسمؑ علی اکبرؑ علی اصغرؑ کی یاد ہو گئی دل سرد ہو گیا کلیجے مین سیخ گرم سی گڑ گئی پس سب پانی کو ہاتھ سے پھینک دیا اور ایک قطرہ بھی نہ پیا اور کسطرح پیتے منظور الٰہی تو یون تھا کہ تین دن کے بھوکے پیاسے راہ حق مین جی جان نثار کرین اور اس روزہ کو شب کے وقت اپنے جد امجد کے ساتھ میوے اور شراب بہشتی سے افطار کرین اور اشقیا فرات کے گھاٹ پر آب کی گھات مین بادل کیطرح جمے تھے قریب نہ آتے تھے ایک تیر کے پتے پر تھے تھے پھر آپنے گھوڑے کو کہا ہان بہادر ناگاہ وہ براق برق سیر بجلی کیطرح چمکا بدلی کی مثال فوج اعدا کو پھاڑتا ہوا سیکڑون کو ٹاپون سے

ہلنے لگی زمین ✤ ماہی کو نزلے سے نہ اکدم فراغ تھا ✤ باجون کی غل سے شیر فلک بد دماغ تھا ✤ جولان کیا تو پھر کسی
جا فرس تھما ✤ پھر آگیا کہین کہین جما کہین جما ✤ میدان سے دل مین فوج ستمگر کے جا پڑا ✤ مانند شیر قلب مین لشکر
کے جا پڑا ✤ پہلے پہل تمیم رو سیاہ شام کا سردار مقابلے کو آگے آیا آپ نے ایک ہی وار مین اوس لئیم کو نار جہنم مین پہونچایا
پھر تو ایسی جم کر لڑائی ہوئی ایسی نبرد آزمائی ہوئی کہ شیران صف شکن تھرائے گاؤ زمین کر پاؤن اوکھر گئے عرش سے فرش تک جنبش ہوئی
آسمان کے چند کنگرے جھڑ گئے جسپر تیغ دو دم اوٹھائی موت سر پر آگئی چہرۂ اشقیا پر مردنی چھا گئی واہ ری شمشیر برق
غضب قہر رب جسکے سر پر پڑی ایک ہی وار مین گھوڑے اور سوار دونون کو کاٹا پھر بجلی کیطرح ساتون طبق زمین سے
پار ہو گا و زمین کا لہو چاٹا وہی سر اشقیا کا جو خود مین تھا نظر پھیری تو ابھی گود مین تھا جسپر لپک کے ایک وار کیا
بلا مبالغہ ایک کو دو دو کو چار کیا **نظم** ہر جا لپک لپک کے جو وہ شعلہ رو گئی ✤ میدان مین مثل برق چمک
چار سو گئی ✤ تصویر مرگ پھرتی تھی دشمن کے سامنے ✤ غل تھا ارے نہ جائیو ناگن کے سامنے ✤ اوڑتے تھے
اوسکے دم سے شرارے ادھر ادھر ✤ گرتے تھے ٹوٹ ٹوٹ کے تارے ادھر ادھر ✤ ہر ضرب مین تنون سے
زمین پاٹتے ہوئے ✤ میدان مین پھرتے جاتے تھے سر کاٹتے ہوئے ✤ دلاوران شام جب آپکی پھرتی پر نگاہ کرتے
تھے واہ واہ کرتے تھے پھر تو لشکر عمر و سعد مین آپکا رعب چھا گیا ہر شقی دلاور تھرا گیا سپاہ رو سیاہ کے مونھ پر ہوائیان
اوڑنے لگین بغلین جھانکنے لگے ادھر ادھر بھاگنے کے لیے باگین مڑنے لگین بڑے بڑے دلاور حسرت کے ناخن
سے مونھ نوچنے لگے بھاگنے کی راہ سوچنے لگے پہلوانان شام کے ہول سے چہرے زرد ہو گئے مارے خوف کے ہاتھ پان
سرد ہو گئے باہم کہنے لگے ارے بھاگ چلو آبرو گئی تو گئی جی تو رہے گا لہو کا نالا بدن سے تو نہ بہے گا ناگاہ عمر و سعد
بد نہاد نے دیکھا کہ آہ اتبوخ فوج ڈانوان ڈول ہو گئی لشکریون کے دل مین ہول ہو گئی بس میدان مین آکر للکارا
اور بآواز بلند سپاہ پر نعرہ مارا کہ دلاورو میدان جنگ مقام ننگ و نام ہے شیران دلاور کا یہی کام ہے لڑنے بھڑنے کا
جوانون یہی سن ہے اکیدن تو مرنا ہی ہے دنیا مین زندگی چار دن ہے ناگاہ یزید البطحی نے لشکر کو للکارا کہ ہان اے کوفیان
بزدل کیا دل کو اوچاٹ کرتے ہو دیکھو تو ہم اکیلے کیا کام کرتے ہین میدان جنگ مین اپنا کیا نام کرتے ہین اور
اس ابطحی شقی کی دلاوری ملک شام اور عراق اور مصر اور روم مین مشہور تھی نزدیک ہی نہین دور دور تھی غرض وہ
ابطحی زبردست ڈیل ڈول مین مثل فیل مست خنجر آبدار ہاتھ مین لیے میدان مین آتے ہی پکارا بڑی آواز سے

ہوا پر اور مرگئے سامنے آپکے آکر ادھر ادھر مڑ گئے آخر اسیطرح وہ وہ تیر شامیون کا کہ جس سے سپر فلک پھٹ جاتا تھا
وہ آپکے جسم اطہر کے آگے آکر کے اوچٹ جاتا تھا پھر تو جو آگے آیا ایک ہی وار مین مار لیا سر اوسکا مثل خیار تر کے اوتار لیا
اسیطرح جتنے نامرد آپکے سامنے آتے تھے شمشیر آبدار کے گھاٹ پار ہو جاتے تھے **نظم** بجلی کی جست شیر کی آمد
ہوا کا زور ٭ قدرت کا کھیل قہر کی طاقت بلا کا زور ٭ گہ آب گاہ شعلہ فشانی دکھاتے تھے ٭ پانی مین آگ آگ مین پانی
دکھاتے تھے ٭ لاکھون کا خون کرنے کو ہان تھی نہین نہ تھی ٭ ہر جا تھی اور پوچھو کہان تھی کہین نہ تھی ٭ اسکے بعد
آپ خیمے مین آئے اور حضرت سجاد کو گلے سے لگائے **رباعی** در اے پردہ نشینان و کودک بیمار ٭ نماند ہیچ کسے
دیگر از تبار حسینؑ ٭ حسینؑ گریہ کنان در وداع فرزندان ٭ ستادہ لشکر بیحد در انتظار حسینؑ ٭ **شعر**
رسول پاک پہ بھیجے اے خدا درود و سلام ٭ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ٭ **روایت** ہے کہ اسکے بعد آپنے
پھر میدان کا قصد فرمایا ناگاہ ایک اندھڑ طوفان نظر آیا پھر اوسمین سے ایک شخص مہیب بصورت غریب و شکل عجیب
گھوڑے پر سوار نکل آیا اور پیادہ ہو کر بڑی تعظیم سے سلام مسنون بجا لایا آپ نے جواب سلام دیکر پوچھا کہ اے نکبخت
تم کون ہو کہان سے آتے ہو کہ ایسے وقت مین مظلومان بیچارہ اور غریبان آوارہ کے ساتھ شرط شفقت بجا لاتے ہو
اوسنے عرض کی یا ابن رسول اللہ ہمارا نام زعفر ہے ہم پریون کے سردار ہین غلام رسولؐ پروردگار اور حیدر کرار ہین میرے
پاس لشکر بیشمار ہے حکم ہو تو ابھی کوفیون کی سیاہ روسیاہ کو تہ و بالا کر دون ایک ہی وار مین مارلون مونھ سبکا کالا
کر دون آپنے فرمایا کہ تم جسم لطیف ہو وہ تمکو نہ دیکھین گے تم انکو دیکھ دیکھ مارو گے یہ ظلم کی بات ہے اور یہ تو نوشتہ
تقدیر ہے ٹل نہین سکتا گردن اور تلوار خدا کے ہات ہے زعفر نے کہا اگر حکم ہو تو ابھی آدمی کی صورت بن جاؤن شمشیر
قدرت ہاتھ مین لیکر کے اشقیا کے سامنے تن جاؤن آپنے فرمایا اے زعفر خدا تجھے جزاے خیر دے ہم کئی دن کے
بھوکے پیاسے ہین آج نانا جان کے ساتھ ہمکو افطار کرنا ہے تشنہ لب شربت شہادت پیکر ضروری مرنا ہے سو تم اللہ بھر جاؤ
لڑنے کا خیال دل مین نہ لاؤ زعفر مجبور ہو کر پھر گیا اور وہ غبار نظر سے غائب ہو گیا **روایت** ہے کہ اسکے بعد
آپ خیمے سے پھر میدان مین گھوڑا دوڑاتے لائے لشکریان عمر و سعد گھبرائے آسمان و زمین دونون تھرائے **نظم**
برپا تھا وان یہ شور کہ گونجا ادھر سے شیر ٭ اے سرکشان شام لڑائی مین کیا ہے دیر ٭ فرما کے یہ امامؑ نے گھوڑا کھڑا
کیا ٭ اکیجا سمٹ کے ہو گئے دو لاکھ اشقیا ٭ تیغین کھچین بلند ہوے گرز آہنین ٭ گھوڑون کی جست و خیز سے

دیکھکے ذوالفقار حیدری کو لیکر اعدا کا پیاسے کا گلا کاٹینگے سو انشاء اللہ آب کوثر ایک قطرہ نہ پاوگے
کھڑے جہنم میں چلے جاوگے بہتر آدمیوں کو تو تمنے مار ڈالا ستر سے اوتار ڈالا اب بھی اگر خدا سے ڈرتے ہو نا جان سے
کچھ خوف کرتے ہو تو مجھے چھوڑ دو کہ کسی ملک کو چلا جاؤں اور پھر اسطرف کبھی نہ آؤں اور اگر تمکو ہمارے مارنے ہی کا
ارادہ ہے تو بسم اللہ ہمارا سر تمھارا خنجر ہم بہر حال راضی برضا ہین شاکر بقضا ہین **شعر** بوچھار جو تیرون کی بھی برساوگے
ہمپر ✣ مولی کی قسم دیکھیو ہم اُف نکرینگے ✣ **روایت** ہے کہ یہ تقریر دلپذیر رقت انگیز درد آمیز امام مظلوم کی
کوفیان سنگدل سنکر سوزآہ سے جل بھنا موم کیطرح پگھلنے لگے آتش برق غضب الٰہی سے ڈر کر شمع جمال پر آپ کے
پروانے کیطرح جلنے لگے آپکی بیکسی پر رونے لگے اشک سے دامن بھگونے لگے رو رو آپکے سامنے ہاتھ جوڑنے لگے
آپکے چھوڑ دینے کی صلاح ٹھہرائی میدان قتل سے گھوڑے کی باگ موڑنے لگے شمر وغیرہ اشقیانے دیکھا کہ اب کام
بگڑنے چاہتا ہے شام ہین عین دوپہر کو نشان حسینی گڑنے چاہتا ہے آخر کوفیون پر خنجر آبدار چمکایا اور یزید کے خوف سے
ڈرا کر بہت دھمکایا اور متفق ہو کر کہا کہ یا امام شنہ کام جبتک آپ یزید کی بیعت پر لب نہ ہلائینگے واللہ ہم آپکو نہ چھوڑینگے
اور نہ ایک قطرہ پانی پلائینگے امام نے فرمایا ہم تو اتمام حجت کر چکے مرنے پر جی دھر چکے اچھا میدان مین آؤ امنگ
جوانی کا دکھاؤ عمر و سعد نے دیکھا کہ خدا خیر کرے سارے کوفے والے امام کی بات سنکر رو رہے ہین اونکی تنہائی پر متاسف
ہو رہے ہین آخر اونسے لشکر کے درمیان سے گھوڑا چمکایا اور کوفیون کو دھمکایا کہ ہان امام حسینؑ کو بات کرنے نہ دو
اظہار کرامات کرینگے نہ دو اب انکو گھیر کر مار لو راہ حق سے مونھ پھیر کر گردن اوتار لو پھر تو طبل جنگ کا بجنے لگا ہر شقی
اپنے اپنے تن پر سلاح جنگ سجنے لگا شامیان سیاہ رو ساز جنگ درست کرنے لگے کوفیان بدخو قتل نبیؐ زادے پر
کمر کو جیت کرنے لگے لشکر عمر و سعد بدنہاد کے آگے سقے آبپاشی کر گئے گھڑی گھڑی پانی بھر گئے پھر فوج کی فوج
کوفیان ہیوفا میدان کارزار مین آکر تھم گئے جیب و راست قرینے سے جم گئے آگے آگے ہراول پیچھے سوارون کے
پیدل غرض عمر و سعد نے قرینے سے سیاہ رو سیاہ کو جا دیا گھوڑون کے پیچھے سے بھاؤ دم سے دم سم سے سم کو ملا دیا
پھر وہ شیطان باآواز بلند گرجا للکارا کہ ہان اے کوفیان مردان امام حسینؑ کیا دیکھتے ہو ایکبار متفق ہو کر کے اس شیر کو
للکارو اور حملہ کرنے کے ہر طرف سے ایکبار تیر برساؤ ناگاہ کوفیان بیوفا نے راہ حق سے مونھ موڑے اور بیکدم آپکو تک کر کے
قریب پندرہ ہزار کے سن سن تیر چھوڑے مگر بسبب کرامت آپکے آپ پر یا آپکے گھوڑے پر ایک تیر بھی نہ آیا سب تیر

دیکھکر کوفیان روباہ صفت کے ہاتھ پاؤن پھول گئے اس شیر دلیر کی ڈپٹ گھوڑے کی جھپٹ کے سامنے ساری چوکڑی بھول گئے
عمر و سعد ملعون آپ کو دیکھکر آتش رشک سے جل گیا مونھہ پر ہوائیان چھوٹنے لگین رنگ چہرے کا بدل گیا بہرحال جب
آپ میدان مین آئے تو یہ غزل زبان پر لائے **غزل** جد من خیر الوری فاضلترین انبیاست ✤ آفتاب اوج عزت
شمع جمع اصفیاست ✤ منقبتہائے پدر گر بر شمارم روزیست ✤ دُر درج لافتی و بدر برج ہل اتی است ✤
مادرم خیر النساؓ فرزند خاص مصطفیٰ ✤ بر کمال او کلام بضعۃ منی گواست ✤ وز برادر گر بپرسی ہست شاہ دین حسنؑ ✤
آنکہ سبط مصطفیٰ و نور چشم مرتضیٰ ست ✤ ہست عم جعفر طیار کاندر باغ خلد ✤ دائما پرواز او تا آشیان کبریاست ✤
حمزہ شیر خیل شہیدان باشدم عم پدر ✤ اینچنین اصل و نسب در جملہ عالم کراست ✤ اے ستمگاران بخجتی جملہ خویشان
مرا ✤ قتل کردید این چہ آئین ست این طغیان کراست ✤ وین زمان بہر ہلاک من کمر بربستہ اند ✤ کشتن من
در کدامین مذہب ملت رواست ✤ تشنہ لب فرزندان یاران و من از بے میروم ✤ در قیامت حضرت حق حاکم ما
شماست ✤ **روایت** ہے کہ اسکے بعد آپنے روبرو لشکر عمر و سعد کے کھڑے ہو کر اتمام حجت کے واسطے
اور منتظر اسکے کہ شاید اللہ کسیکو ہدایت کرے اور لشکر عمر و سعد سے نکل آوے اور میرے ساتھ ہو کر شہادت پاوے
بفصاحت تمام فرمایا کہ اے لوگون تم لوگون نے ہمکو خطوط بھیجکے بلوایا اور بلا گناہ میرے سارے عزیزون کا لہو میرے
روبرو مثل ندی دنالے کے بہایا اب بھی زنار کفر کو توڑو و تعلی کی نلو سرکشی چھوڑو و راہ راستی پر آؤ میرے خون ناحق سے
ہاتھ اوٹھاؤ دیکھو ہم ساقی کوثر مالک بحر و بر کے نواسے ہین مگر تین دن سے قطرہ آب کے پیاسے ہین خون جگر
پیتے ہین آہ سرد بھر بھر کسی طرح جیتے ہین ہم وہی حسینؑ ہین کہ جبرئیلؑ امین بحکم رب العالمین بہشت سے میوے
لا لا کر ہمکو کھلاتے تھے ہمارا جھولا فرشتے جھولاتے تھے ہم جب اودس ہوتے تو نانا ہمین کاندھے پر چڑھا کر
ٹہلاتے تھے باتون مین ادھر اودھر میرا جی بہلاتے تھے امان جان دھوپ مین کبھی جانے نہ دیتی تھین گرد
ملال چہرے پر آنے نہ دیتی تھین ہم کبھی روتے تھے تو اپنے کلیجے مین سات لیتی تھین آنکھین ڈبڈبا آتین تو
میرے آنسو کو اپنی زبان سے چاٹ لیتی تھین آہ آہ ہم وہی حسینؑ ہین کہ اعدا ہر طرف سے میرے خون پینے کو
بیچین ہین اے کوفیو دیکھو ہمکو تو نشہ شہادت کا چڑھا آتا ہے شوق وصال مین دریا کی طرح دل اُمڈا آتا ہے ہم
تلوار کے زور سے شراب شہادت تمھارے ہاتھ سے چھین کر ہم پی جائینگے اُمنگ جوانی کا ڈھنگ شمشیر زنی کا

کھانے لگو تو میری بھوک مت بھولیو اور جب کبھی کوئی روز نوبت فاقہ کی آوے تو وہ میرے ننھے ننھے بچون کے فاقے کو یاد کرکے
شکم سیر ہو جاوے اور جب پانی پیو تو میری پیاس میری تڑپ میری خشکی زبان ولب میری تشنہ کامی یاد کیجیو **نظم** چون آب
خوش خورید بحسرت کنید یاد ✤ از سوز سینہ وجگر خونچکان من ✤ وز جوے دیدہ چشمۂ خونین روان کنید ✤ از بہر آب
داران سرور روان من ✤ آب فرات کف دہید بر سر سنگ زد ✤ وقتیکہ تشنہ شد لب شکر فشان من ✤ ناصر من کہتا ہون
تجھے بات ایک کام کی ✤ پانی پیو تو یاد کرو پیاس امام کی ✤ **روایت** ہے کہ اسکے بعد آپنے پوشاک عربی زیب
تن کرکے عمامۂ نبوی سر انور پر دھرکے اور سب ہتھیار سے آراستہ ہوکے ڈھال حضرت امیر حمزہ کی زیب پشت فرمائی نیزہ
ہاتھ مین لیا اور ذوالفقار حیدری مونڈھے سے لٹکائی پھر وہ گھوڑا غضب کا پرکالا وہ کوڑا قالب بلا کا ڈھال آگے
آیا آپنے گھوڑے کی لگام تھام کے اہل خیمے سے متوجہ ہوکر فرمایا **نظم** اینک آمد نوبت من الوداع ✤ الوداع
اے عترت من الوداع ✤ زود دلہائے شما خواہد شدن ✤ سوزناک از فرقت من الوداع ✤ اوسوقت خیمۂ اطہر
مین ایسا شور قیامت برپا ہوا کہ دلون پر بجلی تڑپ گئی گلون پر تیغ خونخوار چل گئی کلیجا مونھ تک آیا جان نکل گئی حضرت
شہر بانو رضی اللہ عنہا مغموم اور زینب وکلثوم رضی اللہ عنہما رو رو کر فرمانے لگین آہ اے جان عالم اے امام مکرم اسوقت آپ مدت کی
اس تورٹے جاتے ہین کبھی ہم کو یہان میدان مین کس پر چھوڑے جاتے ہین آہ کیسی کمر ٹوٹ گئی اب کیا تدبیر کرین تقدیر
پھوٹ گئی واویلا آج آسمان ہمکو توڑتا ہے وامصیبتا عمر بھر کا اب ساتھ چھوٹتا ہے افسوس مرتے دم آپ کچھ ہمین سہارا
دے نہ چلے یہان پر ساتھ لائے مگر ساتھ لے نہ چلے اب بھائی کھکر ہم کسکو پکارینگے کہان جاکے سر پٹکینگے
واحسرتا ہم لوگون مین ایسا کون ہے جو برق ستم کا مارا نہین کیا کہیے اس میدان مین کسیکا آسرا نہین تنکے کا سہارا نہین
آپنے سبکو صبر وتسلی دیکے فرمایا **شعر** آسرا سب سے ہے بہتر آسرا اللہ کا ✤ اور سہارا سب سے بہتر ہے رسول اللہ کا ✤
پھر فرمایا اب مرنے پر دل سینے پر سل دھرکے تم سبکو خدا کے سپرد کرتا ہون کہ بیکسون کا وہی وکیل کارساز ہے **بیت** سمجھ
اور محرم راز ہے **بیت** کہکے یہ خانۂ زین پر ہوے روفق افزا ✤ دل کو شوق اجل اور پیش نظر روے قضا ✤ واہ رے شوق
ترا واہ رے تسلیم ورضا ✤ لب پہ تھا صل علی ورد زبان شکر خدا ✤ ہن بگڑا کہ عجب صاحب شمشیر آیا ✤ غل ہوا لشکر
روباہ مین وہ شیر آیا ✤ **روایت** ہے کہ جب آپ میدان کارزار مین آئے آسمان وزمین تھرانے اور لشکر یزید
عمر وسعد کا تو یہ ڈول ہوا کہ مارے خوف کے پیٹ دبگ کی طرح کھولنے لگا دل گھبراہٹ سے ہولنے لگا شیر کی

پاؤن اوسکا لغزش کھاتا ہی بے اختیار ہوکر دوڑے اور حضرت سجادؑ کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا اے سخت جگر اے نور بصر بیماری
مین کہان جاتے ہو اور بدنصیب مغموم کو اپنا داغ کیون دکھاتے ہو واللہ اللہ اے عابدؑ پھر چلیو دنیا مین میری نسل فقط تمھین
سے باقی رہیگی اور نسل تمھاری قیامت تک منقطع نہوگی پھر چلو نانا جان ہمپر خفا ہونگے کہ تم نے سبکا گلا کٹا دیا عابدؑ بیمار کو
بھی باقی نرکھا میری نسل منقطع کردی تشنہ کامان اہلبیت کے لیے ایک کو بھی ساقی نرکھا آجبی تمکو بہت بہت صدمے
اوٹھانے ہین عمر بھر ہمارے غم کھانے ہین غرض آپ حضرت عابدؑ کا ہاتھ پکڑکے خیمے مین لے آئے اور تعزیتین معرفت حق
اور علم مطلق کی جو سینہ بسینہ چلی آتی تھین اونکو دین اور بہت سی وصیتین کین اور فرمایا اے عابدؑ ہم تم شفقت و
الفت مری مبنی ہر اہل بیت پر ✤ بعد میرے رکھیو تم بھی بلکہ اس سے بیشتر ✤ یہ امانت اب تمھین سونپون ہون اے
جان حسینؑ ✤ اتباع مصطفیٰ ملحوظ رکھیو نور عین ✤ بے پدر ہونیکا غم دل پر نکلنے نہو ✤ رنج تنہائی نہ آوے زینہار
کلثومؑ کو ✤ پنجہ اعدا سے آخر صبر مین ہو مخلصی ✤ رفتہ رفتہ تا وطن تم لوگ پہونچوگے کبھی ✤ واقعات کربلا کیجو حضور
جد بیان ✤ آئے جب نوبت ہماری اسقدر کھیو وہان ✤ گو بہ تن از بار گاہت بسکہ دور افتادہ ام ✤ لیکن از جان
ہمچنان سر بر درت بنہادہ ام ✤ **روایت** ہی کہ اسکے بعد آپنے حضرت امام زین العابدینؑ کو گلے سے لگاکر فرمایا
کہ اے یتیم پدر اے غریب پدر اے بیکس و تنہا میرے بعد میرے نانا جان کی امتون کو اور میرے ماں باپ کے دوستدارون کو
کہنا کہ امام حسینؑ نے تمکو سلام کہا ہی اور فرمایا ہی کہ اے محبان حسینؑ جب کبھی مسافر غریب کا ذکر سنو تو میری غریبی و بیکسی یاد
کیجیو اور جب کوئی مرجاوے یا کسی شہید کا نام آوے تو میری شہادت میری ساری دنیا کی اولٹن کو یاد کرکے جی کو سکین
دیجیو اور جب تم لوگ بستر خواب سے اوٹھکر جامہ زیب تن کرو تو ذرا اوسوقت خیال میرا خونین پیرہن رنگین کفن کرو اور
جسکے رگ پر فصاد نشتر لگاوے تو اوسوقت وہ شخص میرے گلے پر خنجر چلنے کو یاد لاوے اور تم لوگون مین جس کسیکا پیارا بیٹا
آگے آوے اوسوقت وہ میرے قاسم پیارے علی اکبرؑ دولارے کو یاد لاوے اور جو کوئی بی بی میری ماں فاطمہ زہراؑ کی پیاری
اپنے شیر خوار بچے کو گود مین لیکر دودھ پلاوے تو وہ میری آنکھون کے تارے علی اصغرؑ بن دودھ کے مارے کو
یاد کرکے آنکھون سے آنسو بہاوے اور جس کسیکو کچھ درد و مصیبت پیش آوے تو وہ کربلا کی میری مصیبت یاد لاوے اور
جسکو کوئی دولت و ثروت اور شادی کے اپنے دل کو شاد کرے تو وہ اوسوقت ذرا میرا رنج و غم بھی یاد کرے اور جب خویش و
اقارب دوست آشنا کے ساتھ مجتمع ہو و یا نماز باجماعت پڑھو تو میری تنہائی اور پریشانی کو کربلا کی ذرا سوچو اور جب کھانا

نمیتوانم کرد ✣ کہ می نویسم و مغسول می شود فی الحال ✣ زآہ و نالہ حکایت نمیتوانم کرد ✣ کہ صد گرہ بزبان می فتد بوقت مقال ✣ آہ آہ آج نگری مدینے کی سونی ہوئی جاتی ہے آہ آہ مصیبت قیامت سے بھی دونی ہوئی جاتی ہے کیا کروں سینے پر سل دھر کے کلیجے کو تھام کے مسوس کر کے قلم ماتم رقم اوٹھاتا ہوں محبان امام حسینؑ کو خاک پر مرغ بسمل کی طرح لٹاتا ہوں

**شعر** نالے پیہم دل سے اب آنے لگے ✣ حضرت دل شاید اب جانے لگے ✣ **روایت** ہے کہ جب سارے احباب و مردان اہلبیت گلا کٹا کٹا کے بحر عدم مین بہ گئے فقط جان عالم امام معظمؑ اور حضرت عابد بیمار رہ گئے اوسوقت آپ حضرت سجادؑ اور سکینہؑ معظمہؑ کی تیمی اور بیکسی اور حضرت زینبؑ اور کلثومؑ کی غریبی اور بے بسی کو دیکھکر ضبط گریہ نہ کر سکے آہ سرد کے نعرے جگر گرم کے شرارے عرش تک پہونچانے فرشتگان ارض و سما اور ارواح انبیا کو تڑپائے

**غزل** اے دریغا دیدۂ انصاف گر بینا بُدے ✣ سبط پیغمبر چرا در کربلا تنہا بُدے ✣ بر غریبی حسینؑ و درد او بگریستے ✣ حضرت خیر النسا گر دران صحرا بُدے ✣ کے توانستے کشیدن تیغ در دوشش کسے ✣ گر علی مرتضیٰؑ با ذوالفقار آنجا بُدے ✣ فاطمہؑ اوحسرت اندوہ آن لب تشنگان ✣ جامہ بر تن چاک کردے گر دران غوغا بُدے ✣ گر حسنؑ بودے دران صحرائے پر کرب و بلا ✣ از غم و سوز برادر والہ و شیدا بُدے ✣ **روایت** ہے کہ پھر تو جیسے جیسے دن بڑھنے لگا نشہ عام شہادت کا چڑھنے لگا آخر آپ شوق شہادت مین سرشار اور الست ہو گئے محو وصال ساقی الست ہو گئے نہ تو دیس چھوٹنے کا خیال نہ گھر بار لٹنے کا ملال نہ خویش و اقارب کے کٹ جانیکا غم اور نہ تخت سلطنت کے اولٹ جانیکا دل پر الم نہ بھوک پیاس کی شکایت اور نہ بجز قاتل اور سر کٹانے کے اور کسی بات کی زبان پر حکایت حتی کہ مارے شوق کے کلیجا دو ہاتھ اوچھلنے لگا عشق دیرینہ بھڑکا دل و جگر کا سینے کو چٹکیون سے کوئی مسلنے لگا آخر نہایت خوش ہو کر اسپ صبا رفتار پر سوار ہو کر کے تن تنہا عزم میدان کا فرمایا جناب حضرت امام زین العابدینؑ بستر بیماری پر بلبل تصور کیطرح پڑے نرگس بیمار سے آنسو بہا بہا کے ریحان رسولؐ اور نونہال بتولؑ کا مونھ تکتے تھے مگر مارے ضعف و الم اور کثرت رنج و غم کے اوٹھ نہین سکتے تھے جب دیکھا کہ پدر بزرگوار تن تنہا میدان کو چلے جاتے ہین اور اب بجز میرے کوئی باقی نرہا پس آواز بلند نعرۂ الا اللہ مار کے بشواری تمام اوٹھ کھڑے ہوے اور نیزہ ہاتھ مین اوٹھایا اور آپ پر قربان ہونے کو رن کی طرف قدم بڑھایا مگر ضعف کے مارے قدم اوٹھتا نہ تھا ہانپتے جاتے تھے شدت بیماری سے کانپتے جاتے تھے ناگاہ امام کی نظر پڑگئی کہ فرزند بیمار نور چشم دلدار رن مین باپ پر فدا ہونے کو جاتا ہے اور ضعف و ناتوانی سے

زمین پر گرنے نہ دیا روتے ہوئے خیمے کی طرف رخ کیا اور حضرت شہربانوؑ کو بلا کے علی اصغرؑ کی نعش کو انکی گود مین دھر دیا اور فرمایا لو علی اصغرؑ کو بھی اشقیا نے آب خنجر آبدار پلایا اب دست خاص سے ساقی کوثر کے شیر جنت ہم اسے پلائینگے **مثنوی** سنتے ہی یہ کلام ہوش رہا ✤ رہ گئین دل مسوس کر اپنا ✤ شہ کا مونھہ دیکھکر بحسرت و یاس ✤ رو کے کہنے لگین یہ روکے بے آس ✤ شاہزادہ تو مر گیا افسوس ✤ کوہ غم دل پہ دھر گیا افسوس ✤ علی اصغرؑ مرے مین تیرے نثار ✤ صدقے ماں تیرے اے غریب دیار ✤ نکیا عہد بھی وفا تو نے ✤ مجھ ستمکش سے کی دغا تو نے ✤ اب دولہن کسکی بیاہ لاؤنگی ✤ کسکو دولہا مین اب بناؤنگی ✤ کون ماں کہکے اب پکاریگا ✤ قبر مین مجکو کون اوتاریگا ✤ فرط غم سے وہ مادر غم کوش ✤ ایسی روئین کہ ہو گئین بیہوش ✤ شاہ کو بھی غش آیا اونکے ساتھہ ✤ رہ گئے دھر کے سینے پر وہ ہاتھہ ✤ ساتھہ روتی تھین زینبؑ و کلثومؑ ✤ جان کھو کھو کے ہوتی تھین مغموم ✤ اب زیادہ اس سے اگر حضرت شہربانوؑ کی مصیبت اور غم کا حال اور حضرت زینبؑ و کلثومؑ کے دل کا ملال اور حضرت سکینہؑ کی بھائی کے واسطے بیقراری اور حضرت عابد بیمار کی گریہ وزاری تحریر مین آوے تو مجلس سامعین ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوے **نظم** لیے تھین لاش اصغرؑ شہربانوؑ ✤ اور کہتی تھین شہا اسکو جلا دو ✤ جہان سے چاہو تم اصغر کو لا دو ✤ و یا سر پر مرے خنجر چلا دو ✤ پڑا ہے آہ خالی انکا جھولا ✤ لٹا کر انکو اے شاہا جھلا دو ✤ **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤

| | |
|---|---|
| صدائے طرفہ تو دیتے ہوئے جبریل جاتے تھے | کہ بھاگو اشقیا شبیر خود لڑنے کو آتا ہے |

آہ اے ناصر آہ اے ناصر اب یہان سے واقعہ قیامت نما اور ماجرائے فلک درہوش ربا یعنی ذکر شہادت خاص شہید کربلا محصور عسا کر اعدا نور چشم مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و سرور سینۂ مرتضی قتیل خونین پیرہن شہید رنگین کفن عین فرات مین خشک لب تیر بارانی بلا سے جان بلب پر کالہ پر کالہ جگر در کنار دور از یار و دیار جان عالم سلطان کونین سیدنا حضرت امام حسینؑ شروع ہوتا ہے جسکو سنکر رونگٹا رونگٹا بدن کا روتا ہے کاتب کو سکتا ہے قلم مصیبت کا غذ کا مونھہ تکتا ہے نہ قائل کو تاب گویائی ہے اور نہ سامع کو قوت شنوائی ہے آہ آہ کیا کیجیے آنکھون سے آنسو پیاپے چلا آتا ہے افسوس کس طرح لکھیے سوز غم اور آہ و الم سے کاغذ و قلم جلا جاتا ہے **قطعہ** زدست گریہ کتابت

آہ علی اصغرؓ کئی دن سے پیاسے ہین بھوکے ہین ہم کیا کھلائین کیا پلائین دودھ تک تو سوکھے ہین ماہی بے آب کی طرح دھوپ مین تڑپتے ہین مارے پیاس کے رونے کی تاب نہین گود مین پڑے سر دھنتے ہین شدت گرمی سے زبان نکالے ہین لب کھولے ہین بن آگ کے مگر کباب ہے چھاتی مین پھپھولے ہین اگر اعدا اسوقت ایک چلو بھی پانی اس طفل شیر خوار پر ترس کھاکر دیوین تو علی اصغرؓ کی جان بچ جاوے فی الحمدہ دم اوسکا پلٹ آوے جان عالم امامؑ مکرم نے حضرت علی اصغرؓ کو گود مین اوٹھالیا اور چھاتی سے لگا لیا اور درود پڑھ پڑھ کے دم کرتے ہوے ہر دم دم سرد بھرتے ہوے اعدا کے سامنے آئے اور فرمایا اے کوفیان بیوفا ماشاء اللہ تم نے تو یہان بلاکر کربلا کے تولے پر بضبۂ مرغ کی طرح ہم سبکو خوب تل ڈالا اپنے دل کا حوصلہ نکالا خون کی ندیان بہادین نعشین ٹاپون سے کچل ڈالین عابد بیمار شیر خدا کا محض بیمار لاعلاج ہے دوا کو کون پوچھے کہ قطرۂ آب کو محتاج ہے تم مین ہر شخص آب فرات سے سیراب ہے اور ہمارے خیمہ مین آب ہان بھی گوہر نایاب ہے ریت کی گرمی سے تلوے جلتے ہین ہمان صبا رفتار ایک قدم نہین چلتے ہین یہ دشت کربلا ہے یا کورۂ آہنگران ہے جو ریت ہے وہ نشتر رگ جان ہے یہ دوپہر کے تڑاقے کی دھوپ اوسپر طرہ یہ ریت گرما گرم پر آہ سرد بھر بھر پیاسون کی دیدہ دھوپ جو یہان تپھر ہے وہ انگارا ہے جو شرر ہے وہ پیاس کا مارا ہے جب ہوا چلتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ تنور گرم سے بھاپ نکلتی ہے ٹھیکریان انگارے سی دہکتی ہین لکڑیان بن آگ کے لہکتی ہین بہرحال اگر تمھارے گمان مین گنہگار اور خطاوار ہون تو مین ہون اس بچے علی اصغرؓ طفل شیر خوار کا کیا گناہ ہے جسپر پینہ ستم کا اتنا برساتے ہو قطرۂ آب سے اسکو ترساتے ہو ذرا ترس کھاؤ مارے پیاس کے زبان نکالے ہانپتے ہین پانی کا نام سنتے ہین کانپتے ہین انکی صورت انکی تڑپ دیکھ دیکھ کلیجا مونھ کو آتا ہے دوپہر کی گرمی کا زور پیاس سے ننھے ننھے بچون کا شور کیفیت قیامت کی دکھاتا ہے اسوقت خدا کی راہ پر ایک گھونٹ پانی اسکو پلاؤ شاید یہ معصوم بے زبان بچ جاوے جان اسکی پلٹ آوے اشقیا نے جواب صاف دیا کہ اے امامؑ تشنہ کام آپکا کہ ہر خیال ہے بلا اذن ابن زیاد کے ایک بوند بھی پانی آپکو اور آپکے اطفال خرد سال کو ملنا محال ہے ناگاہ ایک خدا ناترس بدبخت نے ایسا تیر حضرت علی اصغرؓ پر چلایا کہ اونکے گلے سے پار ہوکے امامؑ کے بازو کو چھیدتا ہوا باہر نکل آیا حضرت علی اصغرؓ باپکی گود مین مرغ بسمل کی طرح تڑپکر رہ گئے امامؑ نے آہ ننھی کلیجا تھام کر یہ آخری صدمہ بھی سہ گئے سارا گلا آپکا حضرت علی اصغرؓ کے گلے سے لہولہان ہوگیا پھر آپنے ایک قطرۂ خون

چیلائے کوئی شور و غل نہ مچائے موئھہ پر طپانچہ نہ مارے سر سے برقع نہ اوتارے موئھہ نوچے دامن پھاڑے سینہ زنی سے
باز آئے یہ سب افعال میری شریعت محمدیہ مین حرام ہین خبردار کوئی عمل مین نہ لائے ہان مگر فرط غم اور کثرت رنج و
الم سے لب بند کرکے آنکھون سے آنسو بہانا مظلومون کا کام ہی سو تم لوگون سے زیادہ کون مظلوم اور مغموم اور
بیکس اور بے بس ہی کہ نہ ظلم اعدا مین گرفتار ہوا نہ وجود گرما گرمی بھوک پیاس کے آہ سرد بھرنے سے ناچار ہوا مدنیہ
چھوٹا اشقیا نے اہلبیت نبوت کو لوٹا کیسے کیسے پیارے آنکھون کے تارے اپنے سامنے سر کٹا کٹا مرغ بسمل کی طرح
خاک و خون مین تڑپ تڑپ کے رہ گئے سارے بال بچے اپنے پرائے دم کے دم مین بحر عدم مین بہ گئے سو جسقدر
اس سانحہ قیامت خیز مین آنکھون سے آنسو بہاؤ بجا ہی اور متبنا اس مصیبت رقت انگیز مین بلا آواز کے رووو سب
روا ہی اتنے مین حضرت زینب رض و ام کلثوم رض اور شہربانو رض اور سکینہ رض مغموم منبط گریہ نہ کر سکین بے اختیار ہو کر رونے لگین
اونکے فغان و آہ اور نعرہ جانکاہ سے قریب تھا کہ دل فرشتگان عرش برین کا پھٹجاوے ساری دنیا اولٹجاوے
آپنے سبکو تسکین دی اور حضرت سکینہ رض اپنی شاہزادی کو گلے سے لگا کر بہت پیار کیا اور حضرت زینب رض کی گود مین
دے کر فرمایا کہ سنو بہن زینب رض آج میری سکینہ رض کی ناؤ بھنور مین پڑی ہی تھوڑی دیر مین یتیم بے پدر ہو جائیگی موت
میرے سامنے مجھری لیے دست بستہ کھڑی ہی سو خبردار میرے بعد اسپر کوئی ڈپٹے نہین خود ہی مرغ بسمل نیم جان
بے بال و پر ہو رہی ہی جیل کیطرح اسپر کوئی چھیڑے نہین فرزندان یتیم اکثر نازک مزاج شکستہ دل ہوتے ہین بچے کی
طرح ہمیشہ غم سے مضمحل ہوتے ہین خصوصاً سر و سینہ میری سکینہ رض مجھ سے بہت ہی مانوس ہی سو ہر طرح سے اسکی
ناز برداری کیجیو آنکھون مین اسکے آنسو ڈبڈبائے نہ دیجیو حضرت زینب رض نے فرمایا کہ اے بھائی اگر سکینہ رض جان تک بھی
طلب کریگی تو بلا عذر حاضر کرونگی مگر حیران ہون کہ جسوقت آپکو یاد کرکے بابا بابا پکاریگی در و دیوار پر سر دے
مارینگی اوسوقت سکینہ کو مین کسطرح مناؤنگی اور تمھاری صورت مین اونکو کہان سے دکھاؤنگی آپنے فرمایا کہ
خیر اب مین یہان سے رخصت ہوتا ہون اور تم سبکو خدا کے سپرد کرتا ہون حق تعالی تم سبکو صبر عطا فرماوے اور عزت اور حرمت
کے ساتھ مدینے پہونچاوے یہ فرما کر قدم بڑھایا اور گھوڑے کی باگ تھامی اور رن مین جانے کا قصد فرمایا
ناگاہ آواز آہ و زاری و درد و بیقراری کی خیمے سے آئی آپ خیمے مین پھر تشریف لائے اور سبب گریہ استفسار فرمائے
حضرت شہربانو رض نے فرمایا کہ لخت جگر علی اصغر پیاس کی شدت سے نیمجان دم بھر رہے ہین کوئی دم کے مہمان ہین

اور جسکے کبھی بوائی پھٹی نہین جسکی انگلی کٹی نہین وہ مرد ناسور پرائے من کا کیا جانے اور جو عمر بھر پھول کے فرش پر
نبی تان کے سویا کیا وہ دلھ کربلا کے رن کا کیا جانے اگر کہین تلوے مین سوئی گڑے تو واللہ آنکھون کی راہ آنسو نکل پڑے اور امام تشنہ کام کا تو سارا بدن خنجر غم سے چور ہوا دل مین ہزارون چھید ہوے پڑ گئے جگر مین ناسور
ہوا کیسے کیسے نعل کیسے کیسے فولاد کے دم مین سیلاب دم مین بحر عدم کے بہ گئے کنارا نہ ملا ہاتھ پاؤن مار کر
رہ گئے تنکے کا سہارا نہ ملا دو ہی گھڑی مین سامنے ساری کمائی لٹ گئی عمر بھر کی سنگت چھٹ گئی مگر خدا جانے
امام مکرم جان عالم کا کیسا دل تھا جو راہ رضا و تسلیم مین ایسا مستقل تھا اگرچہ امام تشنہ کام کی مصیبت کربلا کو یاد
کر کر رونگٹا رونگٹا روتا ہے مگر اس سے جی بھرتا نہین ایسے رونے سے کیا ہوتا ہے راقم مولف نے چار مہینے سے جب سے
یہ کتاب لکھنی شروع کی بعد کھانے کے بھی پانی پیا نہین بغیر آہ سرد کے دم بھر دم لیا نہین جب پانی دیکھا واللہ معاً
امام تشنہ کام کی پیاس یاد پڑ گئی کلیجے مین گویا سیخ سی گڑ گئی کیا کہیے افسوس اگر امام تشنہ کام کا حکم ہوتا تو سینے کو
پتھرون سے کچل ڈالتے حوصلے دل کے خوب نکالتے کلیجے کو چٹکیون سے مسل ڈالتے سر کو پٹک پٹک کے توڑ ڈالتے
آنکھ کو روتے روتے پھوڑ ڈالتے جیب و دامان پھاڑ ڈالتے زبان اور دندان اوکھاڑ ڈالتے ؎ دل پر فراق کا
تو یہ اک داغ رہ گیا ؎ دل اس الم سے آبلہ سان ہو کے بہ گیا ؎ یون قافلہ کا قافلہ ہمراہ شہ گیا ؎ قسمت مین
تھی ہمارے ہی فرقت حسینؑ کی ؎ غرض جب کوئی باقی نہ رہا اور جان عالم امام مکرم کی باری آئی اور سوقت حضرت
زینبؑ اور کلثومؑ اور شہربانو نے مغموم نے حضرت کی تنہائی اور بیکسی اور بے بسی پر گریہ وزاری شروع فرمائی آپ
خیمے مین تشریف لائے اور پروردگیان عصمت کو رونے پیٹنے سے مانع آئے اور فرمایا کہ رو رو کے اور تم لوگ
زخم نہانی پر کیون نمک پاشی کرتے ہو ناحق آہ سے کیون سینہ خراشی کرتے ہو قاسم علی اکبرؑ کا نام لے لے کے
شعلۂ آہ کو کیون بھڑکاتے ہو وہ چاند سی صورت وہ نور کی مورت کو یاد دلا دلا کے دل کو کیون دھڑکاتے ہو
رو و مت جیب چاک ہو ہوش کر رو سینے پر کرو صبر دھرو اگرچہ تمہاری ساری کمائی لٹ گئی پھر کیا مضائقہ دوزخ سے
امت عاصی تو چھٹ گئی **شعر** حصول کچھ نہین ہے شور و غل مچانے سے ؎ نجات امت عاصی ہے سر کٹانے
سے ؎ مصیبت اور بلا پر صبر و شکر کرنا موجب ثواب کا ہے اور بے صبری اور جزع کرنا سبب عذاب کا ہے بعد میرے
جب خیمہ اور سارا اسباب لٹے اور ہر طرح کی بلا مین تم لوگ گرفتار ہو تو خبردار میرے غم مین ایک بال سر کا کھلے

خستہ سے کچھ تو بولو پوچھو بھی ہمن سے رخصت ہو لو اے علی اکبرؑ پرزے پرزے تیرا بدن ہو گیا ہائے وہ شہانا جوڑا کفن ہو گیا
بیٹا اپنے ہی خون سے نہائے واہ بیٹا خود تو چل بسے باپ کو خوب رولائے **مظم** امام تشنہ زبان کا بیان
کرون کیا غم + پسر کی نعش پر روتے تھے خیمے مین ہر دم + ہر اک سے کہتے تھے غم مین بدیدہ پر نم + مساوے
نرسید از عدم کزو پرسم + کہ پیر چرخ کجا بُرد نوجوان مرا + حضرت علی اکبرؑ نے آنکھ کھولدی اور سر اپنا گود مین آپکے
دیکھکر کے مسکرائے اور فرمایا بابا اسوقت مین مین دیکھ رہا ہون کہ حوران جنت بناؤ سنگار کیے کوزے شربت کے ہاتھ
مین لیے جنت کے جھروکے پر کھڑی اشارے کر رہی ہین کہ علی اکبرؑ چلے آؤ علی اکبرؑ چلے آؤ اور دیکھیے نانا جان حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے سامنے دو قدحون مین شربت بہشت کا دونون ہاتھ مین لیے کھڑے ہین
اور ایک پیالہ مجھے دیتے ہین کہ علی اکبرؑ پی لو اور مین کہتا ہون کہ نانا کئی روز سے بڑا پیاسا ہون دونون پیالے دیجیے
نانا فرماتے ہین کہ علی اکبرؑ ایک پیالہ تم پی لو اور ایک رہنے دو اب عنقریب تمھارے باپ بھی میرے پاس آئینگے یہ پیالہ
ہم تمھارے باپکو پلائینگے یہ کہکے آواز حزین نعرے واشوقاہ کے مارے اور بانخ ارم کو سدھارے حضرت شہر بانو
نے زبان حال سے فرمایا اور روکے عرش کو ہلایا **مثنوی** روکے بولین کہ اے علی اکبرؑ + کچھ مرے رونے کی ہے
تجکو خبر + روتے ہین سب نہین خبر تجکو + کھا گئی کونسی نظر تجکو + اللہ آمین سے تجکو پالا تھا + میرے گھر کا
تو ہی اجالا تھا + علی اکبرؑ گر کو توڑ چلے + یہ کہو ہان کو کس پہ چھوڑ چلے + **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا
درود و سلام + علی و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام +

## علی اصغرؑ کی ہو کیونکر شہادت کا بیان ناصر | کہ سنگِ غم سے سینہ چور ہے دل تھر تھراتا ہے

جب سب جان نثارون اور بھائی بھتیجے بھانجے شاہزادون نے سلطان کونین جان دارین حضرت امام حسینؑ کے
سامنے شربت شہادت نوش فرمائے اب کوئی مددگار اور یار جان نثار سوائے حضرت علی اصغرؑ طفل شیر خوار اور حضرت
سجاد بیمار کے باقی نرہا کہ امام کے حال پر ترس کھائے اگر امام تشنہ کام کی اوسوقت کی بیکسی اور بے بسی کا حال
پر ملال زبان قلم پر آوے تو واللہ ثم باللہ آسمان صلجاوے زبان جلجاوے صفحہ قرطاس گلجاوے اسکا کچھ تھوڑا
حال وہی جانے جسکا کوئی پیارا فرزند ٹوٹ پوٹ ہو جاوے سانپ نے اوسے ڈسا ہو یا نیچہ کفار مین کبھی وہ پھنسا ہو

کٹ گیا اوس پہلوان نے چاہا کہ آپ پر تلوار چلائے آپنے جھٹکا دیکے اوسکے سر پر ایسے زور سے وہ ذوالفقار حیدری
چلائی کہ بلا مبالغہ اوس شیطان کو سر سے دونیم کرتی ہوئی زمین تک چلی آئی پھر دوبارہ لشکر عمر وسعد مین شور ہوا کہ
علی اکبرؑ آدمی ہے یا شیر ہے لڑکا ہوکر ایسے ایسے جوان ایسے ایسے پہلوان کو ایک وار مین دونیم کرتا ہے کیا اندھیرا ہے
پھر بحکم عمر وسعد دو ہزار سیاہ رو سیاہ اوس ماہ پر مثل ابر سیاہ کے چارون طرف سے گھر آئے اور تیغ اور تیر کے مینہہ برسانے
مگر آپ تن تنہا بجلی کیطرح جدھر چمکے سو پچاس کو تیغ آبدار کی آگ سے جلا دیا شیر ببر کیطرح جسطرف بھکے دس بیس
کو فیلان روباہ صفت پر پیچہ خنجر اجل چلا دیا غرض دو ونزن ہزار پلٹن کو زیر وزبر کرکے امام تشنہ کام کے پاس آئے
اور زبان ولب خشک کھاکے صدائے العطش سناکے باپکو رولائے آپنے فرمایا بیٹا کیا اتنا بیتاب ہوتے ہو عنقریب
آب حوض کوثر سے سیراب ہوتے ہو بیٹا زور کرکے وہان سر کٹانے کو آئے ہو یا اپنے قاتلون کو مار کر کاٹکر ہٹانے کو
یہان مرنے کو آئے ہو یا نام کرنے کو بیٹا ہم شربت شہادت کے ساقی ہین سبکو کھڑے ہوکر اپنے سامنے آب شہادت
پلا چکے اب ہم تم اور علی اصغرؑ باقی ہین سو دیکھو سبکو پلاتے پلاتے دوپہر قریب ہوئی اب میرا جی تڑپ رہا ہے شدت کی
پیاس ہے نانا جان صبح ہی سے ہمارے تمھارے واسطے آب کوثر لیے کھڑے ہین اب طبیعت عالی نہایت اوداس ہے
حضرت علی اکبرؑ یہ مژدہ روح پرور سنکر میدان جنگ مین آئے اور ہاتھہ کو روک لیا اور علی التواتر بہت سے زخم
تیغ اور تیر تن نازک پر کھائے آخر ابن سعد مردود نے ایسا نیزہ چلایا کہ پشت نازک سے نکل آیا آپ پشت زین سے
فرش زمین پر آئے اور نعرہ یَا اَبَتَاہ اَدرِکنِی زبان پر لائے بابا جان جلد آیئے علی اکبرؑ کو خیمے مین اوٹھا لیجایئے
شاہ آئے تو وہان آکے تماشا دیکھا ✤ خاک کے تخت پہ نوشاہ کا لاشا دیکھا ✤ پھر جان عالم امام مکرم نے
یہ حال دیکھکر آنکھون سے آنسو بہائے اور علی اکبرؑ کو اوٹھا کر خیمۂ عالی مین لائے اوسوقت عرش سے فرش تک
ماتم پڑگیا کہ آج علی اکبرؑ کے مرنے سے امامؑ کی سب کمائی لٹ گئی گھر اوجڑ گیا حضرت زینبؑ وکلثومؑ اور شہربانوؑ نغمومؑ
کی فغان وآہ اور نعرۂ جانکاہ سے سیدۂ خاتون جنت بہشت مین روتی تھین حورین بہشت کی جھروکے پر
کھڑی بیتاب ہوتی تھین شاہنشاہ عالم سر کو اوس نوشاہ کے اپنے زانو پر رکھے ہوے وہ شہانا جوڑا وہ زخمی
گھوڑا وہ برق سی صورت وہ چاند سی صورت دیکھ دیکھ آنکھون سے آنسو بہاتے تھے اور اپنے دامن پاک سے
خاک وخون اونکے چہرہ کا صاف فرماتے تھے اور کہتے تھے اے فرزند دلبند علی اکبرؑ ذرا آنکھ تو کھولو مادر وپدر

اوٹھا سکتا ہے جب لشکر عمر و سعد سے کوئی مارے ڈر کے میدان مین نہ آیا پس آپ نے اوسکے لشکر مین گھسکر بجلی کیطرح ہر طرف
تلوار چمکائی اور سیکڑون شقی کو کاٹ کے شجاعت ہاشمیت دکھائی کیسی تلوار برق غضب قہر رب ۵ شعلے کی طرح
جنگ و جدل مین بڑھی گھٹی ۵ بجلی سی کوند کر کبھی لپکی کبھی ہٹی ۵ سو سو سرون کو کاٹکے سر کی جدھر ڈٹی ۵ ہر صف زمین
گرم پہ تڑپی جلی کٹی ۵ پشتے پڑے ہوے تھے یہ کشتون کا حال تھا ۵ جلدی مین دم اجل کو بھی لینا محال تھا ۵ پھر آپ
گھوڑا دوڑا کے امامؑ کے پاس آئے اور شکایت پیاس کی زبان پر لائے اور فرمایا کہ بابا جان بہتیرے سیاہ رو میری تیغ
آبدار کی باڑھ سے سیراب ہو گئے یہان تک کہ ہم اونکو مارتے مارتے اب مارے پیاس کے بیتاب ہو گئے اگر اسوقت ہم کہین سے
ایک چلو پانی پی لیتے تو ابھی ان سب کم بختون کو موت کے گھاٹ اوتار دیتے آپ نے گلے سے لگا کر فرمایا کہ بیٹا
اس دشت کربلا مین آب تو سراب ہے حتی کہ آب رواں بھی گوہر نایاب ہے کیا کہین سب جگہ گوشون کے خون کے نالے بہ
رہے ہین اور ہم سامنے کھڑے دیکھ دیکھ یہ سب صدمے سہہ رہے ہین آہ کیا کرین بانہمہ آنسو بھی نہین چلتا کہ ذرا چھاؤن
دیکھو تین دن سے آنکھون کے چشمے بھی سوکھے ہین سکینہؓ علی اصغرؓ گود مین تڑپ رہے ہین کئی روز سے پیاسے ہین
بھوکے ہین آپ نے اونکو انگوٹھی اپنی چٹائی فی الجملہ شدت پیاس مین کچھ تسکین آئی پھر میدان مین آئے کوئی
لشکریان عمر و سعد سے باہر نہ آیا عمر و سعد ملعون کو اوسوقت مارے ہول کے برابر دست چلا آتا تھا ڈر کے مارے اپنے
وہ شیطان سر اجاتا تھا سیاہ رو باہم کہنے لگی اجی بھاگ جاؤ خیر آبرو جائیگی جان تو رہے گی بھیک مانگ کھائینگے
یہی نہ خلق نام رکھے گی تب عمر و سعد نے مجبور ہو کر اپنی انگوٹھی طارق ملعون کو دی کہ اسے لے اور سر علی اکبرؑ کا کاٹکے
لادے بعوض اسکے حکومت ملک موصل کی تجھے دلادونگا طارق نے آکر آپ پر خنجر چلایا حضرتؑ نے اوسکو ڈھال پر
روک کے پھرتی کے ہاتھ سے اوسکے سینے پہ ایسا نیزہ مارا کہ اوس ملعون کی پیٹھ سے نکل آیا پھر سر کو اوسکے تن سے
جدا اور بعوض اوسکی گھوڑے کی ٹاپون سے کچلنا چور کر دیا اسکے بعد دونون بیٹے طارق کے یکے بعد دیگرے
آتے گئے اور ایک ایک حملے مین جہنم کو جاتے گئے یہ شجاعت دیکھکر فوج عمر و سعد تھرا گئی قریب تھا کہ لوگ بھاگ
پہلوانون کے دلون پر مردنی سی چھا گئی پھر عمر و سعد نے ڈر کے ایک بڑے پہلوان کو بھیجا جب وہ آگے آیا آپ نے
ایسا نعرہ مارا اتنا زور سے کڑکے کہ تمامی لشکریان عمر و سعد کے دل دھڑکے اور سارے پلٹن والے مارے ڈر کے
کانپنے لگے دم بخود ہو کر کے رہ گئے پھر آپ نے قدم بڑھا کے شمشیر تیز ان اوس پہلوان پر چلائی نیزہ اوسکا

سوائے بیٹا ذری باگ گھوڑے کی موڑ کر وہ چاند سی صورت دکھاوو آپنے باپ کو مونھہ دکھا کر گھوڑا چمکایا ۵ جسوقت
رزمگاہ مین ابن شہ زمان ۵ پہونچا سوار اسپ کے اوپر لیے سنان ۵ کانپی زمین خوف سے تھرایا آسمان ۵ تھا شور
فوج شام مین بھاگو ستمگران ۵ پوتا علی کا آج کھڑا اندم گہ مین ہے ۵ لڑنے کی کسکو تاب بھلا اس سپہ مین ہے ۵
**روایت** ہی کہ حضرت علی اکبرؑ کا اوسوقت اٹھارہ برس کا سن تھا عین شباب کا دن تھا اور آپ شکل اور شمائل
علم و فضائل مین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت مشابہ تھے حتی کہ جب اہل مدینہ کو رسول مقبول کی
زیارت کا شوق بڑھتا تھا تو امام عالی مقام کے گھر آتے تھے اور حضرت علی اکبرؑ کا جمال رسول نما دیکھ جاتے تھے اور جب
کلام سید انام کے سننے کو جی چاہتا تھا تو حضرت علی اکبرؑ کی باتین آکر سنتے تھے اور کلام آپکا مشابہ کلام سرور عالم کے
پاکر کے حالت ذوق مین سر کو دھنتے تھے جب رمیدان آئے تو چاند سا کھڑا دکھا کر کوفیان بیوفا کو وجد مین لائے
آپکے چار گیسو تھے دو آگے دو پیچھے ڈالے ہوے اوسمین برق سا نمود چہرہ جیسے ہالے مین قمر یا کالی گھٹا گھنگھور سے
مہر انور مونھہ نکالے ہوے لشکر عمر و سعد نے پوچھا یہ کسکا ماہ پارا ہی کس برج کا ستارا ہی دون دو پھر کو اللہ تعالی نے
چاند یہان کسطرح اوتارا ہی عمر و سعد سیاہ رو نے کہا کہ یہ گوہر درج خلافت اور اختر برج امامت آفتاب جہانتاب
یعنی امام حسینؑ کی آنکھون کے تارے اور علی مرتضیؑ کے پوتے ہین اس گھڑی موت اونکے آگے دست بستہ کھڑی ہے
بجلی کی طرح تیغ چمکاتے ہم مین چند لوگون کو برق غضب سے جلاکے عنقریب خود بھی برج خاکی مین غروب ہوتے ہین
اوسوقت لشکریان عمر و سعد وہ اونکا شہانا جوڑا وہ برق رفتار گھوڑا وہ مرصع کوڑا وہ حسینیؑ عمامہ وہ حسنیؑ جامہ گلے مین وہ
حیدری تلوار ہاتھ مین وہ خنجر آبدار وہ اوٹھتی جوانی کا دن وہ عین شباب اٹھارا برس کا سن وہ بوٹا سا قد قالب وحدت
مین ڈھلا وہ گورا گورا بدن آغوش نازنین مین پلا وہ عمامہ کی سجاوٹ وہ باتون کی بناوٹ وہ نور کی مورت خدا کی قدرت
وہ خاص نقاش ازل کی بنائی صورت وہ پیشانی کی چمک وہ چہرے کی دمک وہ نرگس بیمار کی بہار وہ ناک پر نور کی ابھار
وہ ابروے خمدار وہ گیسوے مشکبار وہ رخسار پر نور کا برسنا اسکے اوپر وہ لبھانے نوشین کا قطرۂ آب کوثر سنا وہ نازک بدنی
وہ شہانے جوڑے کی کفنی اسکے ساتھ وہ زور جوانی کا بڑھا ہوا وہ نشہ جام شہادت کا چڑھا ہوا دیکھکر کے بہت
افسوس سے اپنے اپنے لب کاٹنے لگے اور انگشت ندامت دندان حسرت سے چاٹنے لگے **روایت** ہی
کہ اسکے بعد ہر چند چند بار شاہزادے نے لشکر عمر و سعد کو پکارا کہ ہان کوئی میرے آگے آسکتا ہی شیرون کے وار

حضرت شہربانو سے مغموم اور خواہران امام مظلوم اور دختران شہید معصوم نے ہاتھ علی اکبر کا تھام لیا کہ ہان
علی اکبر خبردار جو پھر تم نے میدان جانیکا نام لیا پھر شہربانو حضرت علی اکبر کی کمر مین لپٹ گئین کلیجے
سے لگا لیا خوب چمٹ گئین اور فرمایا بیٹا علی اکبر ہمارا اوس چھوٹا اشقیا نے گھر بار لوٹا اب ناؤ اس
بیکس بے بس کی بھنور مین جا پڑی کسیطرف کنار انہین بعد امام تشنہ کام کے تمہارے دم کے سوا
اب ہمکو تنکے کا سہارا نہین سوء واللہ مین تمکو رن مین جانے نذونگی اپنے جیتے جی سر کٹانے
نذونگی حضرت علی اکبر نے یہ کلام سنکر آسمان کی جانب نظر اوٹھاکے ایک آہ کی اور کہا گردن تو
ہاتھ مین لیے حاضر ہون اب صبر مرضی اللہ کی پھر فرمایا **نظم** اجل اک طرف میرا کھینچے
ہے دامان ✤ اودھر منع کرتی ہے جانے کو اماں ✤ عجب مخمصہ مین مین ہون آہ حیران ✤ نہ رہتے
بنے ہے نجاتے بنے ہے ✤ آخر حضرت شہربانو نے دیکھا کہ کسی طرح مانتے نہین ناچار ہوکر زار زار
روکر فرمایا کہ بیٹا علی اکبر گو تیرے فراق سے دل ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہے اور کلیجہ درد وغم سے مونھ کو
آتا ہے مگر جب تم مانتے نہین تو بسم اللہ رن مین جاؤ اور شہانا جوڑا پہنکے باپکو اپنی جوانی کا تماشا لھولہان
اپنا لاشاد کھاؤ غرض حضرت علی اکبر اپنی مادر مغموم اور حضرت زینب وکلثوم کو اوسی طرح روتا چھوڑکر حضرت
علی اصغر اور عابد بیمار برادر غمخوار سے رشتہ محبت توڑکر حضور اقدس مین آئے اور ماں اور پھوپھی اور
بہن سے رخصت ہونیکا حال سنا کے حرف اجازت میدان زبان پر لائے **روایت** ہے کہ آخر
امام نے روکر محبوب سے ہوکر ایک آہ کا نعرہ مارا اور اوٹھکر اپنے ہاتھ سے اوس نوشہ کو سنوارا گلے مین
شہانا جوڑا پہنایا پھر ہر ایک ہتھیار علی اکبر کے بدن پر آراستہ فرمایا زرہ حضرت امیر حمزہ کی پہنائی ذوالفقار
حیدری مونڈھے سے لٹکائی عمامہ نبوی سر پر دھر دیا اور ٹیکہ حضرت امیر کا زیب کمر کر دیا پھر اسپ راہوار منگایا
اور بلائین لیکے دعائین دیکے اپنی گود مین اوٹھاکے گھوڑے پر چڑھاکر فرمایا **ع** جاؤ میدان
مین اگر مجھ پہ فدا ہوتے ہو ✤ آخری وقت مین افسوس جدا ہوتے ہو ✤ حضرت علی اکبر نے گھوڑے کو تیز کیا
امام تشنہ کام نے فرمایا اے بیٹا اپنے باپون سے قبر مین چلے جاتے ہو باپ کو کتنا ستاتے ہو ہم جانتے ہین کہ
میدان مین جاکر گلا کٹاکے پھر اپنے ہی خون سے نہاکر اس شہانے جوڑے کو کفن بناؤگے

شاہزادے رہ گئے ایک تو سب سے بڑے حضرت امام زین العابدین سجاد جو نرگس بیمار کی طرح محض بیمار تھے حس و حرکت سے ناچار تھے دوسرے منجھلے حضرت علی اکبرؑ جو ہو بہو شکل رسول پروردگار تھے تیسرے سب سے چھوٹے حضرت علی اصغر جو طفل شیر خوار تھے آخر امام عالی مقام نے ناچار ہو کر پینے سے ہاتھ دھو کر بذات خاص بصد شوق و اخلاص میدان کا ارادہ فرمایا اور مسلح ہو کر اپنی سواری کے لیے اسپ صبا سیر برق رفتار منگایا پھر اہلبیت سے رخصت ہونے کو خیمے مین آئے اور حضرت عابدؑ بیمار کو گلے سے لگا کر اہل خیمے کو رولا کر حرف رخصتی زبان پر لائے

**نظم**

میرے عابدؑ تیرے مظلومی کے صدقے بابا ✤ علی اکبرؑ علی اصغرؑ تیرا حامی ہے خدا ✤ ہم تو اب جاتے ہین اے نعل کٹانے کو گلا ✤ سکینہ کو سونپا تسمین اور تمکو خدا کو سونپا ✤ تابع مرضی حق اے مرے عابدؑ رہنا ✤ باپ کی بیکسی و پیاس کے شاہد رہنا ✤ حضرت علی اکبر یہ حال سنکر غم و غصے سے سر دھنکر پدر بزرگوار کی کمر مین لپٹ گئے اور گلے ملکر اتنا روئے کہ جگر حاملان عرش کے پھٹ گئے پھر ہاتھ جوڑ جوڑ پاؤن پڑنے لگے دامن عالی تھام کر سامنے جھک جھک کے زمین پر پیشانی رگڑنے لگے کہ بابا جان علی اکبر آپ پر قربان مین دم بھر بن آپ کے رہ نہین سکتا رنج فراق سہ نہین سکتا اجی بابا جو ساقی آب ہوتا ہے وہ سب کو پلا کے پیچھے خود سیراب ہوتا ہے سو بابا جان آپ ہی آخرت مین بھی قاسم آب کوثر ہین اور آپ ہی دنیا مین بھی شربت شہادت کے ساقی ہین اور سب تشنہ کام تو سامنے آپ کے آب شہادت پی چکے مرمر کے وہان جا کر جی چکے فقط اب ہم آپ باقی ہین سو اے بابا جان دیکھیے عمامہ آپ کے قدمون پر دھرتا ہون نثین کرتا ہون کہ پہلے مجھی کو رن مین جانے دیجیے نشہ شراب عشق کا چڑھا آتا ہے پیاس کے دریا کا زور آنا فانا بڑھا آتا ہے سو خدا کے لیے پہلے مجھے ایک گھونٹ آب شہادت پی آنے دیجیے ہر چند آپ نے سمجھایا مانا نہین دل غمزدہ کا حال جانا نہین ناچار ہو کر آپ نے فرمایا کہ اچھا خیر تن بہ تقدیر اپنی مان کے پاس جاؤ اور سب سے رخصت ہو کر آؤ حضرت علی اکبرؑ نے حضرت شہربانو کے پاس آکر رخصت چاہی

فرمایا کہ اب میری کمر ٹوٹ گئی آہ کیا کرین قسمت پھوٹ گئی افسوس اب بجز ذات پروردگار نہ کوئی مونس رہا نہ مددگار نہ برادر رہا نہ غمخوار سب کے سب تشنہ لب شربت شہادت پیکر حباب کی طرح بحر فنا مین بہ گئے اب ہم فقط چار ہون باپ بیٹے رہ گئے **شعر** ساحل دکھائی دیتا ہے مجھکو نہ تھاہ ہے ✣ دریاے غم مین کشتی ہماری تباہ ہے ✣ **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✣ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✣

| | |
|---|---|
| **ہوا غل فوج اعدا مین کہ بھاگو شقیا بھاگو** | **علی اکبرؑ سر میدان اب لڑنے کو آتا ہے** |

اب امام تشنہ کام کی بیکسی اور بے بسی اور تنہائی کو غور کیجیے اونکی ہمت اور اونکے صبر و شکیبائی کی داد دیجیے کہ ایک تو پہلے ہی سے قد بزرگوار اور مادر و پدر غمخوار کے خنجر فراق کا زخم کھاے بیٹھے تھے دوسرے برادر یار غار امام حسنؑ کا کوہ غم سر پر اوٹھا چکے تھے تیسرے قطع نظر اور سب مصائب کربلا اور ایثار سائی شامیان پردغا کی سارے رفیقان دلدار اور غلامان جان نثار آپ کے دریاے خون مین اپنے سر کٹا کٹا کے بلبلے کی طرح بہ گئے پھر بالکل بھائی بھتیجے بھانجے تشنہ کام خشک لب تیغ آبدار کو چاٹ کے بہاے نوشین کو دندان حسرت سے کاٹ کے عین سیلاب خون مین اپنے ڈوب کے ماہی بے آب کی طرح ریت گرم پر تڑپ تڑپ کر رہ گئے مگر واہ صد قے ایسی ہمت کے قربان ایسی صبر و شکیبائی کے کہ باوجود یکہ دشت کربلا مین سناٹا دنیا آپکی اولٹ گئی دل دو پارا ہوا چھاتی پھٹ گئی جھٹ پٹ کیسے کیسے ماہ پارے چٹ پٹ ہو گئے ایک دم مین عمر بھر کی کمائی لٹ گئی بات کی بات مین ہمیشہ کی سنگت چھٹ گئی لیکن تن تنہا کلیجے کو تھام کر مقام رضا و تسلیم مین کھڑے رہے راہ عشق مولی سے ٹلے نہین اوسی طرح اڑے رہے اب کوئی باقی نہ رہا کہ امام مظلوم کی طرف سے میدان جنگ مین جانے کا تمام لیوے یا اگر خود امام قصد میدان کرین تو باگ گھوڑے کی تھام لیوے فقط اب تینون

ہر چند باوجود شدت بھوک پیاس اور کٹجانے دونون ہاتھون کے ہر طرف سے مینھ تیغ و تیر کی بوچھار آئی سارا جسم پرزے پرزے لہولہان ہوا مگر وہ شیر دلیر سبکو سہہ گیا ناگاہ ایک مردود نے تاک کر ایسا تیر مارا کہ مشک سے پار ہوگیا اور سب پانی بہ گیا **فرد** جسم عباسؑ کا زخمی ہوا شمشیرون سے ✤ مشک خالی ہوئی پانی بھی بہا تیرون سے ✤ اوسوقت آپ نے رو کر ایک آہ کی تشنگی پر امام حسینؑ کے بیقرار ہوکر صدائے الا اللہ کی کہ خداوندا یہ کیا تیری قدرت کا کھیل ہے تماشا ہے استحسین کیا حکمت ہے کہ تو فرزندان ساقی کوثر کو قطرۂ آب سے ترساتا ہے کیا سبب ہاتھ مین پانی آکر حلق تشنہ مین نہین جاتا ہے الٰہی گو سارا جسم میرا زخمون سے چور ہے مگر ہمکو اسکا کچھ غم نہین اور گو دونون ہاتھ کٹ گئے مگر عباسؑ علمدار کو اسکا کچھ الم نہین یہی ایک تمنا تھی کہ اسی طرح زخمون سے چور حس و حرکت سے مجبور امام تشنہ کام کے پاس جاتے اور انھین کٹے ہاتھون سے بھائی امام حسینؑ اور ننھے ننھے پیارون کو پانی پلاتے **شعر لمؤلفہ** رہا ارمان دل کا دل مین آہا ✤ خبر عباسؑ کی لے اب الٰہا ✤ ہاتف غیبی نے آواز دی اے عباس مت گھبراؤ سب کے سب تشنہ لب گلا کٹا کٹا کے میرے پاس چلے آؤ گو ہم دیکھ رہے ہین کہ جگر گوشگان نبیؐ اور فرزندان علی مارے بھوک پیاس کے لب ہلا نہین سکتے ہین مگر اے عباسؑ علمدار جس پانی مین میرے دشمنان بیباک یعنی کوفیان ناپاک نے جو سور اور کتے سے بھی بدتر ہین مونھ لگایا وہ پانی ہم اپنے حبیب کے پیارون کو پلا نہین سکتے ہین **نظم** پھر تو عباس سے بیٹھا نہ گیا گھوڑے پہ گر پڑے خاک پہ وہ ہائے حسینا کہہ کر ✤ بھائی دوڑو تمھین عباسؑ کی ہے کچھ بھی خبر ✤ پڑ گیا شور کہ ٹوٹی شہ بیکس کی کمر ✤ آسمان کانپا زمین خوف سے تھرانے لگی ✤ عرش اللہ سے رونے کی صدا آنے لگی ✤ حضرت امام تشنہ کام یہ آواز دردناک حضرت عباسؑ علمدار کی سنکر وہان تشریف لائے اور سارا جسم اونکا زخمون سے چور چور اور دونون ہاتھ مونڈھون سے دور دیکھکر سیلاب خون آنکھون سے بہائے پھر اونکی نعش کو خیمے مین لے آئے حضرت عباسؑ علمدار نے آنکھ کھولکر بھائی کو دیکھا اور نعرے الا اللہ کے مارے پھر آنکھ بند کرلی اور باغ ارم کو سدھارے امام تشنہ کام نے

اور سوار فرات کے کنارے پہرا جمائے کھڑے ہین ہر طرح سے مسلح راہ گذر پر اڑے ہین غرض اشقیا نے آنکو ٹوکا
بلی کی طرح ہر طرف سے گھر آئے پانی لینے سے روکا حضرت عباسؑ علمدار نے فرمایا اے لوگو کہو تم لوگ
کافر ہو یا مسلمان جہود ہو یا صاحب ایمان اشقیاے بیحیا نے کہا ہم سب مسلمان ہین صاحب علم و عرفان ہین
آپ نے فرمایا تف ایسی مسلمانی پر کتے سور چرند پرند یہود جہود آب فرات سیراب ہو کر پیتے ہین اور سقائی کو شر
کے آنکھون کے تارے علی مرتضی کے پیارے جناب فاطمہ زہرا کے دولارے قطرہ آب سے ترس ترس کر مرین
آہ سرد بھر بھر کے پیتے ہین **بیت** مسافرون کو نہ دی ایک بوند پانی کی ✣ بلا کے گھر مین غرض خوب
میہمانی کی ✣ اب بھی کچھ خدا و رسولؐ سے شرماؤ قیامت کی پیاس دوزخ کی جلن کو یاد لاؤ یہ سنکر
شامیان سیاہ رو نے حضرت علی کے تارے چرخ شجاعت کے ستارے کو بادل کیطرح چارون طرف
سے گھیر لیا اور نیزہ تیر اور میخ تیغ ببیدریغ کا مینھہ برسانے لگے راہ حق سے مونھہ پھیر لیا حضرت
عباسؑ علمدار زخم پر زخم کھاتے ہوئے اور اکثر اشقیا کو جہنم پہونچاتے ہوئے تن تنہا اون سب
چارون ہزار پیادے اور سوار کو مار کاٹ کے ہٹاتے ہوئے بحر فرات مین گھوڑا ڈالکر کھڑا کیا اور
گھوڑے ہی پر سوار ہوئے مشک کو پانی سے بھر لیا پھر ایک چلو پانی اوٹھا کر چاہا کہ پی لیوین اور سیراب
ہو کر اشقیا کو شمشیر آبدار کی باڑھ کے تلے کر کے عدم کے گھاٹ اوتار دیوین ناگاہ تشنگی امام تشنہ کام
اور ننھے ننھے بچون کی یاد پڑگئی دل مین برچھی سی لگ گئی طبیعت بگڑ گئی آخر ہاتھ کا پانی پھینکدیا ایک
قطرہ بھی نہ پیا اور آہ سرد بھر کر مشک کو داہنے کاندھے پر دھر کے اسپ برق رفتار کو خیمے کی جانب
گرم کیا اور کہا **شعر** گھر پہونچتے ہین کہ سر تن سے جدا ہوتا ہے ✣ دیکھین اب پیاسون کی تقدیر
سے کیا ہوتا ہے ✣ ناگاہ سپاہ شام نے ہر طرف سے آنکو حلقے مین کر لیا اور نوفل ملعون نے دھوکا
دیکر ایسی تلوار چلائی کہ داہنا ہاتھ آپکا دوش مبارک سے کٹ گیا پر آپ نے آہ نہ کی مگر جگر حالان
عرش پھٹ گیا پھر آپ نے پھرتی کی اور فوراً وہ مشک پر آب بائین کاندھے پر دھر لی ناگاہ ایک
شقی نے پیچھے سے خنجر چلایا بائین ہاتھ بھی کٹکر زمین پر آیا پھر تو حضرت عباس مشک پانی کی بھری
ہوئی دانتون سے پکڑے ہوئے لٹکائے آتے تھے اور دونون رکاب سے اشقیا کو ہٹائے آتے تھے

طیاری فرمائی امام تشنہ کام نے فرمایا کہ اے عباسؓ تم میرے لشکر کے علمبردار اور میرے قوت بازو اور غمخوار ہو
تمکو ہم کس طرح میدان مین جانے دین اپنے روبرو تمکو کیونکر بیکس کٹانے دین حضرت عباسؓ نے کہا کہ مبتک
ہم کوفیون سے اپنے بھائیون کا انتقام نہ لینگے والمدد بیان آرام نہ لینگے دیکھیے سکینہؓ اور علی اصغرؓ
مارے پیاس کے تڑپتے ہین ہم فرات کے کنارے جاتے ہین اور شامیون کو مٹھ کے پانی انکے پینے کو
لیے آتے ہین غرض آپ نے امام سے رخصت لی اور ایک مشک گھوڑے پر دھر لی اور میدان مین
آئے اور اتمام حجت کے لیے اشقیا کی جانب رخ کرکے فرمایا کہ اے کوفیان بیوفا و اے شامیان
پرخطا نور چشم مصطفیٰ اور سخت جگر مرتضیٰؓ اور فرزند فاطمہ زہراؓ یعنی امام حسینؓ شہید کربلا فرماتے ہین کہ
تمنے اتبک تو میرے سارے برادران اور خویشان اور عزیزون کا سر اوتارا اور ہم سب بقیہ ماندگان
کو قطرہ آب سے ترسا ترسا کے بن موت کے مارا اب بھی تو ذرا آنکھ کھولو خدا اور رسولؐ خدا کو پہچانو
عورتون اور ننھے ننھے لڑکون کے پلانے کو تھوڑا پانی دو میری بات مانو اب بھی توبہ کرو میرے قتل
سے باز آؤ ہمین چھوڑ دو کہ کسی طرف چلے جائین ایذا مین نہ پہونچاؤ پھر قیامت تک ادھر کو آئینگے
اوسی طرف رکاب کہین مر جائینگے جب لشکر عمر و سعد نے یہ کلام پرحسرت حضرت عباسؓ علمدار کا سنا بعضے
خاموش ہو گئے اور بعضے روتے روتے بیہوش ہو گئے آخر شمر اور شبیث اور حجر یہ تینون بدبختون نے
سامنے آکر کہا کہ یا حضرت عباسؓ علمدار اپنے بھائی ساتی کوثر مالک حوض و بر سے جاکر کہدیجیے کہ اگر
اسوقت دریاے فرات اوبل آوے اور تمام روے زمین پانی ہو جاوے تو ہم لوگ حتی المقدور
ایک قطرہ پانی آپ کے خیمہ مین کسی کو پہونچانے نہ دینگے اور جبتک آپ یزید کے ہاتھ پر بیعت نہ کرینگے
اور کسیطرف جانے نہ دینگے حضرت عباسؓ نامدار یہ کلام سنکر بخاطر مغموم امام تشنہ کام کے پاس آئے
اور اعدا کی سرکشی سنگدلی کے سب احوال کہہ سنائے ناگاہ اوسوقت اہلبیت نے نعرے العطش العطش
کے عرش تک پہونچائے ننھے ننھے شیر خوار لڑکے مارے پیاس کے چلائے پھر تو حضرت عباسؓ علمدار
نے کلیجے کو تھام کر گھوڑے کو کوڑا لگایا اور بجلی کی طرح ہر طرف خنجر آبدار اور تلوار دھوان دھار چلاتے
ہوئے ہزارون اشقیا کو جلاتے ہوئے اپنے کو آب فرات کے کنارے پہونچا یا دیکھا کہ چار ہزار پیادے

آنکھ کھولکر امام زمان اور اپنی مادر مہربان کو دیکھکر تبسم کیا اور داعی اجل کو جواب لبیک دیا حضرت قاسم کی ران نے
رو کر کہا **فرو رفتی و مرا خبر نکردی** ✤ بر بکیسم نظر نکردی ✤ اسکے بعد حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکرؓ جناب
امام حسنؑ کے گلبدن پارے باری باری اجل کی طرح کوفیان بیوفا کے سر پر جاتے تھے اور دس پانچ شقی کی
کشتی حیات کو چار موجۂ ممات مین ڈالکر شربت شہادت پی آتے تھے **شعر** رسول پاک پہ بھیج
اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤

شہادت فرزندان علی مرتضیٰ

| | |
|---|---|
| **اب اولاد علی مرتضیٰ کی آہ باری ہے** | **ارے ظالم فلک کیا کیا تم انیاد کھاتا ہے** |

جب سے بھتیجے بھانجے امام کے گلا کٹا چکے باغ ارم مین جا چکے تو فرزندان شیر خدا علی مرتضیٰ یعنی برادران
امام حسینؑ کی نوبت آئی پس بعد حضرت قاسم کے حضرت ابوبکرؓ بن علی مرتضیٰ نے امام سے اجازت لیکے
شمشیر بران اوٹھائی اور میدان مین آکر فرمایا **نظم** شاہ و برادر من ست آخر آسمان دین ✤
مہتر و مہتر زمان قبلہ و کعبۂ زمین ✤ من ز برادریم خادم و جاکریم ✤ پیش دو دیدۂ شما خار جہان
تیرہ دین ✤ پھر تو جس پر دود پر تلوار چلائی سوار و مرکب و نون کو راہ عدم دکھائی پس بالآخر کہ اپنے
کھانے لگے سیکڑون کفار مارے آخر شربت شہادت پیکر باغ ارم کو سدھارے بعد اسکے حضرت عمرؓ اور
حضرت عثمانؓ پسران علیؑ مرتضیٰ میدان کربلا مین یکے بعد دیگرے آئے اور راہ حق مین خوش ہو کر
گلے کٹائے بعد اسکے حضرت عون بن علی میدان مین آئے اور لشکر عمر و سعد کو زیر و زبر کر دیا آخر دو ہزار
سوار و پیادون نے اونکو گھیر کر شربت شہادت پلایا بعد اسکے حضرت جعفر بن علیؑ اور عبداللہ بن علیؑ
نے کارزار مین آکر بہتیرے کفار مارے آخر مجروح ہو کر جنت الفردوس کو سدھارے **شعر**
رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤

شہادت حضرت عباس علمدار

| | |
|---|---|
| **فلک تھرا گیا کانپی زمین محشر ہوا برپا** | **علی عباسؓ علم بردار اب لڑنے کو آتا ہے** |

جب سب بھائیون نے حضرت امام کے آگے شہادت پائی حضرت عباس علمدار نے میدان جنگ کی

راستہ دکھایا **روایت** ہے کہ اسکے بعد ارزق غصے سے سر دھنتا ہوا آتش غم مین اپنے چارون بیٹون کے
بھنتا ہوا میدان مین آیا اور نہایت طیش مین آکر ہاتھ جھکا کر حضرت قاسمؑ کے گھوڑے کی پیٹھ پر نیزہ
چلایا گھوڑا آپکا گر پڑا آپ پیادہ ہو گئے مگر بارادہ قتل پر ارزق کے جی جان سے آمادہ ہو گئے پھر آپنے فرمایا
ابے ارزق روباہ صفت شیر دلیر کے آگے آتے ہی ساری چوکڑی تیری بھولی قافیہ تنگ ہو گیا سپاہی
کہلاتا ہے دیکھ خوگیر تیرے گھوڑے کی ڈھیلی ہو گئی ہوش سنبھال ایسا کیون دنگ ہو گیا ارزق سر جھکا کر
خوگیر دیکھنے لگا آپ نے بھرتی کے ہاتھ سے وہی تلوار زہر آلود اوسپر چلائی گردن اوسکی ککڑی کی طرح
دو پارہ ہو کر زمین پر آئی لشکر عمر و سعد مین حضرت کی دلاوری دیکھکر کھلبلی پڑ گئی دلاوران شام کی طبیعت
بگڑ گئی حضرت قاسم ارزق کے گھوڑے پر سوار ہو کر امام کے پاس آئے اور رکاب عالی کا بوسہ لیکے صدائے
العطش العطش زبان پر لائے اور کہا چچا جان اگر ایک گھونٹ پانی پاؤن تو واللہ سارے لشکریان عمر و سعد کو
بضرب خنجر آبدار بحر عدم کے گھاٹ پر پار کر آؤن آپ نے فرمایا بیٹا قاسم شامیان بیوفا کفر پر اڑے ہین
اب غصہ کم کرو گلا کٹا دو بھائی صاحب تمھارے منتظر ہین اور نانا جان تمھارے پلانے کو آب کوثر لیئے
کھڑے ہین پھر آپ میدان مین آئے جو سامنے آتا گیا ایک ایک حملہ مین جہنم کو جاتا گیا حتی کہ پھر آپ نے
تیس ۳۰ پیادے مارے اور پچاس سوارون کے سر اوتارے لشکر عمر و سعد مین زلزلہ پڑ گیا دلاورون کے
دلون مین خنجر رعب گڑ گیا عمر و سعد نے خفا ہو کر لشکریون کو للکارا پھر تو ہر طرف سے شامیان سیاہ رو
امام حسنؑ کے چاند پر بادل کیطرح گھر آئے اور دور دور سے نابکارون نے تیر برسائے گھوڑا آپکا زخمون سے
چور چور ہو کر زمین پر آیا پھر شبث بن عمر و سعد ملعون نے سینہ مبارک پر آپکے ایسا نیزہ مارا کہ پشت مبارک
سے پار ہو گیا پھر آپ نے متواتر ستائیس ۲۷ زخم کھائے اعدا نے ہر طرف سے نیزہ ستم کے برسائے آپ نے
وہین سے عم بزرگوار کو آواز دی کہ یا عماہ ادرکنی چچا جان میری خبر لیجیے زخم دل کی دوا کیجیے **شعر**
**لمولفہ** خون اپنے سے نہا چکے پرزے ہوا بدن ✤ جوڑا شہا نا میرا ہوا اے چچا کفن ✤ امام عالی مقام
یہ آواز سنکر حضرت قاسمؑ کے پاس آئے اور کیطرح اونکو اوٹھا کر خیمے مین لائے اور اونکا سر اپنے زانوے
مبارک پر دھر کے گرد و غبار اوسکے چہرے کا اپنے دامن سے روکر پونچھنے لگے اتنے مین حضرت قاسمؑ نے

ارزق شامی سپہ سالار کو جو یزید کی طرف سے دس ہزار دینار ہر سال پاتا تھا بلایا کہ کوئی اس جوان کے آگے جا نہین سکتا تو ہزار پیادہ اور سوار بھیجا اور سر اوسکا اوتار لا ارزق نے کہا عمر و سعد تجھے شرم نہین آتی کہ تو ایسے جوان کو جسکا مصر و شام مین رعب پڑا ہی ایک جوان کم سن سبزہ آغاز کے ساتھ لڑنیکو بھیجتا ہی عمر و سعد نے کہا انکی کم سنی نازک بدنی پر مت جا یہ شیر دلیر امام حسن مجتبیٰ کے بیٹے ہین تو جانتا نہین ارے یہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے اور علی مرتضیٰ کے پوتے ہین تو انکو پہچانتا نہین واللہ اگر یہ بھوکے پیاسے مہینے تو جدھر رخ کرتے پیل سوار کو پیادہ اور پیادے کا سر کاٹ کے ہوا سے بات کرتے ایک ہی چال مین سارا کھیل بگاڑ دیتے ارزق نے کہا اگر تو میرا بدن مقراض سے پرزے پرزے کر ڈالے تب بھی مین لڑکے سے لڑنے کو نجاؤنگا مگر خیر تیرے مبالغہ کرنے سے ہمارے چار بیٹون مین سے جو ہر ایک عرب مین اپنا ثانی نہین رکھتا کوئی میدان مین جائیگا اور ایک ہی وار مین سر اس لڑکے کا اوتار لائیگا آخر بڑا بیٹا ارزق کا اسپ صبا رفتار پر سوار ہو کر شمشیر آبدار قیمتی ہزار روپے کی جسے اور ہزار روپے دیکر زہر کا پانی دیا تھا ہاتھ مین لیکر کے میدان مین بادل کیطرح گرجتا ہوا آیا حضرت قائمؑ نے ذرہ بھر بھی اوس سے خوف نہ کھایا گھوڑے کو چمکا کے خنجر خونخوار چلایا وہ شیطان زخمی ہو کے زمین پر آیا آپ نے چمکی کر کے وہ تلوار قیمتی زہردار اوسکے ہاتھ سے چھین لی اور موے سر کو اوس ملعون کے جو بڑے درانہ تھے اپنے ہاتھ سے پکڑ کے گھوڑا دوڑایا آخر اسیطرح گھسیٹتے گھسیٹتے جان اوسکی نکل گئی پھر آپ نے بال اوسکے چھوڑ دیئے اور فرش کو اوسکی گھوڑے کی ٹاپون سے روندڈالا لشکر عمر و سعد کو دکھا دکھا کے خوب حوصلہ دل کا نکالا پھر دوسرا بیٹا ارزق کا آیا آپ نے پہلے ہی وار مین ایسا نیزہ اوسکے سینہ مین لگایا کہ ادھر سے اودھر پار ہو گیا فوراً وہ ملعون بھی داخل فی النار ہو گیا پھر تیسرا بیٹا ارزق کا آیا آپ نے اوسکے پیٹ پر ایسا نیزہ چلایا کہ اوسکی پیٹھ سے نکل آیا ارزق یہ حال دیکھکر کلیجا چٹکیون سے ملنے لگا گھوڑے سے زمین پر آیا سر تھپرون سے کھجانے لگا آخر چوتھے بیٹے ارزق نے بھائیون کا یہ حال اور باپ کو پریشان دیکھکر حضرت قائمؑ کے مقابلے کو گھوڑا دوڑایا آپ نے وہی تیغ زہر آلودہ اوسپر چلائی سینہ اوسکا پھٹ گیا داہنا ہاتھ اوسکا کٹ گیا پھر وہ بھاگ کر اپنے لشکر مین آیا فوراً سفاک اجل نے اوسکو بھی عدم کا

گلا کٹانے اور اپنے شہید ہو جانے کو عین سعادت جانا حضرت قاسمؑ نے یہ وصیت نامہ پڑھا اور مارے خوشی کے
پھول گئے دین و دنیا دونون بھول گئے اور وہ وصیت نامہ امام تشنہ کام کے آگے لاکر کے دھر دیا کہ چچا جان
ذرا اسے پڑھ لیجیے اور رن مین جانے کی مجھے اجازت دیجیے امام کو وہ وصیت نامہ پڑھکر بھائی کی محبت اور
شفقت یاد پڑ گئی بے اختیار ہو کر کلیجے کو تھام لیا طبیعت بگڑ گئی پھر فرمایا اے قاسمؑ اب بھائی حسنؑ کی
نشانی ایک تم ہی باقی ہو صورت رسولؐ نما جسدم اونکی شفقت روح افزا یاد آتی ہے
تو تمکو دیکھکر جی کو تسکین ہو جاتی ہے حضرت قاسمؑ نے ہاتھ جوڑ کر بہت منت سماجت کی تب آپنے قاسمؑ کو
گلے سے لگا کے سر شک غم دیدۂ پُر نم سے بہا کے میدان مین جانے کی سرکٹانے کی اجازت دی حضرت
قاسمؑ روبرو ے لشکر عمر و سعد کے آئے اور مہتیرے اشقیا جہنم کو پہونچائے پھر عمر و سعد شقی سے باواز
بلند فرمایا کہ اے جفاکار تیرہ روزگار روز نذان ساقی کوثر کو قطرۂ آب سے ترسا کے تیغ و تیر کا برسا کے
تو شہید کرتا ہے اور اہلبیت اطہار کی بیکسی بے بسی دیکھ دیکھ کر خوشی کرتا ہے عید کرتا ہے ارے بیحیا تو اپنے
جانورون کو آب و دانہ کھلاتا ہے اور ہمارے اطفال خرد سال اور عورات اور بے موسہ کے جانورون کو
مچھلی کیطرح ریت پر ایسی گرمی کے دنون مین قطرۂ آب سے ترساتا ہے سارے نوحشیان نبیؐ و بخت جگران
علیؑ کو تو نے ایک گھونٹ پانی سے تڑپا تڑپا کے شربت شہادت پلا دیا فقط اب ہم چند لوگ رہ گئے
ہین اور سارے خدا کے پیارون نبیؐ کے ماہ پارون فاطمہؑ زہرا کے دولارون کو تو نے خاک و خون مین
ملا دیا اب بھی باز آ بقیہ ماندگان کو ایذا مت پہونچا کل خدا کو کیا موہ دکھائیگا رسولؐ خدا کے
آگے کیا عذر پیش لائیگا دنیا کے لیے دین کو مت برباد کر قیامت کی پیاس قیامت کی بیکسی یاد کر
آج ہم تیرے پنجے مین گرفتار ہین کل ہمین سے تجھے کام پڑیگا ہم باغ ارم مین مین کرینگے تو دوزخ مین
پڑا سڑیگا اوس شیطان نے کہا کہ جبتک آپ لوگ یزید کی متابعت نہ فرمائینگے ہمارے پنجۂ ظلم سے
رہائی نہ پائینگے آپ نے اوسکی شقاوت پر نفرین کی اور گھوڑے کو چمکا کے فرمایا کہ ہان جسکے سر پر
موت سوار ہے میرے روبرو آئے اور زیر تیغ آبدار ہمارے ہو کر اپنے خون مین نہائے **روایت**
ہے کہ لشکر عمر و سعد آپکی بہادری سے لرزان تھا کوئی شقی آپکے سامنے نہ آیا تب عمر و سعد نے گھبرا کر

بر سر میدان نہ آیا تب آپ نے گھوڑا دوڑا کر اپنے تئین امام کے پاس پہونچایا اور عرض کی کہ چچا جان پیاس سے جان جاتی ہو دیکھیے طبیعت اوبلی آتی ہو آپ نے فرمایا اے نور دیدۂ عم اے سرور سینۂ پر غم جاؤ گلا کٹاؤ بابا جان تمہارے آب کوثر و تسنیم پلائینگے اور تمہارے دل کے زخمون پر مرہم وصال لگائینگے پھر حضرت عبداللہؑ میدان مین آئے پانچہزار سوار ہر طرف سے ایکبارا و پر ہجوم لائے پھر ہمت سے کفار سارے آخر زخمون سے چور ہو کر جہنم الماوی کو سدھارے **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤

| | |
|---|---|
| نہ کیون جبرئیلؑ کی چشمون سے بحر خون جاری ہو | حسنؑ کا لخت دل اب آہ قاسمؑ رن مین جاتا ہے |

شہادت حضرت قاسمؑ

بعد اسکے حضرت قاسمؑ بن امام حسنؑ نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ چچا جان میرا سلام لیجیے اب قاسمؑ کو رن مین جانے دیجیے آپ نے فرمایا اے نور چشم من بھائی حسنؑ کے اب تمھین یادگار ہو بھائی جان داغ فراق دے گئے اب فقط تم مرہم سینۂ افگار ہو واللہ تم کو رن مین جانے نہ دینگے اپنے سامنے گلا کٹانے نہ دینگے حضرت قاسمؑ کی مان نے بھی لپٹ کے اونکا دامن تھاما اور آہ سرد بھر کے خیمے مین کھینچا **بیت** اے بدلم گرفتہ جا لطف کن از نظر مرو ✤ مرہم سینہ چون توئی مرہم دیدہ ہم تو شو ✤ غرض حضرت قاسمؑ خیمے مین سرنگون ہو کر رونے اور برادران امام حسینؑ میدان مین جانیکو تیار ہونے لگے **روایت** ہی کہ اوسوقت حضرت قاسمؑ کو وہ تعویذ یاد پڑ گیا کہ حضرت امام حسنؑ نے اپنے دست خاص سے لکھکر اونکے بازو پر باندھ دیا تھا اور وقت باندھنے کے فرمایا تھا کہ اے قاسمؑ جب تجھے کمال درجے کی مصیبت پیش آئے اور ہر طرف سے تجھپر گھٹا غم کی گھر آئے تو تم اس تعویذ کو کھولکر پڑھنا اور جو اوسمین لکھا ہو اوسپر عمل کرنا حضرت قاسمؑ نے دل مین کہا کہ آج تک ہمکو ایسی مصیبت کبھی پیش آئی نہین لاؤ تو تعویذ کھولکر دیکھین کیا لکھا ہی پس اونہون تعویذ کو کھول کے دیکھا کہ حضرت امام حسنؑ نے اپنے دست خاص سے لکھا تھا کہ اے قاسمؑ مین تجھے وصیت کرتا ہون کہ جب تم اپنے چچا امام حسینؑ کو دشت کربلا مین کوفیان دغاباز کے ہاتھ مین گرفتار دیکھو ہر طرح سے مجبور و ناچار دیکھو تو سر اپنا اونکے قدمون پر فدا کر دینا ہر چند کوئی روکے ہرگز نہ ماننا نہین جان اپنی قربان قدم شہید کربلا کر دینا تمھاری مان اگر روکین تو خبردار ہرگز نہ ماننا چچا کے سامنے

جب حضرت محمدؑ اور عونؑ دونون بھائیون نے آپکے شہادت پائی تب نوبت گلا کٹانے کی برادر زادگان امام مظلوم کی آئی پہلے حضرت عبداللہ بن شہنشاہ زمن حضرت امام حسنؑ امام کے پاس آئے اور عرض کی کہ چچا جان اب ہم سے صبر نہین سکتے اب بغیر اپنا سر کٹائے رہ نہین سکتے ثواب مجھپر کرم کیجیے میدان مین جاکے سر کٹانے کی اجازت دیجیے اشقیا کا خون بہائینگے پھر بحر شہادت مین غوطہ مار کر اپنے خون مین نہائینگے آپ نے گلے لگا کر فرمایا اے بیٹا تم میری جان کے برابر ہو ثمرۂ حیات ہو یادگار بہادر ہو تمھارے بن ہم کیونکر جیئینگے خون جگر کسطرح پیئینگے حضرت عبداللہ نے آپکو قسمین دین متین کین پھر اجازت لیکر میدان مین آئے اور یہ غزل زبان پر لائے **غزل** پدر محترم و محتشم ✤ نور بینائی زہرا حسنؑ ست ✤ وین شہنشاہ گرانمایہ حسینؑ ✤ ہادی راہ حق و عم من ست ✤ مختصر یہ کہکے تلوار چمکائی اور ایک ہی حملے مین بیاسی اشقیا کو راہ عدم کی دکھائی عمر و سعد گھبرایا مارے خوف کے بھاگ کر لشکر کے پیچھے آیا پھر ہزار سوار لیکر بختری بدبخت کو بھیجا کہ جاکر چارون طرف سے تیر مارو گردن عبداللہ کی اتارو امام حسینؑ نے بھی بہ مدد عبداللہ کے پیروزان غلام کو حضرت امام حسنؑ کے بھیجا ان دونون نے اون ہزارون سوار کو زیر و زبر کر دیا پیروزان نے ایک سو بیس کو فیون کو تیر سے ہلاک کیا اور بیس کو فیون کو شمشیر سے تہ خاک کیا پھر تو عمر و سعد کے لشکر مین کھلبلی پڑگئی آخر پیروزان زخمون سے چور حس و حرکت سے مجبور ہوکر زمین پر گرے حضرت عبداللہ نے اپنے گھوڑے پر پیروزان کو اوٹھایا گھوڑا کئی دن سے بھوکا پیاسا تھا اور حضرت عبداللہ نے اوسوقت اعدا کے پیچھے لوسے خوب دوڑایا تھا اور سر جگہ سے زیادہ اوسکے بدن مین تیر چبھے تھے دو آدمیون کو لیے قدم بڑھایا مگر تھوڑی دور جاکر آگے نہ چل سکا غرض حضرت عبداللہ گھوڑے سے اوترکر پیروزان کو کسطرح خیمے مین لائے اور پھر آپ گھوڑا کودا کر کے میدان مین آئے عمر و سعد نے ہرچند زور مارا کوئی شقی مقابلے کو آگے آتا نہ تھا مارے خوف شاہزادے کے سر اوٹھاتا نہ تھا لشکریان عمر و سعد کہنے لگے کہ اے عمر و سعد فرمان رسنے تیرے ہاتھ ہی اسقدر لشکر تیرے ساتھ ہی تو بھی کیون آگے جاتا نہین شاہزادے کا سر کاٹ لاتا نہین غرض لشکر عمر و سعد سے جو آگے آتا زندہ پھر نہ جاتا پھر حضرت عبداللہ نے لشکر عمر و سعد کو للکارا کہ ہان کیون میدان مین آتے نہین بنی ہاشم کے آگے کچھ حیلی اپنی دکھاتے نہین آخر جب کوئی شقی

تم سے زیادہ عزیز جانتی ہون سو دیکھو تمھارے ماموں تن تنہا میدان مین کھڑے ہین اشقیا اونکے قتل کرنے پر
اڑے ہین آج مین تمکو بخوشی خاطر اجازت دیتی ہون کہ تم دونون بھائی ماموں کے پاس جاؤ اور انسے بھی
اجازت لیکے میدان مین جاکر خوب لڑو اور راہ حق مین گلا کٹاؤ یہ دونون صاحبزادے پہلے ہی سے صف
کارزار مین جانے کو طیار تھے ماں کے فرمانے سے اور بھی زیادہ شوق گلا کٹانے کا دامنگیر ہوا غرض امام کے
پاس آکر اجازت چاہی آپنے اون دونون کے عالم شباب اور حضرت زینبؑ مہین کا اضطراب خیال کرکے
فرمایا کہ تم گلا کٹاؤگے ہم کسطرح کھڑے دیکھتے رہینگے صدمات متواتر کیونکر سہینگے سو تم خیمے مین اپنی ماں کے
پاس جاؤ اور لڑائی کا نام ہرگز زبان پر نہ لاؤ صاحبزادون نے نمانا بزور و اصرار تمام امام عالی مقام سے
رخصت ہوکر پہلے حضرت محمدؑ نے اعدا کی طرف رخ کیا ایک ہی حملہ مین فیل سوار کو پیادہ اور لشکر عمر و سعد کو
درہم برہم کردیا جسطرف یہ شہباز نواسا حیدر کرارؑ اور پوتا جعفر طیارؑ کا پنجہ مارتا سیکڑون کوفی الوکیطرح عدم کا
دانہ چننے لگتے اور جدھر یہ شیر دلیر للکارتا ہزارون کوفی روباہ صفت دم کے دم مین آتش دوزخ مین بھنچنے لگتے
جسطرف بجلی کی طرح تلوار چمکاتے تھے دس پانچ شقی کے سر اوڑاتے تھے جب پیاس سے بیتاب ہوجاتے
العطش العطش کہتے ہوئے امام کے پاس گھوڑا دوڑا لاتے آپ فرماتے اے نور چشم ہم کیا کرین ایک قطرہ پانی
مہین ناجارہین جاؤ ملکر گلا کٹاؤ دیکھو تمھارے نانا حیدر کرارؑ اور تمھارے دادا جعفر طیارؑ تمھارے پلانے کو
آب کوثر لیے طیار ہین غرض حضرت محمدؑ اپنے حوصلے بھر اشقیا سے خوب لڑے آخر عین تشنہ لبی مین شربت شہادت
پیکر گھوڑے سے گر پڑے اونکے بعد اونکے بھائی حضرت عونؑ نے میدان کارزار مین گھوڑا دمکایا اور سیکڑون شقی کو
عدم کا راستا بتایا اور باوجود کم سنی نازک بدنی اور بھوک پیاس تین شبانہ روز کے بہت سے اشقیا مارے آخر
زخمون سے لہولہان اور ماموں پر قربان ہوکے باغ جنت کو سدھارے حضرت امامؑ اور حضرت زینبؑ کو اس واقعہ
جانگداز سے جو کچھ غم ہوا اگر تحریر مین آئے تو مگر حاملان عرش چیخ جائے **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا
درود و سلام ✣ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✣

| | |
|---|---|
| صف میدان مین ناصر گلا اپنا کٹانے کو | حسنؑ کا لخت دل پیارا اب عبداللہؑ جاتا ہے |

تمہارت خطا است بر حسین اما حسین

فرزند مسلم شہید نے مسلح ہوکر عرض کی کہ اب مجھے اجازت دیجیے کہ میدان جنگ مین جاؤن اور بعوض خون اپنے باپکے
کوفیون کے خون سے نہریان بہاؤن پھر لڑتے لڑتے گلا کٹاؤن اور سلام آپکا بابا جان کو پہونچاؤن آپ نے
فرمایا اے بیٹا اب فقط تم بھائی مسلم کی نشانی ہو اپنی مادر خستہ جگر کے ثمرۂ زندگانی ہو تم میدان مین جاؤ نہین
اپنے فراق مین مجھے رولاؤ نہین اونھون نے قدمون پر سر رکھ کے عرض کی کہ جی تڑپ رہا ہے کہ اسوقت اپنے
باپ مسلم اور دونون بھائی محمد اور ابراہیم سے جاکر بہشت مین ملاقات کرون شربت وصال نوش کرون
ایام فراق کی مکافات کرون آپنے روکر اونکے اصرار سے مجبور ہوکر اجازت دی عبداللہ گھوڑا اچکاتے ہوئے
میدان مین آئے اور خنجر آبدار سے کشتون کے پشتے لگائے جو روباہ سامنے اس شیر کے آتا تھا زندہ پھر کر نہ جاتا تھا
پھر سب اشرار نے یکبارگی اوس شیر پر حملہ کیا اور اوس مسلم کے جانکو ہالہ کیطرح گھیر لیا گھوڑے نے انکے
تین دن سے آب و دانہ دور سے بھی نہ دیکھا تھا اور آپ بھی تین دن سے بھوکے پیاسے فاقے مست تھے
ضعف سے نڈھال اور سرشار بادۂ الست تھے بالآخر بہتیرے اشقیا مارے پھر زخمون سے چور ہوکر شربت شہادت
پیکر جنت الفردوس کو سدھارے امام عالی مقام نعش اونکی خیمے مین اوٹھالائے اور اونکے فراق مین خوب
روئے اور اہل خیمے کو گریہ و بکا مین لائے **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ
حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤✤

## اب اولاد عقیلؑ ابن ابی طالبؑ کی نوبت ہے ✤ گلون پر انکے چرخ بیحیا خنجر چلاتا ہے

بعد اسکے جعفر بن عقیل اور اونکے بھائی عبدالرحمن بن عقیل اپنے بھتیجے عبداللہ کا یہ حال دیکھکر جنگ کو آئے
اور میدان کارزار کو خون اشقیا سے لالہ زار بنائے جو پہلوان سامنے آیا ایک ہی وار مین جہنم کو پہونچایا
آخرالامر دونون بھائیون نے بھی شہادت پائی پھر نعش اون دونون کی اوٹھا کر خیمے مین آئی غرض اسیطرح
نوبت بنوبت امام کے روبرو بھائی بھتیجے برابر شہید ہوتے جاتے تھے اور جان کو نہین سلطان حسینؑ اونکی
جدائی مین آنکھون سے آنسو بہاتے تھے بعد اسکے حضرت زینبؑ نے جو اپنے بھائی امام حسینؑ پر عاشق زار
تھین جی جان سے نثار تھین حضرت محمد اور عونؑ اپنے بیٹون کو پاس بلاکر فرمایا کہ مین اپنے بھائی کو

شہادت اولاد عقیلؑ

اول یہ کہ آپ مجھے اپنی لونڈیون مین داخل کیجیے اپنی صاحبزادیون کی کفش برداری کرنے دیجیے دوسرے یہ کہ جب یہ دولھا میرا آج شہید ہو کر کل قیامت کے دن بہشت مین جاوے تو جبتک ہمکو اپنے ساتھ نہ لے بہشت کی جانب قدم نہ اوٹھاوے آپنے اوس عورت کی دونون باتین قبول فرمائین غرض وہ جوان امام سے اجازت لیکر میدان کارزار مین آیا اور خون اشقیا سے اوس دشت کو لالہ زار بنایا مارتے مارتے لشکر عمر و سعد کو رلا دیا ہزارون سیاہ مرد کو خاک و خون مین ملا دیا پھر زخمون سے لہولہان ماں کے پاس آکر کہا کہ اماں جان اب آپ مجھ سے راضی ہوئین ماں نے بیٹے کو گلے سے لگا کر بلائین لین دعائین دین اور کہا بیٹا شیر ہو دلیر ہو جاؤ مارتے مارتے اشقیا کو ہٹاؤ امام کے سامنے راہ حق مین گلا کٹاؤ بیٹا جان جائے تو جائے خبردار نگذرے حرف زبان پر نہ آئے پھر وہ دولھا اوسیطرح لہولہان شاہانہ شہیدانہ کپڑے پہنے ہوئے رخصت ہونیکو دولھن کے پاس آیا وہ شہانا چوڑا وہ لہولہان گھوڑا وہ بدن زخمون سے چور وہ خنجر فراق سے دل کا ناسور دکھایا پھر امام سے رخصت ہو کر بہنے سے ہاتھ دھو کر میدان مین آکر سیکڑون کفار کو مارا آخر لڑتے لڑتے بامع ارم کو سدھارا پھر احمد نے سر اوسکا کاٹ کے امام حسینؑ کے آگے پھینکدیا اوس جوان کی ماں نے رو کر خوش ہو کر بیٹے کا سر گود مین اوٹھا لیا اور کلیجے سے لگا کر کہا کہ بیٹا تمنے حق ہمارے دودھ کا خوب ادا کیا پھر اوس سر کو دولھن کی گود مین لا کر رکھدیا دولھن اوسکے خون کو اپنے سر اور مونھہ پر ملنے لگی کلیجے کو چٹکیون سے مسلنے لگی ٭

| | |
|---|---|
| کہین کیا آہ اے ناصر لکھین کیا ہائے آنا مر | اب عبداللہ مسلم کا پسر لڑنیکو جاتا ہے |

جب لشکر امام تشنہ کام سے تریپن آدمی شہادت پا چکے اپنے خون سے میدان کربلا کو لالہ زار کر کے باغ ارم مین جا چکے مردون سے سوائے امام عالی مقام کے اور امام زین العابدینؑ کے فقط اونتیس آدمی باقی رہ گئے سولہ اقران اور غریزان سے اور دو یاران اور ایک شخص غلامان سے پس تعجب ہے اوران اور خویشان کی آئی آسمان نے یہ مصیبت تازہ دکھائی انکے فراق مین امام تشنہ کام کا کلیجا پھٹنے لگا گھبراہٹ سے دم اوٹنے لگا ایک انار صد بیمار اونتیس سر لاکھون خریدار پہلے اقارب قریبہ سے عبداللہ

غرض آپنے ہر چند لوگون کو سمجھایا کسی نے نمانا آپکے سامنے اپنا گلا کٹانا مین فخر جانا امام نے کلیجے کو تھام کر
ایک آہ کی اور بقیہ جان نثارون کو میدان مین جانے کی اجازت دی ✣ **روایت** ہے کہ اوس جوار مین ایک
عورت تھی نیک انجام قمر نام اوسکے ایک اکلوتا بیٹا نہایت حسین جوان وہب نام تھا سترہ دن ہوئے تھے
کہ اوسنے اوسکی شادی کی تھی اسی دولھا دولھن سے خانہ آبادی کی تھی پر اوسکی ماں نیکبخت نے اپنے بیٹے
وہب سے کہا کہ اے بیٹا جگر گوشہ مصطفیٰ نور چشم مرتضیٰ میدان کربلا مین بے یار و مددگار قطرہ آب کو ترس رہا ہے
ہر طرف سے تیرون کا مینھہ اوسپر برس رہا ہے سو اے بیٹا تو اسوقت میرے دودھ کا حق ادا کر سکتا ہے یعنی
امام حسینؑ کے ساتھہ ہو کر اشقیا سے لڑکر کے مر سکتا ہے اے بیٹا مین امام حسینؑ کی محبت کی پیاسی ہون
ایک گھونٹ اپنے لہو کا مجھے پلا یعنی اپنی بانو کو چھوڑ رشتہ محبت مادری کو توڑ اور امام کے ساتھہ ہو کر اس
اپنی اوٹھتی جوانی کو خاک و خون مین ملا وہب نے جو سعید روز الست تھا شراب شہادت سے الست تھا
عرض کی اے مادر مہربان مین خود امام پر جان نثار ہون اونکے ساتھہ گلا کٹانیکو طیار ہون اجازت دے
کہ اپنی بانو سے کہ بیاہ کو فقط سترہ دن ہوئے ہین جا کر دین مہر معاف کر آؤن پھر امام تشنہ کام کے ساتھ
ہو کر باغ ارم کو جاؤن پس اوس دولھہ نے اپنی دولھن کے پاس آکر کہا کہ اے بانوے دمساز اے مونس
دلنواز اپنا دین مہر معاف کر دے حرف خطا و قصور سے تختہ دل کو صاف کر دے امام تشنہ کام تنہا بیکس
بے بس میدان کربلا مین ایک قطرہ پانی کو ترس رہے ہین ہر طرف سے تیر ستم اونپر برس رہے ہین اسوقت
مین بمحبت امام حسینؑ و طلب رضاے خالق کونین و شفاعت جد حسینؑ اور خوشنودی انکے والدین کے
شہید ہونیکو جاتا ہون اوس دولھن نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور کہا کہ اگر عورتون کا لڑنا
جائز ہوتا تو مین بھی امام پر فدا ہو کر تمھارے ہی ساتھہ تہ خاک ہو جاتی آفات دارین سے پاک ہو جاتی
پھر وہ دولھہ دولھن دونون لپکے ہوئے امام کے پاس آئے دولھن نے رکاب تھام کر عرض کی کہ یا
حضرت مین نے سنا ہے کہ جو جوان شہید ہو کر گھوڑے سے زمین پر گرتا ہے تو حوران جنت اوسے اپنی گود
مین اوٹھا لیتی ہین سر اور روے گلگون پر اوسکے بوسے دیتی ہین پھر صحبت مین اوسکی خدمتگذاری کرتی ہین
بڑی محبت کرتی ہین جان نثاری کرتی ہین سو مین اپنے شوہر کو درشرط پر شہید ہونے کی اجازت دیتی ہون

اوسکی بگاڑکر تلخی موت کی چکھائی پھر حُر نے آواز دی یا حُسَیْنَا اَدْرِکْنِیْ یا امام حسینؑ میری خبر لیجیے اب حُر کو روح سے آزاد کیجیے آپ یہ حال دیکھکر حُر کے پاس آئے اور اوٹھاکر اپنے لشکر مین لائے اور سر حر کا اپنی گود مین لیکر رونے لگے اور اپنی آستین مبارک سے گرد و غبار اوسکے چہرے کا صاف کرتے تھے اتنے مین حُر حالت غشی سے ذرا کچھ افاقے مین آئے آنکھ کھولدی سر اپنا گود مین امام کے دیکھکر مسکرائے اور کہا اب آپ مجھ سے راضی ہوئے آپنے رو کر فرمایا ہان تجھ سے خرسند ہوئے اور خدا اور رسول بھی تجھ سے راضی ہوئے غرض حُر آپکا مونھ تکتے تکتے ملک بقا کے راہی ہوگئے مقبول بارگاہ الٰہی ہوگئے **شعر**

رسول پاک پر بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ **روایت** ہے کہ اسکے بعد مصعب برادر حُر اور علی پسر حُر اور عزہ غلام حُر یہ تینون لشکر عمر و سعد سے گھوڑے دوڑائے امام کے لشکر مین آئے اور رو رو کر امام تشنہ کام کے پاؤن پر پڑنے لگے رکاب عالی پر ناک رگڑنے لگے آخر یہ تینون بھی یکے بعد دیگرے امام سے اجازت لیکے میدان جنگ کو سدھارے جنگ عظیم کی ہزارون اشقیا کو تہ شمشیر آبدار کے گھاٹ سے دوزخ کے کنارے اوتارے جدھر تلوار چلائی ایک کو دو دو کو چار کیا آخر چار موجۂ شہادت نے ان تینون کا بیڑا بھی پار کیا **روایت** ہے کہ جب حُر و فادار نے مع اپنے بھائی بیٹے غلام کے شہادت پائی اور تین آدمی یاران اور جاکر ان سے آپکے شہید ہوچکے تو لشکر امام مین سوائے اوسیس آدمیون کے کوئی لڑنے والا باقی نرہا کہ وہ سب بھائی بھتیجے بیٹے بھانجے آپکے تھے اوسوقت امام نے خود تن تنہا چاہا کہ میدان مین جائین اور مثل شیر دلیر کے راہ حق مین اپنا گلا کٹائین جان نثاران حسینؑ ہاتھ جوڑکر عرض کرنے لگے کہ اے ریحان رسول اے فرزند بتول آپ ٹھہرین ہم لوگ اشقیا کو جاکر ماریںگے پھر شربت شہادت پیکر جنت کو سدھارینگے آج ہمارے سر آپکے قدمون پر نثار ہونگے اسدم یہ میدان ہمارے خون سے لالہ زار ہونگے آپ ہمکی طرف بنظر رحمت دیکھکر آنکھون مین آنسو بھر لائے خود بھی روئے اور حضار کو بھی رولائے فرمایا **شعر** پروردگار صدمے جو مقسوم مین یہ تھے ✤ لوہے کا اک تو دیا ہوتا بجاے دل ✤ پھر فرمایا تم لوگ میرے سامنے شہادت پاؤگے ہم یہ حال کیونکر کھڑے دیکھتے رہینگے یہ صدمے متواتر کیونکر سہینگے ✤ **بیت** تم مرے سامنے اوس دشت مین ہو جاؤ شہید ✤ مین رہون رونے کو یان پر تن تنہا باقی ✤

دو بھائیون کا سر قدم پر جا پڑا اور دھڑ سے دونون کی نشین زمین پر آئین تیسرا بھائی بھاگ چلا حُر نے گھوڑے کو
چمکا کے اوسکی پیٹھ پر ایسا نیزہ لگایا کہ سینے سے پار ہوا غش کھا کے وہ ملعون بھی زمین پر آیا اسکے بعد حُر نے
امام حسینؑ کے پاس آکر عرض کی یا حضرت آپ مجھ سے راضی ہوے آپ نے فرمایا نعم انت حُرٌّ ہان تجھ سے
مین راضی میرا خدا اور رسولؐ راضی اب میرا جی تجھ سے بہت شاد ہوا اے حُر مبارکباد تو دوزخ سے بھی حُر یعنی
آزاد ہوا یہ بشارت سنکر حُر پھر میدان مین آئے اور مارے کشتون کے پشتے لگا دیے ایک بہشتی نے
ہزارون دوزخی بنا دیے یہانتک کہ لشکر عمر و سعد مین حُر کا رعب چھا گیا عمر و سعد یہ حال دیکھکر تلملا گیا اسنے
پھر حُر پھر کہ امام عالیمقام کے پاس آئے اور پیاس کا ذکر زبان پر لائے امام تشنہ کام نے فرمایا اے حُر اب
قریب ہی کہ تو اسی طرح تشنہ لب شہادت پائے راہ حق مین گلا کٹا کر جام ساقی کوثر سے سیراب ہو جائے
حُر یہ مژدہ سنکر پھر میدان مین آئے اور ہزارون کو فی جہنم مین پہونچائے آخر گھوڑا حُر کا زخمون سے چور
ہو کر زمین پر گرا مگر حُر پیدل ہو کر اوسیطرح اشقیا پر وار کرتے تھے تن تنہا سیکڑون سوار و پیادون کو
فی النار کرتے تھے امام نے دیکھا کہ حُر پیدل ہو کر لڑ رہا ہی اور ہر طرف سے اوسپر سوار و پیادے کا ہجوم ہی
سینکڑون تیرون کا چارون طرف سے پڑ رہا ہی تب آپ نے ایک اسپ تازی حُر کے پاس بھیجا حُر نے اوسکی
رکاب کو بوسہ دیکر چمکایا اور کفار کو مار مار کے دھمکایا پھر چاہا کہ امام حسینؑ کے پاس پھر آئین ہاتف غیب نے
آواز دی کہ اے حُر اب مت جاؤ حوران بہشتی تمھارے انتظار مین ہین پیاسے گلا کٹاؤ غلمان آب کوثر
تمھارے واسطے لیے تیار ہین نیں حُر نے امام کی طرف مونھ کر کے کہا یا ابن رسولؐ اللہ اب قریب ہی کہ
مین شہادت پاتا ہون آخری سلام لیجیے کچھ پیغام ہو تو کہیے مین آپکے نانا جان کے پاس جاتا ہون آپ نے
فرمایا بسم اللہ کرو ہم بھی دو ایک گھڑی مین تمھارے پیچھے وہین آئینگے اپنی ہی زبان سے سارا حال
نانا جان سے کہہ سنائینگے پھر حُر نے نعرہ مارا اور باوجود تشنہ لبی اپنی کے ہزارون اشقیا کو تلوار آبدار کے
گھاٹ اوتارا آخر لشکر عمر و سعد نے حُر کو چارون طرف سے گھیر لیا اور مارے زخمون کے چور کیا پھر قصور سر اپا قصور
علمدار عمر و سعد نے حُر پر نیزہ چلایا یا زخم کاری لگا حُر نے غش کھایا مگر صد تے تیری دلیری کے اوسوقت بھی
لڑنے سے قصور نہ کیا سنبھل کے قصور پر ایسی تیغ مصری چلائی کہ اوسنے کسی کی نبات سُنی قوام حیات کو

این درگہ مادر کہ نومیدی نیست ✤ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ ✤ اے حر تو بہ تیری حق تعالی نے قبول فرمائی اور
کل قیامت کے دن میرا خدا اور میرے نانا رسولؐ خدا تجھ سے راضی مند اور میری ماں فاطمہؑ تجھ سے خرسند
اور میرے بابا جان شیرؑ خدا تجھ سے راضی ہونگے نانا جان تیری شفاعت فرمائینگے اور ہم اپنے ساتھ تجھے بہشت
مین لیجائینگے **روایت** ہی کہ پھر حر نے عرض کی کہ یا ابن رسولؐ اللہ آج کی رات مین نے اپنے باپ کو خواب
مین دیکھا کہ اونھون نے میرے پاس آکر کہا کہ اے حر اندنون تو کہان گیا تھا مین نے کہا کہ حضرت امام حسینؑ کو
گرفتار کرنیکو میرے باپ نے فریاد کھینچی کہ واویلاہ اے حر تجھے ابن رسولؐ اللہ کے ساتھ کیا سروکار اگر تاب
دوزخ مین جلنے کی رکھتا ہی تو جا اونسے لڑ چونکہ مین جانبر آبدار پکڑا اور اگر رضاے مولی اور شفاعت
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاہتا ہی تو اپنی جان اونکے قدمون پر نثار کر اونکے دشمنان بیدین سے
جاکر کارزار کر یہ سوا اب للہ مجھپر کرم کیجیے میدان حرب مین جانیکا مجھے حکم دیجیے آپ نے فرمایا تم میرے
مہمان ہو ٹھہرو دوسرا کوئی جائیگا راہ مولی مین جاکر گلا کٹائیگا حر نے نانا اجازت لیکر میدان کی جانب
گھوڑے کو کوڑا مارا اور لشکر اعدا کے مقابلے مین آکر باواز بلند للکارا خنجر آبدار میدان قتال مین چمکایا
مونچھون پر تاؤ دیکر کے اشقیا کو دھمکایا عرب مین اوسکی دلاوری کی دھوم تھی اور لشکر عمر وسعد کو اوسکی
مردانگی خوب معلوم تھی جب عمر وسعد نے حر کو میدان مین دیکھا آنکھون مین اوسکے خیرگی چھاگئی جان سے
مین اوس ملعون کے تملا گئی **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود وسلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و
حسینؑ پہ بھی مدام ✤ **روایت** ہی کہ اسکے بعد عمر وسعد نے گھبراکر صفوان شیطان کو جو بڑا پہلوان تھا
کہا کہ حر کو سمجھا کر یہان پھیر لاوے اور اگر نمانے تو اوسپر حربہ چلاوے صفوان نے حر سے آکر کہا کہ تم ایسے
پہلوان عاقل ہوکر کے یزید کو چھوڑ کر امام حسینؑ کے ساتھ کیا گئے حر نے کہا اے شیطان یزید پلید کو
امام حسینؑ شہنشاہ کونین سے کیا نسبت حق تعالی نے انکے ماں باپ کا نکاح بہشت مین پڑھایا تھا
جبرئیلؑ نے انکا گہوارہ ہلایا تھا نبیؐ کے یہ ریحان ہین علیؑ کے دل و جان ہین یہ کہکر صفوان پر خنجر آبدار چلایا
ایک ہی وار مین جہنم کو پہونچایا پھر صفوان کے تین بھائی بڑے نامدار تھے اپنے بھائی کا یہ حال دیکھکر
میدان مین آئے اور حملہ کرکے ایکبار حر پر حربے چلائے حر نے لپک کے شمشیر آبدار چلائی ایک ہی وار مین

ندا فرمائی کہ ہو کوئی فریاد کو پہونچنے والا کہ خدا کے واسطے ہماری فریاد رسی کو آوے ہو کوئی بچانے والا کہ حرم رسول اللہ کو بچاوے افسوس اے لوگو کلمہ نبی کا پڑھے جاتے ہو اور باوجود دعوے مسلمانی کے واسطے قتل سبط اوسی نبی کے بڑھے آتے ہو اور یہ فریاد آپکی کچھ ہراس اور بے صبری اور عدم استقلالی سے نہ تھی بلکہ واسطے اتمام حجت کے تھی اور اسواسطے کہ دیکھین اسلام کے دعوی کرنے والون مین سے اسوقت کون شریک ہوجاتا ہی اور بارگاہ خداوندی سے آج کون ہدایت پاتا ہی **نظم** ترسم کہ در شفاعت امت بروز حشر ✣ خاموش ازین گناہ لب انبیا شود ✣ فریاد ازان زمان کہ زبیداد کوفیان ✣ ہنگام داد خواہی خیر النسا شود ✣

| | |
|---|---|
| وہی حر ہے کہ شہ کو کربلا مین گھیر لایا تھا | وہی اب عشق مین شہ کے گلا اپنا کٹاتا ہے |

حر بن یزید ریاحی نے جو سردار لشکریان عمر و سعد کے تھے یہ فریاد امام حسینؓ کی سنکر مارے غم کے سر دھنکر عمر و سعد سے کہا کہ کیا تو امام حسینؓ سے ضرور لڑیگا اوس ملعون نے کہا بیشک تب حر نے کہا کہ کل خدا کے سامنے کیونکر جائیگا رسول خدا کو کیا موہنہ دکھائیگا یہ کہا اور گھوڑا دوڑاتا ہوا امام تشنہ کام کے پاس آیا پھر پیادہ ہوکر رکاب عالی کو بوسہ دیا نعلین کو آنکھون سے لگایا اور اپنی ناک زمین پر رگڑ کے جوتی شاہزادے کے ہاتھ سے پکڑکے کہنے لگا کہ یا ابن رسول اللہ مین سمجھتا تھا کہ آپ سے اور ابن زیاد بدنہاد سے صلح ہوجاویگی نوبت لڑائی کی نہ آویگی واللہ مین جانتا تو آپکو کربلا مین گھیرتا نہین راہ حق سے موہنہ پھیرتا نہین اے فرزند رسول مقبول مجھی نے پہلے آپ پر فوج کشی کی تھی کربلا سے پھر جانے نہ دیا سرکشی کی تھی اب مین حضور مین سبکے پہلے جان نثاری کو آیا گو ہر جان قدم عالی پر خدا کرینکو لایا آیا میرا قصور معاف ہوسکتا ہی صفحہ اعمال حرف خطا سے صاف ہوسکتا ہی میری توبہ قبول ہوسکتی ہی اب میری معذرت مقبول ہوسکتی ہی آپ نے کمال شفقت سے حر کے سر اور موہنہ پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ اے حر جب بندہ خطا کرکے جناب باری مین توبہ و استغفار کے ساتھ پیش آتا ہی تو حق تعالی تبصدق اپنے حبیب کے سارے گناہ اوسکے محو فرماتا ہی **رباعی** باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ ✣ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ ✣

کرنی بیوفا اور سکے نبی کی آل کے قتل کو آیا اور قطرۂ آب کو ترسایا اسکے بعد سکے پہلے خود سلطان دارین حضرت امام حسینؑ نے لشکر اعدا کی طرف گھوڑا اٹھایا جانبازان امام نے دست بستہ ہو کر عرض کی کہ جبتک ہم لوگ جیتے ہین ہرگز ہرگز اشقیا کے سامنے آپکو لڑنے کے لیے جانے نہ دینگے شمشیر اور ہاتھ نہ دینگے جب ہم سب لوگ شہید ہو جائینگے تو آپکو اختیار ہی خود کفار سے لڑینگے داد شجاعت دینگے **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ۔ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پہ بھی مدام ۔ **روایت** ہی کہ لشکر عمر و سعد مین بائیس ۲۲ ہزار سوار اور چالیس ۴۰ ہزار پیادہ و پیادہ صف بصف پرے باندھے استادہ تھے اور ادھر بہتر آدمی اوسمین بتیس ۳۲ سوار اور چالیس پیادہ تھے اور ہر چند شجاعان لشکر امام تشنہ کام کے تین ۳ دن سے بھوکے پیاسے تھے مگر ہمت اور شجاعت مین میدان جنگ کے شیر تھے مشوق شربت شہادت جنگ پر کوفیان روباہ صفت کے دلیر تھے جب لڑائی شروع ہوئی تو لشکر امام سے ایک ایک جوان لشکر اعدا کے مقابل آتا تھا ادھر کے سو سو پچاس پچاس شقی کو واصل جہنم کر کے آخر کو خود بھی شہید ہو جاتا تھا ادھر کے ایک دلاور کو ادھر کے سو سو پچاس پچاس شقی ملکر شربت شہادت پلاتے تھے پھر امام تن تنہا لشکر اعدا مین جاتے تھے اور شہیدونکی نعش کو خود اوٹھا کر لاتے تھے پھر تو شبانہ شب تلوارین چلنے لگین شمشیرون سے چنگاریان نکلنے لگین ہر طرف سے لوہا برسنے لگا لڑتے لڑتے ہر دلاور قطرۂ آب کو ترسنے لگا اسقدر اشقیاے بیدین کشتے ہوئے کہ خون کی ندیان بہنے لگین اور کفار کے نعشون کے پشتے ہوئے قبض روح کرتے کرتے حضرت ملک الموت کی جان کی نوبت آئی سوال کرتے کرتے منکر نکیر کی طبیعت گھبرائی اعلی علیین اسفل سافلین دونون تھرائے رضوان و مالک دونون عاجز آئے اون مردودون نے جب دیکھا کہ رفقاے حسینؑ جی جان سے نثار ہین بہر صورت سر کٹانے پر طیار ہین پس ایک ایک دلاور پر پچاس پچاس شقی تیرون کا مینھ برسانے لگا گلوے تشنہ پر شمشیر آبدار چلانے لگا یہان تک کہ لشکر امام سے جو لڑنے کو جاتا تھا پھر زندہ پھر کر نہ آتا تھا حتی کہ فقط پچاس دلاورون نے کئی ہزار کفار مارے اور آخر خود بھی یکے بعد دیگرے شربت شہادت پیکر خلد برین کو سدھارے **روایت** ہی کہ جب ادھر کے پچاس آدمیون سے زیادہ دلاورون نے شہادت پائی تب جناب سید معصوم امام مظلوم نے باواز بلند

پتھر پر پاتے ہین تو بڑے آداب و تعظیم سے پیش آتے ہین اور تم اپنے نبیؐ کے نواسے کو قطرۂ آب سے ترساتے ہو
ہر طرف سے گھیرے راہ حق سے موگھہ پھیرے تیر ستم برساتے ہو فرات کا پانی درندے پرند یہود و نصاری پر حلال
ہے اور ساقی کوثر کا لخت جگر قطرۂ آب کو بدحال ہے حوض کوثر پر جو بھوکے پیاسے تم لوگ آؤ گے تو ساقی کوثر کو
کیا موگھہ دکھاؤ گے کہو ہم نے تمھارے لوگون مین سے کسی کی گردن ماری ہے جو اوسکے قصاص مین تمھاری
طرف سے ہمارے قتل کی طیاری ہے یا تمھارا کچھ مال ہم نے لیا ہے کہ اوسکے مطالبہ کو آئے ہو یا اور کچھ حق
تمھارا ہمارے ذمے چاہیے کہ اوسکے عوض یہ فساد اوٹھائے ہو مین کبھی جھوٹھ زبان پر لایا نہین خلاف
وعدگی کی نہین کسی مسلمان کو ستایا نہین کوئی فرض و سنت چھوڑا نہین امر حق سے موگھہ موڑا نہین جو اوسکی
حد ہمپر جاری کرتے ہو اتنا ظلم و ستمگاری کرتے ہو تم خوب جانتے ہو کہ آج روے زمین پر کوئی شخص میرے
نسب عالی کے برابر نہین شرافت و نجابت مین کوئی میرا ہمسر نہین دنیا سے موگھہ پھیرے ہم مدینے مین
روضۂ انور پر اپنے جد بزرگوار کے رہتے تھے وہان تم نے رہنے نہ دیا ناچار وطن چھوڑ اسکے مین جاکر قیام
کیا وہان سے خطوط متواتر بھیجکر بلوایا یہان بلاکر ہزار طرح کا رنج پہونچایا جہانتک ہوسکا خوب مہمانی کی
نبی زادہ کی خوب قدردانی کی اگر تمھارے ستم سے ایک آہ کرون تو بگڑ جاملان عرش پھٹ جاوے ابھی
ساری دنیا اولٹ جاوے پھر آپنے ایک ایک روسای کوفہ کو جو لشکر یزید مین تھے پکار کر فرمایا کہ اے
عمر و سعد اے شمر ذی الجوشن اے شیث ربعی تم نے یہ سب خطوط بھیجکر مجھے بلوایا یہان بلاکر اچھی طرح
دعوت اور خوب بیعت کرکے تین دن بھوکا پیاسا رکھا اور ہر ایک میرا خون پینے کو آیا **نظم** ہر روز واقعہ
اے ظالم خدا نا ترس ✤ بیا ببین کہ چہا کردہ بجای حسینؑ ✤ خدا ست حاکم و دعوی گریست پیغمبرؐ ✤
چگونہ میدہی انصاف جزای حسینؑ ✤ روا بود کہ بخاک و بخون کنی غرقہ ✤ رخ منور و گیسوے مشکسای
حسینؑ ✤ **روایت** ہے کہ اسکے بعد عمر و سعد ملعون نے کہا کہ اے کوفیو گواہ رہو کہ پہلے مین ہی لشکر
امام حسینؑ پر تیر چلاتا ہون پس اوس نابکار نے امام حسینؑ کی طرف تیر چلایا آپ نے ریش مبارک کو ہاتھ
مین لیکر فرمایا کہ تین وقت خدا کا غضب سب سے زیادہ بھڑکا پہلے جب یہودیون نے کہا کہ عزیر خدا کے
بیٹے ہین دوسرے جب نصاری نے کہا کہ عیسی علیہ السلام بیٹے اللہ کے ہین تیسرے اسوقت کہ ہر ایک

عمر و سعد کے میدان کارزار مین آکر جم گئے اور کفار نابکار و غاشعار حضرت کے مقابلے مین آکر تھم گئے دس لاکھ
پلٹنین یمین تھین اور دس لاکھ یسار بیچ مین عمر و سعد سیاہ رو آگے تو پخانہ پشت پر سوار پھر تو پلٹنون کے
نشان گڑ گئے کفار قتل سبط نبی مگر گوشہ علیؑ پر اڑ گئے اوسوقت کیا کہیے عرش سے فرش تک ہر جن و بشر
اور حجر و شجر مین کھلبلی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مع تمامی فوج انبیا اور ملائکہ کے نہایت بیکلی تھی ادھر
آپ نے بھی اپنے لشکر کی طیاری فرمائی جان نثاران حسینؑ نے بھی انا للہ کہکے تلوار اوٹھائی بہادران امام حسینؑ
جو نشۂ بادۂ شہادت سے چور اور مستوالے اور گلوے تشنہ مین شمشیر آبدار ڈالے شوق وصال مین تڑپ رہے
تھے فوراً گلا کٹانے کو طیار ہو گئے ہر طرح سے مسلح ہو کر مستعد کارزار ہو گئے جب دونون صفین مقابلے مین
آکر جم گئین بفاصلہ ایک تیر کے تھم گئین تب امام مکرم خیمے مین آئے اور عمامۂ رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا سر پر دھر کے جبۂ محمدیؐ زیب تن مبارک کر کے ٹپکہ امام حسنؑ مجتبی کا کمر سے باندھا اور ذوالفقار
حیدریؑ گلے مین حمائل فرمائی پھر اہلبیت سے رخصت ہو کر آنسوؤن سے موئھہ دھو کر اوس گھوڑے پر جو
خاص سواری کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھا سوار ہوئے اور نشان حسینیؑ حضرت عباسؑ علمدار کے
ہاتھ مین دیا اور خود راہ حق مین امداد سے لڑنیکو طیار ہوئے شجاعان بنی ہاشم اور اصحاب اور موالی
آپکے کمال شجاعت سے ہمرکاب ہو کر جان نثاری کو مستعد کارزار ہوئے اور سرگروہ اوس گروہ پر شکوہ
کے حضرت عباسؑ علمدار ہوئے روایت ہے کہ اسکے بعد امام عالی مقام اتمام حجت کے واسطے اوسطرح
گھوڑے پر سوار لشکر عمر و سعد کے قریب آئے اور فرمایا اے کوفیو مین تمھین قسم دیتا ہون جانتے ہو کہ مین
نواسہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون اور جگر گوشہ شیر خدا علی مرتضیٰؑ کا اور سخت جگر حضرت
سیدۃ النسا فاطمہ زہراؑ کا امام حسنؑ مجتبی میرے بھائی تھے اور جعفر طیارؑ میرے چچا تھے اور حضرت حمزہؓ
سید الشہدا میرے باباجان کے چچا تھے دیکھو یہ عمامہ میرے سر پر اور یہ جبۂ میرے گلے مین رسولؐ خدا کا ہے
اور یہ ٹپکہ میری کمر مین حسنؑ مجتبی کا ہے اور یہ ذوالفقار حیدریؑ خاص باباجان کے ہاتھ کی ہے اور یہ گھوڑا
خاص سواری کا نانا جان کے ہے آیا کوفیو امتان حضرت عیسیٰؑ کے اگر اب تک بھی نشان اونکے گدھے کے
نعل کا پاتے ہین تو کمال تعظیم سے وہان سر جھکاتے ہین اور یہودی اگر کہین نشان قدم حضرت موسیٰؑ کا

اس شیشے مین او ٹھاوے اور حق تعالی کی حضور مین لیجاوے حضرت ام کلثوم رونے لگین آپ نے فرمایا بہن مت رو سارے اہلبیت کو بلاؤ کہ وقت الوداع کا آیا **غزل** الوداع اے دوستان کا ینیدم سفر خواہیم کرد ٭ سکن اصلی خود جاے دگر خواہیم کرد ٭ ہر کرا عزم تماشائے ریاض قدس ہست ٭ گو مہیا شو کہ ما زینجا سفر خواہیم کرد ٭ پھر سارے اہلبیت روتے ہوئے خدمت مین حاضر آئے آپ نے سبکو گلے سے لگا کر بوسہ دیا رو رو کر بہت تسکین دی اور پیار کیا اور شہربانو سے فرمایا کہ ان سب یتیمون کی اچھی طرح ناز برداری کیجیو جہانتک ہوسکے غمخواری کیجیو حضرت ام کلثوم نے فرمایا کہ جب نانا جان محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قضا فرمائی تو آغوش ناز مین اور مہربان کے ہم نے پرورش پائی جب ابا جان نے انتقال فرمایا بابا جان نے آغوش ناز مین اوٹھایا جب بابا بھی دنیا سے سدھارے بھائی حسنؑ مجتبی کمال شفقت سے پیش آئے جب وہ بھی کوچ فرمایا آپکا سایہ عنایت ہلوگون کے سرون پر آیا ہلوگ آپ کو دیکھ دیکھ کے صبر کرتے تھے جب آپکا بھی سایہ شفقت ہمارے سر سے اوٹھ جائیگا تو اب کون ہم سے الفت و محبت کے ساتھ پیش آئیگا اسی بات چیت مین تھے کہ ناگاہ بھور ہوا موذن نے اذان دی اطراف عالم مین الوداع کا شور ہوا صبح آئی کہ قیامت آئی تیمم کرکے امام تشنہ کام نے نماز آخری فجر کی جماعت سے ادا فرمائی منور دعا سے فراغت پائی تھی کہ لشکر اعدا مین طبل جنگی بجنے لگے پھر جان نثاران امام حسینؑ سلاح جنگ کے اپنے اپنے تن پر سجنے لگے ادھر کلمہ لا الہ الا اللہ کہای خشک و تشنہ بیماری اودھر انتیصا آمادہ ستمگاری اودھر تلوارون پہ آبداری ادھر شوق شہادت سے بیقراری اودھر سر تن نازک سے جدا کرنے کی تیاری ادھر شوق شہادت مین بیچین اودھر فکر قتل و تاخت و تاراج حسینؑ ادھر ہر آن حصول رتبہ شہادت کی آرزو اودھر ہر دم قتل امام حسینؑ کی گفتگو **نظم** تشنہ لب بیکس و مظلوم مسافر ہے ہے ٭ بوند پانی کی نہ پائی دم آخر ہے ہے ٭ تابع مرضی حق صابر و شاکر ہے ہے ٭ روضہ احمد مرسل کا مجاور ہے ہے ٭ چرخ ہلتا تھا زمین خوف سے تھراتی تھی ٭ نعرہ آہ حسینا کی صدا آتی تھی ٭ **روایت** ہے کہ جب دسوین تاریخ محرم روز جمعہ سن اکسٹھ ہجری کی صبح عاشورا قیامت نما آئی پہلے عمرو سعد بدبنہاد نے مسلح ہوکر شمشیر کینہ اوٹھائی نقارہ جنگ کا بجنے لگا ہر شقی واسطے قتل نبی زادہ کے ہتھیار اپنے بدن پر سجنے لگا غرض جسکے

اور ماں باپ تمھارے انتظار مین کھڑے ہین دیکھنے کو بیقرار ہین یہ فرما کر امام تشنہ کام کے سینے پر آپ نے ہاتھ پھیر کر فرمایا خدا و ندا حسینؑ کو اوسوقت صبر دیجیو اور شہادت کا اوسے اجر دیجیو سرور عالم اور سارے ارواح طیبات کا تو یہ حال تھا اب اہلبیت اطہار گرفتاران پنجہ کفار کو کیا لکھیے کہ کسقدر ملال تھا خصوصاً بانوئے مغموم اور حضرت زینبؑ و کلثومؑ کو غم مین جو حالت طاری تھی اگر خیر تحریر مین آئے تو والد کہ جگر سامعین شق ہو جائے **شعر** پانی پیو تو یاد کرو پیاس امام کی ✤ پیاسو یہ ہی سبیل تشنہ کام کی ✤

**روایت** ہی حضرت امام سلمہؑ فرماتی ہین کہ شب شہادت کو مین نے ایک آواز غیب سے سنی کہ کوئی کہتا تھا

**اشعار** اَیُّهَا الْقَاتِلُوْنَ جَهْلًا حُسَیْنًا ✤ اَبْشِرُوْا بِالْعَذَابِ وَالتَّنْکِیْلِ ✤ قَدْ لُعِنْتُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ ✤ وَمُوْسٰی وَحَامِلِ الْاِنْجِیْلِ **روایت** ہی کہ جب وہ رات خدا خدا کر کے کسی طرح کٹی تڑکا صبح اجل کا نمود ہوا یعنی منجر ہوا تو ہر طرف سے افراق الوداع کا شور ہوا پھر اوسوقت غیب سے آواز آئی

یَا خَیْلَ اللّٰهِ ارْکَبُوْا اے لشکریان اللہ کے مصلی چھوڑو ورد و وظائف سے منھ موڑو بسم اللہ کر کے مستعد کار ہو جاؤ راہ مولی مین گلا کٹا دو لڑائی کو طیار ہو جاؤ رحلت کا نقارہ بجاؤ کمر باندھ بہشت مین مہمان چلے آؤ حضرت ام کلثومؑ یہ آواز سنکر حالت جوش و خروش مین امام تشنہ کام کے پاس آئین اور فرمایا کہ بھائی آپ نے آواز غیبی سنی فرمایا ہان مین نے بھی سنی اوس سے بھی عجیب تر یہ ہی کہ عالم استغراق اور شکر خوابی مین مین نے دیکھا کہ کتون نے ہم پر حملہ کیا اور ایک کتا اون مین جو سپید داغ رکھتا تھا یعنی چرک پھوٹ کے اوس سے نکلا تھا وہ زیادہ تر ہم سے بھڑا پس معلوم ہوا کہ قاتل میرا سپید داغ رکھتا ہوگا اسی درمیان مین نانا جان تشریف لائے اور فرمایا اے حسینؑ اے نور عین اے شہید مظلوم اسوقت ہم اور سارے انبیا واسطے استقبال کے تمھاری روح کے آئے ہین اور ساتھ درجہ بلند کے خدا کی طرف سے تمھارے پاس بشارت لائے ہین سو اے بیٹا اب جلد لشکر طیار کرو تین دن رات کے بھوکے پیاسے خدا کی راہ مین گلا کٹا کے گھر بار لٹا کے آج کی رات میرے ساتھ آ کے افطار کرو اور ایک فرشتہ نانا جان کے ساتھ مین نے دیکھا آپ نے فرمایا کہ اے نور عین بیٹا حسینؑ تم اسے پہچانتے ہو مین نے عرض کی نہین فرمایا یہ فرشتہ آسمان سے آیا ہی ایک سبز شیشہ اپنے ساتھ لایا ہی تاکہ خون تمھارا

غمناک شفق کا لگون کفن پہنے آسمان پر پھولی طبیعت حاملان عرش کی حالت تحیر مین یاد آہی کو بھولی جانوران دریائی اور حیوانات صحرائی اس غم سے بے خور و خواب وحوش وطیور اپنے اپنے آشیانون مین بیتاب بچے آہوان دشتی کے نہایت برخاستہ خاطر اور اس مان سے الگ پڑے نہ تقاضاے دودھ نہ خواہش پیاس شمع کا سوز غم سے جھلملا جھلملا کے جانا نسیم سحری کا ٹھنڈی ٹھنڈی سانس بھر بھر کے چلنا میدان کربلا مین سناٹی کا عالم ہو کا مکان جڑی بوٹی دیدۂ حسرت سے خونبار کوہ دریا سب سنسان اوس رات بھر آہ کے نعرے فرش سے عرش تک جاتے تھے سوز غم کے شرارے عرش سے عرصۂ خاک پر آتے تھے **بیت**

اشک چشم تا باہی رفت و آہم تا بماہ ✤ ماہ و ماہی را برا شک و آہ می گیرم گواہ ✤ رسولؐ پروردگار مع اصحاب کبار و گروہ انبیاء اخیار عافیت خواہ شہید کربلا شیر خدا مع صفوف اولیا نہایت تضرع سے دست بدعا خاتون جنت مع حوران جنت کے انکبار ازواج طاہرات اپنی اپنی جان نثار کرنے پر طیار وہان کا تو یہ حال تھا اور یہان کربلا مین سارے اہلبیت اطہار کو غم ہائے جانکاہ کوفیان خونخوار تین روز کے بھوکے پیاسے اس رات شام ہی سے سجادۂ عبادت پر مشغول بیاد پروردگار رہے نشہ جام شہادت کا جو چڑھا تھا جان دینے پر طیار رہے شوق آب وصال مین جان جاتی تھی تشنگی شربت شہادت کی ایسی تھی کہ وہ رات پہاڑ نظر آتی تھی خصوصاً خامس آل عباسید الشہداء کربلا یعنی سلطان دارین حضرت امام حسینؑ یاد الٰہی مین محو محو نہ اپنی گردن کی خبر نہ خنجر قاتل کا خیال رات بھر بھوکے پیاسے اوس مین ریت پر مصلی بچھائے مشاہدۂ جمال ازدی مین مغلوب الحال اوسی عالم استغراق مین کیا دیکھتے ہین کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع گروہ ملائکہ میدان کربلا مین تشریف لائے اور امام تشنہ کام کو رو کر اپنے سینے سے لگا کر فرمایا کہ اے فرزند ارجمند دشمنان دین تیرے قتل پر طیار ہین اور پھر بھی میری شفاعت کے امیدوار ہین سو یہ لوگ قیامت کے دن میری شفاعت سے محروم رہینگے دوزخ مین جائینگے ہمیشہ مغموم رہینگے سو اے فرزند صبر کیجیو ذرا صبر و شکیبائی کو ہاتھ سے نہ دیجیو شمشیر امتحان گلے پر لیجیو مگر خبردار اف نہ کیجیو اب قریب ہے کہ تم درجہ شہادت کا پاؤ گے فقط دو تین پہر مین تین دن کے بھوکے پیاسے میرے پاس آؤ گے بہشت مین تمہارے لیے آراستگی ہو رہی ہے حور و قصور جان نثاری کو طیار ہین

روایت ہے کہ اسکے بعد آپ نے فرمایا کہ خداوندا یہ اشقیا حق آل رسول کو ستاتے ہین باوجود ملاحظہ ان کرامتون کے ایذا رسانی سے باز نہین آتے ہین یہ سنکر ابن شامت ملعون نے کہا آپکو پیغامبر خدا سے کیا قرابت ہے جو اتنا لاف مارتے ہین ہر دم خدا و رسول کو پکارتے ہین آپ نے فرمایا خداوندا دیکھ یہ کیا کہتا ہے ابھی اسکو گھوڑے سے اوتار اور ذلت کی مار مارتا ہون اوس مردک کے شکم نے مارے درد کے پیچ و تاب کھایا گھوڑے سے قضاے حاجت کے لیے اوترا یا قضاے حاجت کے وقت ایک سیاہ بچھو نے اوس مردک کے پاینخانہ کے مقام مین ایسا نیش لگایا کہ وہ ملعون ناپاک اوسی جگہہ پر بول و براز مین اوسی طرح لتھڑا لوٹنے لگا اور آواز بلند چلایا آخر اوسی جگہہ کہ موت مین لوٹتے لوٹتے مرگیا واصل جہنم ہوا دنیا سے سفر کر گیا روایت ہے کہ اسکے بعد جعدہ مزنی ملعون نے آپ کے پاس آکر کہا کہ اے امام حسینؑ دیکھو یہ آب فرات کہ مثل دریا کے موج مار رہا ہے واللہ کہ ہم اسمین سے تمکو ایک قطرہ نہ پلائینگے جبتک مارے پیاس کے ہم تمکو خاک و خون مین نہ لائینگے آپ یہ کلام گستاخانہ و بیادبانہ سنکر آنسو بھر لائے اور فرمایا خداوندا ابھی اسے پیاسا مارتی اسحال بلا سے گھوڑا اوسکا بھڑکا اور اوس ملعون کو زمین پر گرایا اور ٹھوکر گھوڑے کے پیچھے سے دوڑا پھر تو ایسی پیاس اوسپر غالب ہوئی کہ العطش العطش کہتے کہتے طبیعت اوسکی کو زندہ آب کی طالب ہوئی ہر چند لوگ اوسے پانی پلاتے تھے مگر ایک قطرہ بھی پانی اوسکے حلق سے نیچے نہ جاتا تھا آخر العطش العطش کہتے کہتے مرگیا لشکر یزید باوجود ملاحظہ ان سب کرامتون کے ایذا رسانی سے باز نہ آتے تھے ہر دم ہر لحظہ انواع اقسام کے ستم پہونچاتے تھے

کرامت امام حسینؑ

## اب عاشورے کی شب کا حال ناصر کچھہ سناتا ہے — مثال مرغ بسمل سب محبون کو لٹاتا ہے

حال شب عاشورا

جب روز تاسوعا یعنی پنجشنبہ کا دن گذرا اور شب عاشورا قتل کی رات کالی بلا آئی ماہ مدینے پر ہر طرف سے گھنگھور گھٹا ئم کی گھر آئی دونون جہان مین تاریکی چھائی آفتاب ردائے ماتمی پہنکر تعزیت خانہ مغرب مین سر برانو جا بیٹھا رات نے لباس ماتمی پہنا ستارے خیال سحر سے بید کی طرح لرزان ماہتاب حلقہ غم مین سر برانو اشک ریزان سارے انبیا جناب باری مین دست بدعا کہ آج کی رات آفتاب نکلنے پاوے سارے فرشتے تہ دل سے داعی کہ یا الٰہی سحر کی نوبت نہ آوے دیدہ رضوان دیدہ یتیم عمدیدہ کی طرح نمناک حور و غلمان آستین

خیمے مین آئے اور سارے اہلبیت مکرم اور حرم محترم کو صبر و شکر کی نصیحت فرمائی یہ بیان رونے لگین فرقت شہریار مین بیقرار ہونے لگین آپ نے رونے سے منع فرمایا اور نظر آسمان کی جانب اوٹھا کر فرمایا خداوندا تو خوب جانتا ہے کہ کوفیون نے بیعت کر کے کیسی بیوفائی کی یہان بلاکر جو فروشی گندم نمائی کی خداوندا تو انصاف کیجیو میری داد فریاد لیجیو پھر آپ نے سارے اعزہ اور اقربان اور مریدان اور غلامان کو بلا کر فرمایا کہ یارو تم لوگ حق خدمت گذاری اور تابعداری کا ہمارے ساتھ اچھی طرح سے بجا لائے اور ہر طرح ہمکو تم لوگون نے آرام پہونچائے مین تم سے ہر صورت راضی ہون اور خدا میرا تم سے راضی اور نانا جان میرے تم سے رضامند اور بابا جان ہمارے تم سے خرسند ہین مین ظالمون کے پنجے مین گرفتار ہون کربلا مین میری شہادت لکھی ہے مین یہان سے ٹل نہین سکتا ناچار ہون اسلیے تم سب کو مین بخوشی خاطر رخصت کرتا ہون اور اجازت دیتا ہون کہ صبح تم سب کے سب بے تکلف یہان سے چلے جاؤ ناحق میرے پیچھے اپنی اپنی جان نکموا و خفا رنے یہ کلام سنکر آتش غم سے جل بھنکر زار زار رو کر جینے سے ہاتھ دھو کر عرض کی کہ اگر ہم آپکو دشمنون کے ہاتھ مین تنہا بیکس چھوڑ جائینگے تو خدا اور رسول کو کیا منہ دکھائینگے ہم لوگ بھی اپنے جی جان کو آپ پر قربان کرینگے پہلے آپکے کفار سے لڑ مرینگے **شعر** گر دست دہد ہزار جانم ✤ در پاے مبارکت فشانم ✤

پھر آپ نے فرزندان حضرت مسلم کو فرمایا کہ اب تم ہی لوگ بھائی مسلم کی نشانی ہو ثمرۂ زندگانی ہو سو اپنی جان اور بہنون کو لیکر یہان سے کہین چلے جاؤ میرے ساتھ اپنا گلا نہ کٹاؤ انھون نے کہا **شعر** تا سر نگریبان اجل در نزنیم ✤ ما دست ز دامان تو کوتہ نکنیم ✤ **روایت** ہے کہ آپ نے خیمے کے چارون طرف ایک کھائی کھدوائی تھی فقط ایک راہ آنے جانے کو رکھی تھی اور اوس کھائی مین آگ بھروائی تھی تا اسطرف اشقیا نہ آئین اور اطفال وغیرہ کو ایذا نہ پہونچائین مالک بن عروہ لشکر عمر و سعد سے گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا اور کہا یا امام حسینؑ دوزخ سے پہلے دنیا ہی کے اندر آگ مین آپ جلنے لگے مسلم بن عوسجہ نے چاہا کہ اسکی گردن اوتار لین آپنے منع کیا کہ تم لڑائی مین پیشدستی مت کرو پس آپنے فرمایا کہ خداوندا دیکھ یہ کیا کہتا ہے فوراً پاؤن اوسکے گھوڑے کا ایک بل مین آتا رہا وہ لعین پشت زین سے جھکا اوسی کھائی مین جا رہا رو بہ فرار لشکر کے کھائی مین جل گیا کرامت امام حسینؑ کی ظاہر ہوئی ارمان دل کا نکل گیا ✤

بیان کرامت امام حسینؑ

عمر و سعد اور لشکریون نے یہ باتین سنکر سر جھکا لیے اور امام عالی مقام کو کچھ جواب نہ دیے آپ نے تمام حجت کر کے اپنے خیمے کیطرف متوجہ ہوئے اور عمر و سعد سے فرمایا کہ انشاء اللہ میرے بعد عنقریب تم میرے قتل کا مزہ پاؤگے تھوڑے ہی دن مین تو بھی مارا جائیگا چنانچہ بعد واقعہ کربلا کے تھوڑے ہی دن مین مختار نے عمر و سعد کا سر اور تمام اسارے لشکریون کو اوسکے مارا **شعر** حسینؑ جان گرامی فدائے امت کرد ✤ روا ست امت اگر جان کند فدائے حسینؑ ✤ **روایت** ہی کہ جب امام حسینؑ پر یہ سب سختیان گذرین تو آپکو وہ نصیحت اپنے بھائی امام حسنؑ کی یاد پڑگئی سینے اور دل مین تیر سی گڑگئی کہ وقت انتقال اونھون نے فرمایا تھا کہ اے بھائی حسین ہرگز ہرگز کوفیون کا فریب نہ کھانا بالفرض تو زنہار کوفے کو نجانا میری بات یاد کیجیو اونکے اقوال پر نہ اعتماد کیجیو اس نصیحت کو یاد کر کر کے روتے تھے بیقرار ہوتے تھے **رباعی** اے تشنہ کربلا شہید اکبر ✤ سیراب گاہے تو ز آب خنجر ✤ تو آب نیافتی ز دست امت ✤ امت ز تو آب خواہ روز محشر ✤ **روایت** ہی کہ نوین تاریخ محرم کی پنجشنبہ کے دن ابن زیاد نے عمر و سعد کو بتاکید تمام لکھا کہ آج ہی سے لڑائی شروع ہوجاوے خبردار امام حسینؑ کے ساتھ کچھ رعایت نہونے پاوے یہ خط پڑھکر اگرچہ بے وقت ہوگیا تھا مگر عمر و سعد لڑائی کو تیار ہوگیا لشکر کو آراستہ کیا مستعد کارزار ہوگیا جنگ کا نقارہ بجایا آپ نے حضرت عباس علمدار کو بیس سوار کے ساتھ روانہ فرمایا کہ دریافت کرو کہ لشکری گرد خیمے کے اس وقت کیون آئے ہین بیوقت نقارے حرب کے کیون بجائے ہین آج اگر لڑوگے ہزار سر پٹکوگے لاکھ ٹھوکرین کھاؤگے مگر ہرگز ہرگز میرا سر نہ پاؤگے کل عاشورے کے دن میرے مردان اہلبیت کو مار لینا دوپہر ڈھلے میرا سر بھی اتار لینا تین دن سے قطرہ آب کو ترسا ترسا کے باران ستم برسا برسا کے مارا ہے کل سب کو شربت شہادت پلا دینا لاشون کو خاک و خون مین ملا دینا آج میری شہادت کی رات ہی طاعت اور عبادت خدا کی رات ہی آج کچھ سات پہر تو جینا ہی آج رات بھر عبادت تو کرلین آخر کل شربت شہادت تو پینا ہی عمر و سعد نے کہا اچھا آج موقوف رہے کل صبح سے لڑائی ہوگی طرفین سے نبرد آزمائی ہوگی **شعر** رسول پاکؐ پر بھیجے ای خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ **روایت** روایت ہی کہ اسکے بعد امام عالیمقام

فوارے پانی برساتے ہو خدا اور رسولؐ کی راہ میں تھوڑا پانی دو اسقدر کیوں ترساتے ہو ارے چند بند سور کتے دریائے فرات سے آب سرد پیتے ہیں اور حسینؑ بن علیؑ اور اونکی عورتیں اور بھائی لڑکے رات بھر اور دن بھر دھوپ میں بالو پر پڑے ہوائے گرم پی پی کر جیتے ہیں تو یہ سب ستم رسانی کرتا ہی پھر بھی دعوائے مسلمانی کرتا ہی عمر وسعد نے کچھ جواب نہ دیا اور شرم سے سر جھکا لیا پھر سر اوٹھا کر کہا اے ہمدانی سب باتیں تیری راست ہیں صحیح ہے کہ وکاست ہیں بیشک امام حسینؑ سے جو آدمی لڑیگا غضب الٰہی اوسپر پڑیگا لامحالہ وہ دوزخ میں جائیگا دونوں جہان میں عذاب الیم پائیگا پر کیا کروں ملک رے کو میں ترک کر نہیں سکتا تیغ جنگ اوٹھا چکا اب دھر نہیں سکتا ہمدانی نے غصے ہو کر جینے سے ہاتھ دھو کر کہا **نظم** گیرم کہ روزگار تبا سیر رے کند ✤ آخر نہ مرگ نامہ عمر تو طے کند ✤ گیرم کہ بگذری تو ز فرزندان بگنج و مال ✤ باوے وفا نکرد جہان با تو نے کند ✤ ہر کو گزید دشمنی آل مصطفیٰ ✤ او مرکب سعادت خود باز پے کند ✤ پھر ہمدانی عمر وسعد کے پاس سے چلے آئے اور امام عالی مقام کو یہ سب حال آکر سنائے ✤ **روایت** ہی کہ اسکے بعد خود امام نے واسطے اتمام حجت کے عمر وسعد سے کہلا بھیجا کہ میں تجھ سے ملاقات کیا چاہتا ہوں تجھ سے بات کیا چاہتا ہوں عمر وسعد یہ بات سنکر مع چند خواص کے اپنے خیمے سے باہر آیا آپ نے بھی مع اپنے برادر عباسؑ علمدار اور اپنے بیٹے حضرت علی اکبرؑ کے خیمے سے قدم بڑھایا اور عمر وسعد اور لشکریان یزید سے خطاب کر کے فرمایا کہ لوگو دیکھو ہم کون ہیں نام میرا جانتے ہو حسب و نسب میرا پہچانتے ہو اپنے اپنے دلوں میں سوچ کر کہو کہ تمکو میرا گلا کاٹنا روا ہی بیشک حرمت اہلبیت نبوت کی درست ہی بجا ہی کیا ہم پسر فاطمہ زہراؑ کے نہیں کیا ہم سبط رسولؐ مقبول نہیں کیا ہم فرزند علیؑ نہیں ہیں کیا ہم راکب دوش نبیؐ نہیں ہیں کیا حسنؑ میرے بھائی نہیں کیوں جی میری شان میں کوئی آیت کوئی حدیث آئی نہیں کیوں جی حمزہؓ سید الشہدا میرے عم مخوار نہیں کیا جعفرؓ میرے بھائی نہیں کیا عباسؑ علمدار نہیں ارے لوگو کیا نانا نے میرے اور میرے بھائی کے حق میں اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فرمایا نہیں ہی کیا نانا جان نے اپنے کاندھے پر مجھے چڑھایا نہیں ہی خدا اور رسولؐ کے پاس جاؤ گے تو کہو کیا منہ لیکر جاؤ گے ہوش سنبھالو نیند غفلت گوش سے نکالو دنیا کے چند روزہ پر کیا پھولتے ہو توبہ کرو آخرت کو کیوں بھولتے ہو

در خاک و خون فتادہ بمیدان کربلا ✤ از آب ہم مضائقہ کردند کوفیان ✤ خوش داشتند حرمت مہمان کربلا ✤ بود
دیو و دد بسیر ز بے جی نکید ✤ خاتم ز قحط آب سلیمان کربلا ✤ **روایت** ہے کہ ساتوین تاریخ محرم سے کوفیون
نے آپکا پانی بند کیا جب پیاس سے کسیکو تاب نہی اور اہلبیت بات کرنے سے معذور ہوئے تو امام حسینؑ نے
حضرت عباسؑ علمدار کو کئی آدمیون کے ساتھ پانی لانیکو بھیجا لشکر عمر و سعد نے پانی نہ لینے دیا اور حضرت
عباسؑ علمدار کو زخمی اور ساتھ والون کو شہید کیا حضرت عباسؑ علمدار لہولہان حضور مین آئے اور فرمایا ہم
تشنہ کامون کو سوائے آب شمشیر آبدار کے پانی میسر نہو گا پھر تو مارے پیاس کے قوت جان کی آئی اہل حرمہ
نے صدائے العطش العطش عرش تک پہونچائی تب آپ نے رو کر ایک جگہہ کو ان کھدوایا آپکی کرامت سے
تھوڑی دور پر چشمہ اُبل آیا سب اہل خیمہ نے مع شتران سواری کے پانی آسودہ ہو کر پیا اور مشکون مین بھر لیا
پھر ہر چند اوس چشمے کو کھودے جاتے تھے کچھ نشان و پتا پانی کا نپاتے تھے یہان تک کہ ۷۰ ستر ہاتھ تک
کھدوایا مگر پتا پانی کا نپایا **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر
بھی مدام ✤ **روایت** ہے کہ جب مارے پیاس کے اطفال صغار اور سارے اہلبیت اطہار اور جانوران
سواری کے بیتاب ہونے لگے وہ دوپہر کی دھوپ وہ ہوائے گرم کی لپک سے سینے کباب ہونے لگے
آہ اور بکی دھوپ نیچے سے ریت کی گرمی ننھے ننھے بچون کے مثل ماہی بے آب کے بالو پر تڑپنے لگے ادھر
پیاس کے کنکی بندھ گئی عالم بدحواسی مین سر کو دھننے لگے تب یزید ہمدانی نے خدمت مین امام مظلوم کے
عرض کی کہ حکم ہو تو عمر و سعد کے پاس جاؤن اور کچھ پانی مانگ لاؤن فرمایا تمکو اختیار ہے یزید ہمدانی عمر و سعد
کے پاس جاکر بیٹھ گئے اور اوسنے سلام نکیا اور کچھ کلام نہ کیا عمر و سعد بدبخت نے غصے ہو کر کہا اے
برادر ہمدانی تمنے مجھے سلام کیون نہ کیا کیا مین مسلمان نہین ہون صاحب ایمان نہین ہون خدا و رسولؐ کو
نہین پہچانتا ہون شریعت اسلام نہین جانتا ہون ہمدانی نے کہا افسوس تمھاری مسلمانی پر دعوی مسلمانی
کرتے ہو اور فرزند رسولؐ اولاد بتول کے مرتے ہو مسلمان وہ ہوتے ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے مسلمان
لوگ نجات پائین کسی طرح کی اذیت نہ اوٹھائین راکب دوش نبیؐ جگر گوشہ علیؑ کے ساتھ لڑنیکو چڑھا لائے ہو
لشکر کثیر ساتھ لائے ہو پانی اہلبیت پر بند کیا ہے خدا و رسولؐ کو ناراض اور یزید کو خرسند کیا ہے ہمدانی کو یہ

لڑین اور اوس کھائی مین آگ جلادی تاکوئی شقی وان تک جانہ سکے خیمے کی جانب نظر اوٹھانہ سکے **رباعی**
زین بازخامہ را ہوس گفتگو نماند ٭ دل چاک چاک گشت کہ جائے رفو نماند ٭ لب تشنہ رفت ساقی کوثر ازین
جہان ٭ اے آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند ٭ **روایت** ہی کہ جب لشکر عمر و سعد نے امام حسینؑ کے خیمے
مین پانی بجانے دیا تو امام حسینؑ نے ابن سعد بدنہاد کو لکھہ بھیجا کہ تین کام مین ایک کام کر یا مجھے چھوڑ دے
کہ وطن کو چلا جاؤن یا کسی اور شہر مین جا بیٹھون یا یزید کے پاس مجھے بھیجدے وہ جو چاہیگا کریگا یا تو
چھوڑ دیگا یا گردنون پر خنجر دھرے گا ابن سعد بدنہاد نے یہ حال ابن زیاد کو لکھہ بھیجا اوس بدذات نے
عمر و سعد کو دمکا کر لکھا کہ اگر امام حسینؑ بیعت یزید کی کرین تو خیر نہین تو بیدرنگ اونکو مارے گردن سے
سر اوتارے کہ تین نے تجھے لڑنے کو بھیجا ہی نہ صلح کرنیکو اور جو تو نے اسمین سستی کی تو اپنی جگہہ دوسرے کو
پہونچا ہی جان عمر و سعد نے اس نامے کو دیکھتے ہی اپنے لشکر کو طیار کیا اور امام حسینؑ سے کہلا بھیجا کہ مین نے
ہر چند چاہا کہ آپ بیعت یزید کی کرلین اور مین آپ کے خون مین نہ بستلا ہون پر آپ نے نمانا اب بھی
یا تو یزید کے مرید ہو جائیے یا سامان جنگ درست فرمائیے آپ نے اوس روز ٹالا اور دوسرے روز پر
حوالہ فرمایا اور یہ سب باتین ظاہر مین آپ اتمام حجت کے لیے فرماتے تھے مگر باطن مین شوق شہادت دامنگیر
حال تھا نہ جان جانے کی پروا نہ سر کٹنے نہ گھر لٹنے کا خیال تھا جون جون روز عاشورا قریب آتا تھا
نشہ شہادت چڑھا جاتا تھا شوق و ذوق شربت شہادت کا بڑھا جاتا تھا **شعر** رسول پاک بھیجے
لے خدا درود و سلام ٭ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ٭ **روایت** ہی کہ امام تشنہ کام کا خیمہ
دھوپ مین ریت پر استادہ اور اعدا ہر طرف سے قتل کرنے پر آمادہ نہ کوئی مونس غمخوار نہ یار نہ مددگار دھوپ
مین ریت پر بیٹھے ہوئے آپ تلاوت قرآن مجید فرماتے تھے اور چشم مبارک سے بے اختیار آنسو بہے جاتے تھے
ایک مسافر نے آپکو دیکھکر حال پوچھا آپ نے فرمایا مین مسافر غریب الوطن مبتلاے رنج و محن ہون روز و
دن صبر کرتا ہون آہ کے ساتھہ رات کو تا روز گن گن کے سحر کرتا ہون کوفیون نے خط لکھکر باصرار تمام مجھے
بلایا یہان بلاکر ہر طرح کا ستم پہونچایا ہر طرف سے باران ظلم و ستم برسایا کیا کیے قطرہ آب کو ترسایا
حیران ہون کیا کرون موت آتی نہین کیونکر مرون **نظم** کشتی شکست خوردہ طوفان کربلا ٭

جلنے لگا فغان وآہ اور نعرۂ جانکاہ کے ساتھ مونھ سے دھوان نکلنے لگا اہل خیمہ کو ماری پیاس کے غش آنے لگے نالہای اہل بیت مزاج اقدس کو ستانے لگے دودھ خشک اور آنکھون سے آنسو کا چلنا موقوف ہوگیا آہ حلق سے زبان تک کانٹے پڑ گئے ساتوین محرم سے اہلبیت نے ایک قطرہ پانی نہ پایا اطفال شیرخوار ماؤن کی گودیون مین ماہی بے آب کی طرح سسکتے تھے مارے ضعف کے پانی کا نام زبان پر نہ لاسکتے تھے بعضے شدت تشنگی سے بیہوش اور بعضے سکتے کے عالم مین خاموش آون سب مین حضرت علی اصغر شیرخوار تھے آور حضرت زین العابدین محض بیمارچس وحرکت سے ناچار تھے شعر ورزمین کربلا ازبسکہ قحط آب بود ٭ آب درچشم یتیمان گوہر نایاب بود ٭ شدت تشنگی سے زبان امام تشنہ کام ساقی کوثر مالک بحر وبر کی سوکھکر کانٹا ہوگئی تھی آور اشارے سے گفتگو فرماتے تھے شعر نرگس مردہ غنچہ لب بیگونش از عطش ٭ ورخ نیلش آب خوردہ خس وخار کربلا ٭ اور سارے اہلبیت تیمم سے نماز ادا کرتے تھے شکر کیا کرتے تھے آہ ساقی کوثر کے نواسے قطرۂ آب کو ترستے تھے آور شقیاے امت صراحیون مین پانی لیکے اہل خیمہ کو دکھاتے اور ہنستے تھے آوسوقت دوپہر کے تڑاقے کی گرمی اور ریت کی ہوا تھپکا جھونکے سبب اہلبیت پر پیاس کا زور ہوا خیمے مین العطش العطش کا شور ہوا آپ یہ آواز سنکر خیمے مین آئے آور بچون کو گلے سے لگایا اور زار زار روکر فرمایا شعر میری قسمت مین گر غم اتنا تھا ٭ دل بھی یارب کئی دیے ہوتے ٭ صاحبزادون نے اشارے سے کہا باجان ذرا کہین سے پانی لائیے آور دو ایک قطرے ہماری حلق تشنہ مین ٹپکائیے آپ نے کلیجے کو تھام کر فرمایا آہ کیا کرین شیطانون کے پھندے مین گرفتار ہین موت بھی نہین آتی جینے سے بیزار ہین ہاے افسوس شقیا سامنے کھڑے گھڑی گھڑی پانی پیتے ہین آور ہم ساقی کوثر کے نواسے ہوکر قطرۂ آب کو ترستے ہین آور آہ سرد کے ساتھ ہواے گرم بھر جیتے ہین نظم صدمۂ آہ سے چھوٹون مجھے راحت ہوجاے ٭ دم نکلجاے کہین جلد فراغت ہوجاے ٭ جو میسر رہ مولا مین شہادت ہوجاے ٭ فخر کونین ہو عاشق کی سعادت ہوجاے ٭ روایت ہے کہ جب امام عالی مقام نے دیکھا کہ اعدا اب ضرور لڑینگے آور اب لڑائی سے چارہ نہین تب آپ نے خیمہ گاہ کے گرد اگرد کھائی کھدوائی اور اوسکا صرف ایک دروازہ رکھا کہ اوس سے نکلکر

اور کربلا جاکر امام حسینؑ کو شربت شہادت پلا اور لاش کو اونکی خاک وخون مین ملا عمرو بن سعد نے کہا کہ مین امام حسینؑ کے ساتھ لڑائی کرنیکو جا نہین سکتا ابن رسول اللہ پر تیغ جنگ اوٹھا نہین سکتا ابن زیاد نے کہا یا تو امام حسینؑ کے ساتھ لڑنیکو جا یا حکومت ملک رے کی چھوڑ دے اور گھر مین جاکر بیٹھ رہ ابن سعد بدنہاد حکومت رے پر بھول گیا خدا اور رسول کو بھول گیا اور کہا **بیت** یان تو آرام سے گذرتی ہے عاقبت کی خبر خدا جانے ✤ پس اوسنے حکومت رے اختیار کی اور فوج لیکر امام حسینؑ سے لڑنے کو چلا اور چھوٹے بیٹے نے کہا ہیہات ارے تو کہان جاتا ہے ارے تو حسینؑ بن علیؑ جگر گوشہ نبیؐ نور دیدہ مرتضیٰؑ سرور سینہ فاطمہؑ زہراؑ پر شمشیر جنگ اوٹھاتا ہے ارے جان بوجھ کے دوزخ مین کیون جاتا ہے ارے باپ تیرا سعد وقاص صحابی کبار تھا جان سے انکے جدامجد پر نثار تھا ارے تونے اونکو خط بھیجکر بلایا ہے اب اونکے مارنیکو جاتا ہے کچھ خدا سے شرماتا نہین ارے خدا ورسول سے تجھے کچھ خوف آتا نہین عمرو سعد نے نہ مانا اور کہا **نظم** سزاے قاتل اور دوزخ ست ومیدانم ✤ کہ اینچنین عمل آرد خداے را بغضب ✤ وے چو می نگرم درری وحکومت آن ✤ ہمی رود زدلم خون نار ذات لہب ✤ **روایت** ہے کہ عمرو سعد نے مع پانچہزار سوار اور پیادہ کے ساتوین محرم الحرام کو منگل کے دن کربلا مین پہونچکر فرات کے کنارے ڈیرہ کیا اور امام حسینؑ کے لوگون کو پانی لینے سے منع کیا اور پانسو سوار مسلح کا پہرا فرات کے کنارے کھڑا کر دیا کہ خبردار ایک قطرہ بھی پانی خیمے مین امام حسینؑ کے نہ جائے ہمراہیان امام حسینؑ سے فرات کے کنارے ہرگز کوئی آنے نپائے ڈیرے خیمے امام کے اوس میدان لق ودق مین ریت پر کھڑے تھے بالجملہ اشقیانے پانی بند کر دیا راہ شقاوت پر اڑے تھے اوس میدان مین جہان تک نظر جاتی تھی کسی ایک درخت یا حیوان کی صورت نظر نہ آتی تھی جدھر دیکھئے سنسان سناٹے کا عالم ہو کا مکان ہائے وہ ریت کی گرمی دوپہر کی دھوپ رات بھر کی اوس ہائے ری بیکسی ہائے وہ بے بسی ہائے افسوس ہائے وہ بے سروسامانی ہائے وہ پیاس ہائے وہ تشنہ دہانی ہائے وہ چہرہ اوداس ہائے وہ گرمی کے دن ہائے وہ ننھے ننھے بچے پیاسے کم سن حضرت کے خیمے مین تلاطم پڑ گیا العطش العطش کا غل مچا یہ کیا ہوا کہ گرم تیر سی لگنے لگی آتش آہ دونی سلگنے لگی شکم مارے پیاس کے تنور ہوا ہر ہر استخوان لکڑی کیطرح

تمکو درجۂ شہادت پر پہونچائیگا اور مرتبت تمہارے واسطے آراستہ پیراستہ ہی اور مان باپ تمہارے تمہارے
منتظر بیٹھے ہین یہ کہکے آپ نے ایک ہاتھ امام حسینؑ کے سینے پر مارا اور فرمایا خداوندا حسینؑ کو صبر اور اجر
دونون عطا فرما امام حسینؑ نے یہ حال خواب کا اہلبیت کو سنایا خود بھی روئے اور لوگون کو بھی رولایا
**روایت** ہی کہ جب حضرت امام کربلا مین پہونچے تو مٹی وہان کی زرد ہوگئی اور وہان کے گرد و غبار سے
گیسوے عنبر بین پر گرد ہوگئی حضرت ام کلثومؑ نے وہان کے گرد و غبار اور بھائی کی پریشانی اور دلی سراسانی
کو دیکھکر فرمایا کہ اے بھائی یہان میرا جی بہت گھبراتا ہی چارون طرف سے آگ سی لو آتی ہی ہر جانب سے
بوے خون آتی ہی میرا دل بیتاب ہوا جاتا ہی اور آپکے گیسوے عنبر کو غبار آلودہ دیکھکر اور زیادہ تر پریشان
ہوتی ہون ان چشمان نرگس شہلا کو شبنم اشک سے نم پاکر کے آئینہ کی طرح حیران ہوتی ہون ہمت
دادے آہ کہ جز تشنہ درونا یابست ✣ ز ریگش از خون دل تشنہ لبان سیرابست ✣ آپ نے حضرت ام کلثومؑ کو
تسلی دی اور شہربانو کو بلاکر وصیت کی کہ جب تم میرا سر اور بدن زخمون سے چور اور سر تن سے دور دیکھو
تو خبردار سر موے سر کو ننگا نکرنا دل پر سنگ صبر دھرنا یہ حال سنکر سب اہلبیت رونے لگے اشک سے
دامان بھگونے لگے **روایت** ہی کہ جب ابن زیاد نے سنا کہ حضرت امام حسینؑ کربلا مین تشریف لائے
ایک خط حضرت کے پاس لکھ بھیجا کہ یزید نے ہمکو تاکید لکھا ہی کہ امام حسینؑ سے میری بیعت لو اگر نہ مانین تو
فوراً اونکی گردن اوتار لو سارے اعزا اور اقربا کو اونکے وہین پہنچ لو سو مین آپکو نصیحت کرتا ہون کہ
یا تو یزید سے بیعت فرمایئے یا آمادۂ جنگ و جدال ہو جایئے آپ نے اس خط کو پڑھکر کے زمین پر ڈالدیا
ایلچی نے کہا اسکا جواب دیجیے تاخیر نہ کیجیے فرمایا میرے پاس اسکا کچھ جواب نہین ہی ایلچی ابن زیاد کے
پاس آیا اور یہ سب حال کہہ سنایا ابن زیاد یہ حال سنکر غصے سے سر کو دھنکر غضبناک ہو گیا آتش
غضب سے جل بھنکر خاک ہو گیا پھر فوجین طیار کین اور حضار مجلس سے کہا کہ کوئی ہی جو کربلا جاوے اور
سر امام حسینؑ اور اونکے ہمراہیون کا کاٹ لاوے چند بار اسکی تکرار کی کسی نے جواب نہ دیا پھر اونسے
عمر بن سعد کو جو ملک رے کا حاکم تھا بلاکر کہا کہ حکومت طبرستان کی بھی تیرے نام لکھدیتا ہون اور تجھے
سپہ سالار لشکر کا بناتا ہون سو یہ خلعت فاخرہ پہنکر لباس زیب تن کرکے یہ پچاس ہزار درم لے

ترسائینگے انہین نالیون مین ہمارے خون کے دھارے بہینگے اور تنہا بے سر لہیت کے اسی جگہہ پڑے رہینگے حضرت علی اکبرؑ نے یہ حال سنکر غم و غصے سے سر جھکا کر عرض کی باباجان یہ کیسی فال ہے آپ فرماتے ہین آتش غم کو سینے کی کیون بھڑکاتے ہین فرمایا اے بیٹا ہم لوگ باباجان کے ساتہ صفین جاتے تھے اسی مقام کربلا مین اونسے پس باباجان بھائی حسنؓ صاحب کی گود مین سر رکھکر سو گئے اور مین سرہانے بیٹھا تھا ناگاہ باباجان نیند سے روتے ہوئے چونک پڑے بھائی صاحب نے کہا باباجان جان ہماری آپ پر قربان خیر تو ہے آپ کیون روتے ہین فرمایئے تو سہی کیا خواب دیکھا کہ اسقدر بیتاب ہوتے ہین باباجان نے فرمایا کہ اس میدان مین ایک دریا ہے لق و دق خون کا بہا جاتا ہے جسکا کنارہ نہین اور یہ میرا ماہ پارہ آنکھون کا تارا حسینؓ اوس دریا خون مین ادہر ادہر ہاتہ پاؤن مار رہا ہے تنکے کا اوسے سہارا نہین فریاد و آہ کر رہا ہے کوئی اوسکی فریاد کو آتا نہین اور کوئی سنگدل اوسپر ترس کہاتا نہین عین دریا مین قطرۂ آب کو ترس رہا ہے ہر طرف سے تیر کا مینہہ اوسپر برس رہا ہے پہر باباجان نے میری طرف مخاطب ہوکر زار زار رو کر فرمایا اے نور عین بیٹا حسینؓ یہ واقعہ اسی میدان مین تمہارے ساتہ پیش آئیگا اوس وقت تم کیا کروگے مین نے کہا صبر کرونگا شکر کرونگا دل پر جبر کرونگا **شعر** خدایا ربا صابران است و مارا ٭ تمسک بچیزے کہ فرمود صبر است ٭

**روایت** ہے کہ اسکے بعد حضرت امام حسینؑ نے فرمایا کہ ہان اسی جگہہ خیمہ گاڑو یہین پر اسباب اوتارو آب دو تین دن یہان تشنہ لب بیکر بشربت شہادت پیونگا باباجان کے پاس جائینگے کوفیان بیوفا کا حال مفصلاً کہہ سنائینگے **نظم** بابہ بکشائید کانجا خون ما خواہند ریخت ٭ آبروئے ما بخاک کربلا خواہند ریخت ٭ کودکان جعفر طیارؓ را خواہند کشت ٭ گرد بر رخسار آل مصطفےٰؐ خواہند ریخت ٭ آن سگان از حیلہ و روباہ سازی دم بدم ٭ خون نور دیدۂ شیر خدا خواہند ریخت ٭

**روایت** ہے کہ آپ نے کربلا مین خواب دیکھا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتون کے ساتہ تشریف لائے ہین اور مجھے گود مین لیکر فرماتے ہین کہ اے نور عین بیٹا حسینؓ مجھے معلوم ہے کہ دشمن تمہارے مارنے کے درپے ہین سو یہ لوگ قیامت کے دن میری شفاعت سے محروم ہین اور قریب ہے کہ حق تعالےٰ

میرے لشکر سے دور اور ترین آخر رات کو جب میرے لشکری سو جاوین آپ سے غافل ہو جاوین پس آپ
چپ چاپ وہان سے اپنا ڈیرہ اوٹھائین شبانہ شب بھاگے کی راہ سے جسطرف جاہین چلے جائین
صبح کو جب ہم لوگ آپکو نہ پائینگے تو کوس دو کوس تلاش کرکے کوفے پھر جائینگے حُر کو آپ نے دعا دی
اور بحکم قضا و قدر مع ہمراہیون کے حُر کے ساتھ چلے تھوڑی دور جاکر آپ نے چاہا کہ کسی گاؤن کے
قریب پانی کے متصل اور ترین حُر نے نمانا چار راہ سے ہٹ کر دوسری تاریخ محرم پنجشنبہ سن ۶۱ اکسٹھ
ہجری مین میدان بے آب و گیاہ مین اوترے رات کو حُر نے پھر بطریق خیر خواہی کے عرض کی کہ ابن زیاد
کی فوجین برابر پہونچی جاتی ہین سو آپ للہ ہم پر کرم فرماہین آج کوچ کرکے شبانہ شب اور کہین چلے
جاہین چنانچہ آنحضرت نے کوچ کرکے تمام شب قطع مسافت کی وہ اندھیری رات تھی اور میدان
لق و دق ہو کا مکان نہ راہ کا نشانہ شہر کا نشان وہ آدمی چلتے چلتے پاؤن مین لوگون کے چھالے
پڑگئے ہزارون کانٹے گڑگئے دوڑتے دوڑتے پاؤن پھول گئے تھکنے نے گھیرا راہ بھول گئے جب
صبح ہوئی تو دیکھا کہ یہ تو وہی جگہ ہے جہان سے شب کو چلے تھے اور بعضی روایتون مین ہے کہ اسیطرح
سات رات برابر اتفاق چلنے کا ہوا آخر یہ نوبت پہونچی کہ اسپان سواری اور اونٹون کو مارتے مارتے
عاجز آگئے مگر اونٹون نے اوس جگہ سے آگے قدم نہ بڑھائے اور جہان جس درخت سے لکڑی توڑتے
تھے اور جہان کھونٹا گاڑا جاتا تھا تازہ تازہ خون وہان سے اُبلا آتا تھا تب آپ نے وہان کے لوگون
سے پوچھا کہ اس زمین کا کیا نام ہے کہا اسے ماریہ کہتے ہین فرمایا اور بھی اسکا کچھ نام ہے کہا اسے کربلا
بھی کہتے ہین فرمایا اللہ اکبر یہ زمین کرب و بلا کی ہے یہی زمین مشہد اور مقتل سارے آل عبا کی ہے

**غزل** گر نام این زمین بہ یقین کربلا بود ✤ اینجا نصیب ما ہمہ کرب و بلا بود ✤ اینجا بود کہ تیغ بر
آل نبی کشند ✤ و اینجا بود کہ ماتم آل عبا بود ✤ کار مخدرات من اینجا تبہ شود ✤ پشت مبارزان من
اینجا دوتا بود ✤ ریزند در مصیبت من آب چشم خویش ✤ ہر مرغ و ماہی کہ در آب و ہوا بود ✤ اسی
جگہہ اشقیا میرے ننھے ننھے بچون کو مارینگے اور میرے جسم کو خنجر ستم سے پرزے پرزے کرکے سر میرا
یہین بہاوینگے ہر طرف سے ہمپر باران تیرون کا برسائینگے اور قطرہ آب کے لیے ابن ساقی کوثر کو

فہ رسیدن امام حسین بکربلا

پہچانتا نہین آپنے فرمایا دیکھو یہ سب خطوط میرے پاس موجود ہین اور یہ خطوط اکثر اونھین لوگون کے دست خاص کے لکھے ہوئے ہین جو تمھارے لشکر مین ہو کر میری گرفتاری کو آئے ہین جب خطوط پڑھے گئے تو جن جن لوگون کے دست خاص کے لکھے ہوئے تھے اور مہرین اونکی چسپان تھین اونھون نے سنکر شرم سے سر جھکا لیے یہی باتین ہو رہی تھین کہ ناگاہ ایک سانڈنی سوار آیا اور فرمان ابن زیاد کا حر کو دیا اوسمین لکھا تھا کہ جس مقام پر یہ خط تمکو ملے امام حسینؑ کو وہین ٹھہراؤ اور ایسے ٹیڑ میدان مین جہان گھاس اور پانی نہو اونکا خیمہ گڑواؤ حر نے پڑھکر کے خط حضرت امامؑ کو دیا کہ دیکھیے ابن زیاد کو آپکی گرفتاری مین کسقدر اصرار ہے سواب مین آپکو چھوڑ نہین سکتا حکم ابن زیاد سے مونھ موڑ نہین سکتا کیونکہ ابن زیاد کی طرف سے آپکے اسیر کرنیکو تاکید شدید ہے مین حیران ہون کچھ کہہ نہین سکتا اور اس ملاقات کا بھی مخفی رہنا نہین سکتا اسواسطے کہ اوسی کے ہزارون سوارون کے سامنے آپسے ملاقات ہوئی دیر تک گفتگو رہی ہر طرح کی بات ہوئی مین حیران ہون اگر آپکو چھوڑ کر پھر جاؤن ابن زیاد سے بڑی سزا پاؤنگا اور اگر آپکو نہ چھوڑدون خدا اور رسولؐ کو کیا مونھ دکھاؤنگا **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✦ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✦ **روایت** ہے کہ اسکے بعد حر اپنی سپاہ سے الگ ہو کر امام عالی مقام سے عرض کی کہ یا ابن رسولؐ اللہ اگر حر آپ پر تلوار اوٹھائے تو ہاتھ اوسکا کٹ جائے اور اگر بری نظر سے تاکے تو آنکھ اوسکی ابھی پھوٹ جائے یا ابن رسولؐ اللہ مین اس بار کوفے سے جس راہ ہو کر آتا تھا ہر شجر حجر در و دیوار سے صاف صاف اپنے کان مین یہ آواز پاتا تھا **رباعی المولفہ** لو مبارک ہو قدمبوسی حضرت اے حر ✦ کسکو ہوتی ہے نصیب ایسی سعادت اے حر ✦ سر کے بل جاؤ حسینؑ ابن علیؑ کے آگے ✦ دیتا ہے حق تمھین جنت کی بشارت اے حر ✦ مین دل سے کہتا تھا اے حر واے بر تو تو واسطے گرفتاری ابن رسولؐ اللہ کے جاتا ہے یہ کیسی بشارت ہے دیکھیے خدا کیا پیش لاتا ہے سو یا حضرت مین مجبور ہون کوفیان بے وفا اور لشکریان پر دغا ساتھ ہین اسلیے مجبوری سے مین گستاخانہ آپ سے پیش آتا ہون جبراً قہراً آپکو کوفے لیے جاتا ہون سو صلاح یہ ہے کہ ہم آپ مع لشکر کے تھوڑی دور آگے جا کر اوتر پڑین اور آپ اس بہانے سے کہ حرم محترم ساتھ ہین

گو خضر سے عمر لاکھ پائے تو کیا ✤ **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ
حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤

## چلے حُر کی حراست مین بسوئے کربلا سرورؑ | لکھون کیونکر اسنے ناصر کہ دل ٹوٹا ہی جاتا ہے

حضرت امام حسین کی حرکے

**روایت** ہو کہ ابن زیاد نے حضرت کی آمد آمد کی خبر سُنکر ایک سانڈنی سوار مکے مین جاسوسی کے واسطے بھیجا تھا کہ جب امام حسینؑ مکے سے کوفے چلین تو فوراً مجھے اطلاع کرے اوس جاسوس نے ابن زیاد سے آکر کہا کہ سنیوالے روز ہوے کہ امام عالی مقام مکے سے چلے آئے ہین اور آج فلان مقام مین تھے ابن زیاد نے حُر بن یزید ریاحی کو ہزار سوار کے ساتھ روانہ کیا کہ آگے جائے اور جہان امام حسینؑ ملین اونکو گرفتار کر لائے اور کسی طرف جانے نہ دے مکے کی جانب قدم بڑھانے نہ دے غرض جب آپ سراۃ کے مقام مین جو کوفے سے دو منزل ہی پہونچے حُر ہزار سوار ہتھیار بند کی جمعیت سے آپہونچا اور عرض کی کہ ابن زیاد کا مجھے حکم ہی کہ جہان امام عالی مقام ملین فوراً اونکو گرفتار کر لینا اور خبردار اور کسی طرف اونکو جانے نہ دینا سو مین ضرور آپکو ابن زیاد کے پاس لیچلونگا اور واللہ مین اس امر مین محض مجبور ہونگا میرا جی نہین راضی ہی کہ آپکو ابن زیاد کے پاس پہونچاؤن اور یہ بھی مجھ سے نہین ہو سکتا کہ آپکو چھوڑ دون اور خود کوفے پھر جاؤن پھر آپ نے فرمایا اے حُر وقت ظہر ہو گیا تم اپنی قوم کو ساتھ نماز پڑھو ہم اپنی قوم کے ساتھ نماز پڑھین حُر نے کہا آپ پیشوائے زمان اور امام و مہمان ہین آپ امامت کرین دونون لشکر اقتدا کرینگے **نظم** من و اقتدا با تو در ہر نمازے ✤ ہمین ست تا زندہ ام منیت من ✤ بمحراب ابروت ار رو نیارم ✤ کجا در پذیرد مرا طاعت من ✤ بعد نماز کے امام نے فرمایا کہ کوفیون نے ڈیڑھ سو کے قریب خطوط متواتر مطلب ہماری ہمارے پاس بھجوائے اور اشراف کوفہ بھی برابر پیغام لائے تب ہم نے باصرار اونکے کوفے کا قصد کیا اور تم لوگ بھی کوفے کے رہنے والے ہو سو اگر تم اپنی بیعت اور اقرار پر قائم رہو تو مین تمھارے شہر چلون اور نہین تو کہو پلٹ جاؤن حُر نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی واللہ یا ابن رسول اللہ مین سب خطوط کا حال نہین جانتا نہین خط بھیجنے والون کو

آپ نے اوس سے فرمایا کہ کہان سے آتے ہو کدھر جاتے ہو کہا کوفے سے اس خوف سے نکل آیا ہون کہ خدانخواستہ
ایسا نہو اگر امام حسینؑ کوفے مین شہادت پائین تو کہین ہم بھی قاتلون مین شریک نہو جائین پھر آپ نے
اوس سے فرمایا کہ تم میرے ساتھ ہو لو اگر اعدا سے لڑوگے ثواب عظیم پاؤگے اور اگر شہید ہوگئے
تو جنت مین جاؤگے کہا کہ اہل کوفہ ابن زیاد سے ملکر مال دنیا پر بھول گئے ہین خدا اور رسولؐ کو بھول
گئے ہین اور مین نہ تو آپکے ساتھ جا سکتا ہون اور نہ انسے لڑنیکو حربہ اوٹھا سکتا ہون گو آپکی ہمراہی
مین ثواب ہے مگر آپکے ساتھ بھی معدودہ چند ہین اور ہم سے اکیلے کیا ہوگا اور لشکر یزید کا بیحساب ہے
سو مجھے آپ معاف رکھین اور یہ گھوڑا میرا کہ ہوا سے بات کرتا ہے تیز رفتاری مین فلک دوار کو مات کرتا ہے
آپ اسپر سوار ہو لین کہ کوئی آپکو پکڑ نہ سکے گا ہرگز کوئی سوار بچھا کر نہ سکے گا اور یہ تلوار ہماری بھی ایک
تحفہ محقر ہے اسے آپ قبول فرمائین انشاء اللہ تعالی اس سے آپ جسپر وار کرینگے ایک ضرب مین سوار
گھوڑے دونون کو زمین سے ہموار کرینگے آپ نے فرمایا کہ جب تم ہی میرے ساتھ نہین آتے تو ہم بھی
یہ اسپ و تیغ تمہاری قبول نہین فرماتے **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ
و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ **روایت** ہے کہ ثعلبہ کے مقام مین آپ کو دین حضرت زینبؑ اپنی
بہن کے سوتے تھے ناگاہ آپ چونک پڑے اور آنسو آنکھون سے جاری تھے حضرت ام کلثومؑ نے فرمایا
(وحی) فداک اللہ بھائی جان آپ کیون رو رہے ہین فرمایا اسوقت مین نے نانا جان کو خواب مین دیکھا
رو رہے تھے اور فرماتے تھے حسینؑ اب جلد تم شہادت پاؤگے عنقریب میرے پاس آؤگے اور
ایک سوار میرے آگے کھڑا کہہ رہا ہے کہ تم دوڑے جاتے ہو اور موت تمہارے پیچھے دوڑی چلی آتی ہے
بس مین چونک پڑا اور نانا جان کے رونے سے مجھے رونا آتا ہے اہلبیت مین یہ خبر سنکر ماتم پڑگیا دونون
مین خنجر غم کھا گیا حضرت علی اکبرؑ نے کھڑے ہو کر فرمایا بابا جان ہم لوگ برحق ہین یا نہین فرمایا بیٹا
ہم لوگ برحق ہین اور حق ہمارے ساتھ ہے کہا اگر حق ہمارے ساتھ ہے تو موت سے کچھ باک نہین
اشقیا سے دل ہمارا ہرگز خوفناک نہین لباس حیات مستعار ہے اساس عمر محض ناپایدار ہے **رباعی**
شاہون کے سے قصر گر بنائے تو کیا ✤ قارون کے سے گنج ہاتھ آئے تو کیا ✤ جب دل پہ ہوا یقین کہ آخر مرنا

اے کاشکے بگریستے راست کارمن ✤ تا جویبار چشمہ چشم کشادمے ✤ آواز رونے کی اونکی سنکر مسیران
حضرت مسلم جمع آئے اس حال پر ہلال پر مطلع ہوکر آہ کے نعرے عرش تک پہونچائے **قطعہ** بدل دردے
عجب دارم نمیدانم کہ چون گریم ✤ ولا خون شوکہ تا بر حال خود یک لحظہ خون گریم ✤ تنم پر زخم کارے
سینہ ام پر داغ بے یارے ✤ گہے از زخم بیرون گاہ از داغ درون گریم ✤ اسکے بعد لوگون نے
حضرت امام عالی مقام کو قسمین دین متین کین کہ مدآپ اپنے اور اہلبیت پر رحم فرمائین یہین سے
پلٹ چلین کوفے کو ہمائین غرض جب لوگون نے وہان سے باصرار تمام مراجعت کی صلاح ٹھہرائی
تب آپ نے حسب صلاح چاہا کہ پلٹ چلین یہ خبر اقوان حضرت مسلم کو سنائی حضرت مسلم کے بھائیون اور
بیٹون اور لڑکون نے کہا کہ اب ہم لوگ جیکر کیا کرینگے پتھر صبر کا سینے پر کبتک دھرینگے سو واللہ ہم
جبتک اسکا بدلہ نلینگے یا خود ہی مارے نہ جائینگے ہرگز یہان سے نہ پلٹینگے امام عالیمقام نے فرمایا
کہ جو تمھارا حال ہی وہی ہمارا بھی حال ہی تمھارے بعد زندگی بے لطف ہی جینا وبال ہی **بیت** زندگی
بہر دین یار است ✤ یار چون نیست زندگی عار است ✤ یہ فرمایا اور سیدھے عراق کی طرف روانہ
ہوئے پھر جو لوگ طمع دنیا سے ہمراہ ہوئے تھے متفرق ہوگئے فقط رفیق اور عزیز باقی رہ گئے
**روایت** ہی کہ جب آپ آگے بڑھے تو راہ مین فرزدق شاعر ملا اوسنے آپکے دست مبارک کو بوسہ
دیا آپ نے اوس سے کوفیون کا حال استفسار کیا اوسنے عرض کی کہ لوگون کے دل آپکے ساتھ ہین اور
اونکی تلوارین بنی امیہ کے ہاتھ ہین اور اللہ جو چاہے سو کرے اوسکی تقدیر سے چارا نہین قضا و قدر
مین اوسکے کسیکا اجارا نہین آپنے فرمایا سچ ہی **بیت** چاک کو تقدیر کے ممکن نہین کرنا رفو ✤ سوزن
تدبیر ساری عمر گو سیتی رہے ✤ پھر آپ نے چشم پر آب ہوکر فرمایا کہ اگر دنیا نفیس ہی تو ثواب آخرت
اعلی ہی اور بہتر سب سے رضاے مولی ہی اور اگر آدمی مرنیکو پیدا ہوا ہی تو تلوار ہی سے گلا کٹانا اولی ہی
پھر آگے بڑھے مقام زبالہ مین پہونچکر اپنے دودھ شریکی بھائی کی خبر شہادت سنکر بہت روئے جب
وہان سے آگے بڑھے دیکھا کہ میدان مین ایک خیمہ گڑا ہی اور اوسمین ایک ننگی تلوار لٹکی ہوئی ہی اور ایک
اسپ صبا رفتار اوسی جگہہ کھڑا ہی آپ نے دریافت کروایا معلوم ہوا کہ عبیداللہ کوفی رئیس کوفہ ہی

علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ **روایت** ہے کہ جب آپ مقام رملہ سے آگے بڑھے زہیر بن قین سے ملاقات ہوئی وہ حج سے پھرے آتے تھے اور کوفے جاتے تھے آپ نے فرمایا اے زہیر تم اپنی جان نثار کر سکتے ہو گردن اپنی شمشیر آبدار کے تلے دھر سکتے ہو یعنی اپنے اہل و عیال کو چھوڑ خویش و اقارب سے رشتہ تعلق توڑ میرے ساتھ چل سکتے ہو پروانے کی طرح سوز محبت سے ہماری شمع شہادت پر جل سکتے زہیر نے ہاتھ جوڑ کے عرض کی **قطعہ** سر کہ پیش تو بر آستان خدمت نیست ✤ سر نیست آنکہ سزاوار تاج عزت نیست ✤ بہ پیش اہل نظر کم بود ز پروانہ ✤ دلیکہ سوختہ آتش محبت نیست ✤ پھر زہیر نے اپنے اہل و عیال سے کہا کہ جو کوئی تم لوگون سے پیاسا شربت شہادت کا ہو تو میرے ساتھ غلامی مین حضرت امام حسینؑ کی آئے اور جسکا جی نہ چاہے وہ کوفے اپنے وطن کو پھر جائے زہیر کی بی بی نے کہا کہ اگر تم خدمت امام عالی مقام کی کروگے تو مین بھی کفش برداری اونکی شاہزادیون کی کرونگی مین بھی حضرت کے ساتھ چلونگی اونکے ساتھ مرونگی زہیر اپنے لڑکون کو چھوڑ کر مع اپنی بی بی کے ہمراہ امام صاحب کے ہو گئے **روایت** ہے کہ جب آپ وہان سے منزل ثعلبہ مین پہونچے بکر اسدی کوفے سے آتا تھا اوسنے عبداللہ بن زیاد کا کوفے مین آنا اور کوفیان ہوفا کا اوس سے ملجانا اور حضرت مسلمؑ اور اونکے لڑکون اور ہانی کا شہادت پانا مفصلاً آپکو سنایا آپ یہ خبر وحشت اثر سنکر دل مسوس کر رہ گئے کسیکو آگاہ نہ فرمایا حضرت مسلمؑ کی ایک شہزادی بھی ساتھ تھین اوسوقت آپکے پاس آئین آپ خلاف معمول کے بار بار مونھہ اونکا دیکھنے لگے اور سر پر اونکے دست مبارک پھیرنے لگے وہ شاہزادی ان قرائن سے تاڑ گئین کہنے لگین کہ یا ابن رسول اللہ آج آپ خلاف عادت کے میرے سر پر ہاتھ پھیرتے ہین مسطح یتیمون کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہین آپکو قسم پاک پروردگار کی سچ فرمایئے بابا جان شہید تو نہین ہوئے آپ ضبط گریہ نکر سکے بے اختیار رونے لگے اشک سے دامان بھگونے لگے اور فرمایا بیٹی چپ ہو مت رو ہم تمھارے باپ ہین اور زینبؑ میری بہن تمھاری ماں ہین وہ بے اختیار رونے لگین اس کلام سے ہمکلام ہونے لگین **نظم** اے کاشکے نخست زمادر نزادمے ✤ تا این زمان زدست پدر رانہ دادمے ✤ اے کاشکے شناختمے خوابگاہ او ✤ تا سر چو خاک در قدم او نہادمے ✤

واحسینا کہہ کہہ کے جی جان کھونے لگے **روایت** ہی کہ آپ نے کسی کی بات نمانی آخر تیسری تاریخ ذیحجہ سن ساٹھ ہجری مین منگل کے دن حسبدن کوفے مین حضرت مسلم شہید ہوئے تھے مع بیاسی آدمی اہل وعیال اور عزیزون اور رفیقون اور غلامون اپنے کے کہ اونمین ستر سوار اور باقی پیادہ پا تھے یکبارگی مکہ معظمہ سے دل اوٹھایا اور کوفے کو کوچ فرمایا اصحاب کبار نے روکر فرمایا **شعر** سفر نخست مبارکباد ✤ بسلامت روی و باز آئی ✤ اور چونکہ اہل مکہ اور ابن عباسؓ اور اور صحابہ کبار کو بالیقین معلوم نہ تھا کہ اسی سفر مین آپ شہادت پائینگے اسیواسطے ہر کاب ہوئے ورنہ ایسے ایسے صحابی جلیل القدر بھرا ہی سے کب باز آتے بلکہ جان ومال اور عیال واطفال سے آپ پر نثار ہو جاتے غرض جب سواری چلی سارے مکے مین ماتم پڑگیا دلون مین غم گھر گیا آنکھون مین خیرگی دلون مین تیرگی چھائی اوسوقت ایسا معلوم ہوا گویا قیامت آئی **مثنوی** کسقدر ازدحام تھا اوسوقت ✤ مجمع خاص وعام تھا اوسوقت ✤ ملنے آئے تھے اقربا سارے ✤ جمع تھے یار وآشنا سارے ✤ سارے ارباب شہر محو الم ✤ گفتگو ہر کسی کی یہ باہم ✤ آج ویران یہ شہر ہوتا ہی ✤ قہر ہوتا ہی قہر ہوتا ہی ✤ رخصت رونق دیار ہی آج ✤ فرقت جان شہریار ہی آج ✤ ٹھکریان زار زار روتی ہین ✤ ہجر مین شہ کے جان کھوتی ہین ✤ سارے کوٹھون پہ عورتون کا ہجوم ✤ رو کے کہنا یہ باول مغموم ✤ آج زہرا کا گھر اوجاڑ ہوا ✤ لوٹنا انکا اب پہاڑ ہوا ✤ **روایت** ہی کہ جسوقت آپ نے کوچ فرمایا عمرو بن سعید نے کہ مکے کا حاکم تھا سپاہی بھیجے کہ آپکو سمجھا کر پھیر لاوین آپ نے پھر آنے سے انکار فرمایا قریب تھا کہ فساد برپا ہو آخر حاکم نے فتنے سے ڈر کر سپاہیون کو بلوالیا آپ نے کوچ کیا اور منزل بمنزل طے کرتے ہوئے چلے جب موضع زبالہ مین پہونچے ایک نامہ اپنی روانگی کا اہل کوفہ کے نام لکھکر اپنے دودھ شریکی بھائی کے ہاتھ کوفے روانہ کیا اور اوس عرصے مین ابن زیاد نے آپ کی آمد کی خبر سنکر حصین بن نمیر کو مع فوج کثیر کے کوفے سے روانہ کیا تھا اوسنے شہر قادسیہ کے گرد پیش کی راہین روکی تھین اور امام صاحب کو اسکی خبر نہ تھی آخر وہ دودھ شریکی بھائی آپکے پکڑے گئے پھر ابن زیاد بدبنہاد نے اونکو شہید کیا **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود وسلام ✤

مقتل اور مدفن کو اونکے اچھی طرح پہچانتے ہین پھر عبداللہ بن زبیر نے منع کیا آپ نے فرمایا کہ مین نے اپنے جدامجد سے سنا ہی فرماتے تھے کہ ایک شخص کو لوگ مکے مین مارینگے گردن اوسکی سر سے اوتارینگے اور اوسکے سبب سے مکے مین بہت خونریزی ہوگی اور کعبے کی بیحرمتی ہوگی سوا ایسا ہو کہ وہ شخص مین ہون اور مکے مین مارا جاؤن اور میرے سبب سے کعبے کی بیحرمتی ہووے محمد بن حنفیہ آپکے علاتی بھائی یہ حال سنکر آتش غم سے جل بھنکر آنسو روئے کہ طشت موہنہ دھونے کا بھر گیا اور تمام اہل مکہ کو بڑا رنج و غم ہوا پھر کس مبلا کا الم ہوا **روایت** ہی کہ تب عبداللہ بن عباس نے رو کر بیتاب ہو کہ عرض کی کہ جب آپ بات کسی کی نہین مانتے ہین اور مکے سے سفر ضروری جانتے ہین تو قصد کوفے کی جانب جائین یمن کی طرف کہ ملک وسیع ہی اور وہان کے لوگ آپکے والد ماجد کے مرید اور شیعی ہین قدم رنجہ فرمائین جب اوس اطراف مین آپکے ساتھ مجمع خاص و عام ہو جائیگا مسلمانون کا آپکے ساتھ جم غفیر اور ازدحام ہو جائیگا پھر اسکے بعد جہان آپکا نشان حسینی جائیگا کوئی دشمن سر نہ اوٹھائیگا آپ نے فرمایا یہ سب باتین راست ہین صحیح بے کم و کاست ہین مگر اس سفر مین ہمارے ایک بھید ہی کہ نانا جان نے مجھ سے فرمایا ہی مین اوسکو ابھی کسی سے کہہ نہین سکتا بغیر کوفے جائے رہ نہین سکتا تھوڑے ہی دن مین اس بھید کا عقدہ کھلجائیگا عنقریب سر مخفی عدم سے ظہور مین آئیگا اس سفر مین مجبور ہون ناچار ہون خدا اور رسول کا اختیار ہی مین محض بے اختیار ہون اگرچہ کوئی میرے پاس نہین اور نہ میکو میرا یاس نہین اور گو سامان سفر و اسباب جنگ میرے ساتھ نہین مگر رضاے مولی بر ہمہ اولی کوئی کام میرے ہاتھ نہین **شعر** شل کنہ تنکی کے اپنا کچھ نہین ہی اختیار ٭ باگ اوسکے ہاتھ ہی جو کچھ کرے مختار ہی ٭ **قطعہ** بارہا گفتہ ام و بارہا گویم ٭ کہ من دل شدہ این رہ نہ بخود می پویم ٭ من اگر خارم اگر گل ہمین آرائے ہست ٭ کہ ازان دست کہ می پرورد م می رویم ٭ پھر ابن عباسؓ نے کہا کہ یا حضرت جب آپ کسی کی بات مانتے نہین کوفیون کی دغا بازیان جانتے نہین تو خیر متوکلا علی اللہ مردان اہلبیت وغیرہ کے ساتھ عزم کوفہ فرمائین اور بیبیان اور لڑکون کو یہین چھوڑ جائین فرمایا رضاے الٰہی یون ہی ہی ہم یہان انکو چھوڑ نہین سکتے طریق اطاعت سے باگ موڑ نہین سکتے جب آپ نے ابن عباسؓ کی بات نہ مانی ابن عباسؓ ہاے ہاے کرکے رونے لگے

دم بھر کی بھی مفارقت آپکی اہل کوفہ پر شاق ہو اور قبل اسکے ڈیڑھ سو کے قریب خطوط کوفیون کے بطلب حضرت امامؑ کے آچکے تھے چنانچہ اسی کے مطابق امام عالیمقام حضرت مسلمؑ کو کوفے روانہ فرما چکے تھے جب یہ خط حضرت مسلمؑ کا کوفے سے صادر پایا تو کوفیون کے حسن اعتقاد کا خاطر عالی مین یقین کامل آیا پس یکبارگی مزہ اوس خواب کا جو مدینہ طیبہ مین روضۂ انور پر دیکھا تھا یاد پڑ گیا عشق دوبالا ہو گیا اور خنجر غم دل مین گڑ گیا اور آپنے کو ہمہ تن طالب شہادت پایا پس یکقلم دو جہان سے دل اوٹھایا پھر سارے عزیزون اور رفیقون کو سامان سفر کی تیاری کے لیے فراخور حال نقد و جنس عطا فرمایا پھر مخدرات عصمت کو یہ سب حال سنائے اور زنان اور اطفال کے واسطے محمل ہوائے جب سارا سامان سفر کوفے کا درست اور ہر شخص ہمراہی جانبازی کو چست ہو گیا تو چلنے کی تیاری ہوئی پھر یہ خبر وحشت اثر مکے مین مشتہر ہوئی ہر کہ و مہ کو اسکی خبر ہوئی پس سارے اہل مکہ یہ خبر سنکر ہر طرف سے ہجوم لائے اور عبداللہ بن عباسؓ اور عبداللہ بن عمر اور ابو سعید خدری اور اور صحابہ کبار بھی یہ حال سنکر حضور مین دوڑے آئے اور کوفیون کے مکر و فریب اور بد عہدیان اور آپکے والد ماجد شیر خدا کو شہید کرنا اور جناب امام حسنؑ سے دغا کرنا یہ سب حال مفصل یاد دلائے اور چونکہ حضرت امام حسینؑ کی شہادت کی خبر قدیم سے سنتے تھے اور کوفیون کی بیوفائی اور حضرت امامؑ کی بے سر و سامانی جانتے تھے اور یہ سب صحابی خود بھی کچھ سامان مقابلے کا نہ رکھتے تھے اسواسطے سب لوگ دست بستہ ہو کر پیش آئے کہ للہ آپ یہان سے کوفے کو نہ جائین ہرگز ہرگز یہ خیال خاطر اقدس مین نہ لائین فرمایا ڈیڑھ سو کے قریب کوفیون کے خطوط میرے پاس آئے اور علاوہ اسکے میرے بھائی مسلم بن عقیلؑ نے بھی تاکید مجھے کوفے مین بلایا ہے اور اہل کوفہ میری ہدایت کے طالب ہین پس کیونکر ہم نہ جائین اور اگر اونکے ہزار خط آتے مگر ہم ہرگز کوفے نہ جاتے لیکن مین نے اپنے جدامجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہے نانا نے مجھے ایک حکم فرمایا ہے مین آپکا حکم ضرور بجا لاؤنگا کسی کی بات نہ مانونگا کوفے خواہ مخواہ جاؤنگا مین راضی برضا ہون شما کہ بقضا ہون ست رشتۂ در گردنم افگندہ دوست ❊ می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست ❊ جان جائے تو جائے مگر خلاف امر خدا و رسول ہونے پائے مقدمات اہلبیت ہم خوب جانتے ہین

جگر اور سینے کو مسلتے تھے آخر اون دونون سرون کو بھی آب فرات مین جہان پر اونکی لاش ڈالی تھی ڈالدیا

**راوی** کہتا ہی کہ قدرت الٰہی سے وہ دونون تن بے سر پانی سے باہر نکل آئے اور ہر ہر سر اپنے اپنے دھڑ سے چمٹ کر اور دست بگردن ہابکدیگر لپٹ کر کے پانی مین جاتے رہے اور ایک روایت مین ہی کہ مقاتل نے وہین فرات کے کنارے قبر کھدوائی اور ہر ایک لاش مبارک مع دونون سرون کے اوسمین دفن کروائی **روایت** ہی کہ اسکے بعد مقاتل نے دونون ہاتھ عارث ملعون کے اوسی تلوار سے کٹوائے پھر دونون پاؤن اوسکے کاٹکر کمر سے جدا کروائے پھر دونون کانون کو اوسکے کاٹکر بہت ایذا مین دین اسکے بعد دونون آنکھین اوسکی نکال لین پھر شکم ناپاک اوسکا چاک کر کے اعضاے بریدہ کو اوسکے اوسمین بھر کے ایک لکڑی مین باندہ کر دریا مین ڈالدیا تھوڑی دیر کے بعد دریا موج زن ہوا اور اوسکی لاش ناپاک کو کنارے پھینکدیا تین بار لاش اوسکی دریا مین بہائی مگر ہر بار یہی نوبت آئی آخر مجبور ہو کر ایک غار تیرہ و تار کھود کر اوسمین اوسے ڈالا زمین نے بھی قبول نہ کیا فوراً باہر نکالا تین بار اسیطرح وہ لاش اون غارمین بھی چھپائی مگر ہر بار وہ لاش باہر نکل آئی آخر مجبور ہو کر وہین پر خس و خاشاک سے وہ لاش جلادی اور راکھ اوسکی دریا مین بہادی **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✣ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✣

## رسولؐ اللہ سے کہدو منا لیجائین آکر کے | حسینؑ ابن علیؑ روٹھا ہوا کوفے کو جاتا ہی

راویان اخبار جگر سوز و حاکیان حکایات غم اندوز لکھتے ہین کہ جب حضرت مسلم نے کوفے مین آکر قریب اٹھارہ ہزار مسلح کوفیون سے اپنے ہاتھ پر شہنشاہ کونین سلطان دارین جناب حضرت امام حسینؑ کی بیعت لی اور روز بروز رجوعات خلق زیادہ تر ہونے لگی اور کوفیان بیوفا اشتیاق حضرت امام عالیمقام کی تشریف آوری کا پیدا کرنے لگے حسن اعتقاد اور محبت ظاہری کو ہویدا کرنے لگے تب حضرت مسلم نے یہ حال مفصل جناب امام عالی مقام کی خدمت مین کوفے سے لکھ بھیجا کہ اس خط کے دیکھتے ہی آپ مکے سے کوفے کا عزم فرمائین خیال اور کسی امر کا دل مین نہ لائین یہان ہر شخص کو آپکے قدوم میمنت لزوم کا اشتیاق ہی اب

بازار کوفہ سے لوگون کو دکھاتا روتا آنسو سے موہنہ دھوتا لیچلا سارے اہل کوفہ یہ حال دیکھکر نعرہ واویلا
وواسلماہ مچاتے تھے اور حارث پر لعنت کرتے اور سر اور موہنہ پر اوسکے خاک دھول اوڑاتے تھے ✤
**روایت** ہی کہ مقاتل اسی خرابی کے ساتھ حارث ملعون کو فرات کے کنارے بجاے مقتل شاہزادون کے
لایا دیکھا وہین پر دونون جوان جنکا سارا بدن زخمون سے چور اور سر بدن سے دور ہی خاک وخون مین
پڑے ہین مقام رضا اور تسلیم پر اڑے ہین اور وہین ایک عورت بھی جو مارے زخمون کے چور ہی حس وحرکت سے
مجبور ہی زمین پر پڑی مرغ بسمل سی تڑپھڑا رہی ہی مارے جانے سے اون دونون شاہزادگان اور اون
دونون جوانان کے آہ کے نعرے عرش تک پہونچ رہی ہی مقتل سے لہو اوٹھا اوٹھا کر سر اور موہنہ پر ملتی ہی
اور ان سبکے فراق مین چٹکیون سے کلیجے کو مسلتی ہی مقاتل نے عورت سے پوچھا تو کون ہی اور ان نوجوانونکو
کس بیرحم نے مارا ہی سرون کو اونکے تنہاے نازک سے کسنے اوتارا ہی عورت نے کہا مین اسی کمبخت کی
نی بی ہون ان دونون مسلم کے پیارون فلک خوبی کے ستارون کے قتل سے مین اسے منع کرتی تھی
مگر اسنے میری بات نہ مانی بطمع مال لا ابالی جانی آخر پہلے اس بیرحم نے میرے اس غلام اور بیٹے نوجوانکو
مارا اسکے بعد مجھے زخمی کیا پھر سران ماہ پارون مسلمؑ کے دولارون کا اوتارا پھر عورت نے شوہر سے کہا
اے لعین تو نے میری بات نمانی شاہزادون کی قدر نہ پہچانی آخر بددعاے شاہزادون کی تیرے سر پر
آئی اب موت تجھے بھی یہان پر گھیر لائی دنیا کے لیے جو دین کو کھوتا ہی وہ اسیطرح رسوا و ذلیل ہوتا ہی
**بیت** دنیا کے لیے جو دین کو کھووے ✤ وہ دونون جہان کو ڈبووے ✤ **روایت** ہی کہ اسکے
بعد حارث ملعون نے مقاتل سے کہا کہ مین تجھے دس ہزار اشرفیان دیتا ہون مجھے چھوڑ دے میرے
قتل سے موہنہ موڑ لے مقاتل نے کہا اگر تو مجھے ساری دنیا دے تب بھی مین اوسپر نظر نہ اوٹھاؤن تیرے
قتل سے ہرگز باز نہ آؤن مین ابھی تجھے اسی تیغ سے جہنم کو پہونچاؤنگا عوض اسکے حق تعالی سے ثواب
عظیم اور اجر نعیم پاؤنگا پھر مقاتل جہان پر فرزندان مسلمؑ کے خون کا دھارا بہ رہا تھا آئے خون کو دیکھکر
بے اختیار آہ کے ساتھ فریاد واویلا بلا بر بلا لے زار زار رونے لگے مرغ بسمل سے تڑپ تڑپ کر اوس
خاک وخون مین غلطان ہونے لگے چلو چلو خون اوٹھا کر سر اور موہنہ پر ملتے تھے اور چٹکیون سے

**قطعہ** دریغا کہ خورشید برنا جوانی ✤ چو صبح دوم بود کم زندگانی ✤ دریغا کہ ناگہ گل نو شگفتہ ✤ فرو ریخت
از تند باد خزانی ✤ **روایت** ہی کہ اسکے بعد اوس ملعون نے دونون سرون کو اون نونہالان باغ خوبی
کے تو بڑے مین رکھ لیا اور گھوڑے پر سوار ہو کر ابن زیاد کے پاس لاکر وہ توبڑا رکھدیا ابن زیاد نے کہا
اسمین کیا ہی حارث نے کہا سر پسران مسلم کے تحفے پاس تحفہ لایا ہون بامید زر و مال کے دوڑا ہوا
آپکے حضور مین آیا ہون ابن زیاد نے حکم دیا کہ ایک طشت منگاؤ اور دونون سرون کو دھو دھا کر طشت مین
رکھکر لاؤ جسدم ابن زیاد نے وہ چاند سی صورت قدرت کی مورت وہ رخسار پر انوار و وہ زلفان مشکبار کو
دیکھا کہا یہ دونون کسکے معدن اقبال کے لال ہین کسکے گلشن حیات کے نونہال ہین غنچہ دل انکا کھلنے نہایا
اول نو بہار جوانی مین خزان موت کی انپر آگئی باغ حیات کی فضا نہ دیکھنے پائے کونسی نظر انکو کھا گئی پھر ابن زیاد
اور سارے حضار بے اختیار رونے لگے دونون سرون کو دیکھ دیکھ بیقرار ہونے لگے پھر ابن زیاد نے
پوچھا انکو تو نے کہان پایا حارث نے سارا حال کہہ سنایا ابن زیاد نے کہا اے لعین ان معصومون کو بطمع
زر تو نے ناحق مارا سر نازنین انکا تن سے کیون اوتارا تجھے خدا سے کچھ خوف آیا نہین ارے رسول اللہ سے
کچھ شرمایا نہین ارے انکی بھولی بھولی باتون پر تو نے کچھ رحم نہ کھایا ارے تجھے انکے رخسار ہائے نازنین اور
گیسوہائے عنبرین پر کچھ بھی خیال نہ آیا ارے تو انکو میرے پاس زندہ لے آتا یا انکو گھر مین بند کرکے یہ خبر مجھے
پہونچاتا ارے کمبخت ہم نے یزید کو نامہ لکھا ہی کہ فرزندان مسلم بھی گرفتار آئے ہین ہم نے تا صدور حکم ثانی
محبس مین بھجوائے ہین اے بدانجام اگر فرمان یزید میرے پاس آئے کہ اونکو میرے پاس روانہ کردو تو
اب مین کیا کرونگا آخر ابن زیاد نے ایک شخص دوست اہلبیت مقاتل نام کو حکم دیا کہ یہی تلوار حبس سے
اس ملعون نے ان لڑکون کی گردن ماری ہی اوٹھا اور اسکو فرات کے کنارے جہان اسنے ان دونون کو
مارا ہی لیجا اور پہلے جہان تک تجھ سے ہوسکے خوب اسے ذلت کی مار مار پھر اسی تلوار سے گردن اسکی اوتار
اور ان دونون سرون کو بھی جہان پر انکی لاش بہائی ہی پانی مین ڈالدے **شعر** رسول پاک پہ بھیجے
خدا درود و سلام ✤ علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام ✤ **روایت** ہی کہ مقاتل نے بہت خوش ہوکر
حارث ملعون کی مشکین باندھین پھر اوسکو برہنہ سر کرکے اون دونون سرون کو اوسی کے سر پر دھر کے

اہلبیت کا کچھ پاس نہین خدا اور رسول سے کچھ ہراس نہین حارث نے غصہ ہوکر اوس عورت پر ایک تلوار چلائی وہ بی بی زخمی ہوکر غش کھاکر زمین پر آئی تب بیٹے نے چاہا کہ لپک کر دونون لڑکون کو حارث کے ہاتھ سے چھین لے حارث نے اوچھلکر بیٹے پر تلوار ماری ایک ہی ضرب مین گردن اوسکی تن سے اوتار دی اوس بی بی کو اپنے زخم اور بیٹے کے مرنے کا کچھ ملال نہ تھا سوائے غم شاہزادگان کے اور کا خیال نہ تھا زمین پر پڑی اونکی بیکسی پر مرغ بسمل سی تڑپتی تھی مگر اوٹھ نہین سکتی تھی پڑے پڑے اس کلام سے ہمکلام ہوتی اور لڑکون کا موہنہ تکتی تھی **نظم** آج مان بے نصیب لٹتی ہے + ایسے رشک قمر سے چھٹتی ہے + کچھ نہ دار فنا سے شاد چلے + ہاے دنیا سے نامراد چلے + یہ برادن خدا نہ مجھکو دکھاے + انکی آئی ہوئی مجھے مگ جاے + **روایت** ہے کہ اسکے بعد اوس ملعون نے ارادہ قتل کا شاہزادون کے کیا وہ روکر دست بستہ ہوکر کہنے لگے کہ یہان ہمکو مت مار ناحق گردن تن نازک سے نہ اوتار ہمین ابن زیاد کے پاس لیچل وہ جو چاہیگا سو کریگا یا گردن پر خنجر ستم دھریگا کہا شہر کے لوگ بلواے عام کرکے تمکو چھوڑا لیجائینگے اور وہ انعام کثیر کہ ابن زیاد نے وعدہ کیا ہے ہم نہ پائینگے کہنے لگے اگر تجھے مال کی ہوس ہے تو ہمکو بیچ ڈال اوس کثیر سے حوصلے دل کے نکال کہا یہ بات مین نہین مانتا اور مین بیع و شرا نہین جانتا کہنے لگے ہماری کم سنی نازک بدنی ہماری بیکسی ہماری تیمی ہماری غریب الوطنی پر کچھ رحم کر قصد چھوڑ دے ناحق مت ستم کر کہا میرے دل مین کچھ رحم نہین ذرہ بھر بھی مجھے تمھارا غم نہین کہنے لگے خیر اب ذرا ہمین وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کرنے دے سجدۂ شکر بجا لانے دے کہا نہین کہنے لگے اچھا بلا وضو کیے سجدۂ شکر کرنے دے اوسنے نہ مانا اور تلوار ننگی کی جس بھائی کے قتل کا پہلے ارادہ کرتا وہ کہتا پہلے مجھی کو قتل کرلے کہ مین اپنے بھائی کو کشتہ دیکھکر رہ نہین سکتا اپنے روبرو یہ صدمہ سہہ نہین سکتا آخر حارث ملعون نے بڑے بھائی حضرت محمدؑ کے تن نازک پر خنجر ستم چلایا سر کاٹ لیا اور لاش کو فرات مین بہایا چھوٹے بھائی حضرت ابراہیمؑ اوچھلکر بھائی کے سر کو گود مین لیکر موہنہ کو موہنہ پر ملنے لگے سر کو تھپرون پر کچلنے لگے اور کہتے تھے کہ بھائی جان اب ہم بھی شہادت پاتے ہین پیچھے آپکے چلے آتے ہین کہ ناگاہ حارث نے چھوٹے بھائی حضرت ابراہیمؑ کے تن گلبرگ کو خون سر سے نہلا دیا سر کاٹکے لاش کو فرات مین بہا دیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

روتی تھی اور اس کلام سے ہمکلام ہوتی تھی **مثنوی** بیداد مکن برین یتیمان ✤ لطفے بنما بحال چون کریمان ✤
اینہا ضعیف و مبتلا ئید ✤ در شہر غریب و بے نوائید ✤ بگذر ز سر جفائے ایشان ✤ پرہیز کن از دعائے
ایشان ✤ نفرین یتیم محنت آلود ✤ آتش بجہان زند زود ✤ کہتی اجی ان معصومون کی کیا خطا ہے فضل
کھولو مدا تمھین چھوڑو قتل و ایذا سے انکے مونھ موڑو نہ انکی یہان ماں ہین نہ انکے سر پہ باپ کا سایا ہے مسافر
غریب الوطن ہین فلک ظالم کھینچکر انکو یہان لایا ہے خدا کے واسطے انکو چھوڑدو ابن زیاد کی باتون اور دولت
دو روزہ پر نہ بھولو یہ لڑکے اہلبیت نبوت کے ہین خدا و رسول کو نہ بھولو حارث نے کہا چل دور ہو کیا
بکتی ہے اب تو انکو نہین پاسکتی ہے **روایت** ہے کہ صبح ہوتے ہی حارث ملعون دونون لڑکون کو پکڑکے
بال گھسیٹتا ہوا باہر لایا اور دونون کو گھوڑے پر بٹھا کر گھوڑے کو دوڑایا اوسکی بی بی ننگے پاؤن
زار زار روتی ہوئی پیچھے سے دوڑی اور بیٹیا اور غلام حارث کا بھی جسکو اوسنے اپنا متبنی کیا تھا اور اس
غلام نے اوس بی بی کا دودھ پیا تھا اگر اوس بی بی کی تائید پر پیچھے سے لڑکون کے چھوڑانے کو
دوڑے آخر اسی طرح سب کے سب دوڑتے ہوئے فرات کے کنارے پر جا پہونچے حارث نے غلام کو
تلوار دی کہ ان دونون کو فرات کے کنارے لیجا اور لاش انکی پانی مین بہا اور سر انکا کاٹ کے جلد میرے
پاس لے آ غلام نے کہا مین نہ مارونگا مجھکو خدا کے پاس جانا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مونھ
دکھانا ہے مدا انکو چھوڑدے مت مار اور نہین تو ابن زیاد کے پاس انکو زندہ لیچل یہان گردن انکی مت اوتار
اوسنے کہا اگر شہر کے لوگ دیکھ پائینگے تو ان دونون کو ہم سے چھین لیجائینگے آخر حارث نے غصے ہوکر
غلام نیک انجام کو وہین پر ہلاک کیا غم دارین سے اوسے پاک کیا پھر بیٹے کو تلوار دی کہ فرات کے کنارے
جاکر سر انکے کاٹ کے ہمین لادے اور لاش انکی پانی مین بہادے بیٹے نے کہا نہ تو مین خون اپنے سر پہ
لونگا اور نہ تجھے قتل کرنے دونگا **روایت** ہے کہ اسکے بعد خود اوس ملعون نے تلوار ہاتھ مین لی کہ ہم
انکے جدا کرے شاہزادگان ہاتھ جوڑ جوڑکر رونے لگے اپنی یتیمی اور غریبی اور بیکسی پر بیقرار ہوکر اس بیٹے کے
ساتھ ہمکلام ہونے لگے **بیت** سنگ را دل خون شود از نالہائے زار ما ✤ این دل فولاد تو کی دنبہ
سوہان گیر نیست ✤ پھر تو وہ عورت نیک اختر شوہر بد گوہر کی کمر سے لپٹ گئی کہ اے نامدار تجھے

مجھے یقین کامل ہوا کہ اب انتقیا ہماری تمھاری بھی گردن مارینگے اب ہم دونون بھائی بھی دو چار پہر جی کر باپ کی
طرح تن تنہا تشنہ لب شربت شہادت پیکر جنت کو سدھارینگے یہ کہکر دونون بھائی ایک دوسرے کے گلے مین
ہاتھ ڈالکر خوب چلائے جاگتون کو رولائے سوتون کو جگائے واویلاہ و واسلماہ کہہ کہہ کے روتے تھے وہ
خواب کی باتون کو یاد کر کر بیتاب ہوتے تھے **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ
حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ **روایت** ہے کہ اسکے بعد حارث خفتہ بخت لڑکون کے نعرۂ جانکاہ اور فغان و آہ
سنکر بنیند سے چونک پڑا اور بی بی سے پوچھا یہ گھر مین کون روتا ہے اتنا کیون بیقرار ہوتا ہے بی بی نیکبخت کو شوہر
بدبخت کے جاگنے سے کیفیت سکتے کی طاری ہوئی شوہر روسیاہ کا مونھہ تکنے لگی جواب دینے سے عاری ہوئی
حارث نے بی بی سے کہا جلد چراغ جلا اور رونے والون کو پکڑ کر میرے سامنے لا وہ عورت نیک کردار پروانہ وار
سوز تحیر سے جل رہی تھی حالت سکتے مین شمع سان پگھل رہی تھی جب نہ اوٹھہ سکی تو خود اوس ملعون نے
چراغ جلایا اور جس گھر مین دونون یتیم رو رہے تھے آیا دیکھا دو بچے ننھے ننھے باہم دست و بغل ہو کر رو رہے
ہین وا اتباہ کہہ کہہ کے مضطر ہو رہے ہین اوسنے نزدیک جاکر پوچھا تم کون ہو وہ تو اس گھر کو جانے پناہ
جانے ہوے تھے سمجھے کہ یہ کوئی غمخوار ہی دوست محرم اسرار ہی بولے کہ ہم دونون فرزندان مسلمؑ مظلوم ہین
باباجان کی جدائی سے مغموم ہین **نظم** تڑپتے ہین اونھین کے غم مین دن رات ✤ نکلتی جان نہین اوسپر
بھی ہیہات ✤ گذرتا جان پر میرے جو ہے آہ ✤ مین ہین جانون ہون یا جانے ہے اللہ ✤ یہ ہین کہتے ہین
میرے آہ دن رات ✤ کبھی ہنستا کبھی روتا ہون ہیہات ✤ حارث نے کہا اے عجب گود مین اڑکا گلی گلی
ڈھنڈھورا **بیت** یار در خانہ و من گرد جہان می گردم ✤ آب در کوزہ و من تشنہ و ہان می گردم ✤ کہا ہم
لوگ تمھاری تلاش مین صبح سے مرتے ہین اور آپ دونون بھائی میرے گھر مین بستر استراحت پر لمبی
تانے آرام کرتے ہین پس اوس بدخصال نے اون دونون لالون کے رخسارۂ نازنین پر چند طمانچے
مارے اور دونون بھائی کی زلفان مشکین کو باہم باندھکر کپڑے تن نازنین سے دونون کے اوتارے
پھر دروازے مین قفل لگایا اور اونکے نعرۂ جانکاہ پر کچھ رحم نہ کھایا بی نیکبخت یہ حال دیکھکر شوہر
بدگوہر کے پیرون پڑکے بلائین لینے لگی اور ہاتھ جوڑ جوڑکر اوسکے دست و پا پر بوسے دینے لگی زار زار

مقیم بہشت ذات نعیم ہوگئے **شعر** جانش مقیم روضۂ دار السرور باد ✦ گلشن سرائے مرقد او پر نور باد ✦
**روایت** ہے کہ اسکے بعد رات کے وقت اوس بی بی کا شوہر بدگوہر ہرکا بکا تھکا ماندا گھر مین آیا اور
ابن زیاد کی منادی کا حال بی بی سے کہہ سنایا کہ جو کوئی فرزندان مسلم کو پکڑ لائیگا انعام بیحساب پائیگا
مین نے آج تمام دن اونکی تلاش مین گلی گلی کی خاک چھانی مگر کہین پتا پایا نہین اسی دوڑ دھوپ مین
میرا گھوڑا بھی مر گیا اور دن بھر مین نے کچھ آب و دانہ کھایا نہین بی بی نے دل مین کہا یہ شیطان تلاش
مین اون بچون کی بدحواس ہوا جاتا ہے دشمن در بغل ہے دیکھیے حق تعالی کیا پیش لاتا ہے پھر شوہر سے کہا ہے
تجھے خدا سے کچھ ہراس نہین اہلبیت نبوت کا تجھے کچھ پاس نہین ارے توبہ کر یہ اہلبیت ہورہ تھکا ہے
کچھ کھا پیکر سورہ غرض اوس بی بی نے اوس خفتہ بخت کو لڑکون کا پتا نہ بتایا اور جھٹ پٹ کھانا کھلا کر
سلا لیا **روایت** ہے کہ بعد آدھی رات کے بڑے بھائی نے جنکا نام محمد تھا خواب متوحش دیکھکر نیند سے
چونک پڑے اور چھوٹے بھائی ابراہیم کو جگا کر کہا کہ بھائی اوٹھو اوٹھو اب ہماری تمھاری شہادت کا
بھی وقت آیا یہ وقت سونے کا نہین ہے بیداری کا ہے غفلت کا نہین ہشیاری کا ہے ابھی مین نے
باباجان کو خواب مین دیکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدنا شیر خدا اور سیدنا فاطمہ زہرا اور
سیدنا حسن مجتبی کے ساتھ باغ جنت مین ادھر ادھر سیر کر رہے ہین باقی ماندگان کے حق مین
دعاے خیر کر رہے ہین اور ہم تم دونون بھائی بھی وہین حضرت کے سامنے دور کھڑے ہین مقام تعظیم و
ادب پر اڑے ہین حضرت رسالت مآب نے باباجان سے فرمایا کہ اے مسلم تم خود میرے پاس چلے آئے
اور ان دونون مظلوم بچون کو ظالمون کے پاس چھوڑ آئے مسلم تمھارے دل کو یہ بات
کیونکر بھائی انکی تیمی بیکسی پر تمنے کچھ بھی ترس نہ کھائی باباجان نے عرض کی یا رسول اللہ یہ دونون بھی
عنقریب شہادت پاتے ہین کل تک انشاء اللہ حضور کی قدمبوسی کو آتے ہین چھوٹے نے بڑے بھائی
سے یہ بات سنکر کہا کہ واللہ مین نے بھی یہی خواب دیکھا ہے سو بھائی صاحب زندگی دو روزہ کا یہی لیکھا ہے
دلکو ہمارے اس خواب سے بہت سرور ہوا جلو سارا قصہ سارا غم دور ہوا خنجر فراق بدر سے دل تو پرزہ پرزہ
ہو چکا اب تن کی باری ہے بھائی ہمین تو اس جینے سے ہزار درجے موت پیاری ہے اے بھائی اسوقت

کھونے لگے پھر وہ لونڈی دونون لڑکون کے ساتھ کمال شفقت سے پیش آئی اور گود مین چھپا کر اپنی
بی بی کے پاس جو محب اہلبیت تھی لائی اوس نیکبخت بی بی نے **شعر** اوٹھکے سینہ سے لگایا اونکو
اپنی آنکھون مین بٹھایا اونکو ✤ پھر کمال خوشی سے رو کر دونون کی بلائین لیکر دعائین دیکر چوما چاٹا پیار کیا
اور اپنے ہاتھ سے کھانا کھلایا پھر کنارے ایک خلوت کے مکان مین فرش مکلف بچھا کر اونکو سلایا اور
مثل مادر مہربان کے بیٹھکر سمجھانے لگی کہ اے غریبان مادر اے یتیمان پدر اے بیکسان مظلوم اے
بیچارگان محروم سو سو سو فراق پدر مین اتنا مت رو و بیتاب مت ہو و **نظم** اے مرے عرش کے
تارے سو سو ✤ میرے اللہ کے پیارے سو سو ✤ اے مرے دلبر جانی سو سو ✤ مرے مسلم کی نشانی سو سو ✤
**روایت** ہی کہ جب ابن زیاد نے سنا کہ مشکور داروغہ محبس نے فرزندان مسلم کو چھوڑ دیا پس علی الفور
اوسنے مشکور کو بلایا اور پوچھا کہ تو نے یہ حرکت کیون کی مجھ سے کچھ خوف نہ لایا داروغہ نے کہا اے
مردک تجھے کچھ خدا و رسول سے ہراس نہین اہلبیت نبوت کا پاس نہین حضرت مسلم نے تیری کیا خطا کی
تھی کونسی جفا کی تھی با امید شفاعت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین نے فرزندان مسلم کو
رہائی دی ہی جان بوجھ کے تیری تعذیب سر پر لی ہی ابن زیاد نے طیش مین آکر حکم دیا کہ مشکور کو ابھی
شکنجے مین خوب کس کر کے پانسو کوڑے مارو بعد اسکے اسکا سر گردن سے اوتارو جب جلاد نے بحکم
ابن زیاد مشکور کو شکنجے مین کسکر کے پہلا کوڑا مارا مشکور نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم جب دوسرا کوڑا
مارا کہا خدا و ندا مجھے صبر دے جب تیسرا کوڑا مارا کہا کریما کارسازا مہین بخشدے جب چوتھا کوڑا لگایا
کہا الٰہی مجھے فقط واسطے محبت فرزندان تیرے رسول مقبول کے قتل کرتے ہین جب پانچوان کوڑا مارا
کہا یا معبود مجھے حضور مین نبی مختار اور اہلبیت اطہار کے اب جلد پہونچا اسکے بعد چپ ہو رہا جلاد سنگدل
نے زور سے کوڑے مارنے شروع کیے مگر مشکور نے آہ نہ کی آنکھ بند کر لی کسیکی طرف نگاہ نہ کی جب پانسو
کوڑے مارے آنکھ کھولکر کہا خدا مجھے پانی پلاؤ للہ اتنا نہ ترساؤ میں تم کا ہمیر اسقدر نہ برساؤ ابن زیاد نے
کہا خبردار اسے پانی نہ پلاؤ گردن اسکی اوتار کر نعش اسکی خاک و خون مین ملاؤ دم بھر کے بعد مشکور نے
آنکھ کھولکر کہا ابھی مین نے آب حوض کوثر پیا ساقی کوثر نے اپنے ہاتھ سے لاکر دیا یہ کہکر جان جان آفرین کے تسلیم

تلوون مین سیکڑون کانٹے گڑ گئے مگر ہم لوگ ابھی کوفے کے دروازے ہی پر اوسی جگہہ ہین کہ جہان مشکو نے
پہونچایا تھا پھر تو شفقت مادر اور فرقت پدر یاد کر کر کے گلے مِل مِل کے زار زار رونے لگے زمین پر
تڑپ تڑپ کے جی جان کھونے لگے بڑے نے کہا بھائی ابھی ہم شہر کے دروازے پر ہین خدانخواستہ اگر
کوئی شقی ہم سے نظر دوچار کریگا تو فوراً گرفتار کریگا آہ چھوٹے چھوٹے سن مین گرمی کے دن مین کہانتک
یہ سب صدمے سہینگے چلو اس خرمے کے باغ مین آج دن بھر جا کر چھپ رہین اندھیری رات ہوگی
تو مدینے کی راہ لینگے پھر اوس باغ مین چشمے کے کنارے ایک درخت بہت ہی پرانا کھوکھل یعنی اندر سے
خالی نظر آیا دونون بھائی رو کر دست بغل ہو کر جینے سے ہاتھ دھو کر اوس درخت کے کول مین جا چھپے

**شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علی و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤

**روایت** ہے کہ اسکے بعد اتفاقاً کچھ دن چڑھے ایک لونڈی اوس چشمے پر آئی عکس صورت اون دو
ماہ طلعت کی چشمے مین دیکھکر گھبرائی **بیت** دل صورت زیبا ے تو در آب روان دید ✤ بیخود شد و
فریاد برآورد کہ ماہے ✤ پھر لونڈی نے نظر اوٹھائی تو دیکھا کہ دو بچے ننھے ننھے درخت کے درمیان مین
باخوف و ہراس برخاستہ خاطر اور نہایت اوداس بیٹھے ایک دوسرے کا مونھ تکتے ہین چپ چاپ
رو رہے ہین مگر کسی کے ڈر سے آہ سرد سینہ پر درد سے کھینچ نہین سکتے ہین **مثنوی** دو گل از گلشن
دولت دمیدہ ✤ دو سرو از باغ خوبی قد کشیدہ ✤ دو ماہ از برج آبی رخ نمودہ ✤ ز دیدہ چشمۂ باران
گشودہ ✤ لب آن گشتہ خشک از آتش غم ✤ رخ این ماندہ تر از اشک ماتم ✤ لونڈی نے رو کر کہا
اے بچو کہو کہ تم کسکے باغ اقبال کے نونہال ہو کسکے لخت دل کسکے لال ہو کہو اتنا کیون خستہ حال ہو
اسقدر کیون پریشان ہو اس پرانے درخت کے کول مین کیون چھپے ہو سانپ بچھو سے تمھین کچھ ہراس
نہین کسکے غم مین خون جگر پی رہے ہو کیون تمھین رغبت بجوکی نہین خواہش پیاس نہین لڑکون نے
جو ایک دوستدار کی آواز سنی اور زیادہ زار زار رونے لگے بیتاب ہونے لگے تب لونڈی نے کہا کہ معلوم
ہوتا ہے کہ تم دونون حضرت مسلم شہید کے جگر گوشہ ہو اونکے سفر آخرت کے توشہ ہو صاحبزادون نے
جسدم حضرت مسلم کا نام سنا غم و غصے سے سر کو دھنا بے اختیار رونے لگے سر پیٹ پیٹ کے جی جان

کہ اب فرزندان مسلم کا سراغ لگا کے جو کوئی میرے پاس لائیگا انعام بیحساب پائیگا اور جو کوئی اون لڑکون کو
اپنے گھر مین چھپائیگا گھر اوسکا لوٹ لیا جائیگا وہ سنکر ہی پر چڑھایا جائیگا پھر تو وہ ہی شیعہ اور مردان حضرت
مسلم نے تلاش مین اونکے فرزندون کی گلی گلی خاک چھاننی شروع کی قاضی شریح جنکے گھر مین وہ دونون
لڑکے جو سات آٹھ برس کے تھے چھپے تھے خبر شہادت حضرت مسلم کی سنکر آتش غم سے جل بھنکر زار زار
رونے لگے بیقرار ہونے لگے لڑکون کے مونھ تکتے تھے مگر یہ خبر وحشت اثر اونسے کہہ نہ سکتے تھے دونون
لڑکے قاضی شریح کا یہ حال دیکھکر بہت گھبرائے آخر باصرار تمام اونسے خبر وفات پدر سنکر دست بغل ہو کر
آہ کے نعرے سوز جگر کے شرارے عرش تک پہونچائے قاضی نے رو کر دونون کو گلے سے لگایا اور کہا
اب تمھین دونون اپنے باپ کی نشانی ہو ثمرۂ باغ زندگانی ہو خدا تمکو دشمنون سے بچائے خیر وخوبی
مدینے پہونچائے پھر آدھی رات کے بعد قاضی نے دونون معصومون کی کمر مین پچاس پچاس اشرفیان
باندھدین اور کچھ کھانا پکوایا اور دونون کو اپنے بیٹے اسد کے حوالے کیا کہ جلد انکو اپنے ہمراہ لیے
شہر کوفے کے پھاٹک سے باہر نکلجاؤ اور انکو کسی مدینے جانے والے کے حوالے کرکے پھر آؤ قاضی کے
بیٹے نے دونون معصومون کو شہر کوفے سے باہر پہونچایا اور ایک قافلہ تھوڑی دور سے نظر آیا کہ
مدینے کو جاتا ہے قاضی کے بیٹے نے کہا کہ جلد دوڑے جاؤ قافلے سے جا ملو یہ تو راہ بتا کر ادھر آیا اودھر قضا نے
یہ ماجرا دیکھا یعنی دونون نے مدینے کی طرف قافلے کے پیچھے قدم بڑھائے قضا نے آگہی سے راہ بھٹکا کے
کوفہ کا رستہ بدھال کے ہاتھ آئے پھر وہ ملعون اونکو پکڑکے فوراً ابن زیاد کے پاس لایا ابن زیاد نے اونکو قید
کروایا اور یزید کو لکھا کہ فرزندان مسلم کو بھی لوگ گرفتار کرلائے نسبت انکے جو حکم عالی صدور پائے وہ
عمل مین آئے داروغہ محبس نیک انجام مشکور نام نے رحم کھا کر کھانا کھلا کر دن بھر اونکو اپنے پاس سلایا
رات کے وقت اونھین قید خانے سے نکالکر شہر کے باہر قادسیہ کی راہ پر پہونچایا اور اپنے ہاتھ کی انگوٹھی
نشانی دی کہ قادسیہ مین پہونچکر یہ انگوٹھی میرے فلان بھائی کو دکھانا وہ بڑی تعظیم سے پیش آئیگا
بحفاظت تمام تمکو مدینے پہونچائیگا غرض دونون ستم رسیدہ رات بھر چلتے چلتے تھک گئے تقدیر بگڑی ہی
راہ بھٹک گئے جب دن ہوا نگاہ کی کہ رات بھر چلتے چلتے ننھے ننھے پاؤن مین آبلے پڑ گئے نا زنین

نشان برید ✤ رحمے برآب چشم یتیمان من کنید ✤ آن دم کہ یاد کشتن من ہر زمان برید ✤ چون طفلگان من خبر من طلب کنند ✤ از من تجلی سوے آن طفلگان برید ✤ غرض آپ اسطرح کہتے ہوئے ابن زیاد ملعون کے پاس پہنچا کہ قریب آئے **روایت** ہے کہ ابن زیاد مردود نے ملاقات سے پہلے سپاہیون کو حکم دیا تھا کہ ننگی تلوارین کھینچے کھڑے رہو جب حضرت مسلمؑ دروازے مین داخل ہون تو فوراً اونکا سر کاٹ لیجیو ذری تاخیر نہ کیجیو غرض دروازے کے دونون طرف لوگ پرے باندھے تلوارین کھینچے کھڑے ہوئے تھے کہ جناب حضرت مسلمؑ آیت رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ پڑھتے ہوئے دروازے مین گھسے ناگاہ اشقیانے اوس ماہ فلک خوبی کو مثل ہالے کے گھیر لیا راہ حق سے مونھ پھیر لیا پھر تو عقیل کے چاند پر ہر طرف سے گھٹا شمشیر آبدار کی گھر آئی فلک ظالم نے مصیبت تازہ دکھائی گلوے تشنہ پر اونکے ہر طرف سے مینھ تیغ آبدار کا برستا تھا ساقی کوثر کا نواسا قطرۂ آب کو ترستا تھا آخر کسی شقی کے دل مین آپ پر رحمت نہ آئی تیسری ذیحجہ منگل کے دن ۶۰ سنہ ہجری مین وہین پر اشقیانے شہید کرکے اوٹھتی جوانی اونکی خاک وخون مین ملائی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ **غزل** غلغلہ از عالم بالا برآمد ✤ خروش از عرصۂ غبرا برآمد ✤ ازان زاری کہ جان مرتضیٰ کرد ✤ غریو از مرقد زہرا برآمد ✤ ز بہر ماتم آل محمدؐ ✤ ز روح انبیا غوغا برآمد ✤ **روایت** ہے کہ اسکے بعد ابن زیاد نے ہانی کو قتل کرکے لاش کو اونکی اور لاش کو حضرت مسلمؑ کی سربازار رسولی پر لٹکایا اور اونکے سرون کو نیزون پر رکھکر کوچہ بکوچہ اور در بدر کوفے مین پھروایا اسکے بعد ان سرون کو مع ایک فتحنامے کے یزید پلید کے پاس دمشق مین روانہ کردیا جب یزید پلید کے پاس تا صدور نامہ لایا وہ شیطان نہایت سرور مین آیا پھر گلی گلی اوس سر پاک کو نیزے پر پھرایا بعد اسکے سربازار پھاٹک پر لٹکایا **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود وسلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤

| | |
|---|---|
| **شہادت حضرت مسلمؑ کی فرزندونکی سن سنکے** | **جگر ٹکڑے ہوا جاتا ہی اور دل تڑپھڑاتا ہے** |

**روایت** ہے کہ جب سیدنا حضرت مسلمؑ نے شہادت پائی ابن زیاد بدنہاد نے کوفے مین گلی گلی منادی کرادی

بھائی حسینؑ جی بھر مین آپکو دیکھنے پایا نہین افسوس آپکی صحبت سے فیض اور سمجھا یا نہین تمنا تھی کہ ایکبار
اور آخر وقت ہم آپکو دیکھ لیتے مگر عمر نے وفا نہ کی **نظم مولفہ** بھلا کہنے سے اب ہوتی ہی کیا بات
لکھا تقدیر کا ٹلتا نہ ہیہات ✤ ہوا ارمان دل کا دلمین شاہا ✤ فَاہَا ثُمَّ آہَا ثُمَّ آہَا ✤ اب قیامت ہی
مین ملاقات ہوگی کوفیون کی بیوفائی کی وہین بات ہوگی **شعر** جان دادم و لقائے ہوائے تو در دلم
رفتم بخاک و تخم وفائے تو در گلم ✤ **روایت** ہی کہ اوسوقت آپنے کوفیون سے فرمایا کہ اگر تم لوگون مین
کوئی قبیلۂ قریش سے ہو تو ذرا میرے پاس آئے اور وصیت میری سُنے اور میرے بعد اوسے عمل مین
لائے ناگاہ دیکھا کہ گروہ اشقیا مین عمرو بن سعد کھڑا ہی راہ شقاوت پر اڑا ہی آپنے فرمایا اے پسر سعد
مین تو اب تمھارے ہاتھ سے مرتا ہون مگر باعث قرب قرابت کے تمسے کچھ وصیت کرتا ہون **اوّل**
یہ کہ فلانے کوفی کا میرے ذمے اتنا قرض ہی ادا اوسکی میرے ذمے فرض ہی سو میرے ان سب ہتھیار کو
جو میرے ساتھ ہین اور ہمارے گھوڑے کو جو فلان کوفی کے گھر ہی بیچکر وہ قرض ادا کر دینا **دوسری**
یہ کہ مین بہ یقین جانتا ہون کہ یہ شقی مجھے شہید کرکے میرا سر کاٹ کے شام کو یزید کے پاس بھیجدیوینگے
سو تم میری لاش کو جہان مناسب جانو دفن کر دینا **تیسری** یہ کہ میرے شہید ہونے کے بعد تم
مین بھائی امام حسینؑ کے پاس تم میری شہادت اور کوفیون کی بیوفائی کا حال لکھ بھیجنا اور لکھنا کہ مسلم
آپکے بھائی مارے گئے آپ ملکے سے ہرگز ہرگز کوفے نہ آئین راہ مین آتے ہون تو پلٹ جائین کوفیان
بیوفا کے خطوط یہ فریب کھائین اسکے بعد پھر آپ نے بہادری شروع کی **روایت** ہی کہ جب محمد
بن اشعث نے دیکھا کہ بنی ہاشم سے مقابلہ دشوار ہی مجبور ہوکر بحکم ابن زیاد حضرت مسلم کو امان دیکر
ابن زیاد کے پاس لیچلا وہی شیعہ وہی مریدان حضرت مسلمؑ کے انکو مثل ایک انار میان صد بیمار کے
گھیرے جاتے تھے مگر مارے خوف کے آپکے پاس نہ آتے تھے اور آپ ہر ہر قدم پہ شکر باری کے
ساتھ قدم اوٹھاتے تھے اور کوفیان مریدان کی طرف خطاب کرکے فرماتے تھے **نظم**
اے کوفیان چو سر زتن من جدا کنید ✤ بارے تن مرا بسوے خاکدان برید ✤ ہر کاروان کہ جانب یثرب
روان شود ✤ پیراہن مرا سوے آن کاروان برید ✤ گویید کز برائے خدا بہر یادگار ✤ نزد حسینؑ جامۂ پرخون

کون پہونچاوے **شعر** قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ بہ ہے ✤ کسے زبیکسی مانی بروز خبرے ✤ اگرچہ غش پر غش چلے آتے تھے مگر کلیجا تھام کر بادصبا سے یہ فرماتے تھے **شعر** صبا بگلشن احباب من اگر گذری ✤ اِذَا لَقِیْتَ حُسَیْنِیْ فَقُلْ لَہٗ خَبَرِیْ ناگاہ ایک ملعون نے چہرۂ نورانی پر ایسی تلوار ماری کہ لب مبارک اوپر کا کٹ گیا اور نیچے کا لب دوپارہ ہوکر اولٹ گیا پھر آپنے اوس ملعون کو ایک وار مین واصل بجہنم کرکے فرمایا **نظم** ہاکنندۂ عشقیم محبت کفنِ ماست ✤ پروردۂ دردیم مصیبت وطنِ ماست ✤ ماراچہ غم از تشنگی روزِ قیامت ✤ چون نام محمد ہمہ دم دردہنِ ماست ✤ **روایت** ہے کہ اوسوقت پیاس سے آپ بیتاب ہوکر فرمایا افسوس اے کوفیو ہر طرف سے ہمارے اوپر تیغ و تیر مثل مینھہ کے برستے ہین اور ہم ساقی کوثر کے جگر گوشہ ہوکر قطرۂ آب کو ترستے ہین **شعر** شکر ہے اے کوفیو اللہ کی درگاہ مین ✤ ہم گلا اپنا کٹاتے ہین خدا کی راہ مین ✤ ہمارا مونھہ تم سب کے سب کیا تکتے ہو بھلا ایک طلوپانی خدا کی راہ پر مجھے پلا سکتے ہو عوض اسکے آب حوض کوثر تم کو مین پلائینگے خدا سے گناہ تمھارے بخشوائینگے یہ سنکر کسی نے جواب مذیا ایک بوڑھیا نے ترس کھایا دوڑکر ایک کوزہ پانی آپکے سامنے لائی آپنے کوزہ ہاتھہ مین لیکر چاہا کہ نوش فرمائین کہ فوراً وہ کوزہ خون رخسارۂ انور سے پر خون ہوگیا پینے کے قابل نرہا کلگون ہوگیا بوڑھیا دوڑکر دوسرا کوزہ لائی وہ کوزہ بھی لب لگاتے ہی خون رخسار سے لبالب ہوگیا پھر دوڑکر تیسرا کوزہ لائی جب مین آپنے چاہا کہ مین کہ خون کے ساتھہ چند گوہر دندان مبارک کوزے مین ٹوٹکر گرے آپنے فرمایا اب دو ایک ساعت جیکر شربت شہادت ہی پیکر خلق شہ کو سیراب کرینگے **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی سلام ✤ **روایت** ہے کہ آپنے اوسوقت زندگی سے ہاتھہ دھوکر رو بکعبہ ہوکر رو رو کر فرمایا **نظم** اے باد صبا زروے یاری ✤ سوئے حرم خدا گذر کن ✤ شہزادۂ حسینؑ را چو بینی ✤ بنشین و حدیث مختصر کن ✤ ہر بد کہ زکوفیان بدیدی ✤ فرزندِ رسولؐ را خبر کن ✤ بروگوے کہ مسلمؑ شکستہ ✤ شد کشتۂ تو چارہ دگر کن ✤ مغرور مشو بقول کوفی ✤ وز فتنۂ شامیان حذر کن ✤ پھر فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ **شعر** اَسْئَلُکَ یَا حُسَیْنُ بِجَدِّکَ مَلَائِکَۃَ یَا مُعِیْنَ الرَّحِیْمِ اِرْحَمْ بِحَالَتِیْ

پہونچاؤنگا اور جو کوئی مسلم کو اپنے گھر مین چھپائیگا فوراً اوسے سولی دونگا گھر اوسکا لوٹ لیا جائیگا طوعہ کا
بیٹا یہ وعدہ وعید سنکر آتش خوف سے جل بھنکر محمد بن اشعث اپنے آقا کے پاس آیا اور سارا احوال حضرت
مسلم کا کہہ سنایا شیطان سنکر خوشی سے سر دھنکر چپ رہا اور جھٹ پٹ جاکر ابن زیاد سے یہ سب حال
کہا ابن زیاد نے کوتوال شہر اور محمد بن اشعث کو مع تین سو سپاہ روسیاہ کے طوعہ کے گھر بھیجا اونھون نے
آکر وہ گھر گھیر لیا راہ حق سے موسمہ پھیر لیا روایت ہے کہ جب حضرت مسلم نے آواز نقارہ اور ٹاپون
گھوڑے فوج اشقیا کی پائی رگ ہاشمیت آپکی نہایت جوش مین آئی تب دونون لڑکون کو پھر قاضی
شریح کے گھر بھیجا اور خود زندگی سے ہاتھ دھوکر ہر طرح مسلح ہوکر شمشیر بران حیدری ہاتھ مین لیکر
باہر آئے اور مثل شیر دلیر تن تنہا درمیان فوج اون اشقیا روباہ صفت کے گھسکر جوہر شجاعت اور
شوکت ہاشمیت دکھائی جسوقت آپ تلوار کھینچکر مثل برق خاطف کے سر میدان آئے اشقیا مارے
خوف کے کانپنے لگے دم بخود ہوکر ہانپنے لگے جس مرد و دیوار کی ذوالفقار حیدری اوسکے سر سے ناف
تک پار کی ہر حملے کے ساتھ زمین ہلتی تھی اتنے کفار کو مارا کہ ملک الموت کو اشقیا کے دم نکالنے سے مہلت
دم مارنے کی نہ ملتی تھی اسقدر اشقیا کشتے ہوئے کہ کشتون کے پشتے ہوئے روایت ہے کہ اوسوقت
آپ تلوار لیکر جسطرف حملہ کرتے تھے دس پانچ شقی برابر مرتے تھے جدھر قدم دھرتے خوف سے دھرتی ہلتی
تھی کسی شقی کو آپ پر وار کرنیکی مہلت نہ ملتی تھی کفار در و بام اور دور دور سے تیر چلاتے تھے مگر مارے
رعب کے سامنے نہ آتے تھے آخر ایک سنگدل کے پتھر سے پیشانی انور پر ایسا زخم کاری ہوا کہ پیشانی اور
رخسارۂ عالی سے خون کا دھارا جاری ہوا اوسوقت آپکو متواتر غش آنے لگے تب آپ ایک دیوار سے
پیٹھ لگاکر بمکہ معظمہ کی جانب ہاتھ اوٹھاکر کمال افسوس سے فرمانے لگے کہ اے بھائی حسینؑ کچھ آپکو
مسلم خستہ جگر کی بھی خبر ہے کہ اوسپر کیا کیا گذری افسوس میرا تو کوفیون نے یہ حال کیا کہ سنگ جفا سے
سارا جسم چکنا چور اور خون سر سے لال کیا مگر مجھ خستہ حال کو ہر دم آپ ہی کا خیال ہے فقط مجھے اسیکا
ملال ہے کہ خدانخواستہ کہین آپ بھی کوفیون کے خطوط پر فریب نہ کھائین اسطرف کہین چلے نہ آئین اب
کون قاصد ہے جو آپکو یہان آنے سے روکے اور میرا حال سناوے افسوس خبر میری شہادت کی آپ تک

پہچانے گی **شعر** نام سے کیا کام ہی جو مین کہون ✤ تھوڑی جگہہ دے تو یہان پڑ رہون ✤ طوعہ نے بہت اصرار کیا استفسار نام مین عرض کو طول دیا آپ نے طوعہ کو بمجبوری اپنا نام و نشان بتایا اور سارا حال اپنا اور کوفیون کی بیوفائی کا کہہ سنایا طوعہ آپکا نام پاک سنتے ہی قدمون پر گر پڑی بلائین لینے لگی بیتاب ہوکر دعائین دینے لگی اور کہنے لگی **شعر** رہیے یہان شوق سے آرام سے ✤ ہمکو خبر دیجیے ہر کام سے ✤ پھر طوعہ نے حضرت مسلم اور دونون صاحبزادون کو جلدی سے گھر مین لیجاکر فرش مکلف بچھا کر بٹھایا اور بڑی خوشی اور نہایت تعظیم و ادب سے ماحضر درویشانہ کھلایا ہر دم آپکی بیکسی اور غربت پر روتی تھی کوفیون کی بیوفائی پر اشکبار ہوتی تھی بار بار آپکا مونہہ تکتی تھی دل سے آہ کرتی مگر لب نہ ہلا سکتی تھی پھر آپ نے نماز قضا ادا کی کھانے کے لیٹے شکر و ثنا کر رہا کی رات کو بیٹا طوعہ کا جو پیارہ محمد بن اشعث شقی کا تھا گھر مین آیا اور مہمان کو ایک مہمان عظیم الشان کی خدمت مین مصروف پایا دیکھا کہ بار بار بیقرار ہوکر کبھی گھر سے صحن مین آتی ہی اور گاہے صحن سے گھر مین بیتاب ہوکر جاتی ہی کبھی ہنستی ہی کبھی روتی ہی دل ہی مین گھٹ گھٹ کے رہتی ہی بیتاب ہوتی ہی کہا اے ماں مجھے آج تیرا حال دیکھکر بڑا عجب ہی خیر تو ہی بار بار اوس گھر مین آتی جاتی ہی اسکا کیا سبب ہی طوعہ نے کہا جاکر سورہ خیریت ہی ہر طرح سے جمعیت ہی بیٹے نے نہ مانا طوعہ کی بات کو حیلہ حوالہ جانا کہا اے ماں آپ مجھے ابھی اپنے حال سے آگاہ کیجیے راز مخفی سے خبر دیجیے طوعہ نے مجبور ہوکر بیٹے کی بلائین لیکر قسمین دیکر کہا کہ اے بیٹا حضرت مسلم کا قدم مبارک گھر مین آیا ہی سعادت جانکر بامید ثواب ہمنے اونکو چھپایا ہی بیٹا اوسکا سنکر چپ ہو رہا گھر مین جاکر سو رہا رات کے وقت حضرت مسلم جناب حضرت امام حسینؑ اور اپنے اہل و عیال کو خواب مین دیکھکر اوٹھ بیٹھے اور رونے لگے اشک دیدہ سے دامن بھگونے لگے **اشعار** بیا اے اشک تا بر روزگار خونشین گریم ✤ چو شمع از محنت شبہاے تار خونشین گریم ✤ ندارم مہربانے تا کند بحال من گریہ ✤ ہمان بہتر کہ خود بر حال زار خونشین گریم ✤ رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ **روایت** ہی کہ ابن زیاد بدنہاد نے علی الصباح گلی گلی منادی کرادی کہ جو کوئی خبر مسلم کی میرے پاس لائیگا فی الفور دس ہزار درم پائیگا اور علاوہ اسکے اور سب حاجتین اوسکی برلاؤنگا اور درجے عالی پر اوسے

روایت ہی کہ جب رات ہوئی تو آپ اوس مسجد سے ایک طرف چلے مگر جانتے نہ تھے کہ کسطرف جاتے ہین
فرماتے تھے آہ کوئی مقام اپنا جانا نہین دم بھر کہین سانس لینے کا ٹھکانا نہین جو مرید تھا وہ مستعد خونریزی
ہی ہر کوئی آمادہ فتنہ انگیزی ہی اب ہر طرح سے موت کا سامان ہی موت سر پر کھڑی ہی ہر شقی دشمن جان ہی پھر
اثنار راہ مین قاضی شریح کے پاس سے اوٹکون کو لیا مگر چلتے چلتے مارے بھوک پیاس کے قدم آگے بڑھا نہین
سکتے تھے حالت تحیر مین اپنے دونون بچون کا مونھ تکتے تھے جب دونون لڑکے بلک بلک کر آب و دانہ مانگتے
آپ اپنا کلیجا تھام لیتے کچھ باتین تشفی کی اشارے سے اونکو کہدیتے غرض اسیطرح ایک عورت نیک انجام
طوعہ نام کے گھر تشریف لائے چہرہ زرد لب خشک اوسکو دکھائے اور فرمایا اے مادر مہربان ہم سب بڑے
پیاسے ہین ایک کٹورہ پانی ہمکو پلا سکتی ہی اور کئی وقت سے اِن بچون نے کھانا نہین کھایا ہی کچھ کھلا سکتی ہی
طوعہ نے کہا ہان حضرت پانی بھی پلاؤنگی اور جو کچھ حاضر ہی بیشک کھلاؤنگی وہ عورت پانی لائی آپنے پیا
اور وہین بیٹھ گئے ذرا دم لیا اور دل سے کہا آہ ہر کس خواہان جان ہی کہ دھر جائین پاؤن چلتا نہین کیونکر
قدم اوٹھائین جب آپ بیٹھ گئے تو طوعہ نے کہا بیٹا شہر مین آج کل بلوائے عام ہو رہا ہی حضرت مسلم کی
طلب مین کوفیون کا ازدحام ہو رہا ہی مناسب ہی کہ جلد تم یہان سے قدم بڑھاؤ جہان جاتے ہو چلے جاؤ
کہ یہی صورت نجات ہی کسی مسافر سے بولنے کا حکم نہین حکم حاکم مرگ مفاجات ہی آپ نے فرمایا اے مادر
مہربان میری جان تجھپر قربان ہم پردیسی ہین راہ بھٹک گئے ہین کیا کہین اب چلا نہین جاتا چلتے چلتے تھک
گئے ہین دیکھو لوگون مین چھالے پڑ گئے ہین اِن ننھے بچون کے قدمون مین کانٹے گڑ گئے ہین زخم غم سے
جگر تپک رہا ہی آتش ستم سے دل پک رہا ہی **شعر** تپک رہا ہی کئی دن سے آبلہ دل کا ✣ ضرر نہ ڈالے معاملہ دل کا ✣ تھوڑی جگہ دے تو شب بھر یہان پڑ رہینگے ساری مصیبتین تجھ سے کہینگے بعوض
اسکے تیرے سب گناہ بخشوا لینگے بہشت مین اپنے جد امجد رسول آخر الزمان کے ساتھ تجھے جگہ
دلوا لینگے آہ غم ہجران برادر حسینؑ سہا نہین جاتا بے نام لیے رہا نہین جاتا طوعہ نے کہا آپکا کیا نام ہی اس
شہر مین کیون آئے یہان کیا کام ہی آپ نے فرمایا **شعر** نام نہ پوچھو مرا گمنام ہون ✣ کام مجھے
کچھ نہین ناکام ہون ✣ اے طوعہ غمزدون کا حال تو کیا جانیگی ستم کشیدہ محنت رسیدون کو بھلا کیا

آپکو چھپایا اور خوش ہوکر کہا رباعی گذرتا دہر وقت کشتگان غمت ✤ ہزار جان گرامی فدائے ہر قدمت ✤
فگند سر و قدرت برمن از کرم سایہ ✤ مبادا از سر من دور سایہ کرمت ✤ جاسوسون نے یہ خبر ابن زیاد کو پہونچائی
اوس شیطان نے محمد کثیر کے گھر فوج کثیر اپنے بیٹے کے ساتھ کرکے بھجوائی کہ محمد کثیر اور اوسکے بیٹے کو اور
مسلم کو یہان پکڑ لاؤ لشکریان ابن زیاد نے محمد کثیر کے گھر مین حضرت مسلم کو ہر چند تلاش کیا مگر اونکا کچھ پتا نہ پایا
پس محمد کثیر اور اونکے بیٹے کو پکڑ کر ابن زیاد کے پاس پہونچایا آخر ابن زیاد نے اون دونون کو قتل کروایا
حضرت مسلم نے خبر شہادت محمد کثیر کی سنکر بات کو شمشیر برّان حمائل کی اور نیزہ ہاتھ مین لیا اور اسپ صبا رفتار پر
سوار ہوکر جیسے سے ہاتھ دھوکر چلے کہ شہر کوفے سے نکل جائین جس گلی اور دروازے کی طرف جاتے تھے سوار
اور سپاہیون کو ابن زیاد کے نگاہبان پاتے تھے اور ابن زیاد نے گلی گلی منادی کرادی تھی کہ جو کوئی
خبر مسلم کی یا سر مسلم کا میرے پاس لائیگا وہ حکومت شہر کوفے کی اور زر بیحساب مجھ سے پائیگا پھر آپ نے
گھوڑے کو وہین چھوڑا ایک گلی کی راہ لی سڑک سے موڑھ موڑا آگے ایک مسجد ویران ملی اوسمین جا بیٹھے
اور درد مفارقت سے حضرت امام حسینؑ کے زار زار روتے تھے اور اپنے دونون بیٹون کی جدائی اور کوفیون کی
بیوفائی پر بہت بیتاب ہوتے تھے اور فرماتے شعر وہ صورتین الٰہی کس ملک بستیان ہین ✤ اب
جنکے دیکھنے کو آنکھین ترستیان ہین ✤ آہ کوئی محرم نہین حال دل کس سے کہین درد مفارقت سہا نہین جاتا
کیونکہ یہین افسوس کوئی رفیق نہین کرسکے جائے اور حال میری تنہائی اور کوفیون کی بیوفائی کا حضرت
امام حسینؑ کو پہونچائے شعر محرم راز دل شیدائے خود ✤ کس نمی یابم ز خاص و عام را ✤ خداوندا
مسلم تو اب کوفیون کے ہاتھ سے شہید ہوچکا اپنی زندگی سے ہاتھ دھوچکا اب ایسا ہو کہ حضرت
امام حسینؑ میرے اوس خط کو دیکھکر کوفے کو نہ آئین اور اگر بقصد کوفہ مکے سے چلے ہون تو راہ سے پلٹ جائین
قطعہ نہ قاصدے کہ پیامے بہ نزد یار برد ✤ نہ محرمے کہ سلامے بدان دیار برد ✤ فتادہ ایم بشہر غریب و
یارے نیست ✤ کہ قصۂ ز غریبی بشہریار برد ✤

| | |
|---|---|
| خبر دو حضرت شبیرؑ کو کوفے نہین آوین | کہ مسلمؑ آکے کوفے مین دغا سے مارا جاتا ہے |

قاضی شریح کے گھر بھیجا اور محبان اہلبیت اور اپنے سارے مریدون کو پکارا بات کی بات مین چالیس ہزار
جوان ہتھیار بند جانبازی کو طیار ہوگئے دل وجان سے مستعد کارزار ہوگئے اور ایکبار سب جوانون
نے بہمرکابی حضرت مسلم کے محل ابن زیاد کی گھیر لیے خوف یزید اور ابن زیاد سے یکقلم مونھ پھیر لیے ابن زیاد نے
دیکھا کہ شیر دلیر نے مع فوج گرار آکر مجھے گھیرا اب کام ہاتھ سے جاتا ہی اللہ اپنی قدرت دکھاتا ہی پس
رئیسان کوفہ کو جو اوس لعون کے محل مین قید تھے دھمکی کے ساتھ حکم دیا کہ کوٹھے پر جاکر کہے اپنے
اپنے خویش واقارب کو سمجھاو کہ ہمراہی سے مسلم کے مونھ پھیرین اور ہر محل اپنے اپنے گھر کی راہ لین میرا محل
نہ گھیرین تاکہ مین اون سب کے درجے بڑھاونگا اور ہر ایک کو مدارج علیا پہ چڑھاونگا اور نہین تو تم سبکو
ابھی پھانسی دونگا اور گھر کی مٹی تک اوکھاڑ پھینکونگا پس اون رئیسون نے بطمع عزت اور بخوف
جان کے سب جوانان مسلح کو سمجھا کر تتر بتر کر دیا ہر ایک کوفی لاپروائی نے اپنا اپنا راستہ لیا نہ کسی نے
اپنے عہد و پیمان کا پاس کیا نہ خدا اور رسول سے ہراس کیا شام تک حضرت مسلم کے ساتھ اون چالیس ہزار
جوانان مسلح مین سے فقط پانسو آدمی رہ گئے جب حضرت مسلم نے کوفے کی مسجد مین فرض مغرب کی نیت
باندھی تو آپکے پیچھے پانسو آدمی مسلح تھے جب سلام پھیرا تو ایک کوفی بھی نہ تھا سبکے سب چل چپیت
ہوگئے اپنا اپنا دین وایمان اور وہ قسمین مغلظات وہ سب عہد و پیمان بحر بیوفائی مین ڈبو گئے

**روایت** ہی کہ جب اہل کوفہ نے رفاقت سے حضرت مسلم کی مونھ موڑا اور حضرت کو تن تنہا مسجد کوفہ
مین چھوڑا آپ کوفیون کی بیوفائی اور جو فروشی گندم نمائی کا حال پر ملال دیکھکر حیران ہوئے بہت
گھبرائے نہایت پریشان ہوئے پس نا چار ہوکر زندگی سے ہاتھ دھوکر آپ بھی وہان سے سوار ہوئے
چاہا کہ کوفے سے کسیطرف نکلجائین تاکہ کوفیان بیوفا کی بلا سے نجات پائین ناگاہ سعید کوفی ملے پوچھا
اے سید آپ کہان جاتے ہین فرمایا چاہتا ہون کہ کوفے سے نکلجاؤن کہا ہرگز ہرگز آپ ایسا خیال
دل مین نہ لائین یہان سے آگے قدم نہ بڑھائین کہ راہداران سر راہون پر بیٹھے ہوئے آپکو تلاش
کر رہے ہین اور سب دروازون پر شہر کے ناکے بندیان کین ہین پس سعید نے آپکو وہان سے
محمد کثیر کے گھر پہونچایا محمد کثیر نے آپکے قدمون کا بوسہ لے کے بڑی تعظیم سے زمین کے نیچے تہ خانے مین

دست حضرت مسلم پر بیعت کی اور رات بھر وہین ہانی کے گھر رہکر حقیقت احوال پر حضرت مسلم اور شیعون اونکے
آگاہ ہوکر صبح کو ابن زیاد بدنہاد کے پاس آیا اور سارا حال ابتدا سے انتہا تک کہہ سنایا **شعر** رسول پاک
پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام ✤ **روایت** ہی کہ اسکے بعد بحکم ابن زیاد
بدنہاد محمد بن اشعث تھوڑی سی فوج کے ساتھ ہانی کے گھر آیا اور ہانی کو ابن زیاد کے پاس پکڑ لایا
ابن زیاد نے ہانی سے کہا کہ مسلم کو فوراً حاضر لا نہین تو تجھے ابھی تہ تیغ کرونگا نہ تو تیری صحابیت کا
لحاظ کرونگا نہ تیری جان کا دریغ کرونگا اونھون نے کہا کہ حضرت مسلم کو مین تیرے پاس قتل کے لیے
حاضر کرون یہ بات مجھ سے ہرگز ممکن نہین تو مجھ پر کو مار ڈالنے کو کیا دھمکاتا ہی مجھے زندگی کی ہوس نہین
میری جوانی کا سن نہین غرض ہانی کو ہر چند ابن زیاد وغیرہ نے سمجھایا مگر اونھون نے نہ مانا انکی دھمکی اور
باتون کو باد ہوائی جانا پھر اوس بدنہاد نے ہانی اور سارے روساے کوفہ کو ایک محل مین قید کیا اور ہانی کو
انواع تکالیف مین مبتلا کرکے بڑا رنج دیا دوسرے دن ابن زیاد نے ہانی کو بلا کر کہا کہ اے ہانی تو اپنی
جان عزیز رکھتا ہی یا جان مسلم کی ہانی نے کہا مین ہزار جان اپنی سی حضرت مسلم پر قربان کرتا ہون جان کیا
بلکہ خدا و پیغمبر دین و ایمان اور دونون جہان کرتا ہون اے ابن زیاد میرا دم نکلجائیگا مگر انشاء اللہ تعالی
آئینہ اعتقاد مین ہرگز نہ بل آئیگا اور ہانی کا سن اوسوقت ننانوے برس کا تھا اور بدنہاد نے
شرف صحبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پایا تھا اور زمانہ دراز تک صحبت سے حضرت علی شیر خدا
کے فیض اوٹھایا تھا ابن زیاد بدنہاد نے ہانی کی صحابیت کا کچھ پاس کیا نہ خدا اور رسول کا ہراس کیا
آخر ہانی کو ننگا کروایا اور شکنجے مین اونکو خوب کس کرکے کوڑا منگوایا پھر کہا کہ مسلم کو حاضر کر ورنہ تجھے
ہزار دن کوڑے مارونگا گردن سر سے اوتارونگا ہانی نے کہا کہ اگر حضرت مسلم میری بغل مین ہون اور
تو مجھے جو عذاب چاہے کرے مگر مین ہرگز اپنا ہاتھ نہ اوٹھاؤن تجھے اونکا نشان نہ بتاؤن پھر بحکم
ابن زیاد علاد نے ہانی کو پانسو کوڑے مارے ہانی ایک تو شکنجے مین کسے ہوئے تھے ہی دوسرے
مارے کوڑون کے بیہوش ہوگئے **روایت** ہی کہ جبکہ خبر ہانی اور روساے کوفہ کے قید ہونے کی حضرت
مسلم نے پائی عرق حمیت اور ہاشمیت اونکی جوش مین آئی اپنے دونون صاحبزادگان محمد و ابراہیم کو

**روایت** ہے کہ پھر جب صبح ہوئی تو ابن زیاد بدبنہاد نے اکابر کوفہ کو بلوایا اور روبرو اونکے اپنی حکومت کا فرمان سنایا اور سب کوفیون کو بہت دھمکایا اور یزید کی مخالفت سے ڈرایا مگر ایذا رسانی اور قتل سے کوفیون کے ہاتھ موڑا فقط دھمکی اور حیلہ اور تقریر زبانی اور تہدید لسانی سے حضرت مسلمؑ کی جماعت کو توڑا حضرت مسلمؑ مضطر ہوئے اور بہت گھبرائے اور ہانی کے گھر آئے اور فرمایا اے ہانی مین اس شہر مین مسافر ہون غریب ہون مبتلا بانواع مصائب عجیب ہون اور تم اہل کوفہ کو بیچا نتے ہو بیوفائی اور جفوفروشی گندم نمائی اور جو فروشی خوب جانتے ہو غرض اپنے حالات اور مصائب کہانتک تم سے کہین تھوڑی جگہ دو تو شب بھر یہان پڑ رہین ہانی نے ہاتھ جوڑکر عرض کی **بیت** رواق منظر چشم من آشیانہ تست ✦ کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست ✦ شیعہ حضرت مسلمؑ کے تبا لگا کہ ہانی کے گھر خفیۃً آتے تھے اور اونکے ہاتھ پر بیعت حضرت امام حسینؑ کی کیے جاتے تھے اور مغالطہ یہ کھاتے کہ بیعت کے ساتھ نازیست وفا کرینگے گاہے سر مو نہ عذر کرینگے نہ دغا کرینگے ابن زیاد بدبنہاد نے ہرچند حضرت مسلمؑ کو گلی گلی تلاش کروایا مگر کہین پتا نہ پایا

**روایت** ہے کہ جب ابن زیاد کو باوجود سعی تمام اور تلاش مالاکلام کے حضرت مسلمؑ کا سراغ نہ ملا تو بہت گھبرایا آخر حیلہ عجیب درمیان لایا یعنی اوس ملعون کا ایک غلام بدانجام تھا معقل نام اوسکو اوسنے تین ہزار درم دیے اور کہا کہ شیعیان علیؑ کے ساتھ جاکر اختلاط پیدا کر امام حسینؑ اور اہل بیت نبوت کے ساتھ اپنا حسن اعتقاد ہویدا کر اور ظاہر کر کہ مین یکے از دوستداران حضرت مسلمؑ و امام حسینؑ ہون اونکی زیارت اور قدمبوسی کے لیے بیچین ہون مسافت بعیدہ طے کرکے آیا ہون یہ تین ہزار درم واسطے نذر حضرت مسلمؑ کے لایا ہون بخدا مجھے اونکی خدمت سراپا برکت مین لیچلو کہ اونکے ہاتھ پر بیعت کرون اور یہ درم اپنے ہاتھ سے اونکی نذر کرون خدمت کرون تاکہ وے اس سے گھوڑے اور ہتھیار خریدین اور دشمنان اہلبیت سے لڑین پھر جب تجھے مسلمؑ کا پتا ملے تو تقیہ کی راہ سے اونکے ہاتھ پر بیعت کرکے یہ درم اونکی خدمت کرکے مجھے خبر دے غرض معقل نے بھراہی ایک شخص شیعہ مسلمؑ کی حضرت مسلمؑ کے پاس جاکر بڑی تپاک و تعظیم سے اونکے ہاتھ پاؤن کے بوسے لیے اور تینون ہزار درم اونکے آگے رکھدیے اور قسمین کھائین کہ ہرگز ہرگز افشائے راز اور حیلہ سازی نکرینگے اور گاہے بیجا آوری حکم مین آپکے مکر اور دغابازی نکرینگے پھر اوسنے

کوفے مین داخل ہوا اور دھوکا دیکر اپنے تئین جناب امام حسینؑ ظاہر کیا اہل کوفہ کہ پہلے ہی سے مشتاق ہمہ تن چشم انتظار قدوم میمنت لزوم جناب عالی مقام کے تھے اور اون دنون حضرت امام کی آمد آمد کی خبر بھی مشہور ہو رہی تھی یہ دھوم دھام اور شوکت و ازدحام خاص و عام دیکھکر دھوکے مین آکر سمجھے کہ امام صاحب تشریف لائے پس ہر کدہ و مہ استقبال کو آئے شرائط تعظیم و توقیر غایت درجہ کی بجالائے پھر تو اہل کوفہ فوج کی فوج استقبال کو آتی تھی اور سبب تاریکی رات کے امام صاحب کے دھوکے سے رسم تحیت و سلام بجا لاتی تھی اور کہتی تھی مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ **نظم** آمدی و آمدنت بس خوشی ست ✤ دیدن روئے تو عجب دلکشی ست ✤ خاک درت بر سر ما تاج باد ✤ ہر شب عمرت شب معراج باد ✤ ابن زیاد کیا دسبکا سلام لیتا تھا مگر موقعہ سے کچھ بات نہ کہتا آہستہ سبکے سلام کا جواب دیتا تھا لیکن یہ ازدحام اور میلان کوفیون کا ساتھ امام عالیمقام کے دیکھکر مارے غصہ کے مثل سانپ کے جی مین پیچ و تاب کھاتا تھا اور دانت پر دانت پیستا تھا اور آتش غضب سے جلا جاتا تھا غرض سارے اہل کوفہ اوسکے پس و پیش مرحبا مرحبا اور طَرْقَوْطَرْقَوْ گویان اور ابن زیاد بدنہاد اوسیطرح سر بگریبان حاکم نشین مکان کے پھاٹک پر آگیا اور اوسکی غرض یہ تھی کہ لوگ اوسکو نہ پہچانین اور ایکبار ہلواکر کے کسیطرح کا فتنہ اور فساد ظہور مین نہ لائین **روایت** ہے کہ جب ابن زیاد بدنہاد پھاٹک پر دار الامارۃ کے اس دھوم دھام اور مرجع خاص و عام سے پہونچا نعمان بن بشیر نے پھاٹک کو بند کر لیا اور کوٹھے پر چڑھکے اس کوکبہ اور دھوم دھام اور کوفیون کے ازدحام کو دیکھا سمجھا کہ جناب امام حسینؑ ہین پکارکر کہا یا ابن رسول اللہ آپ یہان سے مناسب ہے پھر جائین فتنہ اور فساد نہ اوٹھائین یزید ہرگز یہ شہر آپکو نہ دیگا بغیر استیصال آپکے دم نہ لیگا آج کی رات آپ کوفے سے تشریف لیجائین اور کسی مقام مین نزول اجلال فرمائین اور اہل کوفہ نعمان کو گالیان دیتے تھے کہ جلد دروازہ کھولو اور کہ اس گھڑی پھاٹک پر ابن رسول اللہ کھڑے ہین آخر مسلم ابن عمرو باہلی نے نعرہ مارا کہ اے کوفیو یہ امیر عبید اللہ بن زیاد ہے حضرت امام حسینؑ نہین اور ابن زیاد نے بھی چادر سر سے اوٹھائی اور بات بولا پھر اہل کوفہ نے اوسے پہچانا پھر چپکے سے دار الامارۃ سے اپنے اپنے گھر کی راہ لی اور نعمان نے پھاٹک کھلوا دیا اور ابن زیاد بدنہاد کو کوٹھے پر بلا لیا **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤

لہ یہ روایت ماموہت ہے ۱۲

کوفہ منظور ہو تو ایک شخص باہیبت و سیاست بجاے نعمان بن بشیر کے کوفے کا حاکم کرکے علی الفور یہان بھیجنا
ضرور ہو تاکہ وہ دشمنون کو اس شہر سے دفع کرے فتنۂ تازہ کو رفع کرے یزید پلید نے اس خط کا حال سنکر
آتش غضب سے جل بھنکر سرخ رو ہی اپنے وزیر کو بلایا اور اس امر کا شورہی درمیان لایا کہ اگر امام حسینؑ
کوفے مین آئے تو ملک عراق ہمارے ہاتھ سے بلکہ ساری سلطنت مین خلل پڑجائیگا اور ہر شہرون مین
نشان حسینی گڑجائیگا آخر اوس مردود نے یہ صلاح بتائی کہ نعمان بن بشیر کو حکومت کوفے سے معزول کرکے
ایسے کو حاکم کیا چاہیے کہ جماعت مسلم کو بحر فنا مین ڈبودے اور جڑ فتنہ و فساد کی کھودے آخر بصلاح
اوسکے نعمان بن بشیر کو معزول کرکے عبداللہ بن زیاد کو کہ یزید کی جانب سے بصرے کا حاکم تھا کوفے پر
مامور کیا اور عبداللہ بن زیاد کے نام تاکید تمام فرمان لکھا کہ حضرت مسلم کوفے مین آئے ہین اور امام حسینؑ کی
بیعت سارے اہل کوفہ سے لیتے ہین اور سارے اہل کوفہ اونکی اتباع مین جان دیتے ہین مناسب ہی
کہ اس فرمان کے دیکھتے ہی تم بصرے مین اپنی جگہ پر اور کسیکو حاکم مقرر کرکے جلد تر کوفے چلے جاؤ اور وہان
پہونچکر فی الفور مسلم اور منا فقان اور متابعان کا اونکے سر کاٹکر میرے پاس بھجوا دو اور اونکی لاشون کو خاک
مین ملا دو اور اگر جناب امام حسینؑ کوفے آگئے ہون تو اونسے میری بیعت لو اگر قبول کرین نبھاو ورنہ ملا تحاشا
اونکو بھی شربت شہادت پلا دو ابن زیاد یہ فرمان پڑھکر خوشی کے دم مین پھول گیا غم و ارین بھول گیا
اور بصرے مین اپنے بھائی کو اپنا قائم مقام کرکے بسبیل استعجال کوفے کی راہ لی **شعر** رسول پاک پہ بھیج
اے خدا درود و سلام * علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام * **روایت** ہی کہ اون دنون جناب
امام حسینؑ کی آمد آمد کی خبر کوفے مین مشتہر تھی ہر کوچہ و بازار مین اسکی خبر تھی اسلیے ابن زیاد شیطان نے
فریب کی راہ سے قریب کوفے کے مقام قادسیہ مین پہونچکر اپنی ساری سپاہ روسیاہ کو وہین چھوڑ اجازیہ
راستہ تھاما اور راہ بصرے سے موڑ منھ موڑا پھر جب دو تین گھڑی رات گذری تو اپنا بھیس بدلا اور
لباس حجازیون کا پہنا یعنی سیاہ عمامہ سر پر باندھا اور گلے سے ایک تلوار حمائل کرلی اور تیر کمان بازو مین
لگا لیا اور ایک عصا ہاتھ مین لیکر چادر سے اپنا سر اور منھ لپیٹکر اونٹ پر سوار ہوکر چند آدمیون کے
ساتھ بصرے کی راہ سے کترا کر جس راہ سے قافلہ حجاز کا آتا تھا رات کو قیامہ مین نماز مغرب اور عشا کے

اپنے کے بہزار محنت و جانفشانی کوفے کو جا پہونچے اور مختار بن عبیدہ کے گھر مین اوترے مشتاقان کوفہ آپکی
تشریف آوری کی خبر سنکر سر کے بل خدمت مین فوج کی فوج حاضر آنے لگی گوہر جان نثار کو لائے آپ نے حضرت
امام حسینؑ کا نامہ پڑھکر کوفیون کو سنایا اوس جماعت کوفی لا یوفی نے نامے کا حال سنکر باواز بلند نعرہ و شوق
عرش تک پہونچائے اور ہر طرف سے بعقیدت تمام و اطاعت تمام جان و مال سے حضرت مسلم کی خدمت مین حاضر
آنے لگے پھر تو حضرت مسلم کے پیچھے نمازیون کا اسقدر ازدحام ہوا کہ سینے سے سینہ چھلتا تھا نوبت اذان پہنچتی
کی اسقدر بلند ہوئی کہ عرش بریں ہلتا تھا ہر روز فوج کی فوج کوفی لا یوفی اونکے ہاتھ پر حضرت امام حسینؑ کی
بیعت کرتے تھے اپنا جان و مال اونپر قربان کرنیکو مرتے تھے جب چالیس ہزار آدمی جنگی کوفی نے
حضرت مسلم کے ہاتھ پر بیعت کی اور ہر طرف سے بیعت اور صرف بیعت کی تو حضرت مسلم نے حضرت امام حسینؑ کو
ایک نامہ مکے اس مضمون کا لکھا کہ یا ابن رسول اللہ اہل کوفہ اپنے عہد و پیمان کے موافق جان و مال سے
حاضر آتے ہین اور ہر روز میرے ہاتھ پر آپکی بیعت کیے جاتے ہین چنانچہ آج تک چالیس ہزار مرد جنگی بیعت
کر چکے زیادہ کیا حکم آپکے اپنی گردن و دھر چکے یہان دین اسلام کی رونق تمام ہے مرجع خاص و عام ہے آپ اس
خط کے دیکھتے ہی کوفے کا قصد فرمائین خیال اور بسیط حکما خاطر مبارک مین نہ لائین **شعر** اے خوش آن
روز یکہ از الطاف رب العالمین ✤ وصل تو روزی شود اللہ خیر الرازقین ✤ پھر جب نعمان بن بشیر صحابی نے
کہ یزید کی طرف سے کوفے کے حاکم تھے خبر بیعت کوفیون کی دست حضرت مسلم پر پائی چونکہ وہ دوستدار
اہلبیت نبوت کے تھے اسلیے فقط ظاہر مین اہل کوفہ کو مسجد مین جمع کر کے دھمکایا اور تہدید بلیغ فرمائی
مگر فقط دھمکی پر ٹالا اور کچھ کسی سے تعرض نکیا دارالامارت مین چلے آئے اور حضرت مسلم کے ساتھ کوفیون نے
اوسیطرح چھوڑ دیا بلکہ درپردہ معاون و مددگار حضرت مسلم کے رہتے اور کلمات ترغیب بیعت اور اطاعت امام
عالی مقام کے اہل کوفہ سے کہتے اسکے بعد خفیہ نویس اور جاسوسون نے یزید پلید کے کہ کوفے مین رہتے تھے
یہ سب حال یعنی حضرت مسلم کا کوفے مین آنا اور اہل کوفے کا اونکی طرف دل و جان سے رجوع لانا اور بیعت
کرنی کوفیون کی دست مسلم پر حضرت شبیرؑ کی اور ضعف اور سستی نعمان بن بشیر کی اور خبر آمد آمد کی حضرت امام حسینؑ کی
کوفے مین ایک خط کے اندر لکھکر شہر شام مین یزید پلید کو لکھ بھیجا اور لکھا کہ اگر آپکو بقاے سلطنت اور استحفاظ

وداع آخرین ازدل ✤ نہ کویت می روم وز غصہ دارم قصہ مشکل ✤ ندارم طاقت دوری ندارم تاب مہجوری ✤
عجب دردیست بے درمان عجب کاریست بیحاصل ✤ لوگون نے کہا کہ آپ موت سے ڈرتے ہین کہ اسقدر
آہ سرد بھرتے ہین فرمایا نہین مفارقت سے حضرت امام حسینؑ کی روتا ہون بیتاب ہوتا ہون غرض آپنے
حضرت امام کو رخصت کی اور راہ کوفے کی لی **روایت** ہی کہ حضرت مسلم نے مدینہ منورہ کی راہ لی اور
حرم نبوی مین پہونچکر مسجد نبوی مین دوگانہ نماز پڑھی اور دونون لڑکون کو اپنے کہ بہت صغیر السن تھے
اور باپ بن رہ نہین سکتے تھے درد ہجران سہ نہین سکتے تھے اپنے ہمراہ لیا پھر وہان سے دو شخص راہ کے
بتانے والے لیے اور شارع عام چھوڑکر بیچ راہ ہوکر زندگی سے ہاتھ دھوکر شباشب آگے بڑھے وہ
اندھیری رات سنسانے کا عالم بجز ذات خدا نہ کوئی یار نہ کوئی ہمدم دونون راہبر اندھیری رات مین
راہ بھول گئے دو اودی چلتے چلتے پاؤن اونکے پھول گئے اور دن کو تپش آفتاب اور نایابی آب سے
کمال تکلیف اوٹھائی بڑی اذیت پائی جوتیان پرزے پرزے ہوگئین سیکڑون کانٹے گڑ گئے تلوون مین
آبلے پڑگئے آخر مجبور ہوکر اون راہبرون نے آپکو ایک راہ بتائی کہ ادھر سے آپ چلے جائین کچھ خوف و
خطرہ دلمین نہ لائین اور وہ دونون راہبر کہ جان بلب رسیدہ تھے وہین ہلاک ہوئے آفات دنیاوی
سے پاک ہوئے حضرت مسلم نے وہ سب تکلیفین جناب امام عالی مقام کے حضور مین لکھ بھیجین کہ شعر
پھپھولے دل کے تازہ تازہ اوسپر لشکر افشانی ✤ رہ کوفے مین ہی میرا یہی دانہ یہی پانی ✤ اور لکھا
کہ آثار اور قرائن سے یہ سفر نامبارک نظر آتا ہی دیکھیے خدائے تعالی کیا پیش لاتا ہی اگر ارشاد ہو کوفے کو
نہ جاؤن یہین سے پلٹ آؤن اور کسیکو آپ اس کام پر مامور فرمائین اور اس مہجور کو اپنے حضور مین بلا
لائین شاہزادے نے جواب مین لکھ بھیجا کہ یہ سب تمھارے وہم ہین خیالات ہین پست ہمتی اور
بزدلی کی علامات ہین **نظم** ہر بلائے را عطائے در پے ست ✤ ہر کدورت را صفائے در پے
ست ✤ زیر ہر رنجے بست گنجے مقتبر ✤ خار دیدی چشم بکشا گل نگر ✤ ہر بلا کز دوست آید راحت ست
وان بلا را برد لم صد منت ست ✤ بھائی ہمت بلند کیجیے میرا جی خرسند کیجیے جس راہ مین قدم رکھا ہی
اوسکو تمام کرو بخیر و خوبی اوسکا انجام کرو حضرت مسلم موافق احکام کے وہان سے مع دونون صاحبزادون

پہلے کوفے تشریف لیجائین اگر اہل کوفہ اپنے عہد و بیعت پر قائم ہون تو بہتر ورنہ واپس آئین شعر

رسول پاک پہ بھیجے اے خدا درود و سلام ✤ علی و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ پر بھی تمام

## چلے مکے سے کوفے کو جناب حضرت مسلمؑ | قلمکار بادنیکو اونکے کیا کیا داؤن لاتا ہے

**روایت** ہو کہ بعد اصرار کوفیون کے بصلاح و مشورے احباب کے پہلے آپ نے حضرت مسلم بن عقیلؑ اپنے چچازاد بھائی کو بہ نیابت اپنی مع چند لوگون کے کوفے کو روانہ کیا اور ایک خط کوفیون کے نام لکھکر انکو دیا اس مضمون کا کہ ڈیڑھ سو سے زیادہ عرضیان تمھاری مطلب ہمارے اور اشتیاق اور انتظار تمھارے شرفاے کوفے کی معرفت آئین دل مین خوشی اور سرور بے اندازہ لائین بالفعل مسلم بن عقیلؑ اپنے چچازاد بھائی کو اپنا نائب کرکے تمھارے پاس امتحاناً روانہ کرتا ہون اگر تم لوگون نے اپنے قول پر ثابت قدم رہکے اونکے ہاتھہ پر بیعت کی اور اونھون نے تمھاری خیرخواہی اور جان نثاری کی مجھے اطلاع دی تو مین فوراً عزم کوفہ کرونگا وہان جاکر اشتیاق سے لڑمرونگا سو دیکھنا خبردار تعظیم و توقیر اور ہر بات مین اونکو میرے برابر جاننا عالم عادل متقی ہین جو کچھہ کہین سو مانتا **روایت** ہو کہ حضرت مسلمؑ مکے سے ایک منزل نہ گئے تھے کہ ایک صیاد ہرن کا پیچھا کرتا ہوا دست راست سے آکے نمود ہوا آخرکار ہرن کو پکڑکر کے ذبح کیا حضرت مسلم یہ حال دیکھکر حضرت امام حسینؑ کے پاس واپس آئے اور عرض کی بھائی صاحب بالفعل ہمارا کوفے کو جانا مصلحت نہین ہو اسواسطے کہ اول ہی منزل مین ایسا ایسا فال بد ہمنے دیکھا حضرت امام حسینؑ نے فرمایا کہ اگر آپ کوفے جانے سے ڈرتے ہین عذر کرتے ہین تو مین اور کسیکو بھیجون حضرت مسلم نے فرمایا **شعر** نامہ سر نوشت اگر بینم زنی ہر دم ✤ مرا عید آن زمان باشد کہ قربان رہت گردم ✤ مجھے اتباع سے آپکے سر مو انکار نہین کچھہ کہکے رہے ہین مجھے اصرار نہین یہ تو ایک بدفالی راہ مین دیکھی تھی چاہا کہ آپ سے عرض کردون اور ایکبار آپکو دیکھہ لون اسواسطے کہ مجھے یقین ہو کہ کوفے سے مین پھر نہ آؤنگا وہین شہادت پاؤنگا پھر آپسے رخصت ہونے لگے الوداع الفراق کہتے کہتے بیقرار ہونے لگے **مثنوی** وداعت می کنم جانان

قرآن مجید ہاتھ مین لیکے وعدہ وائق اور اقرار صادق کرتے ہین کہ جی جان سے بلکہ ہر دو جہان سے آپکی تابعداری کرین اگر سر مو بھی اسمین فرق پڑے تو ہمی موت مرین آپ نبی زادے ہین شاہزادے ہین ایک عالم کے مطاع ہین بہر صورت واجب الاتباع ہین آپ فوراً تشریف لائین انشاء اللہ آپ کوفے مہمت جلد قدم رنجہ فرمائین **مثنوی المولفہ** اے مدنی برقع و مکی لقب ✤ ہست غلامت عجم و ہم عرب
اے مدینت ملک و ملک ملتجی ✤ رحمے بحالم زیں یزید شقی ✤ ما ہمہ مشتاق وصال توایم ✤ محو تماشائے
جمال توایم ✤ منتظران را لب آمد بنفس ✤ اے ز تو فریاد بفریاد رس ✤ بر سر و چشم منہ از لطف پا ✤
ایکہ لبت دارو ے استقصا ہا ✤ دامن پاکت نگذارم بگرد ✤ چون برہانیم ازین شور و شر ✤ آہ ازین جور
یزید پلید ✤ از ستمش جان بلبا نم رسید ✤ شاہی و ما جملہ گدائے توایم ✤ والہ و شیدائے لقائے توایم ✤
ناصر کونینی و ملجائے ما ✤ رونق دین من و دنیائے ما ✤ حضرت کو اس اثنا مین کبھی مزہ اوس خواب کا
بھولتا نہ تھا غنچہ خاطران ہوادار ان طاہر کی باتون سے گاہے بھولتا نہ تھا ہر وقت اسی سوچ مین
رہتے کہ یا نصیب وہ دن کب آئینگے کہ حضرت جی کربلا مین مجھے بلائینگے یارب قسمت وہ کونسی ساعت
کونسی گھڑی ہوگی کہ لوگ کربلا مین ہمکو شہید کرینگے اوسی جامہ رنگین اور تن خونین اور لب خشک
اور چشم تر اور جسم بے سر کے ساتھ نانا کے پاس جاکر خوشی سے ہم عید کرینگے پھر جب کوفے سے ڈیڑھ
سو سے زیادہ مضمون واحد خطوط معرفت چند خواص و شرفا وہان کے آئے اور کوفیون نے
اس امر مین استدعا اور اصرار غایت درجے کو پہونچائے تب آپ نے عزم کوفے کا مصمم فرمایا اور
بہت خوش ہوکر دل سے کہا الحمد للہ کہ اب زمانہ شہادت کا قریب آیا عبداللہ بن عباسؓ جو بڑے
بڑے صحابہ مکہ معظمہ مین تھے سب نے آپکو سمجھایا کہ کوفی لایوفی کے قول و فعل کا ہرگز اعتماد نہین کوفیون
نے آپکے باپ بھائی کے ساتھ جو جو کیے آپ بھول گئے یاد نہین کوفیون کی بیوفائی تمام عالم
مین مشہور ہے آپ وہان کا ہرگز قصد نفرمائین دیکھیے عالم کو کیا منظور ہے اور اگر کوفیون کا اتنا اصرار ہی ہو
پہلے اپنے کسی عزیز کو کوفے روانہ کیجیے کوفیون کا امتحان لیجیے آخر یہ صلاح قرار پائی کہ **شعر**
چلیے ذرا اپنے بھائی یعنی مسلم کو روان کیجیے ✤ روانہ کرکے انکو کوفیون کا امتحان لیجیے ✤ یعنی حضرت مسلم

سردار کی ✤ آمد آمد ہے شہ ابرار کی ✤ آمد آمد ساقی کوثر کی ہے ✤ آمد آمد نور پیغمبر کی ہے ✤ آمد آمد ہے حسینؑ پاک کی ✤ آمد آمد ہے شہ افلاک کی ✤ پھر آپ مکہ معظمہ پہونچکر بقیہ شعبان اور تمام رمضان اور شوال اور ذیقعدہ امن وامان سے رہے بہر صورت اطمینان سے رہے اور اہل مکہ مارے خوشی کے پھولے نہ سماتے تھے پانچوں وقت فوج کی فوج لوگ آپکے پیچھے نماز کو آتے تھے سعید بن عاص کہ والی مکہ تھا یزید کی طرف سے لوگوں کا یہ ازدحام اور ہر اطراف وجوانب سے اسقدر دھوم دھام دیکھکر گھبرایا اور مکے سے بھاگا مدینہ منورہ آیا پھر مدینے سے یزید پلید کو خط لکھا کہ حضرت امام حسینؑ اور عبداللہ بن زبیرؓ وغیرہ نے تمھاری بیعت نکی اور مدینہ طیبہ سے فلان تاریخ کو مکہ معظمہ آئے سب اہل مکہ اور ہر اطراف وجوانب کے لوگ اونکے ساتھ رجوع لائے خدائی کی خدائی چلی آتی ہے ساری خلق جان ومال اپنے اوپر قربان کرنیکو لاتی ہے جب یہ حال یزید شقی نے سنا مارے غم وغصہ کے سر کو دھنا اور اس فکر سے کہ ولید بن عقبہ نے پکڑنے میں امام کے تقصیر کی امارت مدینہ منورہ کی اونسے چھین لی اور ابن الاشدق کو دی شعر رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود وسلام ✤ علیؑ وفاطمہؑ حسنؑ وحسینؑ پر بھی مدام ✤ روایت ہے کہ کوفی لا یوفی معاویہؓ ہی کے زمانے سے ہمیشہ حضرت کو طلب خلافت اور خروج کی تحریص کرتے اور آپکو کوفی بلاتے تھے مگر آپ اونکے قول وفعل پر یقین نہ لاتے تھے جب کوفیوں نے مدینے سے آپکی مکے میں تشریف آوری کی خبر پائی آپکو کوفے میں بلانے کی ٹھہرائی ستر آدمیوں نے اشراف کوفے کے بالاتفاق ایک راے ہوکے حضرت کو بڑے ذوق وشوق اور تپاک سے اس مضمون کی عرضی لکھ بھیجی کہ یزید پلید تخت حکومت پر بلا مشورے اہل اسلام کے بیٹھکر چاہتا ہے کہ حکمرانی کرے آپ ایسے لوگوں سے بیعت لے اور مسلمانوں پر ایذا رسانی کرے اور ہم لوگ آپکے اور آپکے والد بزرگوار کے شیعہ اور فرمانبردار ہیں جہاں آپکا پسینا گرے اپنا خون دینے کو طیار ہیں ہم لوگ بھی یزید کی خلافت سے نالاں ہیں بیزار ہیں دنات آپکی تشریف آوری کے انتظار ہیں بلکہ وجان چاہتے ہیں کہ آپکے ہاتھ پر بیعت کرکے ہر طرف سے جمعیت کرکے دشمنوں سے مقابلہ کریں اپنی جان ومال فرزند وعیال آپ پر قربان کرکے لڑمریں جان جائے تو جائے مگر آئینہ عقیدت میں بل نہ آنے ہم لوگ بالاتفاق خدا ورسول کو درمیان دیکے

کہ اگر غلام کو کہنے کی اجازت دیجیے اور جو کہوں سو قبول کیجیے تو کچھ عرض کروں فرمایا ہاں کہو عبداللہ نے کہا آپ آج سرور عالم اور سید و بہتر اولاد آدم ہیں حرم مکے میں جا کر چپ چاپ بیٹھ رہیں اہل مکہ آپ کے تابعدار ہونگے جی جان سے آپ پر نثار ہونگے مگر ہرگز وہاں سے کوفے کو نجانا کوفیوں کی جا پلوسی پر زینہار فریب نہ کھانا کوفیوں نے آپکے پدر بزرگوار کے ساتھ کیسے کیسے ستم کیے اور آپکے برادر مخمور کو اور عمون نے سم دیے اور میں جانتا ہوں کہ کوفیان بیوفا آپکو بلائینگے پھر اگر آپ وہاں جائینگے تو آخر کو بہت پچھتائینگے شاہزادے نے اونکو دعا دی اور رخصت کی پھر جس منزل میں آپ نزول اجلال فرماتے تھے جوق جوق فوج کی فوج لوگ حالت شوق میں یہ کہتے ہوئے قدمبوسی کو آتے تھے **نظم**

آمدی او آمدنت بس خوشی ست ✤ دیدن روئے تو عجب دلکشی ست ✤ خاک درت بر سر ما تاج باد ✤ ہر شب عمرت شب معراج باد ✤ اہل مکہ شاہزادے کی آمد آمد کی خبر سُنکر منزلون گروہ گروہ استقبال کو آئے بہت خوش ہوکر گوہر جان نثار کو لائے خوشی میں سب لوگ پھولے نہ سماتے تھے حالت ذوق و شوق میں یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے **نظم** دولت وصل تو دائم ز خدا می جستیم ✤ کعبۂ کوے تو از راہ صفا می جستیم ✤ ہر سحرگاہ با خلاص تمام از سر صدق ✤ دست برداشتہ بودیم و ترا می جستیم ✤ طاق ابروے تو کان قبلۂ مشتاقان ست ✤ گاہ و بیگاہ بمحراب دعا می جستیم ✤ جب قریب مکے کے آپ ✤ نیچے سارے اہل مکہ چھوٹے بڑے جوان بوڑھے خوشی کے دم میں یہ کہتے ہوئے استقبال کو دوڑے **نظم**

جنسے روشن ہے مدینہ وہ قمر آتے ہیں ✤ جنکا معدن ہے نجف میں وہ گہر آتے ہیں ✤ حضرت سرورِ عالم کے پسر آتے ہیں ✤ سیدہ فاطمہؑ کے لخت جگر آتے ہیں ✤ نخل بستان نبوت کے ثمر آتے ہیں ✤ جنکا گھر عرش پہ ہے وہ مرے گھر آتے ہیں ✤ واہ قسمت کہ چراغ حرمین آتے ہیں ✤ اے مسلمانو مبارک ہو حسین آتے ہیں ✤ پھر جب شہر مکہ میں اوس جان عالم کی سواری آئی اہل مکہ نے جان تازہ پائی اللہ غنی وہ ہر طرف سے دھوم دھام ہر گہ و مہ کا ازدحام پھر گھر گھر شادی تھی سبکی زبان پر مبارکبادی تھی **نظم**

**المؤلفہ** مرحبا اے اہل مکہ مرحبا ✤ مرحبا صد مرحبا صد مرحبا ✤ آج نور مصطفی کی دید ہے ✤ آج ہی اہل حرم کی عید ہے ✤ آمد شبیرؑ کی کیا دھوم ہے ✤ دھوم ہے کیا دھوم ہے کیا دھوم ہے ✤ آمد آمد ہے مرے

| غضب ہے قہر ہے افسوس جب راشقیا اب | مدینے سے شہید کربلا مکے کو جاتا ہے |
|---|---|

اگرچہ سلطان دارین حضرت امام حسینؑ موافق احادیث صحیحہ اور مطابق اخبار صریحہ کے پہلے ہی سے بالیقین جانتے تھے کہ میدان کربلا مین میری شہادت ہوگی آسمان سے خون برسے گا زمین روئیگی مگر کیا معلوم تھا کہ یہ واقعہ عنقریب ہوگا اسی تھوڑے زمانے مین یہ درجہ مجھے نصیب ہوگا جب اس خواب سے معلوم ہوا کہ اب اوسمین کچھ تاخیر نہین بغیر چھوڑنے مدینے کے اسکی کوئی راہ نہین کچھ تدبیر نہین ہر دم مزہ اور لطف خواب شب کا یاد آتا تھا دل تڑپتا تھا جی گھبراتا تھا پھر تو عشق دیرینہ بھڑکا کلیجا پھڑکا دل دھڑکا سب سے دیس کی محبت چھوٹی ذوق شوق شربت شہادت مین سب سے الفت ٹوٹی کہان کی بھوک کہان کی پیاس بیاد شربت وصال جی بیچین چہرہ اور داس پھر آخر جمعے کی رات چوتھی شعبان سن ساٹھ ہجری مین مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو کوچ کیا اور سب اہل وعیال اور خدم وموالی کو اپنے ہمراہ لیا احباب محرمان راز ودوستان دمساز رخصت کرنیکو آئے سلام آخری بجالائے پھر جناب امام عالی مقام شعر اقربا سے وداع ہونے لگے ✤ گلے مل مل کے لوگ رونے لگے ✤ پھر سواری چلی راہ مین جو لوگ ملتے پوچھتے یا ابن رسول اللہ یہ کیا بیقراری ہے روضۂ انور کو کہ رشک خلد برین ہے چھوڑ کر کہان کی تیاری ہے آپ زار زار روتے انسو ان سے رومال بھگوتے اور فرماتے شعر رشتۂ در گردنم افگندہ دوست ✤ می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست ✤ روایت ہے کہ اثناء راہ مین عبداللہ مطیع مکے سے آتے تھے حضرت کو ملے بعد سلام شوق کے عرض کی شعر کردہ عزم سفر حفظ خدایار تو باد ✤ فضل حق از ہمہ آفات نگہدار تو باد ✤ شاہزادے مدینے سے آپکو کیون سفر بھایا ہے خیر تو ہے کیا خیال آیا ہے آپ نے فرمایا نظم اے مسیح از حال دردم آگہی ✤ وز نہان سینہ دردم آگہی ✤ از لب خشکی و چشم تر مپرس ✤ چون ز سوز و آہ سردم آگہی ✤ می روم ہر جا کہ عشقش می برد ✤ رہ نوردو کوچہ گردم آگہی ✤ پھر سب حال پر ملال اپنا عبداللہ کو کہہ سنایا اور خود روئے اور اونکو بھی رولایا پھر فرمایا اے عبداللہ نظم بکام عاشق بیدل زکوے یار نرفت ✤ کسے ز روضۂ جنت باختیار نرفت ✤ مرا عیست کہ پیدا نمی توانم کرد ✤ حکایت دل شیدا نمی توانم کرد ✤ پھر عبداللہ نے کہا

وہین آنکھ لگ گئی پھر دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہان قدم رنجہ کیا اور سر آپکا اوٹھا کر اپنی گود مین لیا شاہزادے نے رو کر عرض کی **نظم** مرگ سے بدتر ہی مری زندگی + جینے سے اب مجھکو ہی شرمندگی + مطلب نہین پاتا ہون جینے مین اب + مین نہین رہنے کا مدینے مین اب + نانا جان اب آپکی امت مجھے بہت ستاتی ہی فضائل میرے جو آپ نے بیان کیے تھے کچھ خیال مین نہین لاتی ہی مدینے مین کیونکر رہون ستم اعدا کتنا سہون گا جگر مین خنجر فراق سے آپکے زخم کاری ہی پر کیا کرون بعزم کربلا زیارت مکے کی تیاری ہی دیکھیے میرے سر بریدہ کو بھی تقدیر یہان پھیر لاتی ہی یا اوسیطرح کہین خاک مین ملاتی ہی **شعر** آچکی ہی سر گرداب فنا کشتی عمر + ہر نفس باد مخالف کا ہی جھونکا ہمکو + آپ نے فرمایا بیٹا تم بھی اپنی ماں کیطرح مغموم اور اپنے باپ کے مثل مہموم اور بھائی کیطرح مظلوم اب چند ہے جیکر شربت شہادت پیکر میرے پاس آوگے جنت مین ہمارے ساتھ رہوگے درجے عالی پاوگے نور عین حسینؑ عین فرات کے کنارے تم بھوکے پیاسے ہوگے پھر خاک کربلا ہوگی اور تمھارا لاشا ہوگا تمھارا تن نازنین زخمون سے چور اور سر بدن سے دور اور اشقیا کو ایک تماشا ہوگا اے حسینؑ منتظر وقت رہو اب چندے مصائب دنیا اور صدمۂ فراق سہو عاشقون مین شیر ہو راہ مولی مین دلیر ہو بیٹا سر کٹجائے ساری دنیا اوٹھجائے پر آہ نہ کیجیو نام صبر و شکر ہاتھ سے نہ دیجیو دیکھنا حرف ناشکری کبھین زبان سے نکل نہ پڑے آئینۂ رضا اور تسلیم مین بل نہ پڑے **شعر** سوطرح کی تم پہ آئیگی بلا اے نور عین + پر نام صبر کو مت چھوڑنا اے نور عینؑ حسینؑ + شاہزادے فرماتے ہین کہ اسی درمیان مین چہرۂ گلناری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زرد ہوگیا اور رہ موے عنبرین پر گرد ہوگیا مین ڈرا اور عرض کی نانا جان حسینؑ آپ پر قربان آپکی یہ کیا حالت ہی خیر تو ہی کیا وجہ ملالت ہی آپ نے فرمایا اے نور دیدہ یہ خاک کربلا کی تاثیر ہی کیا کہون کہہ نہین سکتا نوشتۂ تقدیر یہی اسکے بعد **شعر** شاہ دین نے سنکے ان باتون کو پھر اک آہ کی + اور کہا حاضر ہون جو مرضی مرے اللہ کی + پھر نیند سے چونکے سلام رخصتی بجالائے اور بعزم روانگی مکہ معظمہ اوسی دم گھر چلے آئے **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام + علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پہ بھی مدام +

عالم بالا سے عالم ہی نرالا ہے ✤ خبر لو میری اے نانا کہ مجھپر زیست بھاری ہو ✤ آپ نے فرمایا اے پیارے آنکھون کے تارے تھوڑے دن صبر کرو دل پر کوہ جبر دھرو جاؤ گلا راہ حق مین کٹاؤ یہی رضائے باری ہی دینے سے سامان سفر کرونا چاری ہو **شعر** سر کٹانا راہ حق مین عاشقون کا کام ہی ✤ درحقیقت عشق صادق بس اسیکا نام ہی ✤ امام عالی مقام نے فرمایا **شعر** سر تک بھی اگر کاٹکے پھینکینگے ہمارا ✤ ہم آپکے قدم نکی قسم اف نکرینگے ✤ پھر شکر خوابی سے بیدار ہوئے سجدۂ شکر بجالائے محو دیدار ہوئے بجمال جمال جد بزرگوار اور شربت شہادت اور حصول درجات عالیہ مارے خوشی کے پھول گئے سارا رنج و غم بھول گئے اور گھر آکر اپنے اہلبیت سے یہ خواب کہہ سنایا اور مدینے سے واسطے زیارت بیت اللہ کے عزم مکے کا فرمایا پھر دوسری شب کو بھائی سے رخصت ہونیکو جنۃ البقیع مین گئے اور دوڑکر قبر سے ہم آغوش ہوئے اور بہت روتے روتے بیہوش ہوئے **شعر** کیا تکلف ہی کہ بے آب و خورش جیتے ہین ✤ سخت دل کھاتے ہین اور خون جگر پیتے ہین ✤ بھائی صاحب جب سے آپنے مجھ سے مونھ پھیرا ہر طرف سے رنج و مصیبت نے مجھے گھیرا سارا جسم سنگ غم سے چور ہی خوشی کوسون دور ہی آپکے بعد اتنے دن کسطرح جیتا تھا غم دوری سے خون دل پیتا تھا کیا کہین اب آپکا جوار چھوٹتا ہی آپکی رحمت یاد کر کر دل ٹوٹتا ہی اب رخصت ہوتا ہون پھر اب حشر ہی مین ملاقات ہوگی وہین اچھی طرح سے بات ہوگی پھر وہان سے مزار مہبط انوار پر مادر مہربان کے تشریف لائے اشک خونین آنکھون سے بہائے اور کہا **السلام علیک یا امّاہ** **نظم** ای مری ماں لیجیے میرا سلام ✤ روضہ پہ حاضر ہی تمھارا غلام ✤ تم تو سدھارین سوے باغ جنان ✤ چھوڑکے مجھکو تن تنہا یہان ✤ اپنی یتیمی کی ہوئین چارہ گر ✤ میری یتیمی پہ بھی کچھ نظر ✤ پھر عرض کی اے مادر مہربان حسین بیکس و بیجان کو رخصت کیجیے آخری سلام لیجیے یہ کہا اور قبر شریف پر لپٹ گئے اسقدر روئے کہ جگر حاملان عرش کے بھٹ گئے روضے سے آواز آئی وعلیک السلام اے شہید مادر **نظم لمولفہ** آج مان بے نصیب لٹتی ہی ✤ ایسے رشک قمر سے چھٹتی ہی ✤ آج گھر میرا بے چراغ ہوا ✤ دل زہرا پہ کیسا داغ ہوا ✤ اب عدو آوجا رہوتا ہی ✤ ہر شریر وار اور ہوتا ہی ✤ پھر آدھی رات کو وہان سے روضۂ مبارک پر اپنے جد بزرگوار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخصت ہونے کو حاضر ہوئے سلام اور طواف کرکے نماز مین مشغول ہوئے

کوئی مونس نہین محرم راز نہین بجز درد و غم کے ہمدم نہین و مساز نہین آہ و درد دل کس سے کہین زخم جگر کبتک سہین نانا کیا آپ نے اسیواسطے مجھے پرورش فرمایا تھا مان نے اسی دن کے لیے دودھ پلایا تھا

**نظم لمؤلفہ** اسی دن کے لیے پالا تھا مجھکو آپ نے نانا ✤ اسی کے واسطے مان نے تھا مجھکو دودھ پلوایا ✤ اسیکے واسطے جبرئیل گہوارہ جھولاتے تھے ✤ ہمیشہ میوہ جنت کے وہ لالا کر کھلاتے تھے ✤ غرض اسیطرح رات بھر روتے رہے جی جان کھوتے رہے صبح ہوتے گھر چلے آئے دوسری رات پھر مزار شریف پر جاکر الوداع الفراق کہتے کہتے بیخود ہوگئے روتے روتے مرقد اقدس پر سر رکھ کے سو گئے کیا دیکھتے ہین کہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس مع فوج ملائکہ وہان تشریف لائے اور سر کو حضرت امام حسینؑ کے اپنے سینہ مہر گنجینہ سے لپٹا کر خوب گلے ملایا اور اونکی پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا نور العینین بیٹا حسینؑ اب قریب ہے کہ میری امت کے لوگ کربلا مین تمھین قطرہ آب سے ترسا کے مینھہ تیرون کا برسا کے شربت شہادت پلائینگے اس اوٹھتی جوانی کو تمھاری خاک و خون مین ملائینگے پھر بھی باوجود ایسی حرکت کے وے میری شفاعت کی امید رکھینگے حالانکہ یہ قیامت مین میری شفاعت سے محروم رہینگے اے نور چشم حسینؑ تمھارے مان باپ اور بھائی بھی میرے پاس بہت محزون و خستہ دل آئے ہین یہان آکر سب داستان غم سنائے ہین تم بھی اونھین کی طرح اعدا سے سو سو طرح کے رنج اوٹھاوگے پھر اوسیطرح میرے پاس مجروح تن خستہ جگر قتیل خونین پیرہن آوگے سو بیٹا صبر کرنا دل پر جبر کرنا **شعر** اہلبیت مصطفی کا کام صبر و شکر ہے ✤ جانشین مرتضی کا کام صبر و شکر ہے ✤ تمھارے واسطے بہشت مین ایسے ایسے بڑے درجے ہین کہ جبتک سر میدان سر نہ کٹاوگے وہ مدارج علیا نہ پاوگے مان باپ تمھارے تمھارے دیکھنے کو بیقرار ہین اور تمھارے بھائی تمھارے فراق سے پر کالہ بر کالہ جگر در کنار ہین حضرت امام حسینؑ نے خواب ہی مین فرمایا یا جداہ نانا جان حسینؑ کو اب دنیا مین جانے کی حاجت نہین درد فراق سہنے کی طاقت نہین اسیوقت مجھے اپنی قبر مین لیجیے درد دل کی دوا کیجیے ✤

**اشعار لمؤلفہ** نہین جی چاہتا ہے یان سے جانے کو اجی نانا ✤ مرا اب صدمۂ فرقت سے سینہ ہے پھٹا جاتا ✤ نہ جیتے ہین نہ مرتے ہین عجب حالت ہماری ہے ✤ قلق ہے درد ہے افسوس ہے حسرت ہے نالا ہے ✤ مرا اب

نہین شرماتا تھا واللہ تم باللہ گر ساری دنیا مجھے دیوین تب بھی خون ناحق امام حسینؑ ہم اپنے سر پر نہ لیوین مجھے ایکدن خدا کے پاس جانا ہی پیغمبر خدا کو مونھ دکھانا ہی **نظم** روز جزا گشتہ فرزند مصطفی ✣ بے شبہ لائق درکات جہنم ست ✣ بس کور دل کسیکہ کند قصد سروری ✣ کو نور چشم سیدا ولاد آدم ست ✣ ولید نے یہ حال یزید کے پاس لکھا فوراً ولید کے نام تاکید تمام جواب آیا کہ اگر امام حسینؑ بیعت نکرین تو اونکا سر کاٹکے جلد یہان روانہ کرے کچھ ڈرے نہین کام روا نہ کرے اسکے عوض تیرے درجے بلند کرونگا جو نہین اس سے دوچند کرونگا ولید نے یہ نامہ پڑھکے کہا لاحول ولاقوۃ اگر یزید مجھے ساری دنیا دیدے یا میرا سارا خاندان لوٹ لیوے تب بھی قتل مین فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین ہرگز سعی نکرونگا اس راہ جہنم مین قدم نہین دھرونگا مجھے یزید کا ڈر خاک نہین وہ کچھ مجھپر ستم کرے مجھے باک نہین **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود وسلام ✣ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✣ **روایت** ہی کہ جب چندنامے متواتر اس مضمون کے ولید کے پاس آئے یہ سب نامے ولید نے چپکے چپکے حضرت امام حسینؑ کے پاس بھجوائے کہ اے شاہزادے اب اسی مضمون کے نامے متواتر آپکے قتل کے واسطے چلے آتے ہین مگر ہم اسے کچھ بھی خیال مین نہین لاتے ہین اعدا کو ہر طرح کا زور ہی انھین کا ہر طرف سے شور ہی میرے خیال مین کوئی بات آتی نہین حیران ہون کوئی مصلحت جی مین سماتی نہین آپ اس نامے کو دیکھکر شب کے وقت روضۂ انور پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے اور سلام بجا لائے اور قبر مبارک سے لپٹکر اسقدر روئے کہ دیوار و در روئے رو رو کے فرماتے تھے نانا جان حسینؑ آپ پر قربان یہ وہی حسینؑ آپکا نواسا ہی یزید بیرحم اسکے خون کا پیاسا ہی یہ وہی حسینؑ آپکے دوش کا راکب ہی کہ اب ہر کس و ناکس اسکے خون کا طالب ہی دشمنون کو کچھ آپکے اہلبیت کا پاس نہین خدا سے کچھ خوف نہین ہر اس نہین خون جگر پی پی کر کہانتک رہون جو اعدا کتنا سہون آپ نے مجھے تنہا چھوڑا میری غمخواری سے مونھ موڑا امان مہربان نہین کہ اونسے درد دل کہین بابا جان نہین جنکے زیر سایہ عاطفت رہین **نظم** یہ سوز آہ نے کیسی لگادی آگ اے نانا ✣ جلا جاتا ہی دل ہی ہی پگھلا جاتا ہی تن اپنا ✣ نہ کوئی یار نے غمخوار نے مونس نہ ہمدم ہی ✣ سنا وین کسکو ہم درد و غم و رنج و محن اپنا ✣ بھائی غمخوار کو بھی آپنے بلا لیا اپنے آغوش ناز مین سلا لیا اب میری بیکسی پر کون کڑھے میری بے بسی پر کس کا دل دکھے

حق پرست کیے اور ولید کے پاس چلے اور جوانون کو دار الحکومت کے پھاٹک پر کھڑا کیا اور تاکید فرمائی کہ مستعد کھڑے رہو یہان سے ٹلو نہین اڑے رہو جب میری آواز کچھ بلند پاؤ تو فوراً بیدھڑک کچہری مین گھس آؤ اور جبتک کوئی میرے مارنیکا ارادہ نکرے کچھ بولنا نہین پھر تم ہتھیار کھولنا نہین پھر آپ تنہا ولید کے پاس تشریف لائے ولید نے بڑی تعظیم و تکریم سے آپکو بٹھایا اور حال وفات معاویہؓ بن سفیان اور بیعت طلب کرنے کا یزید کی سُنایا آپ نے فرمایا ہم تو خود غم مادر و پدر اور برادر سے بے موت کے مر رہے ہین کیطرح زندگی کے دن بھر رہے ہین گو بظاہر جیتے ہین مگر خون جگر پیتے ہین دل مردہ ہے تب غم سے طبیعت نہایت افسردہ ہے

**شعر** آجکی ہے سر گرداب فنا کشتی عمر ✤ ہر نفس باد مخالف کا ہے جھونکا ہمکو ✤ میرا ستانا مناسب نہین غمزدون کا دل دکھانا مناسب نہین بہرحال ہم اکیلے چھپ چاپ بیعت نہین کر سکتے یزید بدعتی شارب خمر کو زیر چکم گردن نہین دھر سکتے کل سب اہل اسلام مین خبر وفات معاویہؓ کی مشتہر کیجاوے اور سارے اہل مدینہ کو طلب بیعت یزید کی خبر دیجاوے جو سب مسلمانون کی راے ہوگی اوس سے مجھے گریز نہین کیطرح ستیز نہین ولید نے کہا آپکا فرمانا بہت بجا ہے یہی مناسب ہے یہی زیبا ہے اچھا آج آپ دولتخانہ کو تشریف لیجائین اور کل اسیطرح یہانتک قدم رنجہ فرمائین مروان شیطان افسہ معاذان نے ولید سے کہا کہ اگر اسوقت امام حسینؑ یہان سے پھر جائینگے تو پھر کبھی تمھارے ہاتھ نہ آئینگے جبتک بیعت نکرین انکو قید رکھو چھوڑو نہین میری بات سے مونھ موڑو نہین اور اگر بیعت نکرین تو سر انکا اوتار لو ابھی انکو مار لو آپ نے مروان کی جانب بچشم غضب دیکھکر فرمایا یہ کسکا کلیجا کسکا ہمیجا ہے کہ ایسا ارادہ دل مین لائے میری جانب نظر اوٹھائے جو میرے قتل کا عزم کریگا قبل میرے وہ خود مریگا اوسی کے خون سے زمین کو لال کر دونگا گلستان حیات کو اوسکی صرصر ممات سے پائمال کر دونگا اے مروان کیا تیری ہی قوت کیا تیری ہی مجال ہے جو مجھے مین میرا قتل ہونا محال ہے تو کیا کوئی متنفس یہان پر میرا کچھ نہین کر سکتا سوائے کربلا کے مین اور کہیں شہید ہو نہین سکتا مر نہین سکتا جب کچھ آواز آپکی بلند ہوئی جوانان مسلح نے چاہا کہ اندر گھس پڑین اعدا سے جی کھولکر لڑین آپ وہان سے اوٹھے اور غلامان مسلح کو لیے گھر تشریف لائے پھر ولید نے مروان سے کہا وَیْحَکَ یَا مَرْوَانُ وائے بر تو تھوک تجھپر تو مجھے قتل کو امام حسینؑ کے فرماتا تھا کچھ خدا سے

کہ تو میرے مکر کی باتون پر پھول گئی حق محبت امام کو مطلقاً بھول گئی ارے کمبخت زنان وفادار ایسے ایسے شوہر کان علم کے گوہر بحر حلم کے جو ہر کی بازی محبت مین تو جی جان بلکہ ہر دو جہان ہارتی ہین ارے کہین تو نے سُنا ہو کہ عورتین اپنے شوہرون کو زہر دیتی ہین ناحق مارتی ہین مین تو تجھے آگ مین جلا دیتا اس خون ناحق کا قصاص لیتا مگر خیر اتنا بس ہو کہ میرا کام ہوا اور دونون جہان مین تیرا نام ہوا دشمنون کے دل شاد ہوئے اور تیرے دین و دنیا دونون برباد ہوئے **بیت** ہر کہ دین را بہر دنیائے دنی برباد داد ✤ بے شکے محروم ماند از دو دولت دنیا و دین ✤ **شعر** دنیا کے لیے جو دین کو کھووے ✤ سو دونون جہان کو ڈبووے ✤ رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤

## یزید ناخلف شبیر سے بیعت کا طالب ہے | یہ کیا اولٹا زمانہ ہو کہ اب سُننے مین آتا ہے

**روایت** ہو کہ سن ساٹھ ہجری مین آٹھ دن رجب کے باقی تھے کہ شہر دمشق مین معاویہؓ بن ابی سفیان نے قضا کی یزید سیاہ رو شیطان خو اپنے باپ کی جگہ بہ تخت سلطنت پر جا بیٹھا اور تمام ممالک اسلام پر مسلط ہوا خیر خواہون نے اوس پلید کے یہ بات کہی کہ اگر بقائے سلطنت منظور ہی تو فی الفور سب خاص و عام خصوصاً امام حسینؑ اور عبدالرحمن بن ابی بکرؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ سے بیعت اپنی لینی ضرور ہی یزید شقی نے کہا کہ یہ تو مدت سے مین چاہتا ہی تھا پھر اوس شقی نے تمام ملک محروسہ مین بنام عمال اور حکام ہر شہرون کے نامے لکھے کہ معاویہؓ نے قضا کی اور بادشاہت مجھے ملی سو تمامی رعایا ملک کی ہماری بیعت کرین آسمین ہرگز نہ حیلہ کرین نہ حجت کرین اور ولید بن عقبہ حاکم مدینے کو فرمان لکھا کہ معاویہؓ نے وفات پائی اور سلطنت میرے ہاتھ آئی سو تمکو تاکید شدید لکھا جاتا ہو کہ اس فرمان کے دیکھتے ہی سب خاص و عام اور عمائد مدینے سے میری بیعت لو ایکدم کی تاخیر نکرو اور ایک دوسرا نامہ ولید بن عقبہ کو لکھا کہ امام حسینؑ اور عبداللہ بن عمرؓ و عبدالرحمن بن ابی بکرؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ سے بہت ہی جلد میری بیعت لے جسطرح ہو سکے آسمین کوشش کرے جب یہ نامہ ولید کے پاس آیا جناب حضرت امام حسینؑ کو اوسنے دار الحکومت مین بلایا آپ نے تیس جوان جانباز ہتھیار بند اپنے غلامان اور احباب اپنے ہمراہ لیے اور عصائے نبوی زیب دست

ابوہریرہؓ نے یہ حال سُنا مارے درد وغم کے سر کو دُھنا اور کہا اعدا مانع ہوتے ہین اسکا کیا سبب ہو اللہ اللہ کیا ظلم ہو کیسا غضب ہو امام حسنؑ تو بیٹے رسول اللہ کے ہین سو بیٹا باپ کے پاس دفن ہونے پائے پھر وہ حضرت امام حسینؑ کے پاس آئے اور کہا کہ امام حسنؑ کو آپ جہان مدفون کرینگے وہین نزول رحمت الٰہی ہوگا قرب حضرت رسالت پناہی ہوگا مصرعہ قرب جائے چو بود بُعد مکانے سہل ست ✣ اور بھائی آپ کے یہ بھی تو وصیت فرما گئے ہین کہ اگر لڑائی جھگڑے کا کھٹکا ہو تو مجھے جنۃ البقیع مین دفن کر دینا لڑائی جھگڑا سر پہ نہ لینا پھر حضرت امام حسینؑ نے جنازے کو روضۂ انور سے اوٹھایا خوب روئے اور لوگون کو رولایا اور جنۃ البقیع کے اندر لاکر حضرت عباسؓ عم نبیؐ کے قُبے مین قبر فاطمہؓ بنت اسد اونکی والدی کے پہلو مین اوس آفتاب امامت کو برج خاکی مین سُلایا پھر اسقدر روئے کہ حضّار و ملاء اعلی کو رولایا **نظم** اے آفتاب من کہ شدی غائب از نظر ✣ آیا شب فراق ترا کے بود سحر ✣ اے نور چشم عالم و چشم و چراغ دل ✣ بکشائے چشم رحمت و بر حال من نگر ✣ نالم چو نے ز غصہ و بادم بود بدست ✣ سوزم چو شمع در غم و درد و دم بسر ✣ **روایت** ہو کہ جب حضرت امام حسنؑ کا جنازہ نکلا مروان شیطان جنازے کو دیکھکر رونے لگا امام حسینؑ نے فرمایا اب تو انپر روتا ہو آبدیدہ ہوتا ہو اور زندگی مین کیا کیا کڑوے گھونٹ نہین پلاتا تھا تو سب کچھ کہتا تھا مگر میرا بھائی لب تک نہ ہلاتا تھا تب مروان شیطان نے پہاڑ کی جانب اشارہ کرکے کہا کہ مین وہ باتین ایسے شخص کے ساتھ کرتا تھا جو اس پہاڑ سے بھی زیادہ باوقار و حلیم تھا تمامی خلق اللہ پر باپ سے بھی زیادہ رحیم تھا **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✣ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✣

## سُنو حال جعدہ کا کہ بعد از رحلت حضرتؑ — فلک کیا کیا مزہ اس زہر کا اوسکو چکھاتا ہے

**روایت** ہو کہ بعد وفات آپکے جعدہ نے یزید کو کہلا بھیجا کہ موافق مرضی تمہارے ہمنے امام حسنؑ کو بڑے بڑے حیلے سے زہر پلایا تمہارے حکم کے موافق اپنا دین خاک مین ملایا صحبتہاے دیرینہ کا امام کے کچھ پاس نکیا خدا و رسول سے ذرا ہرس نکیا تیر ہی کہنے سے مین نے ایسا ستم کیا اونکی زلف مشکبار کو برہم کیا اب امام نے وفات پائی تمہارے جی کو ٹھنڈک آئی لیجیے اب ایفاے وعدہ کیجیے زر و جواہر جو کہا ہو سو دیجیے یزید نے نکھ بھیجا

پروردگار ہوئے اور سب سے منھ پھیر لیا مرتے دم لب پر شکر باری اور زبان سے کلمہ جاری تھا آخر کلمہ پڑھتے پڑھتے انتقال کر گئے اہلبیت کے دلون پر کوہ غم و حزن گرے **نظم** واحسرتا کہ سرور دان از جہان برفت ✤ یعنی کہ نور دیدۂ زہرا حسنؑ برفت ✤ از شوق گیسوش جگر نافہ گشت خون ✤ وز ہجر روش آب رخ نسترن برفت ✤ یعقوبؑ وار دیدۂ نرگس سفید شد ✤ کز مصر از یوسف گل پیرہن برفت ✤ **روایت** ہے کہ چند روز قبل وفات کے جناب امام عالی مقام نے خواب دیکھا تھا کہ گویا آپکے دونون آنکھون کے مابین مین سورۂ قل ہو اللہ مسطور ہے اہلبیت نے خوش ہوکر یہ خواب سعید بن مسیب سے کہا اونھون نے کہا آہ آہ یہ خواب نہین نشان حادثۂ عجیب ہے عمر آپکی آخر ہوئی اجل آپکی قریب ہے اور ویسا ہی ہوا کہ کئی دن کے بعد آپ نے انتقال فرمایا اور پندرھوین تاریخ رمضان شریف کی سن تین ہجری مین آپ پیدا ہوئے تھے اور بقول مشہور اٹھائیسوین صفر شب شنبہ و بقول مختار غرہ یا پانچوین تاریخ ماہ ربیع الاول سن اونچاس ہجری مین آپنے قضا کی اور سن آپکا اوسوقت ساڑھے پینتالیس برس کا تھا کچھ دن کم اوسمین سے سات برس آپنے اپنے جد امجد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آغوش ناز و نعمت مین پرورش پائی اور تیس برس تک ظل حمایت و شفقت مین اپنے پدر بزرگوار شیر خدا کے رہے اور آٹھ برس کئی مہینے فقط حفظ و حمایت مین اپنے خداوند تعالی کی نذر کی مسبر کی **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ **روایت** ہے کہ بعد وفات کے حضرت امام حسینؑ اور محمدؐ بن حنفیہ اور عباسؑ بن علیؑ نے آپکو غسل دیا اور سعید بن العاصؓ حاکم مدینہ نے باجازت حضرت امام حسینؑ کے آپکی نماز پڑھائی اسکے بعد موافق وصیت کے امام حسینؑ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے جاکر مقبرۂ نبوی مین دفن کرنیکے لیے جگہ مانگی اونھون نے فرمایا نَعَمْ حُبًّا وَّ کَرَامَۃً ہان اچھا یہ تھوڑی جگہ روضۂ نبوی مین مین نے اپنے لیے رکھی تھی مگر کیا کیجے قسمت مین یون لکھا تھا کہ ایکدن ایسے آئینگے کہ حسنؑ ماہ پارے حضرت کی آنکھون کے تارے علیؑ و فاطمہؑ کے پیارے اس برج خاکی مین آرام فرمائینگے پھر یہ خبر مروان شیطان کو پہونچی اوسنے کہا لوگ ہر چند زور پہونچا سینگے مگر امام حسنؑ وہان ہرگز دفن ہونے پائینگے حضرت عثمانؓ کو وہان دفن ہونے دیا حسنؑ بن علی کو دفن کیا چاہتے ہین یہ خبر جناب امام حسینؑ نے سنی پھر مع ہمراہیون کے مسلح ہوئے اور مروان نے بھی ہتھیار سنبھالے حضرت

مونس نہین غمخوار نہین بجز رنج و غم یا نہین دن رات روضۂ انور پر صدا مجد کے رہنا اعدا جو کچھ کہین ایذا دین صبر کرنا
سبکو سہنا **نظم** پیش جو کچھ آئے تم صبر و تحمل کیجیو ٭ ہاتھ سے اس صبر و روئی کو تم مت دیجیو ٭ روضۂ
جد سے تسلی اپنے دل کی کیجیو ٭ درد کی اپنے دوا تم مصطفی سے لیجیو ٭ واللہ مین نہین دیکھتا ہون کہ اللہ تعالی
ہم لوگون مین نبوت اور خلافت جمع کرے سو فریب نہ کھانا سفہاے کوفہ سے کہ تمھین اور بھائین اور خروج کرواین
اور دشمنون مین پھنسائین نہین تو پھر بھائی پچتاؤگے اور بچاؤ کا وقت نہ پاؤگے حضرت امام حسینؓ سے ضبط
گریہ نہو سکا رو رو کر فرمانے لگے بھائی جان آپ نے مجھے بیکس اور تنہا چھوڑا بازو توڑ کر مجھ سے مونھ موڑا
اب دریاے غم مین مین بہا جاتا ہون کسیکا مجھے آسرا نہین تنکے کا سہارا نہین اس بحر مین تھاہ نہین اسکا
کنارا نہین حضرت امام حسنؓ نے فرمایا **بیت** آسرا سب سے ہو بہتر آسرا اللہ کا ٭ اور سہارا سب سے بہتر ہے
رسول اللہ کا ٭ پھر حضرت امام حسینؓ نے فرمایا بھائی صاحب اب حسینؓ کا سلام میرے نانا جان کو پہونچانا اور
بابا جان اور نانی اور مان کو حال میری بیکسی کا سنانا اور کہنا کہ اب زیادہ حال دل کا کہا نہین جاتا درد
تنہائی کا سہا نہین جاتا آپ سب لوگ دعا فرمائین کہ ہم بھی وہین پر آئین وہان آئینگے تو سارا غم گھر
سنائینگے **شعر** دل مین کہہ کہہ کے اپنا حال دل ٭ روئینگے اور سبکو رلوائینگے ہم ٭ **روایت**
ہے کہ اوسوقت آپنے فرمایا کہ مین نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے زمین مانگی تھی کہ جب مین مرون تو اپنے
گھر مین مجھے تھوڑی جگہ دینا تاکہ مین زیر قدم اپنے نانا جان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفن
ہوؤن اونھون نے قبول کیا تھا سو تم لوگ میری وفات کے بعد میرا جنازہ روضۂ انور کے پاس لیجانا اور
میرا سلام پہونچانا اور پھر حضرت عائشہ صدیقہؓ سے حکم لیجیو اگر پھر حکم دین تو وہان مجھے دفن کیجیو اور مین
گمان کرتا ہون کہ بنی امیہ کے لوگ روکینگے پھر اگر روکین تو اونسے رد بدل نکرنا اور اپنی بات پر اڑنا نہین مجھے
جنۃ البقیع مین دفن کرونا کسی سے لڑنا نہین **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ٭ علیؓ و فاطمہؓ
حسنؓ حسینؓ پر بھی تمام ٭ **روایت** ہے کہ جمعے کا دن گذرا اور بست و ہشتم صفر کی شب کالی بلا آئی
فلک امامت پر ہر طرف سے گھٹا غم کی چھائی دو پہر رات گذرے آپکا دم چڑھنے لگا کرب بڑھنے لگا
اہلبیت نے نشل ہالے کے اوس ماہ پارے چرخ حسن کے تارے زہراؓ کے دولارے کو گھیر لیا آپ سہو محو جمال

ارے نیکبخت بیبیان شوہر نگسار پر مرتی ہین ارے تو نے کہین سُنا ایسا بھی کرتی ہین مگر تو نے مجھے بیفائدہ زہر دیا
ناحق میرا خون سر پر لیا دین تو کھو چکی دنیا بھی کھوئیگی میرے لیے عمر بھر روئیگی **شعر** یہان تو پورا ہوا آج
حوصلہ تیرا ✤ خدا سے حشر مین ہوگا یہ فیصلہ میرا ✤ خراب جا جسوا سطے تو نے زہر دیا ہر گز تیری وہ مدعا نہ بر آئیگی
میری وفاداری یاد کر کر سر پٹکے گی پچھتائیگی **شعر** کون اوٹھائیگا ترا جور و جفا میرے بعد ✤ یاد آئیگی تجھے
میری وفا میرے بعد ✤ **روایت** عمیر بن اسحاق کہتے ہین کہ مین اوسوقت حضرت امام حسنؑ کی خدمت مین
حاضر ہوا آپ نے فرمایا عمیر جو کچھ مجھ سے پوچھنا ہو پوچھ لو **شعر** نالے پیہم دل سے اب آنے لگے ✤ حضرت
دل شاید اب جانے لگے ✤ مین نے عرض کی حضرت اسوقت آپکو ایسی تکلیف ہے مین کچھ پوچھ نہین سکتا کچھ
افاقہ ہوگا تو پوچھونگا پھر آپ گھر مین تشریف لے گئے اور پھر آکر فرمایا عمیر کچھ پوچھنا ہو تو پوچھ لو اور نہین تو
پھر سوال کی تمھین فرصت کہان اور جواب کی مجھے طاقت کہان پھر فرمایا کہ جب ہم پانچ نے جاتے ہین تو
کلیجے کے ٹکڑے کٹ کٹ کر دستون مین آتے ہین اور مجھے کئی بار زہر دیا مگر ایسا تیر جگر سوز خون ریز کبھی نہ پیا
پھر مین دوسری بار آپکی خدمت مین گیا آپکا دم ٹوٹتا تھا اور حضرت امام حسینؑ سرھانے آپکے بیٹھے تھے اور
پوچھتے تھے بھائی کس نے آپکو زہر دیا آپ نے فرمایا **شعر** ہچکی لگی ہوئی ہے ہر وقت دم شماری ✤ کیا حال
پوچھتے ہو بھائی بھلا ہمارا ✤ پھر آپ نے فرمایا اگر وہ وہی ہے جسپر میرا گمان ہے تو بڑا منتقم حقیقی وہی خالق انس و
جان ہے اور نہین تو مین نہین چاہتا کہ میرے لیے کوئی بیگناہ مارا جاوے ناحق کوئی بے جرم سزا پاوے واللہ میں
نہ کہونگا کہ کس نے زہر دیا **اشعار** ایام التیام نذیری کے جا چکے ✤ ناسور اتبو ہو گیا داغ جگر نہین ✤
رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ **روایت** ہے کہ وفات کے
وقت آپ نے جناب امام حسینؑ کو ساتھ صلاح اور تقوی اور اطاعت اور پاسداری اور رعایت اہلبیت ہونے
کی وصیت فرمائی کہ ✤ شفقت و الفت مری جتنی ہے اہلبیت پر ✤ بعد میرے رکھیو تم بھی بلکہ اس سے
بیشتر ✤ گر دغم آنے نہ دیجو گر دانکے تم کبھی ✤ تا دم موعود ہر اک ساتھ ہی رہیو سبھی ✤ شفقت و اخلاق
جد کی دیکھیو اب دادتم ✤ خاندان فاطمہ کو کیجیو آباد تم ✤ اور میرے یتیمان نازک مزاج کو کوئی ستاوے نہین
دل اونکا کوئی دکھاوے نہین جعدہ بانو کو کوئی ایذا نہ دے اوسپر کوئی ستم نکرے اور اب اے بھائی تمھارا کوئی

امام حسینؓ نے آپ سے پوچھا کہ بھائی جان حسین کی جان آپ پر قربان ذرا آنکھ کھولیے کچھ منہ سے بولیے کس شقی بے رحم نے آپ کو زہر دیا کس سنگدل نے ایسا قہر کیا آپ اپنے قاتل کو پہچانتے ہین کچھ نام و نشان اوسکا جانتے ہین فرمایا ہان خوب جانتا ہون اچھی طرح پہچانتا ہون مگر سچ تو کہو کیا اوس سے میرے خون کا بدلا لیا چاہتے ہو حضرت امام حسینؓ نے فرمایا جی ہان اگر خدانخواستہ آپ انتقال کر جائینگے تو اوسکو ہم قتل کروائینگے آپنے فرمایا بھائی حسنؓ کا سینہ قاتل کے کینہ سے صاف ہی اور بدگوئی اور چغلی کھانا سو میرے خاندان نبوت کے خلاف ہے میرا تو یہ حال ہے ہر دم یہی خیال ہے کہ قیامت کے دن اگر حقتعالی مجھے بہشت مین جانیکا حکم کرے گا تو حسنؓ جب تک اپنے قاتل کو نہ بخشوائیگا بہشت مین قدم نہ دھریگا **نظم** پاکسے ہرگز نگویم راز او ۔ در قیامت ہم شوم دمساز او ۔ شفقتم نگذاشت تا بگذارمش ۔ رحمتم خواہد بجنت آرمش ۔ بھائی چھ بار مجھے قاتل نے زہر پلایا لیکن ہمنے جان دے دی پر لب ہلایا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہوا کیسے کیسے صدمات سے مگر زبان نہ ہلائی جی ہی مین مسوس مسوس کر رہے **نظم** مرگ ما راز ندگی دیگر است ۔ زہر مرگ از شہد شیرین خوشتر است مرگ ساز و منعم راصافی زپوست ۔ تا رساند دوست را نزدیک دوست ۔ بھائی اگر درحقیقت میرا قاتل وہی ہے جسپر میرا گمان ہے خیال ہے تو بڑا سخت بدلا لینے والا خداوند ذوالجلال ہے اور اگر میرا قاتل وہ نہین ہے جسپر میرا گمان ہے تو تم یہ خیال جانے دو مین نہین چاہتا کہ ایک بیگناہ کو تم میرے واسطے قتل کرو ۔ واہ کیا حلم ہے اپنا تو جگر ٹکڑے ہوا ۔ پر بھی ایذا رستگار کے روادار نہین ۔ **روایت** ہے کہ آخر وقت آپنے مجدہ کو خلوت مین بلوا کر فرمایا ای بانوے ناسازگار اے دشمن خونخوار تونے مجھے چھ بار زہر ہلاہل پلایا اپنے دین و دنیا و دونون کو خاک مین ملایا محبت دیرینہ کو کچھ خیال مین نہ لائی خدا و رسول سے ذرا نہ شرمائی مفت مجھے تونے گھلا گھلا کے ہلاک کیا گریبان حیات کو میرے چاک کیا **قطعہ** اے یار کسی بی سببی یار کشد ۔ وانگہ چو منی یار وفادار کشد ۔ تو دوست نگو دشمن خود گیر مرا ۔ کس دشمن خویش را چنین زار کشد ۔ دیکھ میرے جگر کے پارے ہین تیری ہی زہر کے مارے ہین کچھ تیرے دل پر اثر ہی کچھ تجھے میری خبر ہے زہر پلاتے وقت کچھ تجھے میرا قلق تھا تجھپر میرا بھی حق تھا **شعر** پالنے کی جو گنہگار تھے ہم ۔ اس سزا کے نہ سزاوار تھے ہم ۔ تیرے جور و ایذا کو ہم سہہ گیے بھائی اور فرزندون سے نہین کہا زہر گھونٹ کر رہگئے **شعر** رفتیم و ہم جور تو در سینہ نہفتیم ۔ با ہیچ کسے حال دل خویش نگفتیم

کہو میرے چہرے کا کیا رنگ ہی اہلبیت نے رو کر عرض کیا کہ رنگ گلابی نہایت سبز زمردین ہوگیا تب آپنے حضرت امام حسینؑ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا بھائی حدیث معراج کا ظہور ہوا اب میرا سب رنج والم دور ہوا رنگ سبز میری رخصت کا سامان ہی موت سر پر کھڑی ہی حسنؑ دو ایک گھڑی کا مہمان ہی یہ کہکر دونون بھائی گلے سے گلے ملکر اور منہ پر منہ رکھکر اتنا روئے کہ بیہوش ہوگئے جب کچھ افاقہ ہوا لوگون نے عرض کیا حضرت وہ حدیث معراج کیا ہی فرمایا کہ میرے نانا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا تھا کہ معراج کی رات جب جبرئیلؑ مجھے بہشت کی سیر کراتے تھے واسطے ملاحظہ درجات امتون کے ہر جانب پھراتے تھے وہان دو محل عجیب وغریب ایک ہی طور کے اور ایک دوسرے کے قریب ملاحظے مین آئے ایک زمرد سبز کا دوسرا یاقوت سرخ کا مین نے رضوان سے پوچھا کہ یہ دونون قصر کسکے واسطے طیار ہوئے ہین رضوان نے کہا ایک حضرت امام حسنؑ اور ایک حضرت امام حسینؑ کے واسطے تب مین نے کہا دونون محل ایک رنگ کے کیون نہین ہین رضوان نے شرم سے سر جھکا لیا اور کچھ جواب نہ دیا جبرئیلؑ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضوان کا جی کہتے ہوئے شرماتا ہی اوسکا جگر شق ہوا جاتا ہی سبز محل آپکے ریحان حسنؑ کا ہی کہ آپکے بعد کوئی سنگدل اونکو زہر پلائیگا کہ اوسکی تاثیر سے آخر وقت رنگ اونکے چہرے کا سبز ہوجائیگا اور سرخ محل آپکے گل امام حسینؑ کا ہی کہ آپکے بعد لوگ اونکو شہید کرکے رخسارہ گلگون کو اونکے خون سے لال کرینگے اور گھوڑون کی ٹاپون سے اونکی نعش کو پائمال کرینگے اتنا کہکر حضرت امام حسنؑ بھائی سے لپٹکر زار زار روئے حتی کہ دونون بھائیون کے نعرہ جانکاہ سے جن وبشر در ودیوار روئے **غزل** کہ ریخت ریزہ الماس سودہ در قدحش ✣ کہ زہر گشت ازان آب خوشگوار حسنؑ ✣ درانمزون صد وہفتاد پارہ شد جگرش ✣ ہمہ زراہ گلو ریخت در کنار حسنؑ ✣ بنگ گونہ الماس شد مرو فام ✣ مفرح لب یاقوت آبدار حسنؑ ✣ جگر مسبوحت شفق را چو لالہ زاش دل ✣ ز حسرت جگر خستہ فگار حسنؑ ✣ لبش کہ مایہ تریاک بود شد پر زہر ✣ فغان زلحی شہد شکر نثار حسنؑ ✣ ستارہ خون بچکاند ز چشم اگر بیند ✣ جراحت جگر و چشم اشکبار حسنؑ ✣ بباغ عترت پیغمبر از خزان ستم ✣ بریخت لالہ ونسرین زنو بہار حسنؑ ✣ **شعر** رسول پاک پہ بھیجے خدا درود وسلام ✣ علیؑ وفاطمہؑ حسنؑ وحسینؑ پر بھی مدام ✣ **روایت** ہی کہ انتقال کے وقت حضرت

ہاتھ سے تمنے نجات پائی شام فراق کٹی صبح وصال آئی اب قریب ہی کہ تم میرے پاس آؤگے اور ہر طرح سے خلد برین
مین میرے ساتھ آرام پاؤگے اسکے بعد مین نیند سے چونک پڑا اور اوس کوزے سے پانی پیا اوسکے پیتے ہی
جگر ٹکڑے ٹکڑے ہوا حضرت امام حسینؓ نے کوزہ اوٹھا کر فرمایا کہ مین بھی دیکھون دیکھون کیسا پانی ہی حضرت امام حسنؓ
نے فوراً بھائی کے ہاتھ سے کوزہ چھین لیا اور زمین پر پٹک دیا جہان پانی گرا وہ زمین فوراً اوبل آئی
اور پارہ پارہ ہوگئی سب لوگون نے بہ یقین جانا کہ جب زہر کا یہ حال ہی تو انکی بار حضرتؓ کا بچنا محال ہی سراسر
اشکال ہی پھر حضرت امام حسینؓ نے رو کر فرمایا **بیت** چون عمر تو خواست بود مرا عمر کاشکے ✤ ہرگز نبودے وزیادہ
نہ زادے ✤ **شعر** رسول پاکؐ پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؓ و فاطمہؓ حسنؓ و حسینؓ پر بھی مدام ✤
**روایت** ہی کہ اسکے بعد شاہزادے کے شکم مین درد اوٹھا مارے درد کے زمین پر لوٹنے لوٹنے اودھر سے
اودھر جاتے اودھر سے ادھر آتے پھر بعد طلوع آفتاب کے کیفیت دوسری طاری ہوئی اسہال کبدی
شروع ہوا قے جاری ہوئی جگر اور آنتڑیان ٹکڑے ٹکڑے ہوکر دستون مین نکلتی تھین جگر کے پارے آگ کے
انگارے تھے چھونے سے اونگلیان جلتی تھین طشت آگے رکھا گیا قے کے ساتھ پارہ پارہ جگر اور آنتڑیان
اوس ماہ پارے علیؓ کے پیارے زہرؔ کے دو لارے کی کٹ کٹ کر طشت مین گرتی تھین اور مثل ماہی
بے آب کے لہو مین طشت کے اندر تڑپھڑاتی پھرتی تھین یہانتک کہ ستر یا اکیسو ٹکڑے جگر کے طشت
مین گرے حضرت امام حسینؓ اپنے بھائی کا یہ حال پُرملال دیکھکر اپنی بیکسی اور تنہائی پر روتے تھے اور درد مند
مضمون اس کلام کے ساتھ ہمکلام ہوتے تھے **غزل** گر بقدر سوزش من چشم من بگریستے ✤ مرغ و
ماہی در غم من تن بہ تن بگریستے ✤ زہرہ کو تا زہر جام دشمن آوردے بیاد ✤ وز سر حسرت چو زہرا بر حسنؓ بگریستے
خال یاقوت لبش کز زہر شد نیلی تمام ✤ گر بدانستے عقیق اندر یمن بگریستے ✤ لعل اگر آن خوردہ الماس
دیدے بر لبش ✤ خون شدے وز سوز آن فخر زمن بگریستے ✤ زان جگر کو پارہ پارہ گشت اگر آگہ شدے ✤
مرغ زاری کردے و برہا بزن بگریستے ✤ **روایت** ہی کہ جب کچھ دن چڑھا رنگ رخسارہ گلگون اوس
ریحان رسولؐ کا سبز ہونے لگا یہ حال آپکا دیکھکر گھر مین جو کوئی تھا رونے لگا جگر سب کے شق ہوئے
رنگ چہرون کے فق ہوئے تب آپ نے گھر والون سے پوچھا کہ اب تو حالت میری بہت ہی تنگ ہے

۱۲ ابن حنفیہ

گھیرے بیچ مین کیے خواب غفلت مین سوئی تھین اور سرہانے آپکے ایک کوزہ پانی سے لبالب اوسکے اوپر ایک باریک کپڑا بندھا ہوا اوس کپڑے پر مہر آپ کی چسپان کی ہوئی رکھا تھا جعدہ خفتہ بخت سنگدل بارادۂ قتل لعل فاطمہؑ زہرا کے ریزہاے الماس سودہ کو اپنے پاس لیے ہوئے اپنی خوابگاہ سے آہستہ آہستہ اوٹھی اور آپکے سرہانے مثل بلاے ناگہانی کے جا پڑی سب کو غافل پایا کوزہ سرہانے سے اوٹھایا دیکھا کہ سر اوسکا مہین کپڑے سے بندھا ہے اور اوسکے اوپر مہر آپ کی چسپان ہے فورًا اوسنے وہ زہر اوس کپڑے کو ڈالکے انگلی سے ملدیا وہ سارا زہر کوزے کی اندر پانی مین ملگیا پھر وہان سے اولٹے پانون چلکے اپنی خوابگاہ پر چلی آئی تھوڑی دیر کے بعد آپ خوابگاہ سے چونک پڑے اور حضرت زینبؓ اپنی بہن کو آواز دی یا اختاہ بہن اوٹھو اس وقت مین نے نانا جان اور اپنے بابا اور ماں کو خواب مین دیکھا ہے تھوڑا پانی لاؤ کہ وضو کرون اودھر حضرت زینب پانی کو چلین اودھر آپنے سرہانے سے کوزہ اوٹھایا اوسی طرح مہر چسپان اور کپڑا بندھا پایا ایک گھونٹ پانی پیا اور کوزہ وہین رکھدیا پیتے ہی فرمایا آہ آہ یا اللہ یہ کیسا پانی تھا کہ پیتے ہی ایسی جلن پیدا ہوئی کہ حلق سے ناف تک پھٹ گیا دل پارہ پارہ ہوا کلیجا کٹ گیا پھر آپ مثل مرغ بسمل کے اوچھلنے لگے کلیجا تھام تھام ملنے لگے بیت جان غم فرسودہ دارم چون تنالم آہ آہ + آہ درد آلود دارم چون نگریم زار زار + سمجھے کہ جعدہ نے یہ چھٹی بار دھوکا دیکر زہر قاتل پلایا مگر صدقے ایسی حلم کے لب تک نہ ہلایا حضرت قاسمؓ اپنے صاحبزادے کو بھیجکر حضرت امام حسینؑ کو بلوایا جب حضرت امام حسینؑ تشریف لائے آپنے حالت بیقراری مین گلے لگانے کو دونون ہاتھ بڑھائے پھر تو دونون بھائی گلے سے گلے ملکر اس قدر روئے کہ اونکے رونے سے جن و بشر کیا دیوار و در روئے ایسے آہ کی نعرے فلک تک پہونچائے کہ عرش و کرسی جنبش مین آئے پھر آپنے فرمایا بیت کانچہ ما دیدیم از جور و جفا ہا کس ندید + و انچہ ما خوردیم از زہر بلا ہا کس نخورد + ای بھائی جاء الاجل و انقطع الامل اب مین رخصت ہوتا ہون آب پھر قیامت مین ملاقات ہوگی جو ہونی ہے سو وہین بات ہوگی اسوقت مینے اپنے نانا جان اور والدین علی مرتضیٰؓ اور فاطمہؓ زہرا کو خواب مین دیکھا ہے کہ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے مجھے باغ جنت مین ٹہلاتے ہین حور و قصور دکھاتے ہین میرا جی بہلاتے ہین اور نانا جان مجھسے فرماتے ہین کہ بیٹا حسنؓ خوش ہو کہ دشمنون کے

پیچ و تاب کھایا حسد سے سر کو دھنا آخر سنان عصا پر اپنے چند بار زہر ملایا اور بعزم قتل آپکے وسش میں موصل
مین آیا اور جس مسجد مین آپ نماز پڑھنے آتے رہا کرتا تھا اور اپنا خلوص اپنی عقیدت آپسے کہا کرتا تھا حسنین
آپسے سن سنکر روتا آنسوؤن سے منہ دھوتا مگر ہر دم اسی گھات مین رہتا کہ کون ایسا وقت پائین کہ یہ
لوہا آپکے کسی بدن مین چبھوئین ایک دن آپ دکان مسجد پر لوگون سے کچھ باتین کر رہے تھے کہ پاس آپکے
وہ اندھا شیطان آیا اور سر عصا پشت پائے اقدس پر آپکے رکھکر کے زور سے دبایا آپنے ایک آہ سرد کھینچی
اور یہ فرماتے ہوئے بیہوش گرے **بیت** بجرم عشق تو مارا اگر کشند چہ باک ✤ ہزار شکر کہ بارے شہید عشق توایم
فورًا پانون ورم کر گیا اور ایسا زخم کاری ہوا کہ فوارہ خون کا سر زخم سے جاری ہوا لوگون نے اوس اندھے
کو پکڑا کہ سزا دین مگر اللہ غنی آپنے بکمال حلم اپنے فرمایا کہ ہان ہان اسے چھوڑ دو **بیت** بیکان آبدار کہ
آید ز دست دوست ✤ بر عاشقان سوختہ باران رحمت ست ✤ جیسا یہ چشم ظاہر سے اندھا ہی ویسا ہی
دیدۂ باطن سے کور ہے اور قیامت کے دن بھی اندھا ہی محشور ہوگا آخر اوسے لوگون نے چھوڑ دیا
وہ شیطان جلدی جلدی نظر سے غائب ہوا پھر آپنے فرمایا کہ مینے چاہا تھا کہ دشمنون کے مکر سے کنارہ کش
ہو کر یہان چند روز آرام کرونگا ازالۂ غم و دفع آلام کرونگا مگر کیا کیجیے یہان بھی سوائے غم کے کوئی یار نہین
بجز رنج کے مونس نہین غمگسار نہین پھر آپ اوسی طرح بیمار زار و نزار مدینے مین تشریف لائے پہلے
روضۂ انور سے ہو کر گھر آئے جعدہ چونکہ آپ کی دشمن جانی تھی آپکو بھی اوس سے بدگمانی تھی چند بار آپ
اوس سے دھوکا کھا چکے تھے زکا و ٹھا چکے تھے اسواسطے بارہا بھائی کے گھر آرام فرماتے اور اوسکے یہان
کم آتے جاتے **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام **روایت**
ہے کہ جعدہ نے بڑے بڑے مکر و فریب سے پانچ بار آپکو زہر ملا دیا مگر آپ کی کرامات سے اثر نہ کیا چھٹے بار یزید
پلید نے عقد جواہرات نامے بھیجا اور ہیرے کی کنی بھیی ہوئی جعدہ کے پاس بھیجی کہ اب اپنا کام کر زہر کے
لعل علی کے نونہال کا قصہ تمام کر کسی سے تذکرے ندبات کیسکی سنے جس حیلے سی ہو سکے شہد یا مصری کی شربت مین
ملا کر پلا دے قوام حیات کا اونکی بگاڑ کر تلخی موت کی چکھا دے غرض چھٹی بار یہ اتفاق ہوا کہ امام حسینؑ کے گھر شب جمعہ
ستائیسوین صفر کو آپ نیند سے سوئے ہوئے تھے اور آس پاس آپکے صاحبزادیان اور بہنین اور مائین بھی آپکو

سبز گاہے زرد ہوتا ایسا معلوم ہوتا کہ دلکو کوئی زور سے ملتا ہی کلیجے کو چٹکیون سے مسلتا ہی جگر بار بار قے آتی تھی
جان جاتی تھی صبح ہوتے روضۂ انور پر اپنے جد امجد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہو کر روتے اور دعا
فرمائی فوراً شفا کلی پائی مگر اوسدن سے لیکر برابر چالیس دن روز انتقال تک آپ بیمار رہے عوارض چند
مین گرفتار رہے دوسری بار جعدہ نے بلحاظ اسکے کہ آپکو پنڈ کھجورون سے بہت شوق تھا نہایت دقت
تھا بہت شیرین شداب پنڈ کھجورین منگوائین اور بعض کھجورون کو زہر مین لپیٹا اور بعض کو اوسیطرح
رکھا اور زہر آلودہ پنڈ کھجور کی پہچان اپنے پہچاننے کو کچھ ٹھہرائی تھی جب آپ باہر سے تشریف لائے
جعدہ نے بہت میٹھی زبان سے کہا سید حوالی مدینہ سے کچھ پنڈ کھجورین آئی ہین اگر کھانے کو جی چاہے
تو لاؤن آپنے فرمایا اچھا لاؤ جعدہ نے بلبق خمائے تر لاکر آپکے سامنے رکھا آپ نے فرمایا تم بھی کھاؤ
تو کھاؤن کہا بہت خوب پس جعدہ پنڈ کھجورین بلا زہر کی پہچان پہچان کر کھاتی تھی اور آپ بے تکلف
دونون قسم کی کھجورین کھاتے تھے جب آپ نے سات کھجورین زہر آلودہ کھائین مزاج بگڑا بہت گھبرائے
وہان سے اوٹھکر اپنے بھائی حضرت امام حسینؓ کے گھر تشریف لائے اور رات بھر بیقراری اور کرب سے تڑپا
کیے علی الصباح پھر روضۂ اقدس پر جو دار الشفا درد مندون کا ہی اپنے کو پہونچایا اور زار زار رو کر فرمایا

**شعر** پادشاہا درگہت دار الشفا رحمت ست ✤ دردمندانیم اینجا بہر درمان آمدیم ✤ اس بار
بھی فوراً بفضل الٰہی و ببرکت حضرت رسالت پناہی بالکل ازالۂ سم ہوا دفع ہر درد و غم ہوا لیکن سبب
ان حرکات ناشائستہ جعدہ کے مزاج شریف آپکا اکثر ناساز رہتا تھا ہمیشہ رنج و غم و مساز رہتا تھا مگر
اللہ رے تیرا علم اللہ رے تیری بردباری جعدہ کے ہاتھ سے یہ سب صدمات سہتے تھے مگر بھائی یا اور کسی سے
نہ کہتے تھے آخر آپ نے دیکھا کہ گھر کا یہی حال ہی کہ ہر دم رنج و ملال ہی تو تفریحاً چند روز کے واسطے شہر
موصل کی جانب سفر کیا ابن عباسؓ اور چند خواص خدم کو ساتھ لیا اور زبان حال سے فرمایا **رباعی** بس ناخوش و
تیرہ روزگارے دارم ✤ بس دردہم و بستہ کاروبارے دارم ✤ غرقہ شدہ ام میان گرداب بلا ✤ با آنکہ من از
جہان کنارے دارم ✤ جب آپ موصل مین تشریف لائے وہان کے لوگ بڑی تعظیم اور توقیر کے ساتھ پیش آئے
شہر دمشق مین ایک اندھا کور باطن دشمن اہلبیت رہتا تھا جب اوسنے حال آپکے موصل مین آنیکا سنا

خرسند کرے اور اگر حسن سیرت اور جمال سیرت اور نجات آخرت اور حضرت فاطمہ زہرا کی بہو بنی چاہتی ہے تو غلامی حضرت امام حسین کی پسند کر زینب نے کہا زر و مال کا اعتبار نہین جمال ظاہری پایدار نہین ایکدن دنیا کو زوال ہے اور جمال کو پیری سے زوال ہے خوشا نصیب زہے قسمت ہماری کہ حضرت امام حسین نے اس لونڈی ناچیز کو یاد فرمایا یا خاطر غمگین کو شاد فرمایا وہ کون دن ہوگا کہ زینب رسول خدا کی بہو کہلائیگی فاطمہ زہرا کے ساتھ جگہہ پائیگی غرض ابو موسیٰ نے وکالتاً ایجاب و قبول کیا زینب کو حضرت امام حسین کے حبالہ نکاح مین دیا پھر یزید شقی نے جب یہ حال سنا غصے سے سر کو دھنا آتش غیرت و غضب سے جل بھنکر کباب ہوا بحر حیا مین ڈوبکر مضطر مثل ماہی بے آب ہوا کہا اتنے حیلے سے ہمنے زینب کو طلاق دلوایا اسقدر بکر درمیان لایا مگر امام حسین نے اوس سے نکاح کر لیا جھٹ پٹ بیاہ کر لیا میری حرمت کا پاس نکیا مجھ سے ہراس نکیا یزید پلید کو عداوت معاویہ اور اصلی خاندانی تو تھی ہی یہ عداوت فرعی اوس عداوت اصلی کے ساتھ ملکر عداوت دوبالا ہو گئی کہا اب بلا قتل حسین مجھے چین نہین دنیا مین یا تو یزید نہین یا حسین حسین نہین

**شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام ✤

| | |
|---|---|
| جناب فاطمہ سے دوڑ کر ناصر طلب کر دو | تمہارا لاڈلا پیارا حسن اب زہر پاتا ہے |

سبب شہادت کا ریحان رسول دل و جان بتول شہنشاہ زمن سیدنا حضرت امام حسن کی یہ ہوا کہ یزید پلید نے بمساعدت مروان شیطان کی بدر میانگی السیونیہ نام لونڈی کے آپکی زوجہ جعدہ بنت اشعث کو پیغام بھیجا کہ اگر تو جگر گوشہ رسول نور چشم بتول شاہ زمن حضرت امام حسن کو زہر قاتل پلا دے اس جوانی اور حسن خداداد کو حسن کی خاک مین ملا دے یعنی اگر تو کسی حیلے سے اونکو زہر پلا کر شہید کرے تو مین تجھے اسقدر زر و جواہر دون کہ تو عمر بھر خوشی کرے عید کرے جعدہ نے اس طمع پر اکب دوش بنی بخت جگر فاطمہ اور علی کو شہد مین ملا کر زہر دیا اور محبت اور صحبت دیرینہ پر کچھہ خیال نکیا اوسیوقت سے آپکے شکم مین درد ہوا رات بھر مارے درد شکم اور قے اور تڑپ کے بیتاب رہے شدت کرب اور قلق سے مثال ماہی بے آب رہے شکم مین بار بار ایسا درد ہوتا کہ چہرہ نورانی اوس زہر کے بعل علی کے نونہال کا گا

یزید نے دس ہزار دینار گن دیئے کہ تم لیجیے شادی کا سامان کیجیے پھر تاریخ نکاح کی مقرر کی آخر نکاح کی رات لوگ مجلس نکاح مین مجتمع ہوئے یزید خود وکیل بنا ایجاب و قبول کے وقت محل کے اندر جاکر پھر آیا کہ میری بہن کہتی ہے کہ آج سُنا ہے کہ عبداللہ بن زُبیر کے نکاح مین تو ایک بی بی بھی ہے مین اوسکی سوت نہ بنون گی اگر عبداللہ اوسکو طلاق دے تو البتہ اوسے قبول کرونگی عبداللہ نے کہا مین اوسے چھوڑ نہین سکتا رشتہ محبت قدیمی کو توڑ نہین سکتا بلا سبب طلاق دے نہین سکتا گناہ سر پر لے نہین سکتا حضار مجلس نے کہا عبداللہ تمھارا کیا حال ہے کدھر خیال ہے اوس بی بی کو بھی طلاق دو چھوڑو سلطنت دولت ہاتھ آتی ہے منہ نہ موڑو عبداللہ کو دنیا کی طمع نے گھیرا بی بی کو طلاق دیا ناحق اوس سے منہ پھیرا یزید نے دیکھا کہ عبداللہ میرے مکر کے جال مین پھنسا بہت خوش ہوا جی مین ہنسا پھر کچھ بات بنا کر اندر محل کے جاکر پھر مجلس مین آیا اور کہا اے عبداللہ میری بہن تیرے طلاق دینے کی خبر سنکر زار زار روتی ہے جی جان کھوتی ہے کہتی ہے کہ جب عبداللہ نے ایسی عورت وفادار شیرین گفتار کو بطمع زر کے طلاق دیا اوس سے کنارہ کیا تو جب یہ مال نہ رہیگا تو مجھے بھی چھوڑ دیگا رشتہ محبت توڑ دیگا اگر پھر عبداللہ سے اپنے نکاح کا نام سنونگی زہر کھاکے جان دونگی عبداللہ نے یہ امر یزید پلید سے سنا چھاتی پیٹی سر دُھنا حضار مجلس نے کہا عبداللہ کیا کرتے ہو چندے صبر کرو دل پر جبر کرو پھر یزید پلید نے ابو موسیٰ اشعری کو اپنی طرف سے وکیل کیا مال کثیر دیا کہ جلدی قطع راہ کرکے مدینہ جاکر زینبؓ سے میرا نکاح کرے ابو موسیٰ وہانسے چلے راہ مین عبداللہ بن عمر ملے پوچھا ابو موسیٰ کہان سے آتے ہو کہان جاتے ہو کہا دمشق سے آتا ہون زینب کے پاس پیغام نکاح کا یزید کے لیے جاتا ہون عبداللہ بن عمر نے کہا کہ اگر زینب یزید سے راضی نہو تو میرا پیغام بھی پہونچانا اسکے بعد جناب حضرت امام حسینؑ سے پوچھا اے ابو موسیٰ کہان چلے ہو اونھون نے سب حال کہہ سنایا آپنے فرمایا اگر زینب ان دونون سے راضی نہو تو میری طرف سے بھی پیغام پہونچائیو غرض ابو موسیٰ زینب کے پاس آئے اور پیغام تینون آدمیون کے علی الترتیب سنائے زینبؓ نے کہا مین تجھی سے مشورہ لیتی ہون تجھی کو اس بات مین اختیار دیتی ہون اب تو جس سے کہے اوسی سے نکاح کرون ابو موسیٰ نے کہا اگر فقط دنیا کی طالب ہے یزید پر اکتفا کر بسند کر اور اگر حسن و جمال کی طرف راغب ہے تو ابن عمرؓ سے جی کو

بیٹا ہوا نام اونکا معاویہؓ رکھا ان صاحبون کے درمیان مین بھی کیسی کچھ جنگ عظیم ہوئی لاکھون آدمیون کی
مفت جان گئی پھر حضرت امیرالمومنین علی مرتضیٰؓ کے گھر شاہزادے پیدا ہوئے نام پاک اونکے حضرت
امام حسنؓ اور امام حسینؓ رکھے اور معاویہؓ کے بیٹا نا خلف شقی پیدا ہوا نام اوسکا یزید پلید پڑا یزید مردود نے
بھی بباعث اسی عداوت معنوی اصلی کے حضرات حسنینؓ کے ساتھ جو کرنا نہ تھا سو کیا خون ناحق سر پر لیا اور عداوت
فرعی کے بھی اوس پلید کی جو شاخ اوسی عداوت اصلی کی تھی دو سبب تھے ایک یہ کہ شاہ کونین جناب
حضرت امام حسینؓ نے نہ تو یزید کے باپ کی اتباع اور اطاعت کی اور نہ بعد انتقال اونکے یزید پلید روسیاہ کی
بیعت کی دوسرے یہ کہ ایکدن معاویہؓ حشیم پر آب ہوئے اراکین دولت نے عرض کی حضور ہر طرح سے افضل رب ہے
رونیکا کیا سبب ہے کہا ہمارے یہی یزید ایک لڑکا ہے سو بھی نکاح نہین کرتا ہے اگر نکاح کرتا تو شاید اوسکے
اولاد ہوتی تبھا رنسل ہوتی میری طبیعت شاد ہوتی لوگون نے یہ بات یزید سے جاکر کہی اوسنے کہا مین
نکاح کرونگا مگر جو ایسی عورت ملے کہ حسن و جمال مین طاق ہو فضل و کمال مین شہرہ آفاق ہو سبھون نے
بالاتفاق کہا کہ عبداللہ بن زبیرؓ کی بی بی زینب نام حسن و صورت اور جمال سیرت مین عرب کے اندر مشہور ہے
نزدیک ہی نہین دور دور ہے یہ بات سنکر یزید پلید نے عبداللہ بن زبیرؓ کو اپنے باپ کی طرف سے فریب دیکر
خط بھیجکر بلوایا جب عبداللہ بن زبیرؓ مع بارہ ہزار سوار اپنے کے دمشق کے قریب آپہونچے یزید پلید بھی
مع بارہ ہزار سوارون کے اونکے استقبال کو گیا اور بڑی تعظیم و توقیر سے اونکو اپنے گھر لایا دوسرے
دن اپنے باپ سے ملاقات کرائی معاویہؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ سے دیر تک ملاقات رہی ادھر ادھر کی
بات رہی تیسرے دن یزید نے تخلیہ مین عبداللہ بن زبیرؓ سے کہا کہ میرے والد نے اپنی بیٹی سے تمھارا
نکاح کر دینے کو تمھین بلایا ہے اور ہمکو طیاری اسباب جہیز کے لیے حکم فرمایا ہے عبداللہ بن زبیرؓ نے
کہا آپ یہ کیا فرماتے ہین ایسی بات زبان پر کیون لاتے ہین بھلا مین اس قابل ہون کہ خلیفہ کی
بیٹی سے نکاح کرون یزید نے کہا والد نے اپنی قوم مین پہلے تمکو سب سے بہترین چن لیا ہے تب یہ حکم
دیا ہے سلطنت مفت تمھارے ہاتھ آئی خدا نے اپنی قدرت دکھائی عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا یہان تو
میرے پاس نہ اتنے روپے ہین کہ شادی کا سامان کرون اور نہ کوئی اسباب ہے کہ اوسے گرد و ہرون

ہمجنس سے الفت اور محبت اور اپنے جنس مخالف سے بغض اور عداوت تھی دنیا مین اوسیقدر سبب اوسی مناسبت اور مخالفت روحانی کے اپنے اپنے ہمجنس سے محبت اور غیر جنس سے عداوت ہوتی ہے **نظم**

دوستی و دشمنی در ہر نہاد ✣ زاختلاف روز میثاق اوفتاد ✣ رومیان مر رومیان را طالب اند ✣ زنگیان در زنگیان ہم راغب اند ✣ وانکہ ہمجنسش نبود اندر نخست ✣ این زمان در دشمنی ہستند چست ✣

پس چونکہ یزید پلید کی روح نہایت نجس اور کثیف بنی تھی اور روح حضرات حسنینؑ کی نہایت اطیب اور الطف اور اعطر تھی اسلیے بباعث اسی مخالفت روحانی اپنی کے اوس پلید نے دنیا مین دونون شاہزادون سے عداوت رکھی اور جو کچھ اوس سے ہو سکا کیا **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✣

علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پہ بھی مدام ✣

## یزید پلید کیا اور حضرت شبیرؑ کے باہم عداوت ظاہری کی وجہ کا اب ذکر آتا ہے

قسم دوسری عداوت صوری اوس پلید کی ساتھ حضرات حسنینؑ کے جو فرع اوسی عداوت معنوی کی تھی دو طرح پر ہے **اصلی** اور **فرعی** عداوت صوری اصلی اسطرح پر تھی کہ گھر مین عبد المناف کے دو لڑکے جڑوین پیدا ہوئے ایک کا نام ہاشم دوسرے کا امیہ رکھا گیا پیشانی دونون لڑکون کی باہم ملی تھی ہر چند کوشش کی جدا نہوئی آخر ناچار ہو کر دونون کی زندگی سے ہاتھ دھو کر بیچون بیچ سے پیشانی دونونکی تراش دی یہ بات ایک عاقل عرب نے سُنی کہا مناسب تھا کہ تلوار کے سوا اور کسی چیز سے دونون پیشانی جدا کر دیتے یہ بلا روائی سر پر نہ لیتے اب ہمیشہ ان دونون کی اولاد مین تلوار چلیگی تیغ عداوت انکی درمیان نیام مین دم بھر آرام نہ لیگی چنانچہ ہاشم اور امیہ سے تلوار چلی ہاشم نے امیہ کو زیر و زبر کیا مکے سے نکالدیا پھر ہاشم کے گھر بیٹا پیدا ہوا نام اوسکا عبد المطلب رکھا اور امیہ کے بیٹا پیدا ہوا نام اوسکا حرب پڑا ان دونون کے درمیان بھی کیسی کیسی لڑائیان ہوئین پھر عبد المطلب کے لڑکا ہوا نام اوسکا ابو طالب پڑا اور حرب کے بھی بیٹا ہوا نام اوسکا ابو سفیان پڑا انکے درمیان بھی بسبب قطع زمین کے عداوت تھی نوبت جنگ و تیغ کی یہونچی پھر ابو طالب کے شاہزادہ پیدا ہوا نام پاک اوسکا علی مرتضیٰؑ پڑا اور ابو سفیان کے

تسلیم مین ثابت قدم رہکر اون سب تکالیف کو سہا اور آنکھون پر اوٹھایا **نظم** اللہ نے پیدا جو کیا رنج و بلا کو ✤ تقسیم ہوا سب وہ محبان خدا کو ✤ پر سب سے سوا حصہ ملا آل عبا کو ✤ تحریر کا فرمان ہوا کلک قضا کو ✤ آغاز مصیبت تو لکھا نام نبی پر ✤ اور خاتمہ بالخیر حسین ابن علی پر ✤ پھر سر کو اوس سردار دارین جان کونین کے جو زیب آغوش پیغمبر تھا نیزے پر چڑھا کر شہر شہر گلی گلی پھروانا اور لاش مبارک کو اونکی گھوڑون کے سمون سے چلنا چور کروانا اور بروز شہادت آسمان سے خون برسنا اور تین دن تک ساری دنیا مین اندھیرا ہو جانا اور مٹی کا خون ہونا اور پتھر کے تلے سے خون باہر آنا اور آواز غیبی سے مژدون کا مسموع ہونا اور جنون کا نوحہ کرنا رونا پیٹنا تا زمان قیامت تمام عالم مین جن ہون یا انس مسلمان ہون یا کافر مرد ہون یا عورت لڑکے ہون یا بوڑھے ہمیشہ ان مصائب دردناک اور واقعات ہولناک کا مذکور ہونا اور سب لون کا کثرت بکا اور غم اور حزن و ملال سے اس رنج کے چور ہونا اور عرش سے فرش تک اور عالم غیب سے شہادت تک وحوش سے طیور تک جمادات سے نباتات تک ہمیشہ اسکا بڑا شہرہ ہونا اور تمام عالم کا مصیبت مین امام عالیمقام کے رونا تمرہ اوسی شہادت جلی کا ہے **رباعی** عالم زبلاہاے تو محنت کدہ ایست ✤ وین محنت و غم نصیب ہر دل شدہ ایست ✤ ہر جا کہ نگاہ میکنم در رو تو ✤ دل خون شدہ غمزدہ سوختہ ایست ✤ **شعر** رسول پاک پر بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام ✤

## یزید نا خلف کو جو عداوت اوس شاہ دین سے تھی ✤ بنا معنوی کا اوسکے یان پر ذکر آتا ہے

راویان اخبار عجم و حاکیان حکایات الم نے یون رقم کیا ہے کہ عداوت یزید پلید کی ساتھ جناب حضرات حسنین کے دو سبب سے تھی ایک **معنوی** دوسرے **صوری** عداوت معنوی اسطرح پر تھی کہ اولیاء حق انبیا اور ابرار اور شہدا کی مظاہر لطف و رحمت الٰہی ہوتی ہین اپنے اپنے درجات کے موافق اسیواسطے وہ روز میثاق ہی مین بہت ہی لطیف پیدا کی گئین اور ارواح کفار اور فساق کی مظاہر قہر اور غضب ایزدی کی ہوتی ہین اپنے اپنے درکات کے مطابق اسلیے وہ نہایت پلید اور کثیف پیدا ہوئین پس بمصداق **بیت** کند ہمجنس با ہمجنس پرواز ✤ کبوتر با کبوتر باز با باز ✤ دونون قسم کی روحون کو جتنا عالم ارواح ہی مین ہے اپنے اپنے

ٹھیک آیا اور رنگ شہادت جلی کا حضرت امام حسینؑ کے جامۂ وجود پر خوب سمایا اور چونکہ بنا حضرت امام حسنؑ کی
شہادت کی کتمان پر تھی اسیواسطے نہ کبھی ذکر اسکا جبرئیلؑ کی زبان پر آیا اور نہ گاہے رسول مقبول نے
زبان مبارک سے ارشاد فرمایا حتی کہ خود حضرت امام حسنؑ نے باوجود علم کے اپنے قاتل کا نام چھپایا اور بہ چند
حضرت امام حسینؑ پوچھتے رہے مگر نہ بتایا اور مدار شہادت کا حضرت امام حسینؑ کے اعلان پر تھا اسیواسطے
ازل ہی مین پہلے تو یہ بات لوح محفوظ مین مسطور ہوئی پھر عالم ارواح ہی مین سارے فرشتون کے درمیان
مشہور ہوئی یہانتک کہ بروز ولادت حضرت امام حسینؑ کے جبرئیلؑ امین مبارکبادی کو آئے اور تہنیت کے
ساتھ ہی معاً ذکر تعزیت شہادت امام حسینؑ درمیان لائے پھر تو بارہا جب جبرئیلؑ حضور نبوی مین آتے
خبر شہادت امام حسینؑ سناتے حتی کہ زمانۂ شہادت یعنی انتہاے ۶۰ ساٹھ ہجری اور اوسکے مکان یعنی
کربلا کا پتا بتایا اور سرخ مٹی وہانکی لاکر حضرتؐ کو دکھائی اور خود جناب شیرؑ خدا نے اکثر صحابہؓ کے ساتھ
خاک کربلا بچشم خود نظر فرمائی اور پکار کر فرمایا حسینؑ یہان کنارے فرات کے صبر کرنا دل پر جبر کرنا غایت یہ
کہ یزید پلید اپنے باپ کے کاندھے پر حضرتؐ کے آگے آیا آپ نے اوسے دیکھکر مسکرا کر فرمایا کہ یہ میرے دونون
نور العینین حسنینؑ کو شربت شہادت پلائیگا اور میرے سارے خاندان اور اہلبیت کو خاک مین ملائیگا حضرت
امیرؑ نے چاہا کہ اوسے قتل کرین آپ نے منع فرمایا کہ نہین اسے چھوڑ دو یہی خدا کی رضا ہے اسیطرح قضاے
غرض یہ امر قبل شہادت ہی کے خوب مشہور ہوا نزدیک ہی نہین دور دور ہوا اور چونکہ حین حیات حضرتؐ کے
یا ایام خلافت مین خلفاء اربعہؓ کے اسطرح شاہزادون کا شہید ہونا مناسب شان نبوتؐ اور خلافت کے
نہ تھا اسواسطے بعد وفات آپکے اور بعد گذرنے تیس ۳۰ برس ایام خلافت کے بڑے شاہزادے کو شہادت
باطنی کے ساتھ مختص کرکے اونکے حرم خاص کے ہاتھ سے کہ سبط حکا گمان عداوت کا نہین ہوسکتا تھا
زہر ہلاہل یعنی شربت شہادت پلایا اور چھوٹے صاحبزادے کو شہادت ظاہری کے ساتھ مخصوص کرکے
بڑی دھوم دھام اور نہایت شہرت اور ازدحام کے ساتھ شہید کرایا اور جو جو مصیبتین اور بلائین کہ
ازل سے ابتک کسی انبیا اور مقربان درگاہ کو نصیب نہین ہوئی تھین شہنشاہ کونین حضرت امام حسینؑ کو اوسکے
ساتھ مشرف فرمایا اور اوس دشت عشق حقیقی کے شیر اور میدان رضاے حق کے دلیر نے مقام رضا اور

اور اگر کبھی لہو کے دریا مین مثل ماہی بے آب کے تڑپے مگر قطرہ آب کو ترسے اور سارے زخمون کے سارا بدن اوسکا
چکنا چور ہووے اور ہر زخم پیچھے اوسکو لذت ملے مسرور ہووے باانیہہ مقام رضا اور تسلیم مین کھڑا رہے امر
حق پر اڑا رہے آخر ہر جانب سے مینھ تیغ بیدریغ کی اوسپر بوچھار آوے اور وہ قطرہ آب کو ترس ترس کر
شہادت پاوے پھر اعدا ہجوم لاوین اور کوبین اوسکے گھوڑے کی کاٹی جاوین اور خنجر جفا سے سر اوسکا تن سے
جدا کر لیوین اور لاش اوسکی سر میدان خاک و خون مین پڑی رہنے دیوین اور اوسکی عورتین اور یتیم ننھے ننھے
بن باپ کے لڑکے قید مین گرفتار ہون بات کرنے آہ سرد بھرنے سے ناچار ہون غایت یہ ہے کہ پھر اوسکی لاش کو
گھوڑون پر چڑھکر بارے ٹاپون کے چکنا چور کر دیوین حتی کہ مغز کو استخوان سے دور کر دیوین پھر سر اوسکا
نیزے پر چڑھا کر در بدر شہر شہر پھراوین اور آگے آگے اوسکے اپنی خوشی اور فتح کے ڈنکے بجاتے جاوین
پس اگر اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس شہادت پاتے تو دین اسلام مین بڑا خلل پڑ جاتا
آئینہ ایمان مین عوام کے بل پڑ جاتا اور منظور الٰہی یہ تھا کہ یہ بڑا کمال شہادت خفی اور جلی کا بھی آپکی ذات
جامع الصفات مین آئے تاکہ کوئی مرتبہ کمال کا آپکی ذات سے باقی نہ رہجائے پس اس امر کے ظہور کے واسطے
اول ہی مین اہلبیت اطہار مین سے ایسے دو شخص جو اقرب الاقارب اور احب الاحباب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے تھے یعنی حضرات حسنین ؑ جنکا مال بمنزلہ حضرت کا حال اور جنکا کمال بمنزلہ حضرت کا کمال ہے اور
صورتاً اور سیرتاً حکم وحدت بلکہ رتبہ عینیت کا رکھتے ہین تجویز فرمائے گئے اور یہ دونون رخسارے جمال محمدی
اور دو آئینے پرتو کمال احمدی کے ہو بہو حضرت ؐ کے قالب مین صورتاً اور سیرتاً منزلہ یکجان دو قالب کے ڈھالکر
دو آئینہ رسول ؐ نما بنائے گئے اسیواسطے حضرت امام حسن ؑ موے سر سے سینے تک اور حضرت امام حسین ؑ سینے
سے لیکر ناخن پا تک بمنزلہ ہو بہو ڈیل ڈول قد و قامت صورت اور سیرت مین ہمشکل حضرت ؐ کے مخلوق
فرمائے گئے اور دونون شیر دلیر میدان امتحان مین لائے گئے تا کمال دونون طرح کی شہادت کا دونون
آئینون رسول ؐ نما مین دیکھا جاوے اور درجہ دونون شہادت کا ہر طرح سے آپکی ذات مین بواسطہ حضرات
حسنین ؑ کے آوے اور جو صدمات اور واقعات کہ ان جگر گوشگان پر طاری ہون وہ سب مع جب تکمیل مدارج
شہادت حبیب باری ہون پس خلعت شہادت خفی کا حضرت امام حسن ؑ کے قامت رعنا پر بہت ہی زیبا اور

اور رسالت سے محروم رہجاتے پس جاننا چاہیے کہ جو جو کمالات اور خوبیان کہ آپکے ہاتھ سے جدا جدا اور غیر غیر نکو
ملی تھین سو وہ سب مجموعہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بدرجۂ اتم روز میثاق ہی مین عنایت ہوئی
تھین خلافت آدم معرفت شیث فصاحت ادریس شکر نوح قوت ہود فصاحت صالح خلت ابراہیم لسان
اسمعیل رضاے اسحق بشارت یعقوب حسن یوسف صبر ایوب کلام موسی طاعت ہارون وقار الیاس صوت
داؤد ملک سلیمان حکمت لقمان عبادت یونس تحمل زکریا زہد یحیی کرم عیسی اور سواے ان سب اوصاف کے
اور بھی ہر نبی کے کمالات جو روز ازل سے مختص بذات جامع الصفات تھے اور کسی نبی مرسل کو نہ ملے تھے
حضرت کو ملے جیسے ولایت جامعہ محبوبیت مطلقہ اصطفاء مطلق قرب حق عرفان اتم جوامع کلم شفاعت عظمی
خلافت کبری منصب قضا مرتبہ افتتاح خلق عظیم فیض عمیم عقل کامل علم شامل ہجرت وجہاد و احتساب معراج
و رویت رب الارباب غیر ہا ربا ہی لب لعل و خط سبز و رخ زیبا داری ✤ حسن یوسف و عیسی ید بیضا داری
خوبی و شکل و شمائل حرکات و سکنات ✤ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ✤ فقط ایک رتبہ شہادت ظاہری
اور باطنی کا آپ نے فیض نفیس نہ پایا تھا یہی ایک کمال آپکے عنصر شریف مین نہ سمایا تھا اور اسکا بھید یہ تھا
کہ اگر آپ شہادت جلی کا رتبہ پاتے یعنی لڑائی مین کفار کے ساتھ شہید ہوجاتے تو شوکت اسلام ٹوٹ جاتی
دین مین بڑا خلل پڑجاتا عوام کے ایمان مین غار شبہ گر جاتا یعنی لوگ شبہ لاتے کہ اگر یہ نبی برحق ہوتے
تو کفار کے ہاتھ سے کیون مارے جاتے اور اگر آپ شہادت خفی کا مرتبہ پاتے یعنی جسکے سے مثل خلفاے
راشدین اپنے گھر کے شہید ہوجاتے تو یہ شہادت مشہور اور ہر طرح سے کامل نہوتی اور جسطرح اعلی پر
شہادت کی شامل نہوتی اسواسطے کہ پوری شہادت یہ ہے کہ آدمی غربت اور مسافرت مین ہر طرح سے بیکس اور
بے بس ایسے مقام پر ہو جہان اوسکا کوئی یار ہو نہ غمخوار نہ مونس ہو نہ مددگار نہ کوئی ساتھی ہو نہ ہمدم نہ ہمدرد
ہو نہ محرم پھر وہ درمیان اعدا کے گرفتار ہو مثل ایک انار میان صد بیمار ہو اور سارے خدام و غلمان و اعزہ
و اقربان اوسکے گرداگرد رہے ہون اوسکے مارے جاوین سبکے سب شہادت پاوین اور سارا مال اور کمائی
اوسکی لٹجائے کوئی اوسپر رحم نکرے سبکے دلون سے محبت اوسکی چھٹ جائے آخر وہ تن تنہا رہ جاوے اور
سب مصیبتین للہ دو بدو دیکھے بتہ جاوے پھر چارون طرف سے اوسپر منجنیق برسے اور تیرون کا مینہ

خانۂ دلہا ازین اندوہ ویران گشتہ است ✤ چشم ما ہمچون خویش در خون دل گشت ست غرق ✤ حال ما مانند گیسوئے
پریشان گشتہ است ✤ محدثان باخبر و واقفان کتب احادیث و سیر لکھتے ہین کہ ازل الازال مین حقتعالی
نے جو تجلی اپنی آپ پر کی تو بصورت ایکذات بحت اور نور محض اور وجود مطلق کے تھا جامع جمیع صفات کمال
اور نعوت جلال و جمال کا **شعر** جمال مطلق از قید مظاہر ✤ بنور خویش ہم بر خویش ظاہر ✤ پھر جب
چاہا کہ پردۂ غیب سے عالم شہود مین آئے اور جمال جہان آرا اپنا عالم کو دکھائے تو کئی ہزار برس پہلے پیدا کئے
سے لوح و قلم عرش و کرسی آسمان و زمین و ما فیہا کے اپنے نور کامل السرور سے نور محمدی پیدا کیا اور اپنے کو
آپ پر شہید کیا پھر اس حقیقت محمدیہ کو خلعت لولاک لما خلقت الافلاک کا پہنا کر اپنا خلیفہ مطلق بنا کر
معدن جمیع صفات کمال اور مخزن سارے فضائل جلال و جمال کا اور تمامی اقسام کے کمالات مین طاق اور
افضل من کل افضل علی الاطلاق بنایا اور اسی نور محمدی سے سارے اولیا انبیا صدیقین شہدا صلحا غرض
سوا اپنے ساری مخلوقات کو وجود مین لایا پس ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمنزلہ عنصر اور اصل تمام موجودات
اور تخم وجود جمیع مخلوقات اور اصل الاصول سب کلیات اور غایت الغایات تمام جزئیات کے اور روح اعظم
اور آدم اکبر اور نواب منا اور خلیفہ اکبر اللہ کے ہوئے اور سارے انبیا اور رسل وغیرہ اجزا اور فرع اور نواب اور
خلیفہ محمد رسول اللہ کے ٹھہرے **شعر** تو اصل وجود آمدی از نخست ✤ دگر ہر چہ موجود شد فرع تست ✤
اور ازل سے ابتک جو نعمت اور برکت کہ وجود مین آئی یا آئیگی وہ آپ ہی کے سبب سے ہوئی اور سب انبیا
نبی اپنی اپنی امت کے تھے بہ نیابت آپکے اور آپ نبی ساری مخلوق اور تمامی انبیا کے تھے بالاصالۃ پھر
حضرت آدم سے لیکر حضرت عیسیٰ تک جتنے انبیا اور علما آئے وہ اپنے اپنے رتبہ اور مقام اور ماوہ قابلہ کے
موافق جس قسم کی نعمت اور خیر و برکت ہو ظاہری یا باطنی دینی یا دنیاوی تھوڑی یا بہت آپ ہی کے
دست حق پرست سے پائی **رباعی** یا صاحب الجمال و یا سید البشر ✤ من وجہک المنیر لقد نور القمر ✤ لایمکن
الثناء کما کان حقک ✤ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ✤ پس حقتعالی نے ایک ایک ستارہ نبوت کو حضرت کا
نائب اور خلیفہ بنا کر آسمان ہدایت پر چمکایا بعد اسکے خود اوس آفتاب عالمتاب نے مطلع کرامت سے طلوع
اجلال فرمایا اسواسطے کہ اگر قبل تمامی انبیا کے آپ دنیا مین تشریف لاتے تو اور سارے انبیا نبوت

ہر دم اور ہر لحظہ روتے رہینگے اپنی جان کھوتے رہینگے اور ہر جمعے کی رات ستر ہزار فرشتے آسمان سے اوترینگے اور اونکی قبر پر زاری کرینگے اور صبح ہوتے اپنے اپنے عبادتخانہ مین چلے جائینگے اہل آسمان اونکو ابو عبداللہ مقتول کہتے ہین اور فرشتگان زمین کے ابو عبداللہ بذبوح اور فرشتے دریا کے حسینؑ مظلوم اور ملائکہ ہوا کے حسینؑ شہید کہتے ہین **نظم** ہر کہ امروز از برائے آن شہیدان غم خورد + باشد از اندازہ بیرون شادی فردائے او + اے عزیزان گریہ از حال حسنؑ یاد آورید + گشتہ تلخ از زہر دشمن لعل شکر خائے او + پس بداند شید از قتل حسینؑ ابن علیؑ + وز غم اولاد پاک عترت والائے او + تشنہ لب خستہ جگر مجروح تن پر غصہ دل + درمیان خاک و خون پنہان رخ زیبائے او + **شعر** رسولؐ پاک بہ بھیج اے خدا درود سلام + علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام +

## سبب کیا حضرت حسنینؑ کو ہمشکل پیغمبرؐ | بنا کر حق انھین شہرت شہادت کا پلاتا ہے

اب کلیجا ناصر کا پھٹنے لگا گھبراہٹ سے دم اوسٹنے لگا آسمان روتا ہے عرش الٰہی تھرّاتا ہے بیتاب ہوتا ہے فلک پر غم و غصے سے شفق پھولی ہے طبیعت ہر حزن و بشر کی مارے درد و الم کے مسرت وارین بھولی ہے عالم ناسوت اور جبروت کا جگر شق ہے ملکوت اور لاہوت مین اندوہ ہے قلق ہے دل سے نعرۂ جانکاہ ہے لب پر فغان ہے آہ ہے وحش و طیور کا مارے غم کے دم ٹوٹتا ہے ہر شجر اور حجر سنگ الم سے اپنا سر کوٹتا ہے طفلان شیر خوارہ کی طبیعت اوداس ہے نہ خواہش دودھ ہے نہ رغبت پیاس ہے حور و قصور کا سینہ چاک ہے ملائک کے سرون پر خاک ہے نبیؐ کا لال علیؑ و فاطمہؑ کا نونہال قطرۂ آب کو ترستا ہے آسمان سے خون برستا ہے فرش سے عرش تک ایک سناٹے کا عالم ہے سب کار بار رضائی کا درہم ہے برہم ہے شہر مدینہ سنسان ہے ہر گلی کوچہ ہو کا مکان ہے عرش الٰہی کو جنبش ہے روضۂ انور کو لرزش ہے انبیا غم سے سر جھکائے ہین تغریت کو مزار مہبط انوار پر آئے ہین قریب ہے کہ مزار شریف پھٹجائے ساری دنیا اولٹ جائے اور کیونکر نہو یہانتک ہنگامۂ قیامت نما یعنی تمہید شہادت رہی یانہین مصطفیٰ جگر گوشگان مرتضیٰؑ سخت جگران فاطمہؑ زہراؑ کا ذکر آتا ہے سیلاب خون چشمان کاتب سے بہا جاتا ہے **مثنوی** عالمے را جان درین ماتم بریشان گشتہ است +

کاندھے پر چڑھا جاتا ہے امیر المومنین حضرت اسد اللہ الغالب علی رضی اللہ عنہ نے سنا اور پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت معاویہ رضؓ کے بیٹے کو آپ فی دوزخی کہان سے فرمایا آپ نے فرمایا اے علیؑ یہ یزید بخبث ہے کہ حسنؑ اور حسینؑ میرے نورعینین کو مارے گا اور ساری اولاد کو ہماری شربت شہادت پلائیگا جب امیر المومنین علیؑ نے یہ حال سنا غصے سے سر کو دھنا چاہا کہ باپ بیٹے دونون کو مار ڈالین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روکا کہ علی غصہ نکرو تقدیر الٰہی اسطرح جاری ہوئی ہے تمکو مخالفت تقدیر کی نہ چاہیی کرنی حضرت علی رضؓ نے عذر کیا یا رسول اللہ آپ وسدن رہینگے فرمایا نہین پھر پوچھا فاطمہ زہرا رہینگی فرمایا نہین پھر پوچھا مین رہونگا ارشاد ہوا نہین پوچھا یا رسول اللہ تغریت ان بیکسون کی کون کریگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونون شاہزادون کو گود مین لیکر کے نعرہ مارا اور فرمایا کہ اے غریبان مین نہین جانتا کہ حال تمھارا اوسدن میدان کربلا مین کیسا ہوگا اور پھر آپ نے ایک نعرہ مارا اور جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ جب ہم لوگون مین سے کوئی نہ رہیگا تب تغریت ان غریبون کی ہمارے کون کریگا جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ تغریت شاہزادون کی ہوان وحشی اور امتیان اور فرزندان اور متابعان آپکے کرینگے اوسدن آہوان بچون کو دودھ نہ پلائینگے ہر سال مثل ماتم کے ہوگا کہ صفت اوسکی بیان مین نہ آوے **رباعی** تا دہر مہست واقعہ زین صعب تر ندید ✤ ہرکس خبر شنید کمش باخبر بدید ✤ چشم زمانہ بر ورق چرخ قصۂ ✤ پرسوز تر ز حال شبیر و شبر ندید ✤

**روایت ۱۶** مصابیح القلوب مین ہے کہ کعب الاحبار ایکروز اہل مدینہ کو احوال کشت وخون اور لڑائیون کے جو کتابون مین پڑھے تھے سنا رہے تھے اثنا سخن مین کہا کہ ان سب واقعات سے بزرگترین واقعہ اور سخت ترین حادثہ شہید ہونا حضرت امام حسینؑ کا ہوگا اور ہمنے کتابون مین پڑھا ہے کہ بروز شہادت امام حسینؑ کے سناتون آسمان خون روئینگے لوگون نے کہا کہ ہمنے تو ابھی تک نہین سنا کہ آسمان کسی کے واسطے خون روئے کہا وای بر شما قتل ہونا امام حسینؑ کا ایک امر عظیم ہے وہ فرزند ارجمند اور ریحان حبیب رب العالمین اور سبط اور جگر گوشۂ سید المرسلین ہین اور پسر سید اولیا اور پنجم آل عبا اور نور دیدۂ فاطمہ زہرا اور قوت بازوی حسن مجتبیٰ قسم اوس پروردگار کی کہ جان کعب کی ہاتھ مین اوسکے ہے کہ مین نے ایسا پایا ہے کہ اونکی شہادت کے دن جوق جوق فرشتے رحمت کے سر روضہ پاونکے کھڑے ہوکر قیامت تک

اور حسن بے زوال اور وہ عمامے کی سجاوٹ وہ باتوں کی بناوٹ وہ سرخی کی اوبھار وہ سبزی کی بہار وہ اوچھل کود
لڑکپن کا سن وہ ہوم وہام عید کا دن دیکھکر بیقرار ہونے لگے گرد پھر پھر کر یہ کہہ کہہ کے نثار ہونے لگے **بیت**
**لمؤلفہ** صبح عید مین ست روے حسنؑ ✤ شام مین زلف مشکبوے حسینؑ ✤ اور گاہے مارے خوشی کے
صحن خانہ مین گھومتے تھے اور حالت وجد مین یہ کہتے اور جھومتے تھے **نظم** مرحبا سیدی مولی العربی ✤
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی ✤ من بیدل بجمال تو عجب حیرانم ✤ اللہ اللہ چہ جمالست بدین
بوالعجبی ✤ پھر ناگاہ دل بھر آیا دونون شاہزادون سے ہم آغوش ہوکر رونے لگے پیر ہین آنسو سے بھگونے لگے
روتے تھے اور شاہزادون کا مونھہ تکتے تھے مگر مونھہ سے کچھہ نہ بول سکتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے پوچھا جبرئیلؑ تمکو خوشی مین کیا ملال ہوا کہو کس بات کا خیال ہوا جبرئیلؑ نے عرض کی یا رسولؐ اللہ مجھکو ان
دونون شاہزادون کا آخری رنگ یاد پڑگیا دل مین یہ امر شدت سے گذر گیا جی اوبلا آتا ہے طبیعت شاد نہین
حضور کو سبز محل حسنؑ کا اور سرخ حسینؑ کا بہشت مین مین نے جو دکھایا تھا شاید یاد نہین یارسولؐ اللہ آخر وقت
تاثیر زہر سے رنگ امام حسنؑ کا سبز زمرد سین ہو جائیگا اور رنگ اس لعل یعنی حسینؑ کا انھین کے خون سے کربلا
مین سرخ رنگین ہو جائیگا **بیت** سبزہ رو بر خاک مالد از غم زہر حسنؑ ✤ لالہ گون گردد شفق از خجلت خون
حسینؑ ✤ آپ نے جب یہ خبر جبرئیلؑ سے سنی رو کر پوچھا جبرئیلؑ وہ قاتل کون ہوونگے کہا آپکی امتون مین سے
پھر پوچھا اوسوقت ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ زندہ رہینگے عرض کی نہین پھر پوچھا مین اوسوقت زندہ رہونگا
کہا نہین فرمایا تب تعزیت غریبون اور یتیمون کی کون کریگا کہا جانوران جنگل اور مرغان ہوا کے اور
سب وحوش وطیور اور جاندران دریا کے اور اوسدن آسمان وزمین رو ینگے ستارے اور فرشتے ماتم
کرینگے اور اوسدن آہوان دشتی اپنے بچون کو دودھ نہ پلائینگے اور خود بھی آب ودانہ نہ کھائینگے ✤
**شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود وسلام ✤ علیؓ وفاطمہؓ حسنؓ وحسینؓ پر بھی مدام ✤
**روایت ۱۵** راحت القلوب مین ہے حضرت نظام الدینؒ نے لکھا ہے کہ ایک وقت حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مجمع یاران مین بیٹھے ہوے تھے کہ اتنے مین حضرت معاویہؓ یزیدلعین کو اپنے کاندھے پر سوار
کیے لیے جاتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا اور مسکرا کر فرمایا سبحان اللہ دوزخی بہشتی کے

آپ نے فرمایا جگر گوشہ من ابھی جبرئیلؑ خبر لائے ہیں کہ حسنینؑ نور عینین کے لیے بہشتی خلعت ہم جورے میں رکھ آئے ہیں وہ صاحبزادوں کو پہننے کو دیجیے حضرت سیدہؑ حجرے کے اندر تشریف لائیں کیا دیکھتی ہیں کہ وہاں ایک طشت چاندی کا رکھا ہے اوسپر دو جوڑے انمول بڑے تکلف سے سجے سجائے رکھے ہوئے ہیں اور اوسمیں جا بجا دو گل بوٹے حسنؑ اور حسینؑ کے بنے ہوئے ہیں آپ نے اوس طشت کو لاکر حضرتؐ کی حوالے کیا حضرتؐ نے ایک جوڑا امام حسنؑ کو اور ایک جوڑا امام حسینؑ کو دیا کہ خدا کے پاس سے تمھاری عیدی آئی ہے دیکھو تمہیں کیا فضل کبریائی ہے **بیت** خلعتِ قدر کہ خیاط کرامت آراست ✤ بر قدو قامتِ اقبال شما آمد راست ✤ مگر شاہزادوں نے دونوں جوڑے سفید دیکھکر اونکے پہننے سے مونھ موڑے اور حضرتؐ کے آگے آکر ہاتھ جوڑے کہ نانا جان عرب کے لڑکوں کے کپڑے رنگا رنگ ہیں کہ ہم لوگ اونکو دیکھ دیکھ کر دنگ ہیں ہمیں بھی للہ دونوں جوڑے رنگوا دیجیے یہ ہماری منت مان لیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کلام کو صاحبزادوں کے سنکر متفکر ہوئے جبرئیلؑ امین نے آکر عرض کی حضور اندیشے کی کیا بات ہے یہ رنگ دینا تو اپنے ہاتھ ہے ایک طشت منگوایئے اور ایک آفتابہ لایئے طشت اور آفتابہ آیا جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا یا رسول اللہ آپ ان کپڑوں کو اپنے دست حق پرست سے ملیں اور ہم اوسپر آفتابے سے پانی دیں دونوں صاحبزادے جو رنگ چاہینگے وہی رنگ رنگا جائیگا سر مو فرق نہ آئیگا غرض آپ نے ایک جوڑا طشت میں رکھکر امام حسنؑ سے پوچھا بیٹا کون رنگ چاہتے ہو فرمایا نانا جان سبز رنگ آپ نے اوس کپڑے کو غوطہ دیا وہ جوڑا مثل زمرد کے سبز رنگ ہو گیا اور سے امام حسنؑ کو دیا دوسرا جوڑا طشت میں رکھکر کے امام حسینؑ سے پوچھا تم کون رنگ طلب کرتے ہو فرمایا نانا جان سرخ رنگ آپ نے اوسے طشت میں غوطہ دیا وہ حلہ برنگ یاقوت کے گلناری ہو گیا اور سے حضرت امام حسینؑ کو دیا غرض دونوں لعل دونوں پھول وہ دونوں جوڑے بہشتی سبز و سرخ پہنکر کے خوشی سے پھول گئے سارا رنج و غم بھول گئے صحن خانہ میں اوچھلنے لگے باہر چلنے لگے حضرتؐ نے اوچھلکر اونکے رخ انور کے کئی بوسے لیے گلے سے لگا کر بہت محبت اور پیار کیے پھر حضرت سیدہؑ نے گود میں لیکر بلائیں لیں دعائیں دیں اور فرمایا **نظم** زنان مصر ہنگام جلوہ یوسف ✤ ز روے بیخودی از دست خویش ببریدند ✤ مگر بدست کہ دل پارہ پارہ می کردند ✤ اگر جمال تو اے نور دیدہ می دیدند ✤ پھر جبرئیلؑ اونکے جمال باکمال

شہادت پائی وہ سیب بھی غائب ہوگیا مگر اب تک بھی عاشقان اور محبان حسینؑ جو روضۂ انور پر انکی زیارت کو آتے ہیں فیض و برکت کو جاتے ہیں وہی مہک سیب بہشتی کی پاتے ہیں **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پہ بھی مدام ✦ **روایت ۱۳** - ہے کہ جب حسینؑ حضرت امام حسینؑ کا چار برس کا ہوا ایک دن آغوش نازنین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھے تھے کہ ناگہان جبرئیلؑ آئے حضرتؐ بار بار اونکے مونھ اور آنکھون اور حلق کے بوسے لیتے تھے اور سر کو اونکے اپنے گلے اور سینۂ فیض گنجینہ سے لگاتے تھے جبرئیلؑ نے کہا یا رسولؐ اللہ اس سخت جگر فوز بصر کو آپ اتنا پیار کرتے ہیں اسقدر دولار کرتے ہیں فرمایا اے اَوْلَادُنَا اَکْبَادُنَا اور سوقت امام حسینؑ کے گلے میں ایک تعویذ تاگے سے بندھا تھا اور اثر اوس تاگے کا گردن نازنین میں اونکے مطبوع خط کے پڑگیا تھا بسبب لطافت جسم کے وہ تاگا گڑ گیا تھا جبرئیلؑ بار بار اوس خط کیطرف نظر فرماتے تھے اور سر ہلاتے تھے حضرتؐ نے پوچھا بھائی جبرئیلؑ بار بار کیون اوس خط کی جانب نظر اوٹھاتے ہو اور سر ہلاتے ہو جبرئیلؑ نے رو کر عرض کی یا رسولؐ اللہ کیا عرض کروں ایکدن کربلا میں اسی خط کی جگہ انکی گردن پر خنجر بران چلے گا جس سے دل سارے ملاء اعلی کا جلے گا **رباعی** ملک را جان ازین آتش بسوزد ✦ فلک را ہم جگر زین غم بسوزد ✦ بدانسان آتشے گردد فروزان ✦ کہ انیک شعلہ شش عالم بسوزد ✦ **روایت ۱۴** - ہے کہ حسینؑ شریف پانچ برس کا ہوا ایکدن عید کے روز علی الصباح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب سیدہ خاتون جنت کے گھر تشریف لائے دیکھا کہ آپ غمگین بیٹھی اندوہ ہین بیقرار ہو رہی ہین حضرتؐ نے فرمایا اے جگر گوشہ آج عید کا دن خوشی کا روز ہے تمکو کیا غم ہے کیا سوچ ہے فرمایا بابا جان فاطمہؑ کی جان آپ پر قربان آج عید کا دن ہے اور ان دونون بچے حسنؑ اور حسینؑ کے کرتے کپین کا سن ہے کپڑے انکے پرانے ہوگئے ہین نئے مانگتے ہین ہر چند سمجھاتی ہون مانتے نہین میری تنگدستی کا حال جانتے نہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنکر متامل ہوئے اتنے مین جبرئیلؑ امین آئے اور دو جوڑے بہشتی کپڑے انکے قد و قامت کے موافق لیے ہوئے ساتھ لائے اور عرض کی یا رسولؐ اللہ آپ ملال نہ کیجیے صاحبزادون کو حلے بہشتی پہننے کو دیجیے آپنے حضرت سیدہؑ سے فرمایا اے جگر گوشہ اپنے حجرے مین جاؤ اور جو چیز حجرے مین رکھی ہے اوٹھا لاؤ حضرت سیدہؑ نے فرمایا ابھی مین حجرے سے آتی ہون حجرے مین کچھ چیز نہین ہے

تو اوس سے کیا ہوا اگر مین اسمین حیران ہون سر بگریبان ہون کہ میری آستین و گریبان مین کیا تلاش کرتے ہین
آپ نے فرمایا اخی جبرئیل تم اسوقت بصورت دحیہ کلبی کے آئے ہو اور جب دحیہ کلبی یہان آتے تھے تو لوگون کے
واسطے کچھ میوہ کوئی سوغات لاتے تھے یہ تمھارے کپڑے مین وہی سوغات ڈھونڈھ رہے ہین جبرئیل نے
عرض کی اچھا مین بہشت مین جاتا ہون اور پروردگار عالم سے عرض کر کے ابھی بہشتی میوے لاتا ہون غرض
جبرئیل نے ایک خوشہ انگور کا اور انار بہشت سے لاکر حسنین کے آگے رکھدیا صاحبزادون نے اوٹھا لیا اور حضرت کے
ہاتھ مین دیا اتنے مین ایک سائل آیا حرف سوال زبان پر لایا کہ اے اہلبیت نبوت مجھپر کرم کیجیے مدت مجھے کچھ
دیکھے خصوصاً انگور کہ مدت سے مجھے اسکا شوق ہے جی مین اوس بس ذوق ہے حضرت نے چاہا کہ اوس سائل کو
خوشہ انگور مین سے کچھ دین اور سیر اشیار کرین جبرئیل نے روکا کہ نہین یہ شیطان بد انجام ہے میوہ بہشتی اسپر
حرام ہے غرض حضرت وہ انگور اور دانے انار کے توڑ توڑ کر شاہزادون کے مونھ مین دیتے تھے اور بڑے پیار
و محبت سے اونکے رخسارون کے بوسے لیتے تھے جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ آپ حسنین کو بہت پیار کرتے ہین
فرمایا کیون نہین اولادنا اکبادنا میری اولاد میرا جگر ہے پھر جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ ایک دن
اشقیاے امت یہ دونون میوہ باغ اور یہ دونون چشم و چراغ کو آپکے شربت شہادت پلائینگے اس صورت زیبا کو
انکی خاک و خون مین ملائینگے ایک کو زہر ہلاہل پلا کر دوسرے کو خاک کربلا پر لاکر کے اور مصیبت انکی سبب
زیادتی شفاعت کی ہوگی آپکے لیے بیت بروز حشر بنی بہست پیغمبر ✤ کلید گنج شفاعت بجو بنہاے
حسین ✤ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات جبرئیل سے سنی بہت اندوہگین ہوے آنکھین ڈبڈبا آئین نہایت
غمگین ہوے اور ایک روایت مین ہے کہ جبرئیل نے اوسوقت ایک انار اور ایک سیب اور ایک بہی بہشت سے
لیکر شاہزادون کو دیے صاحبزادے بہت خوش و خرم ہوے آپ نے فرمایا گھر لیجاؤ ماں باپ کے ساتھ ملکر کھاؤ
مگر سب نہ کھا لینا تھوڑا تھوڑا تینون مین سے رہنے دینا صاحبزادے گھر لیگئے معمول تھا کہ ہر روز اسمین سے
گھر کے سب لوگ کھاتے تھے مگر تینون میوے دوسرے دن مسلم اور درست ہو جاتے تھے جب حضرت سیدہ نے
قضا کی انار گم ہو گیا پھر جب شبیر خدا نے وفات پائی جی کا پتا نہ ملا مگر سیب حضرت امام حسین کے پاس ہمیشہ
رہتا تھا کہ بلا مین وقت غلبۂ پیاس کے جب نوبت اوسکے سونگھنے کی آتی تشنگی فرو ہو جاتی جسدن آپنے

چشم گریدون چون نگریدیچونکہ در دوران او ✤ چون بلائے کربلا کرب و بلائے کس مزید ✤ در سرائے دہر تا شد رسم ماتم آشکار ✤ ہمچو دشت کربلا ماتم سرائے کس مزید ✤ **روایت ۱۲** ہی کہ ایک شخص تھے خوشخو خوبرو دوستون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام اونکا دحیہ کلبی تھا جب وہ حضرتؐ کے پاس آتے تو آپ اونکی بڑی خاطر و توقیر فرماتے اور آتے تو کبھی خالی ہاتھ نہ آتے حضرت امام حسنؑ اور حسینؑ کے واسطے کچھ شئے ساتھ لاتے اور دونون شاہزادے بھی اونسے بہت مانوس تھے جب وہ آتے جھٹ پٹ تکلف اونکی گود مین جا بیٹھتے اور گریبان اور آستین کو اونکے ٹٹولنے لگتے اور جبرئیلؑ بھی کبھی کبھی بصورت دحیہ کلبی کے حضور نبوی مین حاضر ہوا کرتے تھے غرض ایکدن جبرئیلؑ بصورت دحیہ کلبی کے تشریف لائے اور اوسوقت دونون شاہزادے حضرتؐ کی گود مین بیٹھے تھے جبرئیلؑ کو دیکھکر حضرتؐ کی گود سے اوٹھکر گستاخانہ جبرئیلؑ کی گود مین جا بیٹھے اور اونکی آستین و گریبان مین ہاتھ دینے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ برافروختہ ہوئے چاہا کہ شاہزادون کو جبرئیل کی گود سے ہٹادین جبرئیلؑ نے فرمایا یارسول اللہ آپ خاموش رہین بچون کو کچھ نہ کہین آپ نے فرمایا اے جبرئیلؑ کیونکر کچھ نہ کہون کسطرح چپ رہون یہ تمھاری حرمت و قدر جانتے نہین تمکو پہچانتے نہین تمکو دحیہ کلبی سمجھکر گستاخی کے ساتھ پیش آتے ہین کبھی آستین کبھی تمھاری ڈاڑھی پر ہاتھ لاتے ہین جبرئیلؑ علیہ السلام نے فرمایا یارسول اللہ آنکو اونکی اتنی گستاخی پر اسقدر ملال ہوتا ہے آیکا یہ حال ہوتا ہے حضرتؐ اکثر اتفاق ہوا ہے کہ اونکی والدہ ماجدہ خاتون کبری فاطمہؑ زہرا نماز تہجد پڑہکے سوگئی ہین شاہزادون سے غافل ہوگئی ہین اور اگر ان دونون پیارون کو گہوارے مین اوسوقت بیداری ہوئی ہے رونے کی تیاری ہوئی ہے تو اوسوقت مجھے فرمان باری ہوا ہے کہ ہان جبرئیلؑ دیکھو جلد جاؤ اور حسنینؑ کا گہوارہ ہلاؤ اگر یہ روئینگے تو فاطمہؑ کی نیند کے مخل ہوئینگے یارسول اللہ مین نے اکثر راتون کو گہوارے اونکے جھولائے ہین اور اس شعر کی آواز کے ساتھ اونکو بہلائے ہین **اشعار** اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ نَھْرًا مِنْ لَبَنٍ ✤ لِعَلِیٍّ وَّحُسَیْنٍ وَّحَسَنٍ نہر ایک جنت مین ہے دودھ کی ✤ علی و حسینؑ و حسنؑ کے لیے ✤ گناہون کو ناصر کے بخش اے خدا ✤ کرم کر کرم نیجتن کے لیے ✤ حضرت جب ہمنے اونکے گہوارے اکثر ہلائے ہین اگر یہ میری گود مین بیٹھے اور ہاتھ جیب و گریبان مین ڈالے

**حدیث ۹** - کہا یحییٰ ذکریا بن نے سفر کیا حضرت مرتضیٰ کے ساتھ صفین کی طرف پھر جب آپ برابر نینوا کے مقام پر پہونچے تو پکار کر فرمایا بیٹا حسینؑ فرات کے کنارے صبر کیجیو بیٹا نے عرض کی یہ کیا آپ نے فرمایا حضرت علیؑ نے فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جبرئیلؑ نے مجھ سے کہا ہے کہ حسینؑ شہید ہونگے فرات کے کنارے اور دکھلائی مجھے مٹی وہان کی مٹھی بھر **نظم** بروز واقعہ اے ظالم خدا نا ترس ✤ بیا ببین کہ چہا کردہ بجائے حسینؑ ✤ خدا ست حاکم و پیغمبرست دعوی گیر ✤ چگونہ میدہی انصاف ماجرائے حسینؑ ✤ روا بود کہ بخاک و بخون کنی غرقہ ✤ رخ منور و گیسوئے مشکسائے حسینؑ ✤ **حدیث ۱۰** - روایت کی ابو نعیم نے اصبغ سے کہا کہ ہم آئے تھے کربلا مین حضرت علیؑ مرتضیٰ کے ساتھ قبرگاہ پر حضرت امام حسینؑ کے پس فرمایا علیؑ مرتضیٰ نے کہ یہ شہیدون کے اونٹ بندھنے کا مقام ہے اور یہ کجاوے رکھنے کی جگہ ہے اور یہ اونکے خون بہنے کا مقام ہے کتنے جوان اہلبیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس میدان مین شہید ہونگے جنپر آسمان اور زمین تا قیام قیامت روئینگے **غزل** اے بجائے تو من وفا کردہ ✤ تو مکافات آن جزا کردہ ✤ من ترا چون بحشر تشنہ شوی ✤ وعدہ شربت صفا کردہ ✤ در مکافات ابن حسینؑ مرا ✤ بغم آب مبتلا کردہ ✤ آن حسینے کہ جبرئیلؑ اورا ✤ ہر کجا دید مرحبا کردہ ✤ فاطمہؑ از برائے تربیتش ✤ صد سحرگاہ رہنما کردہ ✤ **روایت ۱۱** - ہے کہ اکیدن جناب حضرت سیدۃ النساءؑ نے دونون شاہزادون کے لیے دو کرتے سیکر بنپائے اور سنوار سنگار کر حضور نبوی مین بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونون شاہزادون کو گلے سے لگایا اور پیار کیا پھر آپ نے نظر کی کہ گریبان پیراہن حسینؑ کا تنگ ہے بہت ہی کسا ہے فوراً آپ نے تکمہ کھولدیا گریبان اگر دعلق مبارک امام حسینؑ کے گریبان تنگ ہونے سے نشان پڑگیا تھا تکمہ گلے مین گڑگیا تھا یہ حال دیکھکر دل آپکا دکھا آنکھون مین آنسو بھر آیا فی الحال جبرئیلؑ آئے اور کہا یا رسول اللہ ایک نشان گریبان کا گردن حسینؑ پر آپنے دیکھا سو اسقدر آپکا دل دکھا اتنا آپکو رنج ہوا جسدن اشقیاے امت انکے گلے پر خنجر ستم مارینگے اور سر مبارک انکا انکے تن نازنین سے اوتارینگے اوسدن آپکو کتنا قلق ہوگا آپ یہ کلام سنکر رونے لگے بیتاب ہونے لگے **غزل** در جہان زین مصیبت تر ہرگز بلائے کس ندید ✤ دلشکن تر زین عزا ہرگز عزائے کس ندید ✤ ابتلائے انبیاء اولیا بسیار بود ✤ لیک در عالم از ینسان ابتلائے کس ندید ✤

آتی ہے پھر آپنے مجھے فرمایا کہ اے ام سلمہؓ جب یہ مٹی خون ہو جاوے تو جانیو کہ میرا بیٹا شہید ہوا حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ پھر میں ہر روز اوس مٹی کو شیشے میں بند کر رکھا جب نور عینین امام حسینؑ سفر عراق کو گئے ہیں ہر روز اوس شیشے کو کھولکر دیکھا کرتی تھی اور زار زار رویا کرتی تھی دسویں تاریخ محرم کو دوپہر تک وہ مٹی برقرار تھی دوپہر ڈھلے جو پھر دیکھا تو موافق فرمانے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ مٹی خون ہو گئی تھی شیشے میں خون تازہ بھرا تھا میں بیتاب ہو کر زار زار رونے لگی جی جان کھونے لگی مگر اپنے کو سنبھالا تا دشمنان دین شماتت نکریں حسنین نہیں پھر جب خبر شہادت کی آئی تو اوسی کے موافق پایا دسویں محرم عاشورے کا دن جمعے کے روز سن اکسٹھ ہجری میں دوپہر ڈھلے **غزل** اندریں ماتم ملائک مبدم بگریستہ ✤ جن و انس و علوی و سفلی زغم بگریستہ ✤ کرسی از پا رفتہ و سدرہ در افتادہ زپائے ✤ عرش نالان گشتہ و لوح و قلم بگریستہ ✤ مہر عالمتاب باسوز جگر نالیدہ زار ✤ پیر گردون ہر زمان با پشت خم بگریستہ ✤ زین عزا بہر رضائے خواجہ رکن و مقام ✤ نالہ کردہ زمزم و بیت الحرم بگریستہ ✤ حور عین بہر رضائے فاطمہؑ در باغ خلد ✤ بر شہید کربلا با صد الم بگریستہ ✤

**حدیث ۷** — انسؓ بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ بیٹا میرا حسینؑ مارا جائیگا اوس زمین میں جسکا نام کربلا ہے سو جو شخص کہ تم لوگوں میں سے وہاں پر موجود ہو پس چاہیے اوسے کہ میرے حسینؑ کی مدد کرے پس انسؓ بن حارث کربلا کو گئے اور امام حسینؑ کے ساتھ شہید ہوئے **رباعی** جسوقت کہ ہو اذا السماء انشقت ✤ جسوقت کہ ہو اذا السماء انفطرت ✤ زہرا یہ کہیں پکڑ کے دامان رسولؐ ✤ اولاد نبی باتے ذنب قتلت ✤ **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤

**حدیث ۸** — ایکدن حضرت امام حسینؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت عائشہ صدیقہ کے بالاخانے پر تشریف لائے اور وہاں جبرئیلؑ بیٹھے تھے پس جبرئیلؑ نے حضرتؐ سے فرمایا کہ عنقریب امت آپکی اس شاہزادے کو شہید کریگی اور اگر آپ چاہیں تو میں بتاؤں آپکو وہ زمین جسمیں یہ شہید ہونگے پس ہاتھ سے اشارہ کیا جبرئیلؑ نے طرف چٹیل میدان عراق یعنی کربلا کے پھر وہاں کی مٹی سرخ لیکر آپکو دکھلائی **نظم** زین مصیبت بغم دل در جہان یکجان کجاست ✤ در ہمہ روے زمین یک دیدہ بے طوفان کجاست ✤ عالمے ہمچون سکندر ور سیاہی ماندہ اند ✤ اے خضر بنمائے رہ کان چشمۂ حیوان کجاست ✤

۱۲ کس کو ناوقت ہوا ہو ۱۲ آسمان چیت ہوا ہو ۱۲ آسمان چیت ہوا ہو ۱۲ کس کو ناوقت ہوا ہو ۱۲

فرمایا اے ام سلمہ دروازے سے خبردار ہو کوئی آنے نپاوے پھر اسی اثنا میں کہ وہ دروازے پر تھا ہیان تھین کہ یکایک
حضرت امام حسینؑ آکر بزور اندر چلے گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاکر اونکی گود میں کودنے لگے اور
آپکے مونڈھے پر چڑھکر جھولنے لگے پھر آپ اونکو گود میں لیکر بڑے پیار سے چومنے لگے تب اوس فرشتے نے
آپ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا آپ حسینؑ کو پیار کرتے ہین فرمایا ہان فرشتے نے کہا آپکی امت تھوڑے
دن مین انکو شہید کروالے گی اور اگر آپ چاہین تو مین آپکو وہ جگہ جہان شہید ہونگے دکھادون پس اوسنے
اپنا ہاتھ مارا اور حضرتؐ کو مٹی سرخ دکھلائی پھر اوس مٹی کو حضرت ام سلمہؓ نے لیکر اپنے کپڑے مین پوٹلی باندھ
رکھی **راوی** کہتا ہے کہ ہم سنا کرتے تھے کہ امام حسینؑ کربلا مین شہید ہونگے **رباعی** بر قتل حسینؑ ارض
سما می گریند ✤ از عرش علی نابہ ثری می گریند ✤ ماہی در آب و مرغ در دے ہوا ✤ در ماتم شاہ کربلا می گریند ✤
**حدیث ۴** حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ فرماتی ہین کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
خبر دی مجھے جبرئیلؑ نے کہ میرا بیٹا حسینؑ میرے بعد زمین کربلا مین شہید کیا جائیگا اور لائے جبرئیلؑ میرے پاس
یہ مٹی اور مجھسے کہا کہ جہان وہ شہید ہونگے اور اونکی مرقد ہوگی وہین کی یہ مٹی ہے **قطعہ** چون چراغ دیدہ
زہرا بکشتندش بزہر ✤ زہر ہا دل بر چراغ دیدہ زہرا بسوخت ✤ چون روان کردند خون از قرۃ العین رسول ✤
چشم عیسی خون ببارید و دل زہرا بسوخت ✤ **حدیث ۵** حضرت ام سلمہ فرماتی ہین کہ ایکدن حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کروٹ کے بل سوتے تھے پس ناگہان جاگ پڑے اور آپ اوسوقت بہت غمگین تھے اور آپکے ہاتھ
مین سرخ مٹی تھی اوسے آپ اوسٹتے پلٹتے تھے مینے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیسی مٹی ہے فرمایا جبرئیلؑ نے
مجھے خبر دی ہے کہ یہ نور چشم یعنی حسینؑ عراق کی زمین پر شہید ہوگا اور یہ مٹی وہین کی ہے **نظم** خاک را کہ
خون آن شہزادہ رنگین کردہ اند ✤ جامہ جوان سرمہ چشم جہان بین کردہ اند ✤ کوہ خارا سنگہا بسر زند گر
شنود ✤ آنچہ آن سنگین دلان با آل یٰسین کردہ اند ✤ وہ چہا بر خاک میدان غرق خون افتادہ اند ✤
شہسوارانے کہ فتح قلعہ دین کردہ اند ✤ **حدیث ۶** حضرت ام سلمہ فرماتی ہین کہ امام حسنؑ اور حسینؑ میرے
گھر مین کھیلتے تھے کہ اتنے مین جبرئیلؑ آئے پس کہنے لگے یا رسول اللہ آپکی امت اس بیٹے حسینؑ کو آپکے
بعد آپکے شہید کریگی اور دی جبرئیلؑ نے آپکو تھوڑی مٹی حضرتؐ نے اوسکو سونگھا پھر فرمایا کہ اسمین رنج و بلا کی بو

آلہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے تو بہت اچھا ہی خواب دیکھا ہے خدا نے چاہا تو فاطمہؑ کے ایک بیٹا ہوگا اور اس بیٹے کو
تیری گود میں بسبب قرابت کے پرورش کے لیے رکھینگے پس حضرت امام حسینؑ پیدا ہوئے اور حسب فرمانے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میری گود میں رکھے گئے پس ایک دن میں حضور نبوی میں آئی اور امام حسینؑ کو
آپکی گود میں رکھدیا اور حضرتؐ کی طرف سے منہ اور طرف فرزی سی آنکھ پھیری پھر جو میری نظر آپ پر
پڑی تو کیا دیکھتی ہوں کہ دونوں آنکھوں سے حضرتؐ کی بطور آنسو بہہ رہے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ
ماں باپ میرے حضور پر قربان ہوں آپ کیوں رو رہے ہیں اسقدر بیتاب ہو رہے ہیں فرمایا میرے پاس
جبرئیلؑ آئے اور مجھے خبر دی کہ عنقریب میری امت اس میرے بیٹے کو شہید کریگی پس میں متعجب ہو کر
عرض کی حضور اس شاہزادے کو فرمایا ہاں اور دی ہے مجھے جبرئیلؑ نے سرخ مٹی اوسکے مقتل کی اور
ایک روایت میں ہے کہ یہ واقعہ حضرت امام حسینؑ کے چار مہینے کے سن میں ہوا تھا ام الفضل کہتی ہیں کہ
اوسوقت شاہزادے کے موئہ سے رال بہی اور ایک قطرہ اوسکا حضرتؐ کے جامے پر پڑا اور آپ موئہ اپنا
صاحبزادے کی حلق پر ملتے تھے اور متواتر بوسے دیتے تھے تھوڑی دیر کے بعد میں نے جو کوسی حضرت کی آغوش
ناز سے اوٹکو اوٹھا لیا صاحبزادے نے رو دیا آپنے فرمایا اے ام الفضل آہستہ اور ہولے ہاتھ سے اسکو لیا کر
اور اسے تکلیف نہ دیا کر اسواسطے کہ یہ رنج جو میرے جگر گوشے کو پہونچا کس چیز سے دفع ہوگا اور یہ صدمہ
جو اوسکے قلب کو پہونچا کون شئے سے رفع ہوگا اتنے میں حضرت جبرئیلؑ امین آئے اور پیغام باری لائے
کہ اے حبیبؐ میں فرزی سے رونے سے حسینؑ کے آپکو اسقدر درد ہوتا ہے ملال ہوتا ہے دل نازنین آپکا بیحال
ہوتا ہے جسدم حلق تشنہ پر انکے خنجر آبدار چلائینگے اور تین گلگلوں کو اونکے انھیں کے خون میں نہلائینگے اور انکے
سر کو تن سے دور کرینگے جسدم نازل کو انکے گھوڑوں کی ٹاپ سے چکنا چور کرینگے اوسدم آپکا کیا حال ہوگا کسقدر
ملال ہوگا آپ یہ حال سنکر نہایت غمگین اور اداس بلکہ حزین ہوئے **قطعہ** سوانح میشود دل ماچون کل حسینؑ
آنجا کہ ذکر واقعہ کربلا رود ✤ آخر رواں بود کہ رسد تیغ دلان شام ✤ بر اہلبیت این ہمہ جور و جفا رود ✤

**حدیث ۳۴** — انسؓ کہتے ہیں کہ فرشتہ جو مینھ پر موکل ہے حقتعالی سے اجازت لیکر حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کی زیارت کو آیا اور اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ام سلمہ کے گھر میں تھے پس آپنے

نمی تواند کرد ✤ کہ صد گرہ بزبان می نتواند بوقت مقال ✤ **روایت ۱** — ہے حضرت شیر خدا داماد مصطفی علی مرتضی
فرماتے ہین کہ اگرچہ ہمپر عمر بھر بڑے بڑے رنج و غم آئے ہین مگر درحقیقت مینے تین صدمے بہت بڑے اوٹھائے
ہین جنکے بار سے میری پیٹھہ ٹوٹ گئی آنکھہ روتے روتے پھوٹ گئی ایک تو جد حسنین شفیع کونین سلطان
انس و جان نبی آخر الزمان کا میرے روبرو انتقال فرمانا دوسرے مادر حسنین سیدہ دارین جان مصطفی فاطمہ زہرا کا
میرے سامنے دنیا سے اوٹھہ جانا تیسرے قرۃ العین نور مشرقین امام حسین کی شہادت کی خبر اپنی زندگی مین پانا
ان تینون صدمون سے میرا دل پارہ پارہ ہے مگر کیا کیجیے مشیت ایزدی سے کیا چارہ ہے یارو حضرت شیر خدا
تو اپنے صدمات کا حال یون بیان فرماتے ہین شہید کربلا کے دل پر عالم تنہائی اور بیکسی اور بے بسی مین کہ دس
صدمے متواتر اوٹھائے کیسا کچھہ صدمہ گذرا ہوگا پہلے جد امجد رسول پروردگار کا سایہ مرحمت سر پر سے
اوٹھہ جانا دوسرے والدہ غمگسار کا روبرو قضا کر جانا تیسرے صدیق یار غار کا وفات پانا چوتھے عمر فاروق
ولدار کا انتقال فرمانا پانچوین عثمان غنی شریک درد و آزار کا مارا جانا چھٹے پدر بزرگوار غمخوار کا سامنے شہید
ہو جانا ساتوین برادر قوت بازوے ناتوان اور وفادار کا دم بھر مین زہر سے لوٹ پوٹ ہو جانا آٹھوین
حال اپنی شہادت کا متواتر حدیثون مین پانا نوین سارے اقربا اور جگر گوشگان اور شیر خوارون کا سامنے
پیاس کے مارے تڑپ تڑپ کے گلا کٹوانا دسوین دسوین محرم کو علاوہ ان سب صدمات کے سراپا اپنے
جسم نازنین کا مارے زخمون کے سوراخ سوراخ ہو جانا آہ آہ اللہ اللہ **نظم** دریاے فتنہ موج زد و
دشمنان چو سیل ✤ خود را بران امام وفادار ریختند ✤ پرہاے بلبلان سخنگوے سوختند ✤ خونہاے
طوطیان شکر خوار ریختند ✤ ہر میوہ کہ بود ز لبستان مرتضی ✤ ہمچون شگوفہ بر سر ہر خار ریختند ✤ آن سرو
بوستان امامت زپا فتاد ✤ حوران سر شک بر گل رخسار ریختند ✤ مرغان کربلا زپے ماتم حسین ✤ خون
بر لب فرات زمنقار ریختند ✤ **حدیث ۲** — ام الفضل بنت حارث حضور مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے آئین اور کہنے لگین یا رسول اللہ مینے آج کی رات ایک برا خواب دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہو کیا ہے
ام الفضل نے کہا حضور وہ بہت ہی برا خواب ہے مین کہہ نہین سکتی آپنے فرمایا کیا ہے کہو کہا کہ دیکھا مینے
کہ گویا ایک ٹکڑا آپکے بدن مبارک سے کاٹا گیا ہے اور میری گود مین رکھا گیا ہے پس حضرت صلی اللہ علیہ و

ماہ پارے چرخ حسن و جمال کے تارے روشن جبین بڑے حسین اسطرف کو گئے ہین آپنے اوسطرف جاکر جو دیکھا تو
دونون شاہزادے درخت اراک کے تلے سوتے تھے اور جبرئیل علیہ السلام اونکے واسطے پنکھا جھل رہے تھے
پیار کے ہاتھ سے اونکے قدمون کو مل رہے تھے آپنے دونون صاحبزادون کو اپنی گود مین اوٹھالیا گلے
سے لگاکر بوسے دیئے پیار کیا تھوڑی دیر کے بعد جاگے اور گود مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹھکر اپنے
لگے بھوک پیاس سے بیقرار ہونے لگے آپ نے فرمایا یہان کھانا نہین ہے گھر جائینگے تو جو مانگوگے کھلائینگے
دونون بھائی بھوک سے رونے لگے واماں حضرت اشکون سے بھگونے لگے فوراً جبرئیل علیہ السلام ایک
خوانچہ طعام بہشت سے لائے دونون بھائیون نے خوب سیر ہوکر کھائے پانی مانگا اراک کے درخت سے آب سرد
اور صاف نکلا دونون بھائیون نے خوب آسودہ ہوکر پیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونون
صاحبزادون کو اپنے کاندھے پر رکھکر فرمایا واہ یہ دونون کیا اچھے سوار ہین اور اسطرح گھر لاکر حضرت سیدہ کے
حوالے کیا[1] **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤

## لیتے آغوش مین شبیر کو یون روتے ہین سرور ✤ خبر اونکی شہادت کی مگر جبرئیل لاتا ہے

اب یہان سے وہ حدیثین درد و غم آمیز اور روتین رقت انگیز لکھی جاتی ہین جو نور عینین شہنشاہ کونین حضرت
امام حسینؑ کی شہادت کی خبر سناتی ہین کیا کہیے شہادت کا نام لیتے ہوے جگر شق ہوا جاتا ہے رنگ
چہرے کا فق ہوا جاتا ہے ناصر کو تحیر ہے سکتا ہے قلم ہاتھ مین لیے کاغذ کا موسمہ تکتا ہے **قطعہ**
ہمی خواہم کہ اندر وقت تحریر ✤ زبان از آتش ہجرت بسوزد ✤ وگر تحریر خواہم آن زمان ہم ✤ قلم بشکافد
و کاغذ بسوزد ✤ سیاہی غم سے سیہ پوش ہے قرطاس الم سے مدہوش ہے نہ تو قاری کو بیان غصہ
شہادت کی گویائی ہے اور نہ سامع کو قوت شنوائی ہے **بیت** فریاد کہ یارا ے سخن نیست زبان را ✤
بر بست غم و غصہ رہ نطق و بیان را ✤ کلیجا تھام کہ اگر حرف شہادت لکھا جاتا ہے تو فوراً سیلاب اشک سے
دھلا جاتا ہے اور کیون نہو کہ ماجراے خبر شہادت ایک حادثۂ قیامت خیز اور یہ حال سراپا ملال ایک عبرت انگیز
ہے **قطعہ** زدست گریہ کتابت نمی تواند کرد ✤ کہ می نویسم و مغسول میشود فی الحال ✤ ز آہ و نالہ حکایت

[1] واقعہ علی الروی الاصح عام الحزن ✤

مصطفیٰ برتو غضبناک و علیؑ خشم آلود ✤ **شعر** رسول پاک پیچ اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و
حسینؑ پر بھی مدام ✤ **روایت ۳۰** ہے کہ ایک دن جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہؑ زہرا
کے گھر تشریف لائے ناگاہ نورعینین حضرت امام حسینؑ کے رونے کی آواز گوش مبارک میں آئی اسکا دل بیتاب
ہوا طبیعت گھبرائی بیقرار ہو کر فرمایا اے فاطمہؑ کیا تم نہیں جانتی ہو کہ جب حسین روتے ہیں تو ہمارا دل دکھتا ہے
ہم بیتاب ہوتے ہیں یار و غور کرنیکا مقام ہے کہ ذری سے رونے پر اونکے تو حضرتؐ کا دل بیتاب ہوتا تھا آنکو
اسقدر اضطراب ہوتا تھا جسدن اشقیانے گلوے تشنہ پر اونکے جو بوسہ گاہ حضرتؐ تھا خنجر چلایا ہوگا دل آپکا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا کچھ صدمہ نہ آیا ہوگا **غزل** آدم و دین عزا نجم و غصہ بتلاست ✤ کشتی
نوح غرقہ طوفان ابتلاست ✤ ہان اے خلیلؑ آتش نمرود دیدہ ✤ این شعلہ بین کہ در جگر شاہ کربلاست ✤
رنگین چراست پیرہن موسوی زنیل ✤ وز دست خصمہ جیب عیسیٰ چرا قباست ✤ گویا برائے ماتم سلطان
دین حسین ✤ چندین خروش و ولولہ در خیل انبیاست ✤ اینہا نخم از برائے دل مصطفیٰ خورند ✤ آن خود
چہ جرست کہ در جان مصطفیٰ لست ✤ گر مرتضیٰؑ بگریدا دین غصہ در خورست ✤ ور فاطمہؑ بنالد ازین حالہا رواست ✤
**روایت ۳۱** ہے کہ حضرت معاویہؓ نے اپنے مرتے وقت یزید پلید راندۂ درگاہ کو بلا کر دربارۂ تعظیم و توقیر
و حسن سلوک اہلبیت کرام خصوصاً دونوں امام عالیمقام کے بہت تاکید کی بہت سمجھایا نہایت تہدید کی
اور بہت سے فضائل حضرات حسنینؑ کے بیان کیے منجملہ اونکے یہ بھی کہا کہ اے بیٹا ایک دن جناب حضرت پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ زہرا کے گھر تشریف لائے حضرت سیدہؑ کو غمگین دیکھکر پوچھا جان پدر
کیوں روتی ہو اسقدر کیوں بیتاب ہوتی ہو فرمایا بابا جان نورعینین حسنؑ و حسینؑ کہیں گئے ہیں ایام گرمی
کے ہیں تمام مدینے میں میں نے تلاش کروائی پتا نہیں ملا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ہمراہ لیکر میدان
کی جانب چلے **نظم** اشک آنکھوں سے رواں تھے پیہم ✤ آہ کے ساتھ اوٹھاتے تھے قدم ✤ دمبدم
کرتے تھے افسوس و بکا ✤ اسطرح مانگتے جاتے تھے دعا ✤ یا الٰہی مرے دلبر کی خیر ✤ خیر ہو اوس مہ انور کی
خیر ✤ فاطمہؑ کی ہیں یہ امانت پاؤں ✤ گھر اونسے لیکے سلامت جاؤں ✤ ناگاہ ایک چرواہا نظر آیا آپ نے
اوس چرواہے سے نشان شاہزادوں کا پوچھا اونسے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو لڑکے

لہ یعنی فرزندان حال سے گویا یہ دعا فرماتے تھے نزدان قال سے ۱۲ مرادی محمد حسین سلمہ

معذرت کرا اپنی خطا کی طلب مغفرت کر جب شیر خدا لڑائی سے آئے صالح آپکے پاس آیا اور سارا حال کہہ سنایا آپ نے فرمایا میںنے اپنے حصے بھر تیری خطا سے درگذر کیا لیکن تجھے چھوڑ دیا مگر یہ دونوں شاہزادے پیغمبر صاحب کے ریحان ہیں دل و جان ہیں حضرت کے پاس جا اور اپنی خطا بخشوا صالح روتا ہوا آنسوؤں سے موںکھ دھوتا ہوا حضور نبوی میں آیا اور مفصل حال کہہ سنایا اور حرف معذرت زبان پر لایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے صالح میںنے اپنا حصہ بخشدیا تیرا گناہ معاف کیا مگر یہ دونوں خدا کے برگزیدہ ہیں پیارے ہیں چرخ امامت کے ستارے ہیں اب تو بارگاہ احدیت میں التجا کر قبول معذرت کی دعا کر صالح کو یہ کلام سنکر کیفیت عجیب طاری ہوئی نہایت بیقراری ہوئی مدینے سے صحرا میں آیا سیلاب خون دیدہ سے میدان کو گلزار بنایا کہتا تھا الٰہی میںنے بڑا گناہ کیا نامۂ اعمال کو اس حرف زار و بار سے سیاہ کیا اب میرے جریدۂ اعمال کو آب مغفرت سے دھو دے بحر غفران میں مجھے ڈبو دے

**رباعی** یارب بدرِ تو عذر خواہ آمدہ ام ✤ بگریختہ بودہ ام براہ آمدہ ام ✤ اکنون زپے عذر گناہ آمدہ ام ✤ بپذیر کہ با جان تباہ آمدہ ام ✤ اسیطرح ستر دن روتا رہا جی جان کھوتا رہا اٹھارویں دن جبرئیل امین آگے رسول رب العالمین کے آئے اور پیغام باری لائے کہ اے حبیب میں اب صالح کو صحرا سے بلا لیجیے اور اوسکو ولا سادیجیے میںنے اوسکو بخشدیا گناہ اوسکا معاف کیا

**رباعی** باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ ✤ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ ✤ این در گہ ما در گہ نومیدی نیست ✤ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ ✤ محبان حسین غور کرنیکا مقام ہے کہ وہاں ایک کافر نے حضرت امام حسین کو ناوانگی سے گود میں اوٹھا کر گھر لیگیا اور چھپا رکھا نہ تو موںکھ پر طمانچہ مارا نہ کوئی بات سخت کہی پھر اس فعل سے پشیمان ہوا کفر چھوڑ مسلمان ہوا پھر اسقدر پریشان ہوا کوہ و صحرا میں حیران ہوا تب اوسکی توبہ قبول ہوئی رحمت وصول ہوئی اور یہاں امتان کلمہ گو نے دیدہ و دانستہ مرتضیٰ کے پیارے امام حسین کو زہر ہلاہل پلایا اور اونکے جگر کو ہفتاد و دو پارہ کر کے خاک میں ملایا اور فاطمہ زہرا کے دولارے امام حسین کو مع ہفتاد و دو تن بوقت کربلا میں بے آب و دانہ گھلایا اور اوس سلطان تخت کربلا کو خاک و خون میں سلایا ان اشقیا کا کیا حال ہوگا ✤

**نظم** اے کربتہ بجز بزیدی اولاد رسول ✤ ہیچت آخر خدا و مذہبان شرم نبود ✤ ہیچ اندیشہ نکردی کہ رسول الثقلین ✤ از پے حرمت ایشان بہ وصیت فرمود ✤ آہ ازان دم کہ کند فاطمہ داد جور تو داد ✤

ز ہجرت سینہ ام افگار تا کے ۔ خلیدہ در دلم این خار تا کے ۔ ناگاہ ایک ہرنی نظر آئی امام حسنؓ نے بزبانی بیان اس سے
یہ بات فرمائی اے ہرنی میرے بھائی حسینؓ کو پہچانتی ہے کچھ نشان بتا اونکا جانتی ہے ہرنی بزبان فصیح بولی
اے نور دیدۂ مصطفی اے سرور سینۂ مرتضیٰ اوس زہرا کے لعل باغ خوبی کے نونہال کو صالح یہودی لیگیا ہے
اور اپنے گھر میں چھپایا ہے حضرت امام حسنؓ نے صالح کے گھر آکر آواز دی صالح گھر سے نکل آیا آپ نے فرمایا اے
صالح میرے بھائی حسینؓ کو جلد حاضر لا ورنہ اپنی ماں سے کھدونگا تا دعائے سحری سے اونکی روے زمین پر
ایک یہود زندہ نہیگا کفار کا وجود نہ رہیگا اور اپنے بابا جان سے کھدونگا تا ذوالفقار حیدریؓ سے ایسے وار
کرینگے کہ ہزارون کفار مرینگے اور اپنے نانا جان سے کھدونگا کہ زمین پھٹ جائیگی ساری دنیا اولٹ جائیگی
صالح آپکی باتون سے متحیر ہوا اور عرض کی صاحبزادے آپکی ماں کون ہے فرمایا خاتون ہود ج کبریا باتوے
تیق عصمت و حیا مادر سادات مخزن کرامات فاطمہ زہراؓ ہین صالح نے کہا آپکے باپ کا کیا نام ہے فرمایا
شیر خدا داماد مصطفی صدر صفہ صفا علی مرتضیٰ ہین پوچھا نانا جان آپکے کون ہین فرمایا انیس الغربین سراج
رب العالمین حبیب خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اس کلام معجز نظام نے آپکے صالح کے دل مین
ایسا اثر کیا کہ دونون عالم سے اوسے بیخبر کیا زنار کفر توڑ کر ہاتھ جوڑ کر پیرون پر شاہزادے کے گرا اور
زار زار رونے لگا کف پا کو آب دیدہ سے بھگونے لگا عرض کی شاہزادے پہلے مجھے مسلمان کیجیے تب اپنے
بھائی حسینؓ کو مجھ سے لیجیے شاہزادے نے صالح کو فوراً مسلمان کیا پھر اوسنے گھر مین سے حضرت امام حسینؓ کو
لاکر امام حسنؓ کی گود مین دیا اور آپنے مسلمان ہوجانے پر بہت شکر پروردگار ادا کیا اور ایک طبق دینار و درم کا
شاہزادون کے سر پر نثار کیا پھر دونون شاہزادے وہان سے گھر تشریف لائے دوسرے دن صالح نے ستر
یہودیون کو مسلمان کرکے در حجرۂ سیدۃ النسا پر آیا نذر و جواہر بیحساب ہدیہ لایا داڑھی سفید کو چوکھٹ پر ملتا تھا
اور سر کو پتھرون سے کچلتا تھا اور کہتا تھا یا سیدۃ النسا یا دختر مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے بڑی خطا
ہوئی کہ آپکے لعل علی مرتضیٰ کے نونہال کو ہمنے اپنے مکان مین چھپایا آپکا دل نازنین دکھایا اوس حرکت سے
پشیمان ہوا کفر چھوڑا مسلمان ہوا آپ میرا قصور معاف کیجیے آئینہ دل کو غبار ملال سے صاف کیجیے حضرت سیدہ نے
کہلا بھیجا کہ مینے اپنے حصے بھر تیری خطا معاف کی مگر یہ دونون فرزند ارجمند شیر خدا کے ہین اونکے پاس جاکر

الحمد اللہ کہ مین آئی اور ابھی تک اونکے آنسو نہین تھمے ہین اور بیچین آپ سے طلب کر رہے ہین صحابہ نے کہا اللہ اکبر
امام حسینؑ کا یہ حال ہے خدا کے یہان اونکا یہ جلال ہے حضرتؐ نے ہرنی کو دعا دی اور وہ آہو بچہ امام حسینؑ کے
حوالے کیا دونون شاہزادے آہو بچہ لیکے گھر مین گئے اور والدہ ماجدہ کو اس قصے سے آگاہ کیا یار و غور کرنیکا
مقام ہے یہان تو ملائکہ مقرب ہین اور رسول رب العالمین کا دل دکھتا تھا کہ ایسا نہو کہ چہرہ حسین پر اشک جاری ہو
حالت گریہ اونکو طاری ہو اور یہان اشقیا نے سیلاب خون کا اونکے رخسارہ انور پر بہایا تن نازنین کو دریائے
خون مین نہلایا **نظم** رہے کہ بوسہ گہ شاہ انبیا باشد ✤ بخاک و خون شدہ پنہان کجا روا باشد
کسے کہ چشمہ کوثر عطائے جدے ست ✤ بشست کرب و بلا تشنہ لب چرا باشد ✤ روا بود کہ جگر گوشہ رسول خدا
فتاد و غرق بخون بسر تن جدا باشد ✤ **روایت ۲۹** راویان اخبار صحیح و حاکیان حکایات ملیح لکھتے
ہین کہ ایکبار سید ابرار رسول پروردگار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد مین تشریف لیگئے تھے اور شیر خدا علیؑ
مرتضی بھی آپکے ساتھ رونق افروز ہوئے تھے اس درمیان مین نور مشرقین حضرت امام حسینؑ تنہا گھر سے نکلکر
کسی باغون مین خرمے کے جا پڑے بنظر تفریح ہر درخت اور گل بوٹون کے پاس جاتے اور صنائع رنگارنگ
الٰہی کے ملاحظہ فرماتے کہ اتنے مین ایک شخص بنیک انجام صالح نام اوس باغ مین آیا شاہزادی امام حسینؑ کو
لڑکا حسین خوشرو خوشنجو پاکر گود مین اوٹھا کر گھر لاکر چھپایا اور یہان حضرت سیدہؑ کا یہ حال تھا کہ جون
جون دن چڑھتا تھا امام حسینؑ کے نہ آنے سے رنج و غم بڑھتا تھا **راوی** کہتا ہے کہ حضرت سیدہ بنت
بار در حجرے پہ آکر پھر گئین کوئی نہ ملا کر اوسے امام حسین کی تلاش کو بھیجین جی بیتاب ہوا نہایت اضطراب
ہوا مجبور ہو کر زار زار رو کر امام حسنؑ سے فرمایا بیٹا تمھین جاو حسینؑ کو جہان ملین ڈھونڈھ لاو حسینؑ
بن میرا دل ٹوٹا جاتا ہے جی اوبلا آتا ہے امام حسنؑ بھائی کی جستجو مین گھر سے چلے جس گلی مین مدینے کی آتے
ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچکر فرماتے **شعر** دل ما تمام بردی رخ خود نمی نمائی ✤ بکجات جویم
اے جان زکہ پرسمت کجائی ✤ اسی طرح بادیدہ گریان و سینہ بریان نخلستان مین جا پڑے بھائی کے
فراق مین ایک عالم وجد طاری تھا اور زبان پر ہر وقت یہ کلام جاری تھا **نظم لمولفہ** کجائی
اے حسینؑ من کجائی ✤ کجائی نور عین من کجائی ✤ سرور دو الدین من کجائی ✤ ببین این سوز و عین من کجائی

عالم الٰہی مین چار ہزار برس تمہاری خلقت سے پہلے موجود تھے مشغول بذکر معبود تھے **قطعہ** آدم کہ خانہ بر سر کوئے تو ساختم ✤ آدم ہنوز محرم خلد برین نبود ✤ آدم کہ ما ببار گرامت در آدیم ✤ جبریل بر خزانۂ رحمت امین نبود

**روایت ۴۸** - ہے کہ ایک اعرابی ہرنی کا بچہ شکار کر کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہدیہ لایا آپ نے اوسسے قبول فرمایا اتنے مین شہنشاہ زمن امام حسن مسجد مین دوڑے آئے اور اوس آہو بچے کے لینے کا قصد کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ بچہ جگر گوشہ امام حسنؑ کو دیدیا تھوڑی دیر کے بعد چھوٹے شہزادے حضرت امام حسینؑ تشریف لائے دیکھا کہ بڑے بھائی ایک ہرنی کا بچہ لیے کھیل رہے ہین پوچھا اے بھائی آپ نے یہ آہو بچہ کس سے لیا ہے فرمایا مجھے میرے نانا جان نے دیا ہے صاحبزادے مسجد مین دوڑے آئے اور حضور نبوی مین التجا لائے یا جدّاہ نانا جی بھائی کو آپ نے آہو بچہ دیا مجھے نہین بھائی کو آہو بچہ دیا مجھے نہین اس بات کو صاحبزادے تکرار کیے جاتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی قسلی اور دلداری فرماتے تھے کبھی گود مین لیکر مسجد مین ٹہلاتے تھے کبھی چسلا کر باتون مین بہلاتے تھے صاحبزادے نے کہا مین یہ سب کچھ نہین جانتا ہون ان باتون سے کب مانتا ہون مجھے بھی آہو بچہ دیجیے باتین تشفی کی نہ کیجیے جی کہ قریب تھا کہ حضرت امام حسینؑ روئین و دامان نبوی کو آنسو سے بھگوئین ناگاہ گوشہ مسجد سے ایک ہرنی دوڑی آئی اور ایک بچہ بطور ہدیہ کے حضور نبوی مین لائی اور بزبان فصیح و کلام ملیح عرض کی یا رسول اللہ میرے بھی دو بچے تھے ایک کو تو اوس صیاد نے شکار کیا اور آپکے حضور مین ہدیہ دیا اور ایک میرے پاس رہ گیا تھا کہ میرے دل کی ٹھنڈک اور آنکھون کی عینک تھا اسوقت مین اسکو دودھ پلا رہی تھی اسی سے دل ملا رہی تھی اتنے مین غیب سے آواز آئی کہ اس بچے کو اپنی بیٹھ پر دھر اور حضور نبوی مین دوڑی جا اسے ہدیہ کر اسواسطے کہ حسینؑ اونکے پاس کھڑے ہین آہو بچہ کے لیے روٹھے ہین اڑے ہین آہو بچہ کے واسطے عنقریب رو دیا چاہتے ہین دامان نبوی کو اشک سے بھگو دیا چاہتے ہین اگر حسینؑ رو دینگے تو حاملان عرش اپنے سیلاب اشک مین عرش الٰہی کو ڈبو دینگے سو دوڑی جا اور قبل اسکے کہ اونکی آنکھین ڈبڈبائین آنسو اونکے رخسارے پر آئین یہ آہو بچہ اونکی خدمت مین پہونچا یا رسول اللہ مسافت بعیدہ پل بھر مین مینے طے کی ہے گویا زمین میرے جلد پہونچنے کو لپیٹ گئی ہے

بنا یا ہوا ہی بہشت کیا تو راضی نہین ہے کہ حسن حسین سے تیرے ارکان کی آرایش فرماؤنگا اور اپنے عرش کے
دونون گوشوارے حسن حسین کو بناؤنگا بہشت فرعون کی مذاومذلت مین راضی ہون راضی ہون اور
کسی چیز کی نہین متقاضی ہون سبحان اللہ اگر بہشت ہو تو آرایش اوسکے ارکان کی حسن و حسین ہین اگر
عرش آلہی ہے تو گوشوارے اوسکے حسن حسین ہین اور اگر دل مومنان ہے تو روشنی اوسکی محبت حسین ہے

**مثنوی المولفہ** محبت اہل بیت مصطفی کی ✤ سبب ہے بخشش جرم و خطا کی ✤ وہ دونون مصطفی کے
نور عینین ✤ شفیع عاصیان حضرات حسنین ✤ محبت کا انھین کے ہے سہارا ✤ سوا اسکے نہین ہرگز
گذارا ✤ **روایت** ۴۷ ہے کہ ایکبار حضرت آدم نے حوا کے حسن و جمال کو دیکھکر فرمایا کہ اے حوا
حق تعالی نے تیرے سی حسین زیادہ کسیکو پیدا نہین کیا ہے کسی خوبان دو عالم کو تجھسا جمال نہین دیا ہے
جبرئیل امین کو حکم ہوا کہ ذرا آدم و حوا کو بہشت سے فردوس اعلی مین لیجاؤ اور وہانکی انکو سیر کراؤ آدم و حوا
جبرئیل کے ساتھ فردوس اعلی مین آئے دیکھا ایک شاہزادی موتی کے محل مین بڑی شان و شوکت سے
مسند زرنگار پر تکیہ نورانی لگائے بیٹھی ہے اور ایک تاج نور کا اوسکے سر پر ہے اور دو گوشوارے
نور کے ایسے اوسکے کانون مین لٹک رہے ہین جنکی دمک سے سارے در و دیوار اور تمامی گل و گلزار جسکے
چمک رہے ہین حضرت آدم و حوا نے کہا الحمد رے حسن الحمد رے جمال الحمدی شان الحمد رے جلال
پھر نہایت متحیر ہو کر جبرئیل امین سے پوچھا کہ یہ کون شاہزادی ہین کسکی صاحبزادی ہین کہ جنکے نور سے
سارا باغ جنت نور اعلی نور ہو رہا ہے حوران بہشتی کے دلون مین سرور ہو رہا ہے وہ دونون گوشوارے
ایسے دمک رہے ہین جنکے نور سے کل بوٹے چمک رہے ہین جبرئیل نے کہا مخدومہ دو جہان سیدہ زنان
مریم حجرہ عصمت و جلال آسیہ جلبہ حسن و کمال عروس کم جہاز[1] خاتون سراپردہ اعزاز فاطمہ زہرا بتول
بنت حضرت محمد رسول ہین پھر پوچھا اونکے سر پر جو تاج کیسا ہے کہا یہ تاجدار سورہ ہل اتی شہسوار عرصہ
لافتی وصی مصطفی شفیع اہل ولا علی مرتضی اونکے شوہر ہین تاج ولایت کے گوہر ہین پھر پوچھا دونون
گوشوارے کیسے ہین کہا یہ اونکے دونون فرزند پیارے دونون آنکھون کے تارے چرخ شہادت کے
ستارے حسن حسین ہین آدم نے کہا اے جبرئیل کیا یہ لوگ میرے پہلے پیدا کیے گئے ہین کہا اے آدم یہ لوگ

[1] یعنی جسکے جہیز کی دنیا و عقبی مین ہمسری کا نہین ہے ۱۲

جسطرح چاند درمیان ستارون کے کسی کوچہ مین مدینے کے چلے جاتے تھے اوس کوچے مین چند لڑکے کھیل رہے تھے حضرت نے اون لڑکون مین سے ایک لڑکے کو گود مین اوٹھا لیا اور اوسکی پیشانی پر بوسہ دیا اور بہت پیار کیا صحابہ نے عرض کی حضرت ہمین بڑا عجب ہی یہ کون لڑکا ہے اسکو اسقدر پیار کرنیکا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا یارو سبب اس پیار و محبت کا ہمارے ساتھ اس لڑکے کے یہ ہے کہ ایکدن دیکھا مینے کہ یہ لڑکا میرے پیارے حسین کے ساتھ کھیل رہا تھا اور خاک قدم حسین کو لے کر اپنی آنکھون پر ملتا تھا مین اوسی دن سے اس لڑکے کو دوست رکھتا ہون اور کل قیامت مین اسکی شفاعت کرونگا اور اسکے ماں باپ کو بخشوا کر بے دخل جنت کرونگا **نظم** لب بجنبان بہ شفاعت من ٭ منگر در گناہ و طاعت من ٭ گر نہ فتم بر اہ سنت تو ٭ ہستم از عاصیان امت تو ٭ **روایت ۲۴** - لطائف اشرفی مین ہے کہ ایکدن حضرت امام حسن اور حسین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے باہم کشتی لڑ رہے تھے اور جناب حضرت فاطمہ زہرا بھی تشریف رکھتی تھین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑے شاہزادے کو فرمایا حسن حسین کو پکڑ و حسین کو پکڑو حضرت سیدہ نے فرمایا بابا جان آپ بڑے کو فرماتے ہین کہ چھوٹے کو پکڑے آپ نے فرمایا کہ جبرئیل حسین کو کہہ رہے ہین کہ حسن کو پکڑو **روایت ۲۵** - عیون الریاض مین ہے جناب حضرت امام حسین فرماتے ہین کہ ایکدن مین اپنے جد بزرگوار کے حضور مین گیا ابی بن کعب حضرت کے پاس بیٹھے تھے آپ نے مجھے دیکھکر فرمایا مرحبا بک یا ابا عبد اللہ یا زین السموات والارض مرحبا اے حسین اے رونق آسمان و زمین کے ابی نے کہا یا رسول اللہ آپکے سوا اور کسی سے بھی رونق و آرائش آسمان و زمین کی ہوتی ہے آپ نے فرمایا اے ابی قسم خدا کی کہ حسین کی بزرگی آسمان مین دنیا سے زیادہ ہی اور نام انکا یمین عرش مین مصباح ہدی اور سفینہ نجات لکھا ہے **نظم** باغ بہشت وصف جمال محمد ست ٭ ختم رسل صفات کمال محمد ست ٭ اے غرقہ گناہ ز طوفان غم مترس ٭ کشتی نوح عصمت آل محمد ست ٭ ٭ **روایت ۲۶** - ہی کہ جب حق سبحانہ تعالی نے بہشت کو پیدا کیا کتم عدم سے ہویدا کیا اور اسکو خطاب ہوا اے بہشت تو مقام میرے عشاق اور محبین کی اور مسکن فقرا اور مساکین کی ہوگی بہشت نے بادل مغموم عرض کی خداوندا اس حسن و خوبی کے ساتھ تو مجھے عدم سے وجود مین لایا مگر مجھے مسکن فقرا اور مساکین کا

اسے لوگو خبر دوں تمکو ساتھ بہترین آدمیوں کے از جہت خال اور خالہ کے صحابہؓ نے کہا ہاں یا رسول اللہ فرمایا نور العینین حسنؑ و حسینؑ ہین کہ مامون انکے قاسم ابن رسول اللہ اور خالہ انکی زینب بنت رسول اللہ ہین آگاہ کرون تمکو ساتھ بہترین لوگون کے از جہت عم اور عمہ کے صحابہؓ نے عرض کی ہان یارسول اللہ فرمایا میری تمھون کے تارے حسنؑ و حسینؑ ہین کہ چچا انکے جعفر طیارؓ اور پھوپھی انکی اُم ہانی ہین **شعر** کراست درود و جہان باچنین شرف حسبے ✤ کجاست در ہمہ عالم ہمین شرف نسبے ✤ عاشقان حسین ذرا سوچیے کہ کا مقام ہے کہ تھوڑی دیر جو نور المشرقین حضرات حسنین گھر مین نہ آئے تو جناب فاطمہ زہرا اور حبیب کبریا کا کیا حال ہوا کسقدر ملال ہوا میدان کربلا کے واقعات اور شاہزادون کے حالات کو دیکھ دیکھ خدا جانے کہ کیسا کچھ صدمہ ارواح طیبات پر ہوا ہوگا **باعی** زین بعد خامہ را ہوس گفتگو نماند ✤ دل چاک چاک گشت کہ جائے رفو نماند ✤ لب تشنہ رفت ساقی کوثر ازین جہان ✤ اے آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند ✤ **روایت ۲۲** ہے کہ ایکدن شہنشاہ کونین حضرت امام حسینؑ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے اور جاہتے تھے کہ گھر مین جائین اور مینھہ پڑ رہا تھا اس سبب سے جا نہ سکتے تھے بار بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مونھہ تکتے تھے آپنے اونکو ملول پاکر پوچھا حسینؑ تمھارا حال کیا ہے چہرے پر اسقدر ملال کیا ہے کہا اسوقت ماں مہربان اور برادر قوت بازوے ناتوان کے دیکھنے کو میرا جی ترستا ہے مگر کسطرح جاؤن بہت دیر سے مینھہ برستا ہے آپنے دعا فرمائی فوراً مینھہ کا برسنا موقوف ہوگیا اور حضرت امام حسینؑ گھر تشریف لیگئے ممبان حسینؑ ذرا غور کرنیکا مقام ہے کہ آپ نہ جاہتے تھے کہ ایک دم بھر بھی شاہزادے ملول رہین یا قطرات اشک کے آپکی آنکھون سے تھمین اور بھی باران کے قطرات کا اونکے بدن پر پڑنا اور اونکے جسم اطہر کا بھیگنا آپکو ناگوار ہوا جسدم اشقیا نے میدان کربلا مین اونکو قطرہ آب کو ترسا کے ہر طرف سے باران تیر زہر آلود برسا کے سیلاب خون آپکے سر پر بہایا ہوگا تن نازک کو اونکے اوتھیون کے خون سے نہلایا ہوگا کیسا کچھ صدمہ کیسا کچھ ملال حضرت کے دل پر گذرا ہوگا **نظم** گلبرگ سینہ ریز از آسیب خار تیر ✤ مانند جیب غنچہ شدہ چاک اے دریغ ✤ از خاک سر فراز برآید کشیدہ قد ✤ سرو قدش فرو شدہ در خاک اے دریغ ✤ دیدند غرق خون لنج اور املائکہ ✤ گفتند در صوامع افلاک اے دریغ ✤ **روایت ۲۳** ہے کہ ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھہ یارون کے

اور عذر کیا حضرت امام نے اصحاب رض سے فرمایا ہم لوگ علم کے بیمار ہین کہین ہوائے مخالف سے بھی ہلتے ہین **نظم**

**لمؤلفہ ناصر** علم کار شیران ست ✣ علم با دوستان شیون تست ✣ علم با خویش و آشنا چہ سنرد ✣ علم
کن با کسے کہ دشمن تست ✣ **روایت ۲۱** ابن عباس رض کہتے ہین کہ ہم لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس تھے کہ اتنے مین جناب فاطمہ زہرا روتی ہوئی آئین آپ نے پوچھا اے جان پدر کیون روتی ہو
اسقدر کیون بیتاب ہوتی ہو آپ نے فرمایا یا جان نور عین حسن و حسین بہت دیر سے باہر گئے ہین ابتک
نہین آئے ہین اور اونکے باپ بھی گھر مین نہین ہین کہ اونکی تلاش کو جائین اور میرے پاس کوئی آدمی نہین
کسکو بھیجین کہان سے لائین آپ نے فرمایا فاطمہ کہان تمہارا خیال ہے کہ ہر دھیان ہے حق تعالی اپنے بڑا
مہربان ہے اسکا نگاہبان ہے پھر آپ ہاتھ اوٹھا کر دعا کرنے لگے خداوندا اگر حسن اور حسین دونون میرے
پیارے آنکھون کے تارے دریا مین ہون تو اونکو صحیح کنارے پر پہونچانا اور اگر کہین میدان مین ہون تو بسلامت
گھر لے آنا فوراً جبرئیل نے آکر کہا کہ آپ غم نہ کیجیے جسطرح یہ دونون دنیا مین بزرگ ہین اوسیطرح آخرت
مین بھی بزرگ ہین اسوقت دونون شاہزادے خطیرۂ بنی النجار مین ہین حقتعالی نے دو فرشتے انکی نگاہبانی کو
مقرر کیے ہین پھر آپ فوراً وہان سے اوٹھے اور خطیرۂ بنی النجار مین جا پہونچکر دیکھا دونون بھائی ایک
دوسرے کے گلے مین ہاتھ دیئے ہوئے بیٹھے ہین اور فرشتہ ایک بازو اپنا اونکے واسطے زمین پر بچھائے
ہے اور دوسرے بازو سے انکو چھپائے ہے آپ نے جاتے ہی حسن کو اوٹھا لیا اور اوس فرشتے نے حسین کو
اور لوگ سمجھتے تھے کہ دونون شاہزادون کو حضرت ہی لیے ہوئے ہین ابو ایوب انصاری نے کہا یا رسول
اللہ ایک صاحبزادے کو مین لے لون تاکہ حضور ہلکے ہو جائین آپ نے فرمایا چھوڑ دو جسطرح یہ دونون دنیا
مین بزرگ ہین اوسیطرح آخرت مین بھی بزرگ ہین اور باپ انکے انسے بہتر ہین پھر آپ نے لوگون سے
مخاطب ہو کر فرمایا کہ یارو خبر دون تمکو کہ بہترین لوگون کا از جہت نانا اور نانی کے کون ہے صحابہ رض نے
عرض کی ہان یا رسول اللہ فرمایا حسن اور حسین ہین جو میرے لخت جگر قرۃ العینین ہین کہ نانا انکے رسول اللہ
ہین اور نانی انکی خدیجۂ کبری پھر فرمایا خبر دون تمکو کہ بہترین آدمیون کا از جہت مادر و پدر کے کون ہے
لوگون نے کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا حسن اور حسین ہین کہ باپ انکے علی مرتضی ہین اور ماں اونکی فاطمہ زہرا

راہ مین آزاد کیا اور تیرا سارا خرچ بھی اپنے سر پر لیا **نظم** بدی را مکافات کردن بدی ✤ برا ہل صورت بود بخردی ✤ یعنی کسانے کہ بے پردہ اند ✤ بدی دیدہ و نیکوی کردہ اند ✤ **روایت ۱۹** - ہو کہ ایکبار حضرت امام حسینؓ لڑکون کے ساتھ مدینے کے ایک محلے مین کھیل رہے تھے اتنے مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کوچہ سے تشریف لائے اور چاہا کہ امام حسینؓ کو پکڑین امام حسینؓ لڑکون کے ساتھ بھاگتے پھرتے تھے کبھی داہنے کبھی بائین دوڑ کر جاتے اور حضرت اونکے پیچھے پیچھے دوڑتے تھے آپ نے فرمایا امام حسینؓ بھاگتے کیون ہو کھڑے کیون نہین ہو جاتے صاحبزادے نے فرمایا نانا جان آپسے بھاگتا نہین ہون بلکہ آپکے عشق و محبت کو جو میرے ساتھ ہے بھڑکاتا ہون آخر آپنے اونکو پکڑا اور خوب گلے سے لگایا اور فرمایا خدا وندا مین اسے دوست رکھتا ہون تو بھی حسینؓ کو اور اوسکے دوستدارون کو بھی دوست رکھ غیب سے پیام پہونچا اے حبیبؐ من اس جگر گوشے کا تمھارے کربلا کے تو پر کباب بنا ئینگے اور قطرہ آب سے مرغ بسمل سا تڑپا ئینگے آخر یہ اور انکے باپ اور بھائی تشنہ لب شربت شہادت پیکر آئینگے علیؓ ایک حربہ سے حسنؓ ایک شربت سے حسینؓ ایک ضربہ سے **نظم** آن یکے را ضربت تیغ بلا بر فرق سر ✤ وان دگر را شربت زہر عنا در کام دل ✤ دیگرے با خلق تشنہ خوردہ تیغ آبدار ✤ خاک دشت کربلا از خون پاکش گشتہ گل ✤ **روایت ۲۰** سبع سنابل مین ہے کہ ایکدن حضرت امام حسینؓ چار سو صحابہؓ کے ساتھ باہر نکلے عمامہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر پر تھا اور ذوالفقار علی مرتضی کی کمر مین اور اس ہجوم مین جیسے چاند کے ستارون کے درمیان چمکتے تھے اتنے مین ایک اعرابی نے آکر پوچھا کہ یہ کون ہین لوگون نے عرض کی جناب حضرت امام حسینؓ ہین پس اعرابی نے حضرتؐ سے پوچھا کہ تم ابی طالب کے پوتے ہو آپنے فرمایا ہان پھر اعرابی نے کہا باپ تمھارے تو بڑے خونریز فتنہ انگیز تھے صحابہؓ نے چاہا کہ اعرابی کو ماریں حضرت امام مسکرائے اور فرمایا اسے چھوڑ دو اور پوچھو کہ اے وجیہ عرب تجھے غصے سے بھرا پاتا ہون اگر تو بھوکا ہے تو کھانا کھلاؤن پانی پلاؤن اور اگر جنگل مین چلتے چلتے تھک گیا ہے تو تیری دوا کرون اور اگر تجھ پر کسیکا قرض ہے تو اوسے مین ادا کرون اور اگر تیری بی بی تجھ سے لڑتی ہے تو صلح کرادون اور اگر اور کوئی حاجت ہو تو کہہ کہ تیری مدد کرون اعرابی نے شرمندہ ہو کر سر جھکا لیا اور حضرتؐ کے پیرون پر پڑا اور بوسہ دیا

تو مجھی کو زیادہ قلق ہوگا میرا کلیجہ شق ہوگا مینے اپنا ہی رنج اختیار کیا نہ رنج انکا اور حسینؑ پر ابراہیمؑ کا مرنا قبول کیا پھر اسکے تین دن کے بعد حضرت ابراہیمؑ کا انتقال ہوا پھر جب حضرت امام حسینؑ حضور نبوی مین آتے آپ اونکے بوسے لیتے اور فرماتے اَھْلاً وَمَرْحَبًا بِمَنْ فَدَیْتُہٗ بِابْنِیْ یعنی مرحبا اے حسینؑ کہ تم پر مینے اپنے بیٹے ابراہیمؑ کو قربان کیا **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✣ علیؑ و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✣ **روایت ۱۶** کشف المحجوب مین ہے کہ ایکدن امیر المومنین سیدنا حضرت عمرؓ حضور نبوی مین حاضر ہوئے دیکھا کہ جناب امام حسینؑ آپکی پیٹھ پر سوار ہین اور حضرت ایک ڈوری دہن مبارک مین لیے ہین کہ دونون سرے اوسکے باگ کیطرح جناب امام حسینؑ کے ہاتھ مین ہین جناب امام حسینؑ ہانکتے ہین اور آپ نانو کے بل چلتے ہین حضرت عمر فاروق رضؓ نے عرض کی واہ وا کیا اچھی سواری ہے حضرت نے فرمایا اور سوار کیا خوب ہے **رباعی** حسنے کہ تراست ہم تو داری ✣ آرایش روے روزگاری ✣ خوبان جہان پیادہ پیشت ✣ اے سرو روان تو شہسواری ✣ **روایت ۱۷** کشف المحجوب مین ہے کہ ایکدن ایک شخص جناب امام حسینؑ کی خدمت مین آیا اور عرض کی کہ بہت درماندہ ہون شب قوت کو محتاج ہون اور عیال و اطفال بہت رکھتا ہون آپنے اوسے ٹھہرایا اتنے مین پانچ توڑے دینارون کے حضرت معاویہ رضؓ نے شاہزادے کے پاس بھیجے آپ نے وہ پانچون توڑے اوس فقیر کو عنایت کیے اور عذر کیا کہ تجھے انتظار مین ان چند دنون کے بہت تکلیف ہوئی معاف کیجیو **مثنوی** امامی کو امام دو جہان بود ✣ حسینؑ آمد کہ جملہ جان جان بود ✣ ہمہ حسن و ہمہ خلق و ہمہ علم ✣ ہمہ لطف و ہمہ جود و ہمہ علم ✣ شب از موے سیاہش تیرہ ماند ✣ ز رویش ماہ روشن خیرہ ماند ✣ **روایت ۱۸** سبع سنابل مین ہے کہ ایک دن حضرت امام حسینؑ چند مہمانون کے ساتھ کھانا کھانے کو بیٹھے خادم آپکے شوربا گرما گرم پیالے مین بھرا ہوا دسترخوان لائے اتفاقاً اونکا پاؤن خوف سے کانپا اور پیالہ سر مبارک پر شاہزادے کے گر کر ٹوٹ گیا اور سب شوربا رخسارۂ انور پر پڑ گیا آپنے تادیب کی نظر سے نہ از روے غصے کے غلام کی طرف دیکھا خادم نے کہا وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ امام نے فرمایا مینے غصہ اپنا گھونٹ گیا پھر خادم نے کہا وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ آپ نے فرمایا مینے تیرا گناہ معاف کیا پھر خادم نے کہا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ آپنے فرمایا تجھے مینے اللہ کی

**حدیث ۱۰** - انس رض کہتے ہین کہ پوچھا لوگون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اہلبیت مین سے حضور کو پیارا زیادہ کون شخص ہے فرمایا حسن اور حسین اور آپ فرماتے تھے فاطمہ زہرا کو کہ میرے دونون بیٹون کو بلاؤ پس سونگھتے تھے آپ حسنین کو اور اپنے گلے سے انکو لگاتے تھے اور سینے سے چمٹاتے تھے اسواسطے کہ وہ دونون پھول آپکے تھے **حدیث ۱۱** - بریدہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ناگہان امام حسن اور امام حسین دو کرتے سرخ پہنے ہوئے اور سبب صغر سنی کے گرتے پڑتے ہوئے مسجد مین آئے حضرت نے اونکو دیکھکر خطبہ موقوف کیا اور منبر سے اوتر کر دونون شاہزادون کو گود مین لے لیا اور دونون کو اپنے آگے منبر پر بٹھالا پھر آپنے فرمایا کہ سچ کہا ہے حقتعالی نے کہ مال اور اولاد فتنہ اور محل امتحان ہوتے ہین مینے ان دونون پیارون کو دیکھا کہ گرتے پڑتے چلے آتے ہین بسبب کمال محبت کے میرے جی نے نہ مانا آخر مینے خطبہ موقوف کرکے ان دونون کو اوٹھالیا **نظم** پسر مرتضی امام حسین ✤ کہ چو اوئی نبود در کونین ✤ مصطفی مر ورا کشید بدوش ✤ مرتضی پرورید در آغوش ✤ **حدیث ۱۲** فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسنے حسنین سے محبت رکھی تو اوسنے مجھ سے محبت رکھی اور جسنے حسنین سے عداوت رکھی تو اوسنے مجھ سے عداوت رکھی **حدیث ۱۳** - فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسنے دوست رکھا حسنین کو اوسنے دوست رکھا مجھے اور جسنے دوست رکھا مجھے پس اوسنے دوست رکھا حقتعالی کو اور جسنے دشمنی کی انسے تو اوسنے دشمنی کی مجھ سے اور جسنے دشمنی کی مجھ سے تو اوسنے خدائے تعالی سے دشمنی کی **حدیث ۱۴** - فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حسین مجھ سے ہے اور مین حسین سے ہون دوست رکھے خدائے تعالی اوسکو جو دوست رکھے حسین کو حسین ایک نواسہ ہے میرے نواسون مین سے **حدیث ۱۵** - لطائف اشرفی مین ہے کہ ایکروز پیغمبر خدا کے داہنے زانون پر حضرت امام حسین اور بائین زانو پر حضرت ابراہیم آپکے صاحبزادے بیٹھے تھے کہ اتنے مین حضرت جبرئیل آئے اور پیغام لائے کہ حقتعالی دونون کو آپکے پاس نہ رکھیگا ایک کو آپسے لے لیگا اب آپ ہی دونون مین سے ایک کو اختیار کر لیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حسین نہونگے تو میرا دل بھی اونکے فراق مین جلے گا اور علی اور فاطمہ اور حسن کو بھی بہت رنج پہونچے گا اور اگر ابراہیم نہونگے

اور تم اور حسنؑ اور حسینؑ اور یہ میان ہماری میرے داہنے بائین ہونگی اور باقی اولاد ہماری پیچھے بیبیون ہماری
کے ہوگی **حدیث ۴** — فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے فاطمہؑ ہم اور تم اور علیؑ اور حسنؑ و
حسینؑ ایک ہی مکان مین رہینگے **حدیث ۵** — مدارج النبوۃ مین ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ جب سوال کرو خدا سے تو سوال کرو میرے واسطے وسیلہ لوگون نے عرض کی یا رسولؐ اللہ ہم
آپکے ساتھ کون ہیگا فرمایا علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ **حدیث ۶** — فرماتے ہین امیر المومنین سیدنا
حضرت ابوبکر صدیقؓ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خیمہ کے اندر تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور خیمہ مین حضرت
علیؑ اور فاطمہؑ زہرا اور حسنؑ و حسینؑ تھے پس آپنے فرمایا اے سلما نو مین صلح کرونگا اوس سے جو اہل خیمے
سے صلح رکھے گا اور لڑونگا مین اوس سے جو لڑیگا اِنسے دوست ہون اوسکا جو دوستی رکھے گا اِنسے
اِنکو وہی دوست رکھے گا جو نیکبخت پاکذات پاکطینت ہوگا اور اِنسے وہی بغض رکھے گا جو کم بخت کم نصیب
بدذات ہوگا **رباعی** کافی بگزین تو حُبّ اولاد رسولؐ ✤ نور نظر رسولؐ حسنینؑ و بتولؑ ✤ ہم الفت
حیدرؑ بدل و جان بگزین ✤ تا ثمرۂ ایمان تو گردد مقبول ✤ **روایت ۷** — ہے کہ حضرت امام حسنؑ
یا امام حسینؑ مسجد کے اندر آکر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ پر سوار ہو بیٹھے آپ نے سر نہ اوٹھایا
بہت دیر تک سجدے مین رہے اِسکے بعد صحابہؓ نے عرض کی حضور کیا آج سجدے مین وحی تو نہین
نازل ہوئی تھی کہ حضور نے اسقدر تاخیر کی آپنے فرمایا میرا بیٹا میری پیٹھ پر بیٹھا تھا مجھے ناگوار ہوا
کہ جبتک وہ جی بھر کر بیٹھ نہ لے سر نہ اوٹھاؤن **حدیث ۸** — فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہ حسنؑ حسینؑ سردار ہین جوانان بہشت کے **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤
علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ **حدیث ۹** — اُسامہؓ کہتے ہین کہ ایک رات دیکھا مینے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ آپ دونون طرف کو دبین کوئی شے نفیس لیے اور اوسپر چادر لپیٹے
گھر سے نکلے مینے عرض کی حضور کیا چیز ہے آپنے اوسے کھولا تو امام حسنؑ و حسینؑ تھے دونون کو لیکر
آپکے پس آپنے فرمایا یہ دونون میرے بیٹے ہین اور میری بیٹی کے بیٹے خداوندا مین اِنکو بہت دوست
رکھتا ہون سو تو بھی اِنکو دوست رکھ اور اون شخصون کو بھی دوست رکھ جو اِنکو دوست رکھین ✤

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے آپ نے فرمایا اے قطرس اب ونا کلیفا بس کر نزدیک آ اور اپنے پر و بال در میونھ کو حسینؑ کے پاؤن سے مس کر قطرس قدم مبارک پر امام حسینؑ کے لوٹنے لگا روتے روتے دم گھوٹنے لگا پھر اوسنے اپنے پر و بال پاکر پرواز کیا اور اپنے مقام عزت پر جا پہونچا بعد شہادت حضرت امام حسینؑ کے اس واقعہ پر مطلع ہوا عرض کی الٰہی کیا ہوتا اگر مجھے اوسوقت خبر ہوتی تو مین مع سارے متعلقان اپنے کے خاک کربلا پر جاتا اور اونکے دشمنون پر خنجر خونخوار چلاتا ارشاد ہوا اے قطرس اگر تو اونکے دشمنون کو مار کر خاک مین ملاتا تو سید الشہدا حسینؑ کو شربت شہادت کون پلاتا اے قطرس شہادت حسینؑ میری عین رضا تھی اسیطرح تقدیر بھی یہی قضا تھی نہین تو میرے حبیب ساقی کوثر کا نواسہ اور ایک قطرہ آب کا پیاسا اسطرح مارا جاتا سر اوسکا تن نازک سے اوتارا جاتا **بیت** زین واقعہ دیدۂ ملک گریان ست ✤ زین غم دل مہر بر فلک بریان ست ✤ **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤

## فضائل حضرت شبیرؑ کے چند حدیثون سے بطور اختصار اس جا پہ ناصر کچھہ سناتا ہے

سخن گر بگذرد از چرخ اخضر ✤ ہنوز از وصف او باشد فروتر ✤ کمالش گرچہ نزد ماست ظاہر ✤ زبان ما زمدح اوست قاصر ✤ **حدیث ۱** - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ اور فاطمہؑ زہرا اور حسنینؑ کے حق مین کہ مین لڑائی کرونگا جو اونسے لڑے اور صلح کرونگا اوس سے جو اونسے صلح کرے ✤ **حدیث ۲** - فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی مجھکو اور میرے نور عینین حسنینؑ اور اونکے ماں باپ کو دوست رکھے گا تو وہ شخص میرے ساتھ جنت مین رہے گا **مثنوی**

لڑا قمہ محبت ناصر ارکھہ جان وجی سے ✤ حسینؑ و فاطمہؑ حسنؑ و علیؑ سے ✤ انھین کا دو جہان مین ہے سہارا ✤ سوا اونکے کہان تیرا گذارا ✤ خطا کی ناصرا تو نے خطا کی ✤ جفا کی ناصرا تو نے جفا کی ✤ گنوائی عمر ساری لہو مین آہ ✤ نہین راجح ہوا اکدم الی اللہ ✤ نجات اپنی اگر تو چاہتا ہو ✤ پکڑ لے دامن آل عبا کو ✤ مدینے اتبونا صرحل پسوتم ✤ الیٰ ما تر قد لبکد قم قم ✤ **حدیث ۳** تفسیر کشاف مین ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے علیؑ پہلے پہل جنت مین مین جاونگا

سلطان کربلا سوئے گہوارۂ اوشد ۱۲ منہ

فوراً جبرئیلؑ نے خبر شہادت میرے حسینؑ پیارے کی سنائی ہے حضرت سیدہؑ یہ خبر وحشت اثر سنتے ہی زار زار
رونے لگیں خون دل سے دامن بھگونے لگیں فرماتی تھیں بابا جان فاطمہؑ آپ پر قربان میرے بچے حسینؑ
نور العینین نے کیا گناہ کیا کہ بے رحمان امت اسکو کربلا مین گھیر کر راہ حق سے موگھہ پھیر کر تشنہ لب
بے آب و دانہ شہید کرینگے اور خود شادی و عید کرینگے آپؑ نے فرمایا اے فاطمہؑ یہ واقعہ ابھی نہوگا بلکہ
اوسوقت ہوگا کہ نہ تو مین رہونگا اور نہ تم اور نہ علیؑ اور نہ حسنؑ حضرت سیدہؑ نے دوسری بار ایک آہ
سرد دل پر درد سے کھینچکر فرمایا اے مظلوم مادر اے شہید مادر اے بیکس مادر جب اوس زمانے مین نانا ماں
باپ بھائی تیرے کوئی نرہینگے تو تیری مصیبت پر کون غم کھائیگا شرط تعزیت کی تیری کون بجا لائیگا

**بیت** زین مصیبت داغہا بر سینۂ سوزان ماست ۔ وزین عزا صد شعلۂ غم بر بسول بریان ماست

**روایت** ہے کہ جسدم حضرت جبرئیلؑ واسطے تہنیت ولادت شاہ کونین سیدنا امام حسینؑ کے
چلے آتے تھے کیا دیکھتے ہین کہ ایک فرشتہ تخت افلاک سے فرش خاک پر پڑا ہوا چیخ مار رہا ہے جی
جان ہار رہا ہے جبرئیلؑ نے اوسکے پاس جاکر دیکھا کہ یہ تو قطرس نام فرشتہ ہے تیسرے آسمان کا
پیشوا ستر ہزار ملائک عظیم الشان کا جبرئیلؑ نے پوچھا قطرس تیرا کیا حال ہے خاک مذلت پر پڑا
اسطرح کیون بدحال ہے رو کر عرض کی اے روح الامینؑ ایک فرمان ایزدی کے بجا لانے مین ذری
سی مجھ سے سستی واقع ہوگئی اوسی کی شامت سے وہ ساری عبادت اور عزت ہماری کھو گئی برق غضب
سے پر میرا جل گیا خنجر غضب میری گردن پر چل گیا اے پیک رب العالمین تم اسوقت کہان سے
آتے ہو اور کہان جاتے ہو کہا خواجۂ عالم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر نواسہ پیدا
ہوا ہے جسپر ایک عالم شیدا ہوا ہے حق تعالی کا بھیجا آتا ہون اوس شاہزادے کی مبارکباد دینے کو
جاتا ہون قطرس نے باسحاح تمام عرض کی یا روح الامینؑ مدد مجھے بھی اپنے ساتھ کر لو اپنے بازو پر
مجھے دھر لو کہ اگر کاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری شفاعت فرمائینگے تو پھر ہم وہی پر و
بال پاکر اس خاک ذلت سے عرش عزت پر اپنے اوڑ جائینگے جبرئیلؑ اوسے ہمراہ اپنے حضور نبویؐ مین
لائے اور حال اوسکا کہہ سنایا اوسوقت سلطان دارین جان کونین امام حسینؑ گود مین حضرت

انکا نام حسینؑ رکھیے تیسرے صاحبزادے کا نام محسن ہوگا عرض حضرتؐ نے نام انکا حسینؑ رکھا اور ساتوین دن عقیقہ
کیا دو مینڈھوں سے اور بقدر وزن سر کے چاندی خیرات فرمائی قطعہ ؎ چو گشت از افق طالع گہرپاش
طالع سعدش ✤ کمر را چون تواند بست خورشید جہان آرا ✤ ملک تا مہد اطفال خاک راہی دہد جنبش ✤
نخواہد بایندازین ماہے درین گہوارہ مینا ✤ روایت طائف اشرفی مین ہے کہ حضرت امام حسینؑ
ایسے حسین اور جمیل و شکیل تھے کہ جب آپ اندھیرے مین بیٹھتے تو چمک اور دمک پیشانی اور رخسارے
اور بیاض گردن سے اونکی لوگ دریافت کر لیتے کہ آپ یہان بیٹھے ہین اور آپ سینے سے لیکر قدم تک
بہت ہی مشابہ تھے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسطرح بڑے شاہزادے سینے سے لیکر
سر تک بالکل ہو بہو مشابہ تھے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روایت ہے کہ جب جناب حضرت امام حسینؑ
پیدا ہوئے تو حق تعالی نے جبرئیل علیہ السلام کو حضور نبوی مین بھیجا کہ میرے حبیب کو تولد فرزند ارجمند کی
مبارکباد دو اور اوسکے ساتھ حسینؑ کی ماتم پرسی بھی کرو جبرئیل آئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوسوقت امام حسینؑ کو آغوش ناز مین لیے تھے اور اونکی خلق نازنین پر نہایت محبت اور پیار سے
بوسے متواتر دے رہے تھے جبرئیلؑ نے پہلے تہنیت کی طرف سے مبارکباد دی اور فوراً اوسی کے
ساتھ تعزیت شروع کی آپنے فرمایا جبرئیل مبارکبادی کا سبب تو معلوم ہے مگر یہ تعزیت اور ماتم پرسی کا
کیا سبب ہے یہ کونسا موقع ہے عرض کی یارسول اللہ اس شاہزادے کی خلق تشنہ فورانی پر جس جگہ آپ
بار بار بوسے دے رہے ہین بعد آپکے اور بعد وفات انکی ماں کے اور بعد شہید ہو جانے انکے باپ اور
بھائی کے اشقیاے امت خبر آبدار چلا ئینگے خیمون کو آتش حسد و جفا سے جلا ئینگے اور
کچھ واقعہ کربلا حضور نبوی مین عرض کیا آپ سنکر بہت روئے اور شیر خدا علی مرتضی بھی یہ حال سنکر
رونے لگے بیقرار ہو نے لگے اور روتے ہوئے جب مین سیدۃ النساء حضرت فاطمہ زہراؑ کے تشریف لیگئے
حضرت سیدہؓ نے فرمایا خیر تو ہے آج دن شادی کا ہے غم کا خوشی کا ہے رونے کا مجھے بڑا عجب ہے
کہ اسوقت رونے کا کیا سبب ہے شیر خداؑ نے فرمایا تم حسینؑ سے رہتا ہون جی جان کھوتا ہون اسوقت
حق تعالی کی جانب سے حضرتؐ کے پاس مبارکبادی ولادت حسینؑ کی آئی ہے اور بعد مبارکبادی کے

عورتون کو بہت طلاق دیتے تھے اور اونھین کو چھوڑ دیتے تھے جو آپکو بہت چاہتی تھین صواعق محرقہ مین ہے کہ آپ نے نوے عورتون سے نکاح کیا اس غرض سے کہ اسی بھانے ان عورتون کی نجات ہو اور ساری عورتین بھی اسی امید پر آپکے نکاح کیطرف راغب تھین ایکدن شیر خدا نے فرمایا اے اہل کوفہ امام حسنؑ سے اپنی لڑکیون کا نکاح نکرو یہ بہت طلاق دیا کرتے ہین اوسیوقت قبیلۂ ہمدان کے ایک شخص نے کہا واللہ ہم اپنی لڑکیون کو اونھین دیا کرینگے پھر یہ جسے چاہین رکھین اور جسے چاہین طلاق دین حضرت امام حسنؑ نے یہ کلام ہمدانی کا سنکر فرمایا کہ اگر مین جنت کے دروازے پر ہونگا تو اسکے قبیلے کو بھلے بہشت مین لیجاؤنگا **شعر**

رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✣ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✣

## مبارکباد دینے حضرت جبرئیلؑ آتے ہین ولادت کا شہید کربلا کی ذکر آتا ہے

ذکر ولادت باسعادت امیر المومنین نور العینین امام القبلتین وسیلتنا فی الدارین سیدنا و مولانا و شفیعنا ابو عبد اللہ الحسینؑ رضی اللہ عنہ لقب آپکا سید اور شہید اور سید الشہدا اور سبط اصغر تھا اور کنیت آپکی ابو عبد اللہ مدینۂ طیبہ مین پانچوین شعبان سن چار ہجری مین بعد دس مہینے بیس روز کے ولادت ہے حضرت امام حسنؑ کی مدت چھ مہینے کے اندر پیدا ہوئے عجائب آثار وقت ولادت کے ہویدا ہوئے اور کوئی فرزند شش ماہہ سوائے آپکے اور سوائے حضرت یحیی بن زکریا کے پیدا ہو کر زندہ نہین رہا ہے آپ دوازدہ امام کے تیسرے امام ہین اور شیر خدا کے خلیفۂ دوم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپکی ولادت کی خبر سنکر جناب حضرت سیدہؑ خاتون جنت کی پاس تشریف لائے اور فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے اسمار بنت عمیس نے کپڑے مین آپکو لپیٹا ہوا حضرت کی گود مین رکھدیا آپنے داہنے کان مین تکبیر اور بائین کان مین اقامت کہی اور فرمایا علیؑ کھو اسکا کیا نام رکھا ہے شیر خداؑ نے کہا میری کیا تاب کہ حضور سے سبقت کرکے نام رکھون مگر دل مین تھا کہ حرب رکھونگا آپ نے فرمایا کہ مین بھی انکے نام رکھنے مین منتظر وحی کا ہون اتنے مین جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ ہارون کے تین بیٹے تھے شبر شبیر مشبر یہ عبرانی زبان ہے عربی اسکی حسن حسینؑ محسنؑ ہے سو حسنؑ بڑے شاہزادی کا نام رکھا

ایک خرمے کے درخت کے نیچے آپکا فرش لگا اور دوسرے کے تلے ابن زبیرؓ کا بستر بچھا ابن زبیرؓ نے کہا کاش اس پیڑ میں خرمے پھلے ہوتے تو ہم سب کھاتے امام حسنؓ نے پوچھا تم چھوہارے کھایا چاہتے ہو ابن زبیرؓ نے کہا حضور ہان امام صاحب نے دست حق پرست اوٹھایا اور ہونٹون مین کچھ فرمایا اوسیوقت درخت ہرا ہوگیا اور پتے نکلے اور خرمے تازہ تازہ شاداب پھلے شتربان نے کہا یہ سحر ہے حضرت امام حسنؓ نے فرمایا یہ سحر نہین ہے بلکہ پیغمبر خدا کے فرزند کی دعا قبول ہوئی ہے پھر اوس پیڑ پر چڑھ کے خرمے توڑے اور سب نے کھائے **روایت** لطائف اشرفی مین ہے کہ اثنار راہ سفر حج مین پیادہ پا چلتے چلتے پاؤن آپکے ورم کر گئے تھے خادم نے عرض کی گھوڑے سواری کے کوتل مین ہین آپ سوار ہولین قبول نہین کیا اور فرمایا آج جب منزل کو پہونچو تو تمھارے پاس ایک حبشی تھوڑا تیل لیے آئیگا وہ تیل اوس سے پاؤن مین ملنے کو خرید لینا غلام نے کہا کسی منزل مین حبشی دیکھا نہین آج کہان سے ملے گا فرمایا دیکھنا ملے گا جب منزل مین پہونچے حبشی نظر آیا آپ نے فرمایا دیکھو وہی حبشی ہے جاؤ اوس سے تیل خرید لاؤ جب غلام اوس حبشی کے پاس گیا حبشی نے پوچھا یہ تیل تم کسکے لیے خرید کرتے ہو کہا حضرت امام حسنؓ کے واسطے حبشی غلام کے ساتھ آپکے حضور مین آیا اور کہا مین حضور کا غلام ہون تیل حاضر ہے قیمت نہ لونگا مگر میری بی بی کو دردزہ ہے دعا کیجیے کہ لڑکا صحیح وسالم پیدا ہووے آپ نے فرمایا گھر جا حقتعالی نے تجھے بیٹا دیا کہ شیعون سے ہمارے ہوگا جب وہ حبشی گھر گیا بیٹا ماہ پارہ پیدا ہو چکا تھا **روایت** کی ابو ہریرہؓ نے کہ دیکھا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کھولتے تھے دہن مبارک کو امام حسنؓ کے پھر داخل فرماتے تھے زبان شریف اپنی اونکے موئھہ مین اور فرماتے خداوندا مین اسے دوست رکھتا ہون تو بھی اسے دوست رکھ اور اوسکو بھی دوست رکھ جو اسے دوست رکھے تین بار اسیطرح فرماتے اور آپ حضرت امام حسنؓ کی زبان اور ہونٹ کو چوستے تھے اور جب شاہزادے بھوکے پیاسے ہوتے تو آپ اونکے موئھہ مین زبان مبارک دیتے وہ چوستے پھر دن پھر شکایت بھوک پیاس کی نکرتے **روایت** عبداللہ بن زبیرؓ کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع مین ہوتے اور امام حسنؓ آتے تو آپ اونکے لیے دونون پیرون کے بیچ مین فرجہ کر دیتے کہ یہ اوس راہ سے ادھر سے اودھر نکل جاتے تھے **روایت** ہے کہ حضرت امام حسنؓ

ہست بر اہل معرفت روشن ✤ صفت حضرت حسینؑ و حسنؑ ✤ آن یکے نور دیدۂ نبویؐ ✤ وان دگر شمع جان مرتضویؑ ✤ روے آن صاف تر ز لمعۂ بدر ✤ گیسوے این نمونۂ شب قدر ✤ آن یکے ماہ آسمان سخا ✤ وان دگر سرو بوستان وفا ✤ **روایت** صواعق محرقہ مین ہے کہ ایکسال سالیانہ حضرت امام حسنؑ کا امیر معاویہؓ کے پاس سے نہ آیا آپنے چاہا کہ بطور یاددہی کے لکھہ بھیجین پھر رک رہے اتنے مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپنے پوچھا بیٹا حسنؑ کیا حال ہے آپ نے عرض کی بخیر ہون مگر سالیانہ نہ آنے سے تکلیف ہے حضرتؐ نے فرمایا تم ایسے کو لکھا چاہتے ہو کہ تمھاری طرح وہ بھی مخلوق ہے آپنے فرمایا تو پھر کیا کرون حضرت نے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو حضرت امام حسنؑ نے ایک ہفتہ بھی وہ دعا نہ پڑھی تھی کہ معاویہؓ نے پانچ لاکھ اور دس ہزار درم سالیانہ کے حضرت امام حسنؑ کے پاس بھیجدیے پھر خواب دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسنؑ ایسا ہی ہے جو خالق سے امید رکھے اور مخلوق سے التجا نکرے **روایت** لطائف اشرفی مین ہے کہ ایک رات حضرت امام حسنؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے پھر آپنے عرض کی ماں کے پاس جاؤنگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا جاؤ کہا اندھیرے مین کسطرح جاؤن ناگاہ آسمان سے ایک بجلی آئی شاہزادے روشنی مین اوسکے اپنی والدۂ ماجدہ کے پاس تشریف لیگئے **روایت** ہے کہ علم آپکا اس مرتبے مین تھا کہ جب آپ خلیفۂ روے زمین ہوئے ایکدن نماز پڑھتے تھے کہ ایک شخص آپ پر چڑھ بیٹھا اور خنجر چبھو دیا آپ نے سکوت کیا اور فرمایا اے عراق والو اللہ سے ڈرو ہمارے حق مین ہم تمھارے امیر ہین اور تمھارے مہمان ہین اور ہم اہلبیت نبوت کے ہین آپ یہ فرماتے تھے اور مسجد مین کوئی ایسا نہ تھا کہ رونا نہ تھا

**شعر** بدی را بدی سہل باشد جزا ✤ اگر مردی احسنؑ الی من اسا ✤ **روایت** ہے کہ ایک روز مروان نے کہ مدینے کا حاکم تھا آپسے درشتی کی آپ خاموش رہے پھر اوسنے داہنے ہاتھہ سے ناک چھینکی تب حضرت امام حسنؑ نے فرمایا افسوس تجھہ پر کیا نہین جانتا کہ سیدھا ہاتھہ مونھہ دھونے کے لیے ہے اور بایان ہاتھہ غلاظت دفع کرنے کو تف ہے تجھپر مروان چپ ہوگیا **روایت** شواہد النبوۃ مین ہے کہ ایکبار حضرت امام حسنؑ اور بیٹے حضرت زبیرؓ کے ہمسفر تھے راہ مین کسی باغ مین جا پہونچے

لہ آگے جو اور ہونیوالی کرامتین کرامت کے ساتھہ جینے ہونگی ۱۲

غلام نے قبول الا کر دیا اور امام حسنؓ نے فرمایا کہ اے اعرابی معذور رکھہ اسوقت یہی موجود ہے اعرابی نے جو یہ اخلاق وکرم دیکھا جی جان سے فدا ہوا اور کہا گواہی دیتا ہون کہ آپ رسولؐ خدا کے بیٹے ہین اور مینے یہ حرکت اور گستاخی آپکے حلم اور مروت کے آزمانے کو کی تھی **روایت** ہے کہ ایکبار امیر المومنین حضرت امام حسنؓ و حسینؓ اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم بالاتفاق حج کو تشریف لیے جاتے تھے اتفاقاً اونٹ کھانے کا پیچھے رھ گیا تھا اور بھوک نے غلبہ کیا دور سے ایک شخص کا گھر دیکھکر اوس طرف چلے دیکھا کہ دروازے پر ایک بوڑھیا بیٹھی ہے فرمایا اے نیکبخت کچھہ پانی ہے اوسنے عرض کی کہ موجود ہے آپ سواری سے اوترین اور دم لین اور پانی نوش فرمائین یہ تینون بزرگوار اوترے اور بیٹھہ گئے بوڑھیا کی ایک بکری تھی کہ وہ اوسی کے دودھ کو بیچکر اپنی اوقات بسر کرتی تھی اوسکا دودھ دوھکر پیالے مین لائی عبداللہ نے کہا کہ اے نیکبخت ہم لوگ قریشی ہین جب حج سے پھرینگے تو کبھی مدینے مین آئیو تیری خدمت کا حق ادا کرینگے بوڑھیا نے قریشی کا حال سنکر بکری کو ذبح کرکے جھٹ پٹ پکاکر خوشی سے حاضر کیا سب نے خوب کھایا بوڑھیا نے کہا کہ یہ جو بچ رہا ہے اسکو اپنے ساتھہ لے لیجیے کرم کیجیے راہ دور ہے خدا جانے کھانا آپکا کب پہونچے یہ بزرگوار گوشت بقیہ باصرار بوڑھیا کے لیکر چلے اسکے بعد فاوندا وس بوڑھیا کا آیا اور بکری کو نہ دیکھا پوچھا بکری کیا ہوئی بوڑھیا نے سب حال کہہ سنایا وہ بہت غصے ہوا کہ وجہ رازقہ کی ہماری اوسی کا دودھ تھا اب اس جنگل مین کیونکر اوقات بسر کرینگے بوڑھیا نے کہا خدا رزاق ہے سخاوت کیسکی بیکار نہین جاتی ہے دیکھو ایک کے عوض کے بکریان آتی ہین پھر ایک مدت کے بعد یہ دونون مدینے کو گئے حضرت امام حسنؓ نے بوڑھیا کو پہچان کر کہا کہ اے مادر مہربان مجھکو پہچانتی ہے اوسنے کہا بیٹا بوڑھیا مسافر ہے یہان کسیکو نہین جانتی ہے آپنے اوسے وہ دودھ اور بکری کا کمال محبت سے کہلانا یاد دلایا اور فرمایا اب تیرے حق کے ادا کرنیکا وقت آیا پھر آپنے ہزار بکریان منگواکے اوسکو دین اور اوسکو حضرت امام حسینؓ کے پاس بھیجدیا آپنے بھی ہزار بکریان عنایت کین اور عبداللہ کے پاس بھیجدیا اونھون نے بھی ہزار بکریان دین بوڑھیا ایک بکری کے عوض مین تین ہزار بکریان لیکر یون بکریون کی حفاظت سے گھر آئی آخر مع تینون ہزار بکریون کے اپنے گھر آئی **مثنوی**

جب چلتے چلتے پاے مبارک ورم کر گئے خادمون نے عرض کی پاے مبارک ورم کر گئے کہین آپ سوار ہو لین
فرمایا نہین **حدیث ۱۱** کتاب حلیہ مین ہے کہ جناب امام حسن رضی نے دو بار سارا مال اور اسباب اپنا
اللہ کی راہ مین لٹا دیا اور تین بار آدھا آدھا مال صدقہ خیرات کیا یہان تک کہ ایک ایک جوتا اور موزہ دیا
اور ایک ایک رکھا **شعر** ہر چہ آمد بدست بادے تو ❊ پیش ازان ❊ این جود آنکس ست کش از
فقر عار نیست ❊ **روایت** صواعق محرقہ مین ہے کہ ایک شخص حقتعالی سے دس ہزار درم مانگتا تھا
حضرت امام حسن رضی نے سنا دس ہزار درم اوسکے پاس بھیج دیے **روایت** صواعق محرقہ مین ہے کہ ایک شخص
نے حضرت امام حسن رضی کے پاس حاضر ہو کر اپنی تکلیف اور غربت بعد تونگری کے بیان کی آپ نے فرمایا تیرا
سوال حق ہے اور میرے نزدیک تمکو بہت کچھ دینا چاہیے مگر میرا ہاتھ تیرے دینے سے عاجز ہے اور
خدا کی راہ مین بہت دینا بھی تھوڑا ہے اور میرے پاس اتنا نہین ہے کہ تمہارے لائق ہووے لیکن اگر تو
قبول کرے جو کچھ میرے پاس موجود ہے اور اہتمام زائد کی تکلیف نہ دے تو مین تیری خدمت کرون اوسنے
عرض کی اے فواسے رسول اللہ کے مین تھوڑا ہی قبول کرونگا اور آپکی عطا کا شکر کرونگا اور زیادہ نہ مانونگا
پھر آپنے اپنے وکیل کو بلا کر جمع خرچ خانگی کا حساب مانگا اور فرمایا جو مال بچ رہا ہے لے آ وکیل پچاس ہزار
درم لے آیا پھر فرمایا تیرے پاس پانچ سے دینار اور تھے وہ بھی لے آ وکیل لے آیا پھر آپنے وہ پچاس ہزار
اور پانچ سو دینار سب اوس شخص کو دیدیے **روایت** فصل الخطاب مین ہے کہ ایکدن جناب امام حسن رضی کھانا
کھا رہے تھے کہ ایک شخص نے آکر عرض کی حضرت دس ہزار درم مجھ پر قرض ہین آپ مدد ادا کر دیجیے حضرت
نے دس ہزار درم اوسے عنایت فرمائے اور یہ نہ کہا کہ کھانا بھی کھانے اوسکے جانے کے بعد لوگون نے
عرض کی یا حضرت آپنے دس ہزار درم اوسے بخشے اور کھانے کی تواضع نفرمائی آپ نے فرمایا کہ قسم ہے
خدا کی مجھے آج تک معلوم نہ تھا کہ کھانے کے وقت اس بات کی بھی کہنے کی حاجت ہے کہ آؤ اور کھانا کھاؤ
**روایت** ہے کہ ایکدن حضرت امام حسن رضی اپنے دروازے پر تشریف رکھتے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور آپکی
اور جناب شبیہ خدا کی شان مین کلمات بے ادبانہ کہنے لگا امام حسن رضی نے فرمایا شاید تو بھوکا ہے اوسنے
جواب نہ دیا اور اسی طرح بکتا رہا تب آپنے غلام کو اشارہ فرمایا کہ ایک توڑا ہزار درمون کا لا کر اسے دے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز پڑھاتے وقت آتے پھر جب حضرتؐ سجدہ کرتے تو آپ حضرتؐ کی گردن اور پیٹھ پر چڑھ بیٹھتے پس حضرتؐ سر مبارک اپنا آہستہ آہستہ اوٹھاتے یہان تک کہ وہ اوتر جاتے صحابی عرض کرتے یا رسول اللہ آپ ان شاہزادے کے ساتھ وہ کام کرتے ہین کہ کسی اور کے ساتھ نہین کرتے پس آپ فرماتے یہ لڑکا میرا پھول ہے دنیا کا اور بلاشبہہ یہ بیٹا میرا سید ہے امید ہے کہ حقتعالی اسکے سبب دو فرقون مین مسلمانون کے صلح کرادے **حدیث ۶** — معاویہؓ کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوستے تھے زبان اور لب کو حسنؓ کے اور حق تعالی ہرگز عذاب نکریگا اوس زبان اور ہونٹ کو کہ چوسا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **حدیث ۷** — صحیح بخاری مین ہے اسامہ کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھکو ایک ران پر بٹھاتے اور حضرت امام حسنؓ کو دوسری ران پر پھر مجھے اور امام حسنؓ کو بلا کر فرماتے خداوندا مہر کر تو ان دونون پر اسواسطے کہ مین مہر کرتا ہون ان دونون پر **حدیث ۸** — ابن عباسؓ کہتے ہین کہ ایکروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹھائے ہوئے تھے امام حسنؓ کو اپنے کندھے پر پس ایک شخص نے عرض کی شاہزادے واہ کیا اچھی سواری پر آپ سوار ہین پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سوار بھی تو کیا اچھے ہین **شعر مؤلفہ**

سوارے چنان و سواری چنان ✤ غم حشر ناصر چہ داری چنان ✤ **حدیث ۹** — ایکبار حضرت امام حسنؓ لڑکون کے ساتھ کھیل رہے تھے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اونکو اپنے کاندھے پر اوٹھالیا اور فرمایا کہ حسنؓ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ ہین علیؓ کے مشابہ نہین ہین اور حضرت علیؓ ہنستے تھے **حدیث ۱۰** — حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہین کہ حضرت امام حسنؓ نے پندرہ حج پیادہ پا کیے باوجودیکہ آپکے اپنے کوتل کے گھوڑے آگے آگے چلے جاتے تھے یعنی باوجود ہونے سواریون متعدد کے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک حج کے واسطے پیادہ پا منزلین طے کرتے تھے اور دوسری روایت مین ہے کہ حضرت امام حسنؓ فرماتے تھے کہ مین شرماتا ہون اپنے رب سے کہ اوسکے سامنے جاؤن اور پیادہ پا اوسکے گھر تک نہ گیا ہون پھر پیادہ آپنے حج کیے اور ایک روایت مین ہے کہ مدینے سے مکے حج کو پچیس بار پیادہ پا گئے اور گھوڑے آپکے کوتل چلتے تھے

حدیثین اور روایتین بیان فضائل مین جناب سیدنا امام حسنؓ کے بیشمار وارد ہوئی ہین یہان پر بطور اختصار
چند روایتین جو خاص آپکے فضائل مین آئی ہین لکھی جاتی ہین اور جو روایتین کہ دونون شاہزادون کے
مناقب مین ہین وہ فضائل مین سیدنا حضرت امام حسینؓ کے لکھی جائینگی **حدیث ۱** - صحیح مسلم مین روایت
کی ابو ہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ خداوندا حسنؓ کو مین دوست رکھتا ہون
پس دوست رکھ تو بھی اوسکو اور دوست رکھ اوسکو جو دوست رکھے حسنؓ کو **حدیث ۲** صحیح مسلم
مین ہے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نکلا مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایکدن اسطرح پر کہ نہ تو مجھ سے
آپ بولتے تھے اور نہ مین آپ سے بولتا تھا یہانتک کہ بازار تک بنی قینقاع کے آکر آپ وہان سے لوٹے
اور فاطمہؓ کے گھر تشریف لائے اور فرمایا یہان لڑکا ہے یہان لڑکا ہے یعنی حسنؓ ہمنے جانا کہ
حسنؓ کو مان اوسکی ماں نہلاتی ہین اور تعویذ پہناتی ہین کہ اتنے مین امام حسنؓ دوڑے ہوئے آئے اور حضرت کے
گلے مل گئے پس آپنے فرمایا کہ خداوندا مین حسنؓ کو دوست رکھتا ہون سو تو بھی حسنؓ کو دوست رکھ اور اوسکو
بھی دوست رکھ جو حسنؓ کو دوست رکھے **نظم** بہر دو سبط نبی ہست دیدہ ام روشن ٭ ہوائے ہر دو
مرا ہست در دل مسکین ٭ دو در درج کرامت دو بدر برج کمال ٭ دو مہر اوج ہدایت دو صدر مسند دین ٭
فلک متابع این و ملک تنا گر آن ٭ جہان منوران و زمان منوران ٭ **حدیث ۳** صحیح مسلم
مین ہے براء کہتے ہین کہ دیکھا مینے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ امام حسنؓ کو اپنے
کاندھے پر رکھے ہوئے فرما رہے تھے کہ خداوندا مین حسنؓ سے بہت محبت رکھتا ہون تو بھی اس سے
محبت رکھ **حدیث ۴** - صحیح بخاری مین ہے ابی بکرہ کہتے ہین کہ دیکھا مینے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو منبر پر اور امام حسنؓ حضرتؐ کے پہلو مین داہنے یا بائین تھے حضرتؐ ایکبار لوگون کی طرف
متوجہ ہوتے تھے واسطے واعظ اور نصیحت کے اور دوسری بار امام حسنؓ کی طرف پیار و محبت سے دیکھتے تھے
اور فرماتے تھے یہ بیٹا میرا سید ہے اور امید ہے کہ خدا صلح کروادے بسبب اسکے درمیان بڑی دو
جماعت مسلمانون کے **ف** پس اسی حدیث کے موافق حضرت امام حسنؓ نے معاویہؓ سے صلح کی اور سلطنت
اپنی خوشی سے اونکو چھوڑ دی **حدیث ۵** - ابی بکرہ کہتے ہین کہ امام حسنؓ اپنے لڑکپن مین حضرت

زیادہ آدمیون نے آپ سے بیعت کی موت پر یعنی اس بات پر کہ جبتک ہم لوگون کی جان ہے آپکا قدم نہ چھوڑینگے
سر مو اطاعت سے مونھ نہ موڑینگے اور موافق فرمانے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ خلافت میرے بعد
تیس ۳۰ برس تک رہیگی اور تمین سے بعد شہادت جناب حیدر کرارؑ کے چھ مہینے رہ گئے تھے سو وہ چھ مہینے
تک حضرت امام حسنؑ خلیفہ رہے پھر معاویہؓ بن ابی سفیان حضرت شیر خدا کی شہادت کی خبر سنکر ساٹھ
ہزار سپاہ لیکر عراق کی جانب چلے اور جناب امیر المومنین حضرت امام حسنؑ بھی چالیس ہزار سپاہ لیکر
روانہ ہوئے پھر معاویہؓ نے صلح کا پیغام دیا اور سفید کاغذ پر اپنی مہر کرکے بھیجدیا کہ آپ شاہزادے
ہین دنیا چھوڑ دیجیے آخرت اختیار کیجیے پھر میرے بعد آپ ہی خلیفہ ہونگے اور اس کاغذ پر جو چاہیے
اپنا سالیانہ وغیرہ لکھدیجیے کہ مجھے بسر و چشم منظور ہے اور غلامی سے انکار نہین پھر حضرت امام حسنؑ نے
سوچا کہ اگر فیمابین نوبت جنگ کی آئیگی تو ناحق لکھو کھا آدمیون کی جان جائیگی پس آپنے بنظر محفوظ رہنے
جان و مال مسلمانون کے اپنی خوشی سے سن اکتالیس ۴۱ ہجری ربیع الاول کے مہینے مین حضرت معاویہؓ کے
ساتھ بیعت کرکے اونسے مصالحہ کیا اور سارا ملک اونکو خوشی سے دیدیا پھر آپنے وہان سے مدینہ منورہ
کی راہ لی ترک دنیا کرکے مجاورۃ روضۂ انور کی اختیار کی اور فرمایا کہ یہ صلح مینے دنیا نہین کی سلطنت بیفائدہ
نہین دی بلکہ اللہ اور مسلمانون کی جان و مال بچانے کو سو واللہ کہ کھوپڑیان عرب کی میرے ہاتھ مین
ہین جس سے مین صلح کرون وہ صلح کرین اور جس سے مین لڑون وہ لڑمرین **روایت** لطائف اشرفی
مین ہے کہ جب امیر المومنینؑ حضرت امام حسنؑ نے یہ خلافت اور سلطنت معاویہؓ کو چھوڑ دی تو معاویہؓ نے
کہا یا ابو محمدؑ آپنے تو ایسی جوانمردی کی ساری سلطنت خلافت اپنی خوشی سے چھوڑ دی ایسی جوانمردی تو
بڑے بڑے جوانمردون نے بھی نہین کی ہے **مثنوی** امامی کو امامت را حسنؑ بود ✣ حسنؑ آمد کہ
جملہ حسن ظن بود ✣ سخن گر بگذرد از چرخ اخضر ✣ ہنوز از وصف او باشد فزوتر ✣ دو گیتی را و جود
زین ست ✣ نظیر او اگر جوئی حسینؑ ست ✣ ✣

| | |
|---|---|
| **شہنشاہ زمن پیارے حسنؑ کے کچھ فضائل اب** | **احادیثون سے چنکر کے یہان نا صر سناتا ہے** |

## حسنؑ کی اب ولادت کی صبا شاید خبر لائی | کہ بلبل کی طرح گلشن مین نامہ چہچہاتا ہے

ذکر ولادت باسعادت امیر المومنین امام المسلمین شہنشاہ زمن سیدنا و مولانا و شفیعنا جناب حضرت امام ابو محمد الحسن رضی اللہ عنہ لقب آپکا مجتبی اور تقی اور سید اور زکی اور سبط اکبر تھا اور کنیت آپکی ابو محمد اور نقش آپکی خاتم کا العزۃ للہ جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لخت جگر اور نواسے پیارے جناب حضرت علی مرتضی کے ثمرۂ فواد اور آنکھون کے تارے جناب حضرت سیدہ خاتون جنت کے چشم و چراغ اور دلارے حضرت خدیجہ کبری کے چرخ امامت کے ستارے امام مسموم شہید مظلوم سردار جوانان اہل جنت کے مدینہ منورہ مین پندرھوین رمضان شریف و بروایتے پندرھوین شعبان سنہ ۳ ہجری مین پیدا ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نام آپکا حسن رکھا اور جمال رسول نما کو اونکے دیکھکر بشیدا ہوئے اور داہنے کان مین اذان اور بائین کان مین اقامت کہی اور عقیقہ کیا پھر جب دوسرے شاہزادے پیدا ہوئے تو اونکا نام حسین رکھا اور بعض روایت مین ہے کہ جبرئیل امین حضور نبوی مین حاضر آئے اور بارگاہ احدیت سے یہ دونون نام جریدہ پر لکھے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ہدیہ لائے کہ حسن اور حسین بہشت کے نامون سے ہین پہلے پہل شاہزادون کے یہ نام رکھے جائین اور حضرت امام حسن تمام اہل بیت مین سر سے سینے تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمشکل تھے اور سب سے محبوب تر اور آپ دوازدہ امامون مین سے دوسرے امام ہین اور حضرت علی مرتضی کے خلیفۂ اول اور آپ نہایت کریم اور رحیم اور بردبار تھے اور اپنے سرے کے متواضع اور متوکل اور صابر اور زاہد اور عابد باوقار تھے **مثنوی** اگر عمرے بیارایم سخن را + نشاید نظم من نعت حسن را + سخن گیرم کہ جز در مدحتش نیست + سزائے وصف اخلاق حسن نیست + ہمہ حسن و ہمہ خلق و ہمہ علم + ہمہ لطف و ہمہ جود و ہمہ علم + لبش قائم مقام حوض کوثر + کہ بودے چشمہ نوش پیمبر + چنان نوشے بزہر آلودہ کردند + دلش خون و جگر پالودہ کردند + ز زہرش چون جگر شد پارہ پارہ + ز غصہ گشت خونین سنگ خارہ + **روایت** ہے کہ جب شیر خدا رونق افروز خلد برین ہوئے جناب حضرت امام حسن کوفے مین مسند خلافت پر پدر کے جانشین ہوئے چالیس ہزار سے

پوچھا ارے اونکی باتین تجھے یاد ہین کہا جی ہان جب میرے پاس آتے بولتے تو حکمت ہی کی باتین کہتے نہین تو
برابر تسبیح تہلیل مین مشغول رہتے جب آواز تسبیح کی اوٹھاتے سب جمادات بھی تسبیح کرتے اور دروازے
آسمان کے کھل جاتے اور جب آتے فرماتے ایک مسکین مسکین کے پاس بیٹھا ہے اور ایک غریب غریب سے
باتین کر رہا ہے شاہزادون نے ایک دوسرے کا مونھہ دیکھا اور زار زار روئے اور کہا یہ تو میرے بابا جان کا
حال ہے تین دن کے عرصے مین اونھون نے قضا کی ابھی ہم اونکو دفن کیے آتے ہین اب یکبیں یتیم گھر جاتے
ہین وہ پیر مرغ بسمل سا خاک پر تڑپنے لگا اور کہتا تھا **نظم** ہمیدانم چہ کارا و فتاد مارا ✣ کہ آن دلدار
مارا زار بگذاشت ✣ درین بیرانہ این پیر حزین را ✣ غریب و عاجز و بے یار بگذاشت ✣ پھر قسمین دین
بلائین لین کہ اے شاہزادہ بحق خدا مجھے ذرا اونکے روضۂ انور پر پہونچا دو شاہزادون نے پکڑ کر اوسے
وہان پہونچایا پیر اوس قبر پر جاکر خوب تڑپا رویا سینہ چاک کیا قبر کی مٹی آنکھون پر ملی سر پر خاک کیا **نظم**
اے بے تو حرام زندگانی ✣ خوبے تو کدام زندگانی ✣ ہر زندگیے کہ بے تو باشد ✣ مرگیست بنام
زندگانی ✣ پھر دعا کی کہ خداوندا بتصدق صاحب اس مزار پر انوار کے مجھے اب شربت وصال پلا دے
فرزے کو خورشید تابان سے ملا دے دعا اوسکی قبول ہوگئی اوسیوقت ایک نعرہ جانکاہ کیا اور اپنے
صبیب سے جا ملا شاہزادون نے اوسی حوالی مین اوسے دفن کیا اور گھر کو آئے **روایت** ہے کہ اوسکے
دوسرے دن یعنی بروز دوشنبہ شہنشاہ زمن حضرت امام حسنؑ منبر پر مسجد کوفے کے چڑھے اور خطبہ کمال
بلاغت و فصاحت سے پڑھا کوفیون نے اپنی اپنی جان دینے پر آپکے ہاتھہ پر بیعت کی پھر آپنے ابن ملجم
جھنمی کو بلوایا اور منبر کے پاس کھڑا کروایا پوچھا اے بدبخت ترین امت تو نے کیا کیا دین مین کیون
رخنہ برپا کیا کہا حضرت تقدیر الٰہی سے چارہ نہین مینے اپنے اختیار سے مارا نہین پھر آپنے شمشیر آبدار
کھینچی اور نوکی شمشیر اوسکے سینہ پر کینہ پر دبا کے اپنے آگے کھینچا اور ایک ضرب ایسی زور سے
ماری کہ سر ناپاک اوس پلید کا دونل قدم اوسکے بدن سے دور جا کر پڑا پھر لوگون نے اوسے مسجد سے
باہر نکالکر ایک چٹائی مین لپیٹکر آگ مین جلا دیا **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✣
علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✣

آپکو دفن کیا اور قبر زمین کے برابر کردی اور اب وہ جگہ نجف اشرف کرکے مشہور ہے اور سوائے گھر کے لوگون کے اور کوئی اس قبر شریف کا پتا نہ جانتا تھا جب ہارون رشید کا وقت آیا ایکدن بادشاہ شکار کھیلتا اوسطرف جا نکلا بہت سے ہرن وہان چرتے تھے بادشاہ نے شکاری کتے ہرنون پر چھوڑے ہرچند زور مارا نہ تو کتون نے ہرنون پر حملے کیے نہ ہرن کتون سے ڈر کر بھاگے ہارون رشید متعجب ہوا گھبرایا اوس اطراف مین ایک بوڑھا جہان دیدہ رہتا تھا اوسے بلا کر پوچھا اوسنے کہا ہم اپنے بزرگون سے سنتے آتے ہین کہ یہان پر قبر جناب حضرت امیر مرتضیٰ کی ہے ہارون نے شکار چھوڑ کر باگ موڑ کر بڑی تعظیم سے اوس مقام واجب الاحترام کی زیارت کی اور وہان پر ایک روضہ بنوادیا اور عمر بھر ہر سال زیارت کو وہان آیا کیا

**روایت** روضۃ الاحباب مین ہے کہ جب شاہزادگان دفن کرکے قریب کوفے کے پہونچے اوس میدان لق ودق سے آواز آئی کہ کوئی زار زار رو رہا ہے کسی کے فراق مین بیتاب ہو رہا ہے اوسکے پاس جاکر دیکھا کہ ایک غریب بیمار حس وحرکت سے ناچار اوس ویرانہ مین اکیلے خاک پر پڑا ایک اینٹ سر کے تلے رکھے ہوئے نعرہ جانکاہ کر رہا ہے کسی کے غم مین مر رہا ہے شاہزادون نے اپنا غم طاق پر رکھا سرگرداں ولولہ اوسکا سنی سے اوٹھا کر اپنی ساق پر رکھا پوچھا تو کون ہے کیون اتنا تو روتا ہے کسکے لیے اسطرح جی جان کھوتا ہے عرض کی مین غریب مجبور ہون بیمار رنجور ہون نہ تو میری ماں ہے نہ پدر غمخوار نہ بھائی نہ فرزند دلبند نہ کوئی شفیق نہ کوئی یار غار **شعر** نہ شگوفہ نہ برگ نہ ثمر نہ سایہ دارم ✤ من وحیرتم کہ دہقان بچہ کار کشت مارا ✤ شاہزادون نے فرمایا تو کیا کھاتا ہے تیرا کھانا پانی کون لاتا ہے کہا مین سال بھر سے یہان رہتا ہون رنج تنہائی سہتا ہون ہر روز ایک بزرگ میرے پاس آتے تھے اور میرے واسطے کھانا پانی لاتے تھے پھر میرے سب کام کرکے میرے سرہانے بیٹھے رہتے باتین حکمت آمیز نصیحت انگیز کہتے تین دن سے خدا جانے میرے پاس کیون آتے نہین وہ کلام پرتاثیر اپنے سناتے نہین فقط صحبت اونکی میرے روح کی غذا تھی تمامی درد وغم کی دوا تھی پوچھا ارے اونکی صورت کیسی تھی عرض کی مین اندھا ہون کیا جانون پوچھا ارے اونکا نام کیا تھا کہا ہرچند مین اونکا نام پوچھا کیا تبلا یا نہین فرماتے تجھے نام سے کیا کام ہے مین خود نہین جانتا کہ میرا کیا نام ہے

واہ اگر میری ماں فاطمہ زہرا زندہ رہتین تو ہمین صبر بتین کچھ تسلی کی باتین کہتین اگر ہم لوگ مدینے مین ہوتے
نانا کے مزار پر جاکر درد وغم کہتے غرض جمعے کی رات اونیسوین تاریخ ماہ رمضان المبارک کی سنہ
ہجری مین ضرب آئی تھی جمعہ اور ہفتہ دو دن آپ زندہ رہے جب شب یکشنبہ اکیسوین تاریخ ماہ رمضان کی
آئی فرمایا مجھے حجرۂ خاص مین لیجاؤ اور حضرت ام کلثوم کو کہا دروازہ بند کرو سب لوگ جدا ہوگئے دروازہ بند
کر لینا گہان حجرے سے آواز لا الٰہ الا اللہ کی آئی صاحبزادون سے ضبط نہوسکا دروازہ کھولا
دیکھا آپ راہی ملک بقا ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون سارے اہلبیت خصوصاً شاہزادون
ایک عجیب عالم طاری تھا روتے روتے ہچکی بندھ گئی اشک آنکھون سے جاری تھا گاہے رو رو کر گلے ملتے
انکے صدمۂ آہ سے آسمان وزمین ہلتے ایک دوسرے کا مونھ تکتے تھے حالت تحیر مین کچھ نہ بول سکتے تھے

**رباعی** دردا کہ آفتاب سپہر وکمال رفت ✤ دردا کہ شاہ مسند عز وجلال رفت ✤ او بود جان عالم وجان
کرد انتقال ✤ جان از تن خلائق ازین انتقال رفت ✤ اور چار برس آٹھ مہینے نو دن آپنے خلافت کی
اور تریسٹھ برس کے سن مین موافق سن شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنہ ہجری مین رحلت کی
اور یہ بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تیسری شہادت ہے **روایت** لطائف اشرفی اور شواہد النبوۃ
مین حضرت امام حسن سے نقل ہے کہ بعد انتقال آپکے غیب سے ایک آواز آئی کہ کوئی کہتا تھا حجرے سے سب
لوگ باہر جاؤ اور اس بندۂ خدا کو ہمارے ساتھ چھوڑ دو پس ہم سب حجرے سے نکل آئے پھر حجرے سے آواز آئی
کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمنا کی اور وصی اونکے بھی شہید ہوگئے اب نگہبانی امت کی
کون کریگا اسکے واسطے کون جان دیگا کون مریگا دوسرے نے کہا جو کوئی سیرت اور پیروی انکی اختیار
کریگا اسکے بعد ہم لوگ حجرے مین آئے آپکو شستہ وصاف غسل دیا ہوا کفن مین لپیٹا ہوا پایا **روایت**
شواہد النبوۃ اور لطائف اشرفی مین ہے کہ آپنے دونون شاہزادون یعنی حضرات حسنین کو وصیت کی تھی
کہ میرے انتقال کے بعد تم جنازہ میرا غرینین کی طرف لیجانا وہان تمھین سفید تجمر نورانی کھڑا نظر آوے
اسمین مجھے دفن کیجیو غرض اہلبیت حسب وصیت کے رات ہی کو نماز پڑھ کے جنازہ آپکا اوسیطرف لے گئے
دیکھا کہ ایک تجمر نورانی خوب چمکتا گڑا ہے اوسے اوکھاڑا اوسکے تلے قبر ہی بنائی طیار تھی اوسی قبر مین

کرون جو ہونی تھی سو ہو چکی **شعر** چاک کو تقدیر کے ممکن نہین کرنا رفو ✣ سوزن تدبیر ساری عمر کو سیتی رہے ✣ **روایت** ہے کہ اوسوقت حضرت علیؑ کو پیاس معلوم ہوئی شاہزادے شربت بنا کر لائے آپنے کمال ترحم سے فرمایا کہ بہ نسبت ہمارے میرے قاتل کو پیاس زیادہ ہوگی پہلے یہ شربت ہمارے قاتل کو پلاؤ پیچھے میرے سامنے لاؤ شاہزادے نے پیالہ شربت کا ابن ملجم کو دیا اوسنے نہ پیا انکار کیا آپنے شربت پیکر فرمایا کہ اگر یہ اس شربت کو پی لیتا تو حق تعالی اوسے جنت مین ہمارے ساتھ جگہ دیتا **شعر** جو در حسینؑ پہ ہو مکین تو ضرور پہونچے علیؑ تلک ✣ جو علیؑ ملے تو نبیؐ ملے جو نبیؐ ملے تو خدا ملے ✣ ✣ **روایت** ہے کہ پھر آپنے فرمایا کہ اسے قیدخانے مین لیجاؤ اور جو کھانا پانی میرے واسطے طیار کرو پہلے اوسے وہی کھانا پانی کھلاؤ تب میرے پاس لاؤ اگر مین زندہ رہونگا بہ نسبت اسکے حکم مناسب دونگا اور جو مین مرجاؤن تو اوسے ایک ضرب سے زیادہ نہ مارنا اسواسطے کہ اوسنے مجھے ایک ہی ضرب ماری ہے پھر حضرت امام حسنؑ نے باجازت آپکے نماز صبح پڑھائی پھر وہان سے اوٹھا کر گھر لے چلے آپنے پورب طرف مونھہ اپنا پھیرا کے فرمایا اے صبح صادق خدا کے سامنے قیامت کے دن تجھہ سے گواہی طلب کرونگا اگر تو صادق ہے تو سچی گواہی دینا کہ جسدن سے یعنی صغرسن سے مینے حبیبؐ خدا کے پیچھے نماز پڑھی ہے اوسدن سے آج تک تونے مجھے سوتے نہین پایا ہے پھر سجدۂ شکر کرکے فرمایا خداوندا گواہ رہو وکفی باللہ شہیدا کہ قیامت کے دن ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا اور صدیقان اور شہدا اور فرشتے حاضر ہونگے اوسوقت سبکے سامنے تو گواہی دینا کہ جب سے کہ مین تیرے حبیبؐ کے ہاتھہ پر ایمان لایا اطاعت اور اوامر و نواہی کو تیرے بجا لایا حتی کہ گلا تیری رضا مین کٹایا مگر سر مو تیرے اور تیرے حبیبؐ کے خلاف نہ کیا پھر تو اوسی کیفیت طاری ہوئی حالت ذوق مین یہ غزل زبان پر جاری ہوئی **غزل** ماکشتہ رشتیم محبت کفن ماست ✣ پیوستہ دریدیم ملامت وطن ماست ✣ زاہد تو برو طوطی فردوس بدین باش ✣ ما بلبل آن باغ کہ در وے چمن ماست ✣ ماکار ندار یم باین آتش و دوزخ ✣ جان نام محمدؐ ہمہ دم در دہن ماست ✣ پھر جب گھر پہونچے تو گھر ماتم سرا ہوا محشر بپا ہوا صاحبزادیان جناب حضرت فاطمہ زہراؑ کی زار زار روتی تھین اور آپکے کف پا پر آنکھین ملکر قربان ہوتی تھین کہ ای

اوٹھو نماز پڑھو کیا سوتے ہو وقت جاتا ہے حکم الٰہی سے کیون غافل ہوتے ہو یہ کہکر پھر محراب کے پاس جاکر نماز نفل شروع کی جونہین سجدۂ اولی سے سر اوٹھایا ہے کہ ابن ملجم لعین نے ایک ضرب مین آپکو شہید کیا آپنے فرمایا فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ واہ رے ہم اللہ رے ہم اپنے مطلب کو پہونچ گئے خدا کی قسم **مثنوی**

رخت برستیم ودل برداشتیم ✤ صحبت دیرینہ را بگذاشتیم ✤ وقت شد کز غصہ وغم وارہیم ✤ برنجم وشادی عالم یابہیم ✤ صدرحمت بہر ما آراستہ ✤ ما درین زندان بحبت کاستہ ✤ **روایت** ہے کہ ابن ملجم لعین آپکو شہید کرکے بھاگا اور آواز دی قُتِلَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ شیر خدا جان سے مارے گئے اہل کوفہ اور حضرات حسنین یہ خبر وحشت اثر سنتے ہی وَاَبَتَاہُ وَوَامُصِیْبَتَاہُ وَوَاوَیْلَاہُ کہتے ہوئے مسجد مین آئے آہ کے نعرے عرش تک پہونچائے دیکھا کہ شیر خدا محراب کے آگے پڑے ہین مگر مقام رضا اور تسلیم مین ثابت قدم کھڑے ہین سیلاب خون جاری ہے عشق الٰہی بھڑکا ہے حالت وجد طاری ہے لب پر فغان نہین آہ نہین زبان پر جز ذکر فی اللہ الی اللہ نہین شاہزادے قدم مبارک پر گر پڑے اور زار زار روتے تھے سیلاب خون دیدہ سے کف پا کو حضرت کے دھوتے تھے **مثنوی لمولفہ** کجائی اے پدر آخر کجائی ✤ زحال من چنین غافل چرائی ✤ بمردم آہ از درد جدائی ✤ نگاہے کن خدارا بر یکائی ✤ اور حضرت شیر خدا راہی ملک بقا خون سر مبارک سے لیتے اور اپنے مونھ اور ڈاڑھی پر ملتے اور فرماتے اسی صورت پر میری وفات ہوگی اسی حالت پر رسول خدا سے ملاقات ہوگی اسی شکل پر مرونگا اسی ہیئت سے فاطمہ زہرا سے ملاقات کرونگا اسی صفت پر جان دونگا اسی حال سے اپنے چچا حمزہ سے جاملونگا اسیطرح دنیا سے جاونگا جعفر طیار بھائی کو یہ مونھ دکھاونگا کسی نے پوچھا حضرت کس شقی نے آپکو مارا فرمایا ٹھہرو دیکھو آتا ہے کنا گاہ شبیب گھبرایا ہوا مسجد مین آیا لوگون نے پوچھا ارے تو نے مارا ہے جاہا کہ نہین کہے بے اختیار مونھ سے ہان نکل آیا لوگون نے اوسے مونھ کے بل گرایا اور مارے لاتون کے اوسے واصل جہنم کیا پھر ابن ملجم کو اوسکا چچازاد بھائی فوراً پکڑکر لایا لوگون نے پوچھا تو نے مارا جاہا کہ لا کہے نعوذ باللہ سے نکل آیا شیر خدا نے فرمایا اے بھائی مراد کے بھلا مین تمہارا برا امیر تھا اوسنے کہا مَعَاذَ اللّٰہِ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فرمایا پس کیون تو نے ناحق مجھ پر ستم کیا میرے لڑکون کو یتیم اور بیبیون کو بیوہ اور عیال کو غم کیا کہا کہ

کٹاتے ہین خدا کی راہ مین ٭ طالب مولی کو یاد قتل مین بھی دید ہے ٭ سر کا سجدے مین کٹانا عاشقون کی عید ہے
**روایت** ہے کہ اونیسوین ۱۹ رات کو رمضان کی سنہ ۴۰ ہجری مین کہ درحقیقت وہی شب شب شہادت تھی
رات بھر آپ بیدار رہے شاغل بذکر پروردگار رہے بار بار حالت ذوق وشوق مین حجرے سے باہر آتے
اور شوق شہادت مین فرماتے **شعر** خون ما وقف دم خنجر یار ست اینجا ٭ اے جنون وقت تو خونریز
جوش بہار ست اینجا ٭ اور کبھی تبلاش قاتل نعرہ جانکاہ کرتے بیتاب ہوتے آہ کرتے **شعر** خبر درد من
بعالم رفت ٭ قاتل من ہنوز بیخبر ست ٭ اور کبھی جو گھر آتے بار بار فرماتے **شعر لمؤلفہ** کجائی آہ اے
قاتل کجائی ٭ زحال من چنین غافل چرائی ٭ اور کبھی صحن خانہ سے اندر جاتے اور آسمان کی جانب دیکھکر
فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا راست ہے کبھی جھوٹ نہوا صحیح ہے کہ وکاست ہے مگر آج بڑا
عجب ہے قاتل نے میرے بڑی تاخیر کی کیا سبب ہے غرض یہان تو آپ رات بھر سوز عشق الٰہی مین جلتے رہے
شمع سان پگھلتے رہے ہر دم شوق شہادت دامنگیر حال نہ تیغ قاتل کی خبر نہ ابن ملجم کا خیال ہر بن مو سے
اللہ اللہ جاری حالت ذوق مین کیفیت وجد طاری اور وہان ابن ملجم کی مع اور دو خارجیون کے مسجد مین
آپکے آنے کی انتظار ہی تلوار زہر سے بجھی ہوئی لیے ہوئے آپکے قتل کی طیاری کہ ناگاہ رات نے
گریبان چاک کیا بھور ہوا تمام عالم مین آپکے ماتم کا غل مچا شور ہوا پھر تو شمع جھلملا جھلملا کر جلنے لگی نسیم
سحری ٹھنڈی سانس بھر بھر چلنے لگی آپ نے بہت سویرے قصد مسجد فرمایا ابن ملجم نے آپکو گھیر کر آپکے دامن
پکڑ کے شور وغل مچایا گھر کے لوگ بطون کو ہٹانے لگے آپ نے فرمایا چھوڑ دو ہم رخصت ہوتے ہین اسوا سطے
یہ میرے فراق مین نوحہ گر ہین پھر آپ نے مسجد مین جاکر وضو تازہ کر کے اذان دی جو ہین مسجد مین جانے لگے
کہ پہلے شبیب شقی نے تلوار ماری وہ طاق مسجد پر پڑی اور ٹوٹ گئی پھر وردان ملعون نے وار کی یہ دیوار پر
پڑی یہ دونون بھاگے آپ بہت خوش ہوئے فرمایا الحمد اللہ اب عنقریب شربت شہادت پیتا ہون
شہید ہو کر دوبارہ جیتا ہون پھر آپ نے یاد الٰہی مین سہو محو ہو کر مقام رضا مین زندگی سے ہاتھ دھو کر
نماز تحیت المسجد شروع کی نماز پڑھ کے تبلاش قاتل مسجد کے سونے والون کو جگانے لگے ابن ملجم شقی
مونہہ کے بل نعل مین تلوار دابے مسجد مین پڑا تھا آپ نے اوسے پانون سے ٹھوکر لگائی کہ قم وصل

سیاست شاہ مردان سے دھمکایا پھر اوس گھر سے چند عورتین جہان وجہاں مثل آئین اوسمین ایک عورت تھی بدانجام قطام نام جسکی شیرینی کلام اور حسن خداداد کا عرب مین شور تھا ہر شخص اوسکے فراق مین زندہ بگور تھا نظر ابن ملجم سیاہ رو کی اوسپر پڑگئی طبیعت دونون کی لڑگئی جی جان سے عاشق ہوکر زندگی سے ہاتھ دھوکر سوال نکاح کیا اوسنے کہا اگر تو میرا طالب ہے یعنی میرے نکاح کا راغب ہے تو پہلے تین ہزار درم نقد اور ایک لونڈی مغنیہ جمیلہ اور علی مرتضیٰ کا سر مجھے لاکر دے تب نام نکاح کا لے اوسوقت تجھ سے البتہ مین نکاح کرونگی خوشی سے بیاہ کرونگی ابن ملجم نے کہا لونڈی اور غلام تو کچھ مشکل نہین مگر شیر خدا پر وار کرے ایسا کیسکا گردہ نہین دل نہین قطام بدانجام نے کہا مجھے لونڈی اور زر سے کام نہین مگر بالقتل علی مجھے آرام نہین اسواسطے کہ علی مرتضیٰ نے جنگ نہروان مین میرے باپ بھائی اور اسیطرح میرے بارہ کنبون کی گردن ماری ہے اسکا مجھے انتقام لینا ہے کہ زبان کہنے سے عاری ہے ابن ملجم شقی نے کہا اچھا اونکو مارو مگر دین دنیا تجھ پر وارون گا **روایت** ہے کہ اسکے بعد شیر خدا نہروان سے پہلے مسجد کوفے مین آکر اوترے اور منبر پر چڑھ کے بعد حمد وثنائے الٰہی کے داہنی جانب حضرت امام حسنؑ کی طرف نگاہ کرکے فرمایا بیٹا حسنؑ اس ماہ رمضان کے کتنے دن گذرے ہین شاہزادے نے کہا تیرہ دن پھر بائین طرف امام حسینؑ کی جانب دیکھکر فرمایا بیٹا حسینؑ اس مہینے کے اب کتنے روز باقی ہین صاحبزادے نے کہا سترہ روز پھر آپنے دونون ہاتھ اپنے محاسن شریف پر پھیرے اور فرمایا کہ بدبترین امت اس ڈاڑھی کو میری خون سر سے میرے رنگیگا یہ کہا اسقدر روئے کہ آپکے رونے سے حضار مسجد اور دونون پیارے آنکھون کے تارے جی کھولکر روئے روتے روتے ریش مبارک آنسوون سے تر ہوگئی اور فرمایا مین بخوف موت نہین روتا ہون بلکہ اپنے فرزندان یتیم کا موہنہ دیکھ دیکھ بیتاب ہوتا ہون کہ درد غریبی مین تو مبتلا ہی ہین اب سوز یتیمی مین گرفتار ہونگے بیکسی مین اپنے نانا نانی اور مان باپ کے شفقت اور پیار کو یاد کرکے بیقرار ہونگے پھر آپ منبر سے اوترے ایک رات حضرت امام حسنؑ کے گھر افطار فرماتے اور ایک رات حضرت امام حسینؑ کے گھر افطار کو جاتے مگر تین لقمے سے زیادہ نہ کھاتے اور بار بار فرماتے **مثنوی** مولفہ شکر ہے اسکے کوفیون اللہ کی درگاہ مین ہم گلا اپنا

عرض کی کہ حضور نے سبکے تحفے قبول کیے اور میری تلوار کہ تمامی دیار عرب مین اسکے مثل نہین کیون نہین پھیری نہین معلوم غلام سے کیا خطا ہوئی آپنے فرمایا تیری تلوار کسطرح لون کہ اسی سے میری جان جائیگی تیری مراد برآئیگی اوسنے کہا ہیہات ہیہات حضور کیا فرماتے ہین ایک امر محال کیون خیال مین لاتے ہین گھر بار چھوڑ کر زن و فرزند سے رشتۂ محبت توڑ کر مینے غلامی آپکی اختیار کی ہے لڑائیون مین جان اپنی آپکے قدمون پر نثار کی ہے آپنے فرمایا یہ بات تیرے ہاتھ سے ہونی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خبر دی ہے کہ مارنے والا تمھارا ایک مرد قبیلۂ مراد سے ہوگا اور تمکو اپنی مراد برآنے کو مار یگا مگر وہ اپنی مراد کو نہ پہونچے گا فرشتۂ تقدیر سے چارہ نہین آمر آلہی مین کسیکا اجارہ نہین ابن ملجم یہ بات سنکر تھرایا جی مین گھبرایا کہا غلام اسوقت سامنے آپکے حاضر ہے کسیکو حکم ہو کہ میرے دونون ہاتھ کاٹ ڈالے یا میری گردن مارے آپنے فرمایا ابھی تک تجھ سے خطا ہوئی نہین کیا کیا جائے بلا قصور کسطرح قصاص لیا جائے **نظم** بہ خوان غم چو عالمیان را صلا زدند ✣ اول صلا بسلسلۂ انبیا زدند ✣ نوبت باولیا چو رسید آسمان طپید ✣ زان ضربتے کہ بر سر شیر خدا زدند ✣ پس آتشے ز آنگہ الماس ریزہا ✣ افروختند و بر جسد مجتبیٰ زدند ✣ وانگہ سراوقے کہ فلک محرمش نبود ✣ کندند از مدینہ و در کربلا زدند ✣ وز تشنہ ستیز دوران دشت کوفیان ✣ پس نخلہا ز گلشن آل عبا زدند ✣ پس ضربتے کز ان جگر مصطفی درید ✣ بر حلق تشنۂ علی مرتضیٰ زدند ✣ **روایت** ہے کہ ایکبار ابن ملجم نے حضرت سے اپنی سواری کے لیے گھوڑا طلب کیا آپنے ایک گھوڑا راہوار فوراً اوسے دیدیا اور فرمایا کہ یہ شخص ایک حادثۂ نادیدہ و ناشنیدہ کریگا یعنی یہ مجھے شہید کریگا لوگون نے کہا کہ آپ اسکی گردن اوتار لیجیے تاخیر نہ کیجیے فرمایا اگر مین اسے مار ڈالون تو مجھے کون شہید کریگا **فرد** مبخواہم از خدا بدعا صد ہزار جان ✣ تا صد ہزار بار بمیرم برائے او ✣ **روایت** ہے کہ اسکے بعد آپنے فرمایا کوئی ایسا ہے کہ کوفے جائے اور خبر فتح نہروان کی کوفیون کو پہونچائے ابن ملجم نے کہا حکم ہو تو مین جاؤن اور خبر فتح سناؤن آخر ابن ملجم بحکم آپکے کوفے کو چلا درمیان اسکے کہ یہ خبر کوچہ بکوچہ سبکو سناتا تھا ایک دروازے پر پہونچا گھر کے اندر سے کچھ آواز ڈھول اور گیت راگ کی سنی کھڑے ہو کر لوگون کو عذاب آلہی سے ڈرایا اور

حق صحابیت پیغمبر خدا کا پاس نہین ہے اللہ اور اوسکے رسول سے کچھ ہراس نہین ہے ارے لوگو دونون صاحبزادیون کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انھین سے نکاح ہوا تھا حضرت رقیہؓ اور حضرت کلثوم بنت رسول اللہ کا انسے بیاہ ہوا تھا اور چند فضیلتین اونکی بیان کین اور زار زار روئے لگین میرے ہم راہیون نے اس بات کو سنتے ہی شرم سے سر جھکا لیے باہر چلے گئے کچھ جواب نہ دیا اور سینے بلا لحاظ ان باتون کے حضرت عثمانؓ کا موہنہ کھوکر کے طمانچہ مارا اونکی بی بی صاحبہ نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور فرمایا ارے ظالم بے رحم خدا تیرے دونون ہاتھ سوکھا دے اور تیری دونون آنکھین اندھی کر دے اور تیرے گناہ ہرگز نہ بخشے قسم وحدہ لاشریک لہ کی کہ مین ابھی اونکے گھر کے دروازے سے باہر بھی نہ نکلا تھا کہ روشنی میری آنکھون کی جاتی رہی اور میرا ہاتھ خشک ہو گیا پس اسی سبب سے مین گمان نہین کرتا ہون کہ حقتعالی میرے اس گناہ کو معاف کرے **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ۔ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ۔

## علیؑ مرتضیٰ شیر خدا ساقی کوثر کی شہادت کی خبر رو رو کے اب ناصر سناتا ہے

بیان شہادت برادر و داماد رسول مشہور بقبولؐ فاتح خیبر ساقی کوثر شیر خدا مرکز دائرۂ انما مظہر العجائب والغرائب سیدنا و مولانا علی بن ابی طالب کا بطور اجمال کے یہ ہے کہ جسدن بعد جنگ عظیم اور مارے جانے قریب ایک لاکھ آدمی کے طرفین سے درمیان آپکے اور درمیان حضرت معاویہؓ کے صلح ہو گئی اوسی دن رات کو بارہ ہزار آدمی حضرت امیرؑ سے بدظن ہو گئے پھر گئے کہ کیون صلح کی پھر اوسمین آٹھ ہزار آدمیون نے توبہ کی اور چار ہزار جنکو خارجی کہتے ہین آپ سے بیعت توڑ کر راہ حق سے باگ موڑ کر ملک نہروان مین جا کر لوٹ مار شروع کر دی تب شیر خدا نے لشکر عظیم لیکر اونپر دھاوا کیا اور سبکو مار لیا مگر نو خارجی بھاگ گئے اور نو آدمی ادھر کے شہید ہوئے پھر لشکر اسلام مین دس آدمی جو لیکے تھے اونھون نے ایک ایک تحفہ حضرتؑ کے آگے پیشکش کیا اور عبدالرحمن بن ملجم نے بھی ایک تلوار آبدار نہایت تحفہ پیش کیا حضرت کو نذر کی آپنے سب کا تحفہ لے لیا اور ابن ملجم کا تحفہ پھیر دیا ابن ملجم نے

کسی نے آواز دی کہ ٹھہرو گھبراؤ نہیں ہم لوگ مٹی دینے آئے ہیں اور مدنی لوگ جو شریک دفن تھے کہتے ہیں کہ وہ لوگ فرشتے تھے **روایت** ہے کہ جو جو اشقیا آپکے قتل میں شریک تھے بڑی بڑی فضیحتوں سے یا تو مارے گئے یا ہاتھ اونکے خشک ہوئے یا جل گئے یا دیوانے مٹری ہو گئے یا بلائے عظیم میں مبتلا ہوئے چنانچہ لطائف اشرفی میں ہے کہ حج کرکے قافلہ حاجیوں کا اون دنوں میں مدینے میں آیا تھا ایک شخص اوس قافلہ کا حقیر اور خوار سمجھ کر کسی کے مشہد انور پر حضرت عثمان غنیؓ کے حاضر نہوا کہ راہ سے دور ہے اتنا دور کون جاے پھر جب وہ قافلہ مدینے سے چلا تو ثمامہ راہ میں قافلے کے بیچوں بیچ میں ایک درندے نے آکر اوس شخص کو پھاڑ ڈالا اہل قافلے نے سمجھا کہ یہ سزا اسکی اسواسطے ہوئی کہ اسنے حضرت عثمانؓ غنی کی بیحرمتی کی تھی کہ آپکے مشہد پر حاضر نہوا اور باقی قافلے والے صحیح اور سالم اپنے اپنے گھر پہونچ گئے **روایت** شواہد النبوۃ اور لطائف اشرفی میں ہے کہ ایک صالح بزرگ کہتے ہیں کہ میں طواف کعبہ کرتا تھا کہ ایک اندھے کو دیکھا کہ وہ بھی طواف کعبہ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ خداوندا تجھے بخشدے اور مجھے یقین نہیں ہے کہ تو میرا گناہ بخشے میں نے کہا سبحان اللہ تو ایسے مقام میں ایسی بات کہتا ہے یعنی دعا مانگتا ہو اور کہتا ہے کہ قبول نہوگی تب اوس اندھے کور باطن نے مجھ سے کہا کہ بھائی کیا کہوں کہنے کی بات نہیں مجھ سے ایسی ہی خطاے عظیم سرزد ہوئی ہے کہ ہرگز صورت نجات نہیں **شعر** مرا در دیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد میں نے کہا کوئی ایسا گناہ نہیں جسکی مغفرت کی کوئی راہ نہیں کہہ تو سہی کون سی خطا کی ہے کیا جفا کی ہے کہا جس روز حضرت عثمانؓ کے گھر کو لوگ گھیرے تھے راہ حق سے موتھہ پھیرے تھے تو ہم لوگوں نے آپس میں قسمیں کھائیں تھیں کہ جب عثمانؓ غنی مارے جائینگے تو ہم لوگ اونکے خونکے موتھہ پر طمانچے ماریںگے جب حضرت عثمانؓ غنی شہید ہوئے تو ہم لوگ اونکے گھر میں چلے گئے دیکھا سر اونکا اونکی بی بی کی گود میں رکھا ہے ہمنے اونکی بی بی صاحبہ سے کہا کہ جلدی انکا منہ کھولو تاخیر نکرو کچھہ نہ بولو اونھوں نے کہا اس سے تمھارا مقصود کیا ہے اب تو شہید ہو چکے موتھہ کھولنے سے سود کیا ہے ہمنے کہا کہ ہم لوگوں نے قسمیں کھائیں ہیں کہ اونکے خونکے موتھہ پر طمانچے ماریںگے خاتون حضرت عثمانؓ کی رونے لگیں خون دل سے موتھہ دھونے لگیں فرمانے لگیں کچھہ تم لوگوں کو اونکے

بعض اشقیا نے دفن ہونے نہ دیا تب مقام حشن کوکب مین دفن کیا پھر مروان جب عامل مدینے کا ہوا اوسکو بھی جنۃ البقیع مین داخل کردیا **باعی** کدام دل کہ ازین واقعہ نگردگون نیست ✤ کدام کس کہ ازین حادثہ جگر خون نیست ✤ کدام جان کہ نشد سوختہ ز آتش غم ✤ کدام چشم کہ اور شک بجز جیحون نیست ✤ **روایت** لطائف اشرفی مین ہے کہ اوس رات مین جسکی صبح کو حضرت عثمان رضہ نے شہادت پائی حضرت حق کی جانب سے آپکی دعوت آئی یعنی آپنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین اے عثمان رضہ اب قریب ہے کہ تم راہ حق مین جان شیرین نثار کروگے آج کے دن میرے پاس آکر روزہ افطار کروگے پھر نیند سے جو چونکے تو اس خواب کے مزے اور لطف مین ہمہ محو ہوگئے رات بھر تلاش قاتل مین آپ تڑپ تڑپ کر رہے اور سب لوگ سوگئے پھر اسی شب کو آپنے چار سو غلام خاص اپنے جو جان دینے کو جی جان سے حاضر تھے آزاد کردیے ہتھیار سب کے لیے آخر اسی شوق وذوق مین علی الصباح آپنے شربت شہادت پیا حضور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حاضر ہوکر روزہ افطار کیا ؎ جان گئی جان کے جیا کے پاس ✤ پھونچا مریض اپنے مسیحا کے پاس ✤ پیاسے نے دریا سے ملاقات کی ✤ خوب تلافی ہوئی مافات کی ✤ **روایت** روضۃ الاحباب مین ہے کہ جب روح پرفتوح حضرت عثمان رضہ کی عالم بالا پہونچے گئے چار طرف سے چار آوازین سنی گئین پہلے یَا عُثْمَانُ اَبْشِرْ بِجِنَانِ ذَاتِ اَلْوَانٍ دوسری یَا عُثْمَانُ اَبْشِرْ بِنَعِیْمٍ غَیْرِ فَانٍ تیسری یَا عُثْمَانُ اَبْشِرْ بِرُوْحٍ وَرَیْحَانٍ چوتھی یَا عُثْمَانُ اَبْشِرْ بِرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانٍ **روایت** لطائف اشرفی مین ہے کہ جب حضرت عثمان رضہ شہید ہوئے تو جنات لوگ بام مسجد نبوی پر نوحہ کرتے تھے اور مرثیے مین حضرت عثمان رضہ غنی کے ابیات پڑھتے تھے عرب کے **راوی** کہتا ہے کہ بروز قتل سیدنا حضرت عثمان رضہ کے مینے سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا تھا بُشْرٰی لَکَ یَا عُثْمَانُ بِغُفْرَانٍ وَرِضْوَانٍ پھر کر جو دیکھا تو کوئی کہنے والا نظر نہ آیا **روایت** لطائف اشرفی مین ہے کہ تین دن تک لاش مبارک آپکی اسیطرح بلا دفن پڑی رہی ناگاہ ہاتف غیبی نے آواز دی اَدْفِنُوْہُ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْہِ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ صَلّٰی عَلَیْہِ پھر جب جنازہ آپکا جنۃ البقیع کو چلا پیچھے سے چند سوار نظر آئے لوگ ڈرے چنانچہ قریب تھا کہ جنازہ چھوڑ کر بھاگین

۱۲ حاشیہ جو نسبت ہے حضرت عثمان رضہ کو اسی نماز جنازہ کی

۱۲ حاشیہ اکثر مورخین کا اتفاق ہے کہ آپکی نماز جنازہ حضرت علی رضہ نے پڑھی

تکرار کرکے کوٹھے سے اوتر پڑے حضرت علی شیر خدا اس خبر کو سنکر بہت روئے اور تین مشکین میٹھے پانی کی بھیجیں اہل فتنے نے مارے تیروں کے مشکوں کو سوراخ کردیا اور حضرت امام حسینؑ کو زخمی کیا

**روایت** ہے کہ اہل مدینے نے حضرت عثمانؓ کے پاس چپکے سے کہلا بھیجا کہ ہمکو حکم ہو تو اوسنے لڑیں ہم آ کر آپ پر اپنی جان نثار کریں اور حضرت امام حسنؑ اور عبداللہؓ بن زبیر نے آدمی بھیجا کہ ہم سات سو آدمی ہیں اجازت ملے تو انکو لے لیویں مار کر مدینے سے نکال دیویں چنانچہ ایک جماعت اہل مدینے کی ہتھیار بند ہوکر باغیوں سے لڑنے کو موجود ہوگئی حضرت عثمانؓ نے سنکر اپنے اقران اور تمامی اہل مدینے کو قسم دیکر کہ ہمارے واسطے کوئی ہتھیار نہ باندھے میں نہیں چاہتا کہ میرے واسطے لوگ مارے جاویں یا مال کسیکا لوٹا جاوے یا کوئی میرے واسطے صدمہ اوٹھاوے اور اسوقت آپکے گھر میں چار سو اپنے خاص غلام ہتھیار بند طیار تھے بہرصورت تابع حکم اور جان نثار تھے سبھوں سے ہتھیار آپ نے کھلوا لیے اور ایک قلم سبکو آزاد کرکے رخصت کیا **روایت** ہے کہ آپ تمامی ایام محاصرے میں روزہ دار تھے جی جان سے شہید ہونے کو تیار تھے آخر چودھویں تاریخ ذیحجہ کو سن پینتیس ۳۵ ہجری میں علی الصباح جمعے کے دن جسکی رات کو بھی سبب سونے کچھ کھانے پانی کے آپ اور سب طرح بھوکے پیاسے رہ گئے تھے اہل بغی ہجوم کرکے پیچھے سے دیوار پر چڑھ کے گھر میں جا پڑے آپ نماز صبح کی پڑھ چکے تھے دیکھا قاتل ننگی تلوار لیے چلے آتے ہیں آپ نہایت خوش ہوکر زندگی سے ہاتھ دھو کر تلاوت قرآن آغاز فرمائی اور مارے حیا کے قاتل کی طرف نظر نہ اوٹھائی جب تلوار لگی آیت فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ پر قطرات خون کے پڑے اور آپ شہید ہوئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اور بارہ برس آپ نے خلافت فرمائی اور بیاسی برس کے سن میں شہادت پائی قاتلہ آپکی بی بی صاحبہ نے ہاتھ کو اپنے اوڑھنی کا سپر کیا تھا اوسکی انگلیاں اوسکی کٹ گئیں پھر قاتل گھر سے کود گئے اور حضرت عثمانؓ اور اوسکے ہمسایہ کا گھر لوٹ لیا مدینے میں ایک شور محشر مچا حضرت علی شیر خدا روتے ہوئے آئے اور حضرت امام حسنؑ کے منہ پر طمانچہ اور امام حسینؑ کی چھاتی پر مکا مارا کہ تم نے تمکو نگہبانی کو بھیجا تھا تم ساتھ کیوں نہ ہوئے تم سے ہمارے موجود ہوا اور حضرت عثمانؓ شہید ہوں پھر اوسدن دن بھر لاش مبارک آپکی پڑی رہی رات کو جنت البقیع میں

اوسکو قتل کر ڈالوگے شاید کسی دشمن نے خط لکھا ہو اور چوری سے مہر کرکے اور غلام کو کچھ دیکر یہ کام کیا ہو

**شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ٭ علی و فاطمہ حسن و حسین پہ بھی مدام ٭

**روایت** ہے کہ مروان کے نہ دینے سے بلوائی عام ہوا چاروں طرف سے اژدحام ہوا ہر طرف سے مدینے مین گوہارین آپڑین اور حضرت عثمانؓ کا گھر گھیر لیا راہ حق سے مونھ پھیر لیا اور اہل فساد بیٹھا پانی اوکے گھر مین سنجانے دیتے اور انکو مسجد نبوی مین نہ آنے دیتے اور چالیس دن تک یا زیادہ گھیرے رہے کہتے تھے یا خلافت سے کنارہ کیجیے یا مروان کو پکڑوا دیجیے آپ فرماتے مروان کو ایک شعبہ پر یون ہی قتل کرنیکو کیونکر تمھین دون اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے خلافت کیونکر ترک کرون پھر حضرت علی شیر خدا نے بلوے والون کو ہر چند ہٹایا ہٹے نہین اڑے رہے مکان گھیرے کھڑے رہے ناچار ہو کہ حضرت علیؓ نے امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو ایک جماعت کے ساتھ حضرت عثمانؓ کے دروازے پر بھیجدیا کہ ایسا نہو کوئی گھر مین گھسجاوے کچھ ایذا پہونچاوے **روایت** ہے کہ ایکدن حضرت عثمانؓ ایام محاصرے مین اپنے کوٹھے پر چڑھ کر کے اہل فتنے سے مخاطب ہو کر بولے یارو تم لوگ جانتے ہو کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے تھے غریب غربا پیاس سے مرنے لگے آپ نے فرمایا ایسا کوئی ہے کہ رومہ کا کنوان خرید کر کے مدد وقف کردے مین ضامن ہوتا ہون مجھ سے وہ بہشت کے تب مینے پینتیس ۳۵ ہزار درم کو وہ کنوان خرید کر کے مدد وقف کیا خدا کی راہ مین چھوڑ دیا اب تم لوگ مجھی کو اوسکا پانی پینے کو نہین دیتے ہو خون ناحق سر پہ لیتے ہو اور یہی تم جانتے ہو کہ زمین مسجد نبوی کی تنگ تھی دس ہزار مثقال سونے کے دیکر مکانات گرد و پیش مسجد کے مول لیکر مسجد نبوی مین مینے ضم کیے اور رسول اللہ میرے لیے بہشت کے ضامن ہوئے اب اوس مسجد مین مجھے نماز کو آنے نہین دیتے ہو اور یہ بھی تم جانتے ہو کہ مکے مین ایکبار پہاڑ پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صدیق اکبرؓ اور عمر فاروقؓ اور ہم چڑھے پہاڑ ہلنے لگا آپ نے فرمایا کیون ہلتا ہے تیرے اوپر ایک پیغمبر ہے ایک صدیقؓ ہے دو شہید ہین اہل بلوے نے کہا یہ سب باتین آپکی راست ہین بہر صورت صحیح بے کم و کاست ہین تب آپ نے فرمایا اللہ اکبر خدا کا شکر ہے کہ تم نے ہمارے شہید ہونے کی گواہی دی اور تین بار اس بات کو

تب حضرت عثمان رضؓ نے بمشورہ حضرت علیؓ کے ایک خط عبداللہ بن سعد کے نام کمال جھڑکی اور غصہ کا لکھا کہ کسی رعایا کو
کچھ اید لوے اور فریادیون کو راضی کرے عبداللہ بن سعد نے اوس پروانے کو نمانا تقویم پارینہ جانا بلکہ ایک شخص کو
قتل کرکے خون ناحق سر پر لیا اور فریادیون کو جو مدینے گئے تھے قید کیا اس سبب سے سات سو آدمی فریاد خواہ
اس خون ناحق کے مصر سے مدینے مین آئے اور ساتھ اکابر مہاجر کے رجوع لائے کہ واسطے موقوفی عبداللہ
اور طلب قصاص اس خون ناحق کے ہم لوگ یہان آئے ہین روایت ہی کہ اسکے بعد حضرت علی شیر خدا نے
حضرت عثمان رضؓ کے پاس جاکر فرمایا کہ اب بات بڑھ گئی آپ اسوقت اگر عبداللہ کو موقوف نکرینگے اور بجاے
اوسکے اور کوئی دوسرا آدمی عادل خدا ترس مصر کا والی مقرر نکرینگے اور اس خون کی پرسش نکرینگے تو ملک مین
بڑا فساد اوٹھے گا آخر سبکی صلاح سے حضرت عثمان رضؓ نے فرمان مصر کی حکومت کا محمد بن ابی بکر رضؓ کے نام لکھدیا
اور ساتھ چند مہاجرین اور انصار کے اونکو جانب مصر روانہ کیا کہ موافق مشورے ان لوگون کے تصفیہ
عبداللہ بن سعد کا اور معاملہ مصریون کا کمال انصاف سے فیصل کرین جب وہ تین منزل مدینے سے گئے رہان
ایک غلام اونٹ پر سوار پکڑا کہ تیز تیز مصر کی جانب اونٹ ہانکے جاتا تھا کبھی کہتا تھا مین مروان کا غلام
ہون کبھی کہتا تھا حضرت عثمان رضؓ کا غلام ہون تلاش کی تو اوسکے پاس ایک خط سر لمہر نکلا اس مضمون کا
کہ امیر المومنین عثمان رضؓ کی طرف سے عبداللہ بن سعد کو معلوم ہو کہ دیکھتے ہی اس خط کے محمد بن ابی بکر کو قتل
کر یو اور فرمان جو دکھا دین اوسکو مت مانیو اور جنھون نے تیری فریاد کی ہے اونھین ہمراہ دیکھو محمد بن ابی بکر رضؓ
نے اس خط کو اسکے روبرو پڑھا سب سنکر بگڑے اور مدینے پھر آئے حضرت علی مرتضیٰ مع اور صحابہ کبار رضؓ کے
حضرت عثمان رضؓ کے پاس گئے اور پوچھا کہ یہ اونٹ اور یہ غلام آپکا ہے فرمایا ہان پھر پوچھا یہ خط آپنے
لکھا ہے حضرت عثمان رضؓ نے فرمایا قسم وحدہ لاشریک لہ کی کہ نہ مینے لکھا نہ حکم دیا نہ اسکی خبر رکھتا ہون
قسم کھانے سے سبکو یقین اونکی بات کا ہوا اور سبھون نے کہا کہ یہ کام مروان کا ہے مروان نے کہا کہ کسی
دشمن نے چوری سے مہر کرکے غلام کو کچھ دیکر یہ کام کیا ہے مفت مین مجھے بدنام کیا ہے اور مین کرتا تو
غلام کو دریا کی راہ بھیجتا کہ بہت جلد مصر مین پہونچ جاتا پھر لوگون نے حضرت عثمان رضؓ سے کہا کہ مروان کو
ہمین پکڑ دو تحقیقات کر لینگے آپ نے فرمایا کہ مجرد اس گمان پر مین مروان کو نہین دیتا تم لوگ بلا تحقیق

سیدنا مولانا عثمانؓ ابن عفان ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عثمانؓ کو دیکھکر بہت روئے اور فرمایا عثمانؓ قریب ہو کہ لوگ تمکو ناحق شہید کرینگے اور تمکو حق تعالی تمام شہدا کا ثواب عنایت فرمائیگا سو خبردار اونکے ظلم اور ایذا رسانی پر صبر کرنا اور خلعت خلافت کو کہ حقتعالی تمکو پہنائیگا لوگون کے کہنے پر نہ اوتارنا روایت ہو کہ مصر مین عبداللہ بن سبا توریت اور انجیل کا ایک عالم تھا بڑا مفسد نہایت ظالم تھا جب حضرت عمرؓ کے وقت مین مصر فتح ہوا اور سکے قوم کی عورتین مسلمانون مین پکڑ آئین عبداللہ مارے شرم و غیرت کے کسیکو مونہہ نہین دکھاتا تھا خصوصاً مسلمانون سے بہت شرماتا تھا جب چارون طرف سے ملک مین اسلام کا رعب پڑ گیا نشان ایمان کا گڑ گیا تب اوسنے تقیہ کرکے یعنی دغا سے حضرت عثمانؓ کے ہاتھہ پر بیعت کرکے جناب حضرت علی مرتضیٰؓ کے ساتھہ بڑی عقیدت ہو یدا کی اور سب چھوٹے بڑون مین بھی ایک آبرو پیدا کی پھر مصر مین گیا اور چونکہ توریت اور انجیل کا بڑا عالم تھا اسواسطے باتین جھوٹی بصورت حق بنا کر سب اہل مصر کو عبداللہ بن سعد سے جو وہان پر حضرت عثمانؓ کے نائب تھے اور لوگ مصر کے اونسے شاکی بھی تھے باغی کرکے سبکو دشمن بنایا اور جو بصرے اور کوفے والے کہ حضرت عثمانؓ سے کشش رکھتے تھے اپنے شاگردون کو وہان بھیجکر اونھین بھی اپنے ساتھہ ملایا اور بالاتفاق یہ بات ٹھہرائی کہ ایسی تدبیر کرو کہ بلوہ عام کرکے ایام حج مین حج کے بہانے سے مدینے جاکر داد بیداد کرکے حضرت عثمانؓ کو آنکھہ مین صحابہ کے حقیر کرو غرض کہ ایام حج مین اسی ارادے پر ہزار آدمی مصر سے اور پانسو بصرے سے اور اسیقدر کوفے سے مدینہ منورہ مین آکر جمع ہوئے مصریون کو رغبت حضرت علیؓ شیر خدا سے تھی اون سبھون نے چپکے آپکے پاس جاکر میٹھی میٹھی باتین بناکر عرض کی کہ ہم لوگ اسیواسطے آئے ہین کہ حضرت عثمانؓ سے خلافت چھین لیوین اور آپکو مسند خلافت پر بٹھا دیوین حضرت شیر خداؓ نے سنکر سبھون کو جھڑکی دی بہت سی نصیحت کی کہ خبردار جو کبھی ایسا کام کیا پھر اسکا نام لیا اور بصرے والے نے حضرت طلحہؓ کے پاس اور کوفیون نے حضرت زبیرؓ کے پاس جاکر اسیطرح کہا اون دونون صاحبون نے بھی سبھون کو جھڑکیان دین ملامتین کین پھر سیدنا علی مرتضیٰؓ نے مردمان فتنہ انگیز کو سمجھا کر مدینے سے روانہ کر دیا عبداللہ بن سعد نے پھر اوسیطرح ظلم لوگون پر شروع کیا

قسم خدا کی مجھے یقین ہے کہ تم یہ دولت ابدی پاؤ گے یعنی اپنے دونون یارون کے پاس دفن کیے جاؤ گے
اسلیے کہ ہم نے اکثر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے یون سُنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ ہم نے
اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نے یون کیا اور مینے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نے یون ٹھہرایا اور جناب ام المومنین حضرت حفصہؓ
اور حضرت ام کلثومؓ اور داماد مصطفیٰ علیؓ مرتضیٰؓ اور حضرت عثمانؓ ذی النورین اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہم کو
جو کچھ بیقراری تھی اور سارے اہلبیت پر جو کیفیت غم کی طاری تھی اگر تحریر مین آئے تو ایک کتاب ہو جائے
**روایت** ہے کہ اسکے بعد جنازہ مبارک کو لوگون نے مسجد نبوی مین لاکر درمیان قبر شریف اور منبر کے
جو ایک کیاری ہے کیارون سو بہشت کر رکھا اور بموجب وصیت کے صہیب رومی نے چار تکبیر سے نماز
پڑھائی پھر دوبارہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے دفن کے لیے نوبت استفسار کی آئی آپ نے اجازت دی
اور حضرت عثمانؓ اور علی شیر خداؓ اور عبدالرحمنؓ قبر کے اندر جو حضرت صدیق اکبرؓ کے پیچھے ہے آئے
اور سپرد افسوس اوس نیر اعظم چرخ کرامت کو برج خاکی مین سلایا اور دفن کرکے اتنا خون دل روئے کہ
ملاء اعلی کو رولایا اس حادثہ جانکاہ سے ہر انسان بلکہ ہر ذی جان کو رقت تھی در و دیوار کو وحشت تھی
کوچہ و بازار سنسان جدھر دیکھیے اودھر سناٹے کا عالم ہو کا مکان **شعر** درد اکہ پاکباز جہان از جہان
برفت ٭ پاک آنچنان کہ آمدہ بود آنچنان برفت ٭ **روایت** لطائف اشرفی مین ہے کہ جسدن
آپنے وفات پائی لڑکے اپنی اپنی ماں کے پاس آتے تھے اور کہتے اجی اماں کیا قیامت آئی وہ کہتی
تھین بیٹا حضرت عمرؓ نے قضا فرمائی اور چند ابیات عربی کے اوسی دن غیب سے سُنے گئے اور پڑھنے والے
کو کوئی نہین دیکھتا تھا جسکا پہلا مصرعہ یہ ہے **مصرعہ** لیبک علی الاسلام من کان باکیا
یعنی اب جو رونے والا ہے سو فوت اسلام پر روئے اپنی جی جان کھوئے **شعر** رسول پاک پہ بھیج
اے خدا درود سلام ٭ علیؓ و فاطمہؓ حسنؓ و حسینؓ پر بھی مدام ٭

## شہادت جناب حضرت عثمانؓ کی ناصر ٭ یہان پر مختصر احوال اب لکھنے مین آتا ہے

ذکر شہادت مجمع جود و سخا منبع حلم و حیا داماد نبی ہمزلف علی جامع قرآن ناشر ایمان ذی النورین مجمع البحرین

شکر بہت خوش ہوئے اور فرمایا سب کاموں میں یہ کام اہم تھا اسیکا مجھے ہر دم خیال تھا غم تھا خوشا نصیب
عمرؓ کے کہ امر بالمعروف کے واسطے اوسپر خنجر خارا شگاف پڑی اور زہر سے طابع اوسکے کہ زیر قدم شیر عالم گر پڑے
پھر فرمایا کہ دفن کے وقت حضرت عائشہ صدیقہؓ سے اجازت دوبارہ لے لینا اور فرمایا کہ کفن بہت تکلف کا
نہو اسواسطے کہ اگر خدا کے یہاں میری کچھ عزت ہوگی تو حق تعالی مجھے بہشتی حلے پہنائیگا ورنہ تکلف کا
کفن کچھ کام نہ آئیگا اور قبر بھی اعتدال سے وسیع تر نہو وے اسواسطے کہ اگر خدا مجھ سے راضی نہوگا تو قبر
مجھے ایسا بھینچیگی کہ ہڈیاں میری چکنا چور ہو جائینگی پھر بخوف آخرت اسقدر روئے کہ زبان تکلم سے عاری ہوئی
حالت غشی طاری ہوئی حضرت شیر خدا علی مرتضیؓ اور ابن عباسؓ نے تسکین دی اور بہت سی تشفی کی کہ آپ نے
ہر موخلافت اگر خدا اور رسولؐ کے نہیں کیا کسی کا حق اپنے سر پر نہیں لیا ہم لوگ اس بات کی خدا کے آگے
گواہی دینگے تب حضرت عمرؓ نے جناب علیؑ مرتضی اور ابن عباسؓ سے اس بات کی گواہی ایک کاغذ پر لکھوائی
اور دونوں صاحبوں کی اوسپر مہر کروائی اور فرمایا اس کاغذ کو بھی میرے ساتھ کر دینا کہیں گوشہ قبر میں
دھر دینا روایت ہے کہ بدھ کے دن چھبیسویں ذیحجہ کو زخم آیا تین دن آپ زندہ رہے جمعے کے دن
چاند رات کو ترسٹھ برس کے سن میں موافق سن شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپ نے وفات پائی
غسل سے صبا انا للہ وانا الیہ راجعون آئی ایکبارگی عرش تک غل ہوا کہ آج چراغ
مدینے کا گل ہوا مدینے کے ہر گوشہ و بازار میں ایک ہوکا عالم تھا چھوٹا بڑا سب جتلائے ماتم تھا منظم
بدل دردے عجب دارم نمیدانم کہ چون گریم ✦ دلا خون شو کہ تا بر حال خود یک لحظہ خون گریم ✦ تنم پر زخم
کاری سینہ ام پر داغ بے یاری ✦ گہے از زخم بیرون گاہ از داغ درون گریم ✦ اور تحریر سے عاصم کوفی
شیعی مذہب کا بھی معلوم ہوتا ہے کہ جناب شیر خدا علیؑ مرتضی نے اونکو غسل دیا جب جنازہ چلا شور محشر مچا
شیر خدا نے دعا کی کہ اے عمرؓ تجھ پر ہمیشہ بارش ابر رحمت الہی رہے غل عاطفت رسالت پناہی رہے تم نے
تو ہم سے منہ موڑا اور بعد اپنے اپنا سا ایسا دوست دار ہم کسیکو نچھوڑا جو تم سے دوست تر ہو میرے
نزدیک کہ اوسکے سے کام کر کے ہم خدا سے ملاقات کریں منظم دور از رخ تو جانم اے دوست ✦
کز ہستی خود بجانم اے دوست ✦ صبر از همه میکنم توانم ✦ لیک از تو نمی توانم اے دوست ✦

پھر اصحاب نے عبدالرحمن بن عوف کو امام کرکے جلد نماز پڑھی اور حضرت کو اوٹھا کر گھر پہونچایا پھر لوگون نے
عرض کی حضرت نماز فجر کی آپ نے نہین پڑھی ہے تب آپ نے آنکھہ کھولکر فرمایا کہ اور لوگون نے نماز پڑھی کہا
صنور ہان پس آپنے وضو کرکے نماز فجر کے وقت پر پڑھی **روایت** ہے کہ فیروز بدروز خنجر مارکر بھاگا اٹھارہ
آدمیون کو جو سر راہ ملے زخمی کیا آخر ایک جوان عراقی نے اپنا پھینٹا اوسکی گردن مین ڈالکر اوسے زمین پر
گرا دیا فیروز نے دیکھا کہ اب تو بہت بری موت سے مارا جاؤنگا مذا معلوم کیا کیا سزا پاؤنگا اوس خنجر کو
اپنے حلق پر رکھکر کھینچدیا اور اپنے کو آپ واصل جہنم کیا **روایت** ہے کہ پھر حضرت عمر نے ابن عباس سے
پوچھا کہ کچھہ جانتے ہو کہ کسنے مارا اونھون نے کہا فیروز کافر بدبخت نے تب آپ نے فرمایا الحمد للہ کہ مین
مسلمان کے ہاتھہ سے شہید ہوا اور قیامت کو میرا جھگڑا کسی مسلمان سے نہ پڑا اور فرمایا شکر ہے کہ ہم
امر بالمعروف پر مارے گئے پھر جب آپنے سنا کہ فیروز نے خود آپ اپنے کو مارڈالا فرمایا الحمد للہ کہ ہمارے واسطے
کوئی نہ مارا گیا **روایت** ہے کہ ایک جراح نے کچھہ دوا پلائی زخم کی راہ سے خون کے ساتھہ وہ دوا نکل آئی
دوسرے نے دودھ پلایا وہ دودھ بھی بعینہ زخم کی راہ بھہ گیا طبیب نے کہا خون اسقدر جاری ہے زخم
ایسا کاری ہے کہ دید نہین شنید نہین اب ہرگز جینے کی امید نہین **شعر مستزاد** کر چکے تجربہ
نسخہ ایجاد مسیح اوسکا حاصل ہے یہی ٭ جینگا ہوگا مرض عشق کا بیمار نہین کیجیے لاکھہ دوا ٭
جناب ام کلثوم حضرت عمر کی بی بی صاحبہ نے جو صاحبزادی جناب حضرت علی مرتضی داماد مصطفی کی تھین یہ بات
طبیب سے سنتے ہی فرمایا آہ آہ واعمراہ خود بھی زار زار روئین حاضرین کو رولایا نعرہ جانکاہ سے عرش الہی کو
ہلایا فرماتی تھین یہ کیا غضب ہوا کیا ستم ہوا دم بھر مین گھر ماتم کدہ غم ہوا **شعر** حیف در چشم زدن
صحبت یار آخر شد بدروے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد ٭ **روایت** ہے کہ آپ نے عبداللہ اپنے
بیٹے کو حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس بھیجا کہ میرا سلام اونکو عرض کرو اور کہو کہ اب رخصت ہوا ہون
خون جگر سے ہونٹھہ دھوتا ہون مگر ایک تمنا ہو کہ اگر آپ روضہ انور مین جگہہ دین تو ہم زیر قدم حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رہین اور قیامت کے دن داہن اقدس پکڑے ہوے اوٹھین حضرت صدیقہ نے
رو کر فرمایا وہان تو ایک ہی آدمی کی جگہہ تھی مینے اپنے واسطے رکھی تھی سو اچھا عمر کو دی عمر اسکو

اور شہادت باسعادت آپکی اسطرح ہوئی کہ حج کرکے آپ مدینہ منورہ مین تشریف لائے اور منبر پر چڑھ کے بعد
حمد و ثناء الٰہی کے فرمایا کہ مینے خواب دیکھا ہے کہ ایک سرخ مرغ نے دو تین نوک مجھے ماری ہین اور تعبیر
اس خواب کی میرے دل مین یہ آتی ہے کہ اس خواب مین مژدہ وصال محبوب ہے یعنی اب موت میری بہت
قریب ہے اسکے بعد اکیدن مدینہ منورہ کی بازار مین آپ حضرت زبیر پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے کہ مغیرہ بن شعبہ کے
غلام نافرجام سے فیروز نام نے آکر عرض کی کہ یا امیر المومنین ہم اسواسطے آئے ہین کہ مغیرہ نے میرے
ذمے ہر روز دو درم ٹھہرائے ہین اور مین اسقدر ادا کرنے مین عاجز ہون آپ اوس سے فرمادیجیے کہ اسمین
کچھ تخفیف کردے آپ نے فرمایا تو کون پیشہ کرتا ہے کہا بڑھئی لوہار اور نقاشی کا کام کرتا ہون آپ نے
فرمایا اتنے پیشون والے سے دو درم لینا انصاف سے دور نہین اور تو باوجود ان پیشون کے دو درم کے
ادا سے مجبور نہین یہ بات اوس سنگدل کے دل پر بڑی کڑی پڑی اوسکے سینہ پر کینہ مین خارسی گڑ گئی
اوسیوقت سے آپکی جانب سے کینہ رکھا دشمن جانی ہوگیا بلائے ناگہانی ہوگیا پھر آپنے فرمایا کہ مینے
سنا ہے کہ تو ایسی پن چکی بناتا ہے کہ ہوا سے چلتی ہے اگر تو ایسی چکی بنادے تو اہل مدینے کو بڑا فائدہ
ہوگا فیروز نے کہا کہ مین آپکے واسطے ایسی پن چکی بناؤنگا کہ جبتک آسمان کی چکی گردش مین رہیگی
تبتک کرا سکا مغرب سے مشرق تک باقی رہیگا حضرت نے جی مین فرمایا کہ یہ میرے قتل کے لیے دھمکاتا ہے
دیکھیے خدا کیا پیش لاتا ہے **روایت** ہے کہ اسکے دوسرے دن کعب الاحبار نے سیدنا عمرؓ کے کان مین
چپکے سے کہا کہ جو کام کرنا ہے سو کر لیجیے سامان سفر آخرت کیجیے توریت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب
عمر شریف آپکی تین دن سے زیادہ نہین آپکو اس بات سے بڑا تعجب ہوا اسواسطے کہ اوسوقت آپکو کسیطرح
ملال نہ تھا کوئی عارضہ لاحق حال نہ تھا القصہ فیروز سیہ روز نے اس بات کو دل مین جمایا اور ایک خنجر دو دھار
جسکا دستہ درمیان مین تھا زہر آب دیکر بنایا اور منتظر فرصت کا رہا پھر تو خون اوسپر سوار ہوا مستعد قتل
امیر کبیر رہا ایک روز حضرت عمرؓ نماز فجر مین تکبیر تحریمہ کہکر نماز کے اندر مشغول ہوئے سورہ الحمد پڑھ کے
سورہ یوسف شروع کی تھی کہ فیروز بدبخت نے صف اول سے پاؤن بڑھا کر تین وار کیے ایک آپکے مونڈھے
دوسرا پہلو پر تیسرا زیر ناف آپکو فوراً غش آگیا گر پڑے اور فرمایا وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا

آپکی لاش کے پاس آئے اور فرمایا آج خلافت نبوت کی منقطع ہوگئی برکت و شوکت دینی مرتفع ہوگئی خدا رحمت کرے تیرے اوپر اے ابوبکرؓ صدیق حضرت تمکو بہت پیار فرماتے تھے تمھاری ملاقات سے بہت راحت پاتے تھے صورت سیرت سنت رحمت مین تم بے شبہہ شبیہ پیغمبر تھے بعد رسول خدا کے تم سب سے فاضلتر تھے الغرض شیر خدا نے لاش پر کھڑے ہوکر بہت کچھ تعریف جو اس کتاب مختصر مین سما نہین سکتی روبرو اصحاب کے فرمائی پھر سب لوگ اتنارے کہ زمین جنبش مین آئی آخر حسب وصیت اسماؓ اور عبدالرحمن نے نہلایا اور شیر خدا علی مرتضی نے اپنے ہاتھ سے کفنایا اور جنازے کی نماز سیدنا عمرؓ فاروق نے پڑھائی **شعر**

یاران غم خورید کہ بے یار ماندہ ایم ✤ در غار زار ہجر گرفتار ماندہ ایم ✤ **روایت** ہے کہ حسب وصیت کے جنازے کو لاکر روبرو روضہ انور کے رکھا غیب سے آواز آئی ضَمُّوا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ دوست کو دوست سے ملاؤ کشتہ خنجر فراق کو شربت وصال پلاؤ ہنوز کلمات وصیت کے موافق نہین ادا کیے تھے کہ معاً بھونچال آیا جنازے کے دروازہ مزار اقدس کا خود بخود کھل گیا اور کوئی کھولنے والا نظر نہ آیا اور روضے کے اندر سے آواز آئی اُدْخُلُوْہُ وَادْفِنُوْہُ عِنَّا وَکَرَامَۃً میرے یار غار کو عزت و بزرگی کے ساتھ اندر لاؤ اور میرے سیدھے پہلو مین سلاؤ غرض حجرے مین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پہلو دراست مین جہان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونھین دفن کیا حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہین کہ میرے باپ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات مین چالیس ہزار درم صرف کیے اور جب مرے تو ایک دینار ایک درم بھی نہ چھوڑا **نظم** آہ بوبکرؓ و عمرؓ افسوس عثمانؓ و علیؓ ✤ صدق و عدل و حلم و علم اپنا دکھا کے چل بسے ✤ ہائے کوئی بھی نہ پلٹا اور نہ پہونچی کچھ خبر ✤ چپکے ہوکے شہر خاموشان مین ایسے چل بسے ✤ **شعر**

رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علی و فاطمہ حسنؓ و حسینؓ پر بھی مدام ✤

| | |
|---|---|
| **شہادت حضرت فاروقؓ کی کیونکر لکھون ناچیز** | **کہ دل ٹکڑے ہوا جاتا ہے خامہ تھر تھراتا ہے** |

جناب مستطاب عدل اصحاب صہر رسول مقبول داماد بتول امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جنانچہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ کے دنیا برس آٹھ مہینے چار دن مسند خلافت پر رونق افروز رہے

علیہ وآلہ وسلم کے لیجانا اور پکار کر کہنا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ابوبکرؓ حضور والا میں آئی ہیں
زیر قدم مبارک مدفون ہونے کی تمنا لائے ہیں پس اگر خود بخود دروازہ روضہ کا کھلجاوے اور اذن ہو تو مجھے
اندر روضہ کے دفن کیجیو اور نہیں تو جنۃ البقیع میں گور غریبان کے اندر رکھ دیجیو شیر خدا اور سارے انصار
یہ کلام سنکر رونے لگے فراق میں بیتاب ہونے لگے شیر خدا علی مرتضیٰ نے فرمایا واحسرتا تم بھی ہم سے جدائی
کر چلے بیچارہ غم کا سینہ درد گنجینہ پر دھر چلے بن دیکھے تمہارے حضرت رسول کریم کو صبر و قرار نہ آتا تھا چہرہ
مبارک تمہارے دیدار سے جیسے نسیم سحری سے غنچے کھلیں ہشاش بشاش ہو جاتا تھا تم حضور نبوی کے
یار غار تھے ہر امور دینی و دنیاوی میں محرم اسرار تھے اور بہت کچھ افسوس کیا اور فرمایا دل میرا بہت ہول
ہے گویا آج روز انتقال رسول مقبول ہے ؎ چون بیتو خواست بود مرا عمر کا شکے ✤ ہرگز بنبودے
زنادر نزادمے ✤ **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؓ و فاطمہ حسنؓ و حسینؓ پر بھی مدام ✤
**روایت** ہے کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق بعد دو برس چار مہینے کے واقعہ اصحاب فیل سے پیر کے
دن پیدا ہوئے تھے اور اسی دن مکے سے حضرتؐ کے ساتھ ہجرت کر چلے اور اسی دن مدینے میں پہونچے
اور اسی دن بارھویں ربیع الاول شریف سنہ ۱۱ ہجری روز وفات سرور عالم کے خلیفہ رسول اللہ کے ہوئے
اور دو برس تین مہینے دس دن مسند خلافت پر بیٹھے اور اسی دن آٹھویں تاریخ جمادی الآخر کے
بیمار پڑے اور پندرہ دن تک بیمار رہے نماز جماعت کے لیے باہر آنے سے ناچار رہے پھر اسی دن
بائیسویں جمادی الاخری سنہ ۱۳ ہجری میں ترسٹھ برس کے من میں موافق سن شریف سرور عالم کے قضا
فرمائی اہل مدینہ پر مصیبت تازہ آئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ **منظم** موج زن ہی بیم از ہر سو دمید
طوفانے نمے ✤ میرسد در گوشم از ہر لب صدائے ماتمے ✤ اہل عالم را نمیدانم چہ حال اوفتادہ است ✤
اینقدر دانم کہ در ہم رفتہ کار عالمے ✤ **روایت** ہے کہ جب خبر وفات حضرت ابوبکر صدیق اہل مدینے نے
پائی صدائے آہ عرش تک پہونچائی اہل مدینہ ایسا روئے مصیبت جو وفات سرور عالم کے روئے تھے
شہر مدینہ سنسان اور گلی کوچہ ہو کا مکان ہو گیا **شعر** گل و نفشہ ہمہ ہست و یار نیست چہ سود ✤ بت
شکر لب من در کنار نیست چہ سود ✤ جب یہ خبر وحشت اثر حضرت علی مرتضیٰ نے پائی بے اختیار روتے ہوئے

آپ نے جہن محل زخم پر صدیق اکبرؓ کے لگایا فوراً اوسنے اثر تریاق فاروق کا دکھایا **راوی** کہتا ہے کہ آپ نے اوس سانپ سے کلام فرمایا اور سبب اوس گستاخی کا پوچھا اوسنے عرض کی مصرع کہ بردیوانہ عاشق حلم نیست + علمائے محققین نے لکھا ہے کہ چونکہ منظور الٰہی یہ تھا کہ رتبہ شہادت سے بھی تکمیل جمیع مراتب کی حضرت صدیق اکبرؓ کی ہو جاوے اسیواسطے اثر زہر ہلاہل کا اوس سانپ کے آخر حیات تک آپکے رہ گیا چنانچہ اسی زہر کے اثر سے آپ نے رحلت فرمائی **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام + علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام + **روایت** ہے کہ جمادی الآخر کی ساتوین تاریخ سنہ ہجری مین پیر کے دن ٹھنڈے پانی سے آپ نے غسل فرمایا وہ رات جاڑے کی تھی تپ اور درد سر شدت ہوا یا اور پاؤن مین سخت درد ہو گیا سارا جسم سرد ہو گیا اور جس جگہ غار ثور مین سانپ نے کاٹا تھا وہ جگہ بھی لہرائی پندرہ روز تک آپنے اس بیماری مین بڑی تکلیف اوٹھائی **روایت** ہے کہ ایام مرض مین آپ نے صحابہ کرام کو اپنے پاس بلوایا اور سب کی صلاح سے امر خلافت کا حضرت عمر فاروقؓ کے سواے فرمایا اور جناب باری مین دست بدعا ہوے کہ خداوندا عمرؓ کو مینے خلیفہ مسلمانون پر بنایا اپنی جگہ تخت خلافت پر بٹھایا مینے اپنی دانست مین بہترین صحابہ کو والی کیا ہے اور سواے اصلاح حال مسلمین کے نہ میری کچھ اور غرض ہے نہ دوسرا مدعا ہے الٰہی اونکو منجملہ خلفاے راشدین کے کرنا بمرتبہ طیبین حسنین خیر المرسلین کے کرنا حضرت عمرؓ نے بمبالغہ تمام فرمایا کہ مجھے لیاقت نہین خلافت کی مجھے کچھ حاجت نہین آپ مجھے اس زحمت عظمی سے معاف فرمائین اور کسیکو خلیفہ بنائین حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ اگر تمکو خلافت کی حاجت نہین تو خلافت کو تم سے حاجت ہے غرض صدیق اکبرؓ نے بعد خلیفہ کرنے حضرت عمر فاروقؓ کے ارشاد فرمایا کہ اسماء بنت عمیس میری قبیلہ مجھے غسل دین اور عبدالرحمن میرے بیٹے اونکی مدد کرین مین نہین چاہتا کہ سواے اونکے اور کوئی مجھے نگاہ دیکھے **روایت** ہے حضرت شیر خدا علی مرتضیٰؓ فرماتے ہین کہ ایکدن ایام مرض مین مین عیادت کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس گیا آپنے مجھے اپنے سرہانے بٹھایا اور ارشاد کیا کہ اے امام دو جہان اب زمانہ فراق کا ہمارے اور تمھارے درمیان مین قریب آیا آسمان نے یہ دروازہ دکھایا تم سے امید رکھتا ہون کہ جب مین مر جاؤن تو اپنے ہاتھون سے تم مجھے کفن پہنانا پھر جنازہ میرا روبرو دروازہ روضہ حضرت صلی اللہ

رحمت سے نا امید ہو نا چاہیے پھر روح اللہ نے اوسے مکے کی راہ بتادی اوسنے سر کے بل شوق وصال
مین اوس یار غار کے مکے کی راہ لی راہ مین زبان حال سے یہ کہتا تھا **نظم** چون مورمی بندم کمر
چون مارمی پوئیم سبک ✤ در غار غم کردہ مقر اے یار غار از عشق تو ✤ تا کے دلم محزون بود دردم زحد افزون
بود ✤ تا چند غرق خون بود جان فگار از عشق تو ✤ صبر مکن لا یعقلم کز قید ہستی بگسلم ✤ دیگر نماند اندر
دلم صبر و قرار از عشق تو ✤ آخر بعد طے منازل کے غار مکے مین آکر بانتظار اپنے یار غار کے چھ سو برس
قیام کیا خواب و خور اپنے اوپر حرام کیا دن رات اوسی غار تیرہ و تار مین رہتا اور سوز دل سے ہر دم یہی
کہتا **نظم** روز یکہ جمال دلبرم دیدہ شود ✤ از فرق سرم تا بقدم دیدہ شود ✤ تا من ہزار دیدہ در و
نگرم ✤ آرے بدو دیدہ دوست کی دیدہ شود ✤ پھر بشوق دیدار جمال اپنے یار غار کے اوس غار ثور مین
ہر چار جانب سے سوراخ بنائے تاکہ اگر کوئی ایک سوراخ کو بند کرے تو دوسرے سوراخ سے جمال یار دیکھکر
جی کو خرسند کرے غرض شام فراق کٹی صبح وصال نظر آئی سرور عالم نے مکے سے مدینے کو ہجرت فرمائی
پھر تو گویا دریا خود پیاسے کے پاس آیا یعنی سبب کشش عشق مار کے خود سید ابرار نے اوس غار پر قدم رنجہ
فرمایا یار غار سید ابرار جناب صدیق اکبرؓ نے اوس غار تیرہ و تار مین چادر کو پھاڑ پھاڑ کے وہ سب سوراخ بند
کیے چادر تمام ہوگئی اور ایک سوراخ رہ گیا اوس سوراخ مین حضرت صدیق اکبرؓ نے نہایت پامردی سے
اپنے پاؤن کی ایڑی جمائی اور سرور عالم نے اندر جاکر زانو پر حضرت صدیق اکبرؓ کے استراحت فرمائی وہ
مار سر آیا محو دیدار تو گشتہ نیش فراق و زخم خوردہ خنجر اشتیاق تھا بارادہ نظارہ جمال باکمال سرور
کے پاس آتا سبکو بند پاتا آخر ولولہ عشق مین تڑپنے لگا اور ایڑی مین حضرت صدیق اکبرؓ کے بار بار سر سے
ٹھوکرین لگانے لگا کہ اے یار غار سید ابرارؐ بعد اس سوراخ سے اپنا پاؤن جدا کیجیے و زانے مجھے بھی زیارت
سے سرور عالم کی کہ بارہ سو برس سے مشتاق ہون مشرف ہونے دیجیے جب صدیق اکبرؓ نے سوراخ سے
قدم نہ اوٹھایا سانپ نے اپنی حالت بیقراری مین پاے صدیق اکبرؓ مین زور سے نیش لگایا مگر عاشق صادق نے
پھر بھی سوراخ سے قدم نہ ہٹایا مسوس مسوس کر روتے تھے اسواسطے کہ حضرت زانو پر سوتے تھے
ہر چند ضبط کیا مگر چند قطرے آنسو کے رخسارہ عالی پر گر پڑے آپ تو مانند سے چونک پڑے اور اپنا

عمر مین جنت الفردوس کو سدھارین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ **نظم** کارا دفتاد دی تو مرا باگریستن ✤ عیب ست عیب از غم تو ناگریستن ✤ شبہا بروز کارمن در روز نا شب ✤ نالیدنست در غم تو باگریستن ✤ اب حضرات حسنین کی گریہ وزاری اور شیر خدا کی اشکباری کسطرح بیان کیجیے کہ جگر شق ہوا جاتا ہے رنگ چہرہ فق ہوا جاتا ہے **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علی و فاطمہ حسن و حسین پہ بھی مدام ✤ **روایت** ہے کہ اسمانے موافق وصیت کے غسل دیا پھر حضرت علی مرتضی نے گھوارے مین جنازہ مبارک کو رکھکے نماز پڑھائی اور رات ہی کے وقت جنۃ البقیع کے اندر قبہ مین حضرت عباس کے اوس جگہ کہ سب اہلبیت نبوت کے سوتے ہین مدفون ہوئین **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علی و فاطمہ حسن و حسین پہ بھی مدام ✤

## وفات حضرت صدیق اکبر کیا لکھین ناصر ✤ کہ مثل بید مارے غم کے خامہ تھرتھراتا ہے

**روایت** ہے کہ ایک دن ایک سانپ نے حضرت عیسی سے عرض کی کہ یا روح اللہ ذرا اس غمزدہ پر کرم فرمائین راہ مکے کی مجھے بتائین **نظم** یہی فکر ہے مجھکو اب ہر شب ✤ شب تنگری مین جاؤنگا کب ✤ ذرا ملک عرب پہونچا دے مجھے ✤ وہ دن دکھلا مجھکو یارب ✤ روح اللہ نے فرمایا اے سانپ مکے سے تجھے کیا سروکار ہے جو آنا تو اودا ہن ہے بیقرار ہے سانپ نے عرض کی **نظم مولفہ** سبب میری اودا سی کا نہ پوچھو ✤ مین خود حیران ہون کیا بتلاؤن تمکو ✤ ہوئے ہین جیسے برس بیتا ہا کہ مینے ✤ سنا اسم محمد کے کسی سے ✤ اوسی دم سے ہے خون آنکھون سے جاری ✤ عجب ہی حال ہے اب مجھ پہ طاری ✤ کسی صورت سے کل پڑتا نہین آہ ✤ اجل میری نہین کیون آتی الہی ✤ نہ کچھ تدبیر بن آتی ہے مجھکو ✤ یہ دن تقدیر دکھلاتی ہے مجھکو ✤ مرون تو جاے یہ درد جدائی ✤ الہی کیا اجل کو موت آئی ✤ نہین جی سیر بستان مین بھلتا ✤ یہی لو ہے کہ مکے جا نکلتا ✤ روح اللہ نے فرمایا اے سانپ تیرا گمان خیال ہے وہ جو سو برس کے بعد پیدا ہونگے ابھی زیارت اونکی محال ہے سانپ نے عرض کی یا روح اللہ کیا سوا من رآک روح اللہ الا مع المتقین ہے اوسکی

شاہزادون کو ہمراہ لیکر روضہ انور پر جائین اور میرے حق مین دعاے خیر فرمائین کہ مجھے جناب باری مین کچھہ عرض کرنا ہے **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✣ علیؓ و فاطمہؓ حسنؓ و حسینؓ پر بھی مدام ✣ **روایت** ہے کہ ادھر شیر خدا اور شاہزادے روضہ انور پر گئے ادھر حضرت سیدہؓ نے سلمی دائی سے پانی منگا کر نہایت خوبی کے ساتھہ غسل فرما کر لباس اعطر اور اطہر پہنا اور حجرہ خاص مین بچھونا بچھوا کر اور قبلہ رو جا کر داہنی کروٹ رو بقبلہ دست مبارک نیچے رخسارے راست کے رکھکر کے ایک چادر تان کے لیٹ رہین اور روح کا فور بخشی جو جناب سرور عالمؐ نے حضرت سیدہؓ کو عنایت فرمایا تھا اسماؓ سے طلب کیا اور فرمایا کہ مجھے اسی لباس مین جو میرے بدن پر ہے غسل دیکر دفن کرنا اور بر ہنہ نکرنا یہ فرمایا اور اسماؓ کو رخصت کر کے در حجرہ بند کر لیا **روایت** ہے حضرت امام حسنؓ فرماتے ہین کہ روز ایک روز اسکے قبل مینے اپنی مان حضرت فاطمہ زہراؓ کو دیکھا کہ اپنے حجرے مین نماز پڑھتے پڑھتے شام سے صبح کر دی سنا مینے کہ مومنین اور مومنات کے لیے رو رو کر دعا کر رہی ہین اور اپنے واسطے کچھہ دعا نفرمائی مینے عرض کی امان جان سب کے واسطے آپنے دعا کی اپنے واسطے نہ کی فرمایا بیٹا پہلے باہر پیچھے گھر **مثنوی لمولفہ** الٰہی طفیل علیؑ ابن طالب ✣ کہ شیر خدا ابو تراب و بال محمدؐ ✣ الٰہی بہ معصومہ سبط اکبر ✣ شبیہ علیؑ و مثال محمدؐ ✣ الٰہی بحق امام شہیدان ✣ جگر گوشہ و نونہال محمدؐ ✣ الٰہی بزاری زہراؓ کہ ہرگز ✣ نہ خندید بعد انتقال محمدؐ ✣ چہ باشد شبے گر زعین عنایت ✣ بر و یا نمائی جمال محمدؐ ✣ ز صدرفت ناصر گناہم ولیکن ✣ بہ بخشندت آخر بآل محمدؐ **روایت** ہے کہ جب آپ نے اسماؓ کو رخصت کیا اور حجرہ بند کر لیا اور مناجات مین مشغول ہوئین اسماؓ در حجرہ کھڑی تھین سنا کہ حضرت سیدہؓ بصد آہ و زاری و حسرت و بیقراری جناب باری مین امت عاصی کے واسطے مناجات فرماتی تھین کہ خداوندا بحق بابا جان محمد مصطفیؐ اور طفیل جشمان اشکبار اور شوق دیدار اونکے اور بحرمت درد دل علیؑ مرتضی کے میری مفارقت سے اور بحق مصیبت حسنینؑ مجتبی کے امتان گنہگار کو میرے باپ کی بخشدے سب گناہ اونکے محو کر دے اونپر رحم فرما اسیطرح امتان عاصی کے حق مین رو رو کر دعاے خیر فرماتی ہوئین منگل کی رات درمیان مغرب اور عشا کے تیسری تاریخ ماہ رمضان کو سنہ ۱۱ ہجری مین شہر مدینہ منورہ مین بعد پورے چھہ مہینے کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال سے اٹھائیس ۲۸ برس کی

لہ بالعین بازو ۱۲

**شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✣ علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام ✣

**روایت** ہے کہ اسکے بعد دونون شاہزادے واویلا و واعیبتا کہتے ہوئے در حجرہ پر آئے آونکے نعرے سے حجرہ سیدہؑ کو ہلا دیا اور کہا اماں جان ہماری جان آپ پر قربان ذری آنکھین کھولیے تو سہی ہم سے کچھ باتین تو کیجیے تو سہی اجی اماں تم تو ہم سے مونھ موڑے جاتی ہو کھو تو ہمین کہ پر چھوڑے جاتی ہو سیدہؑ نے شاہزادون کو گلے سے لگایا اور بہت پیار فرمایا پھر پوچھا ہمارے مرنے کا حال تم نے کیونکر جانا کسطرح پہچانا شاہزادون نے کہا کہ جب ہم لوگ روضہ انور پر چلے جاتے تھے غیب سے آواز آئی ابراہیم خلیلؑ نے کہا دیکھو یتیمان فاطمہؑ چلے آتے ہین اسمعیلؑ ذبیح نے کہا دیکھو شفیعان قیامت چلے آتے ہین نبی آخر الزمان ہمارے نانا جان نے فرمایا میرے جگر گوشگان چلے آتے ہین جب ہم نے روضہ انور کے پاس جا کر سلام کیا مزار شریف کے اندر سے آواز آئی کہ اے فرودیدگان من اولے پاؤن پھر جاؤ اور دم واپسین فرزندان کو دیکھ آؤ ہم تمھاری ماں کے استقبال کو آئے ہین ملائک و انبیا کو ساتھ لائے ہین یہ کہکر دونون شاہزادے رو رو کر سر کوبی پہ چلانے لگے اور مونھ کو کف پا پر سیدہؑ کے ملنے لگے **نظم** رو کے بولے کہ ہاے اماں جان ✣ کسکے پیچھے کہو گنوائی جان ✣ گرین ایسی کہ پھر نہ لی کروٹ ✣ کیسی یکدن مین ہو گئین چٹ پٹ ✣ اجی اماں یہ کیسی کی تم نے ✣ کچھ تسلی نہ دلکو دی تم نے ✣ نہ سنی اور کی نہ اپنی کہی ✣ دلکی حسرت تمام دل مین رہی ✣ حضرت سیدہؑ نے آنکھ کھولی اور گلے سے لگا کر بہت پیار کیا **روایت** ہے کہ اوسوقت سیدہؑ نے فرمایا کہ شیر خدا تم سے چار وصیتین کرتی ہون **اول** یہ کہ میری خطا اور قصور کو معاف کرنا آئینہ دلکو غبار ملال سے صاف کرنا شیر خداؑ نے فرمایا کہ ابتدا سے آج تک آئینہ وفا مین کبھی زنگ نفاق پڑا نہین فار ملال کبھی دل مین گڑا نہین **دوسرے** یہ کہ میرے فرزندان یتیم نازک مزاج کی ناز برداری ہم سے زیادہ کرنا **تیسرے** مجھے رات کو دفن کرنا تاکہ جسطرح حین حیات کسی نامحرم نے مجھے نہ دیکھا بعد ممات کی بھی نظر کسی کی میرے جنازے پر نہ پڑے **چوتھے** زیارت سے میری مونھ موڑنا نہین دل سے مجھے چھوڑنا نہین شیر خداؑ نے رو کر فرمایا تم بھی میری خطا معاف فرمانا اور حضور نبویؐ مین سلام اس ہجرت زدہ کا پہونچانا اور میری ماتم سے حضور والا مین کوئی حرف شکایت زبان پر نہ لانا حضرت سیدہؑ نے قبول کر کے فرمایا کہ ذرا آپ

میرے بعد کپڑے انکے کون دھوویگا انکی تنہائی اور بیکسی پر کون جی جان کھوویگا مٹی اسلیے بھگوئی ہے کہ
ایکبار دوڑ انکے سر کو دھولون بالون پر انکے غبار پڑے ہین دھوکر کنگھی کرون میرے بعد انکے گیسو غبار بھرے
ہین کون کنگھی کریگا اب انکی بیکسی پر کون مریگا یاد مقام ہے کہ شاہزادون کے کپڑے میلے ہوجاتے
اور انکی زلفون پر گرد و غبار پڑجانے سے حضرت سیدہ بیقرار ہوجاتی تھین میدان کربلا مین وہ پیراہن آغشتہ
بخون اور زلفان مشکبو سے کو آلودہ بخاک و خون دیکھکر حضرت سیدہ کا کیا حال ہوا ہوگا **نظم** روے
گرد آلودہ و رخسار پر خون حسین ۔۔ گرد بدیدے فاطمہ در عرصہ گاہ کربلا ۔۔ آنچنان بگریستے کز گریہاے او
ساکنان آسمان بگریستند بر بلا ۔۔ شیر خدا نے رو کر فرمایا فراق سرور عالم سے آبلے دلکے ابھی تک اوسیطرح
تپک رہے ہین اے فاطمہ کیا کہین کہ کیسے کیسے صدمے سہے ہین ابھی تک زخم دل نہ مرہم صبر سے اندمال
نہین پایا کہ زمانے نے خنجر تمھارے فراق کا سینے پر چلایا **نظم** ہر دم زمانہ داغ غمے بر جگر نہد ۔۔ یک
داغ نیک نامشمار و داغے دگر نہد ۔۔ ہر داغ کاندرو قدرے روبہتری ۔۔ آن داغ را گذار و دو داغ دگر
نہد ۔۔ حضرت سیدہ نے فرمایا شیر خدا جسطرح اوس مصیبت مین صبر کیا اوسیطرح اسمین بھی صبر کرو یہ سنکے پہلنگ
سے لپٹکیا ادھر و غرض کپڑے شاہزادون کے دھوتی تھین اور اوسکے موہنہ دیکھکر روتی تھین کہ آہ
افسوس میرے بعد انھلا کیا کیا حال ہوگا تنہائی مین کتنا ملال ہوگا پھر حضرت سیدہ نے صاحبزادون کو
فرمایا کہ روضہ انور پر جاؤ اور میرے حق مین دعاے خیر کرو **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ۔۔
علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی تمام ۔۔ **روایت** ہے کہ اسکے بعد حضرت سیدہ نے اسما کو بلاکر فرمایا کہ جب
دونون پیارے روضہ انور پر سے آئین تو اونکو میرے پاس نہ لانا علیحدہ بٹھاکر کھانا کھلانا تاکہ مجھے حالت
بیماری مین دیکھکر گھبرائین نہین رو رو کر غل مچائین نہین کہ اتنے مین ناگاہ دونون شاہزادے تشریف لائے
اسما نے دوسرے مکان مین کھانا رکھدیا کہ یہین تناول فرمائین شاہزادون نے کہا اسما آج خلاف معمول
یہان ہمکو تم کیون کھانا کھلاتی ہو ہم ماں کے بغیر کھانا کھا نہین سکتے ایک لقمہ اوٹھا نہین سکتے اسما نے
عرض کی اسوقت والدہ آپکی بہت بیمار ہین بات کرنے سے ناچار ہین دونون صاحبزادے روتے ہوئے در حجرے
آئے اور سلام کرکے بجالائے حضرت سیدہ نے اونکو گود مین لیکر بہت پیار کیا اور پھر روضہ انور پر پھوپھی جو ادیا

تھوڑا سا آٹا گوندھ رہی ہین اور تھوڑی سی مٹی شاہزادون کے سر مبارک دھونے کے لیے بھگوئی ہے اور اونکے
کپڑے دھو رہی ہین اور غم پدر مین رو رہی ہین شیر خدا نے فرمایا اے چشم و چراغ رسول اے فاطمہ زہرا قبول دینے
کام سے تمکو کچھ کام نہ تھا غم پدر کے سوا دم بھر آرام نہ تھا آج خلاف عادت اتنے کام مین مشغول ہو مجھے بڑا
تعجب ہوتا ہے کیا سبب ہے حضرت سیدہ نے رو کر فرمایا **شعر لمولفہ** نالے پیہم دل سے اب آنے لگے ✤
شاید اب دنیا سے ہم جانے لگے ✤ اے محرم راز من اے نازبردار حسین و حسن دولت وصال میسر ہوئی تو
فراق آئی ہے بڑی تمنا سے مینے یہ نعمت عظمی پائی ہے **رباعی** ہنگام وداع وافراق ست امروز ✤
یار و فراق اتفاق ست امروز ✤ اے دیدہ جمال وصل دیدی کہ مپرس ✤ خون بار کہ نوبت فراق ست امروز
اے شیر خدا کل مینے بابا جان کو اپنے بخت بیداری سے خواب مین دیکھا کہ آپ میرے سرہانے کھڑے ہوئے
چاروں طرف نگاہ فرما رہے ہین جیسے کوئی کسیکا منتظر ہو مین خواب ہی مین تڑپی اور قدم پاک پر آنکھون کو
ملکے عرض کی **شعر** زحمت ہجر می کشد عیسی جانفزا کجا ✤ صبر زدست میرود دارو ے وصل ما کجا ✤
بابا جان فاطمہ آپ پر قربان آپ نے مجھ خستہ جگر سے مونھ موڑا روتے پیٹتے بیکس و تنہا چھوڑا جسدم سے
شمع وصال ہمارے فراق سے گل ہوئی ہین و دنیا مجھ سے ترک بالکل ہوئی پروانہ وار آتش ہجران سے
جل گئی تیغ ستم شمشیر الم گلے پر چل گئی شمع کیطرح گھل گھل کے پروانے کے مثال جل جل کے رہا کی
آہ دل سوز جگر سوز سہا کی اب درد فراق سہا نہین جاتا بغیر آپکے رہا نہین جاتا مجھے بھی حسب وعدہ اپنے
ساتھ لیجیے درد دل کی دوا کیجیے **نظم لمولفہ** کجائی اے پدر آخر کجائی ✤ ز حال من چنین غافل
چرائی ✤ برو م از تپ درد جدائی ✤ بکن رحمے خدارا بر بکائی ✤ بابا جان نے فرمایا اے نور عینین اے
مادر حسنین اب مین بے تمہارے رہ نہین سکتا تمہارے فراق مین جو دل کا حال ہے کہہ نہین سکتا
خیر جاؤ کل کی رات تم میرے پاس آؤ گی دولت وصال پاؤ گی اچھی طرح ملاقات کرو گی تلافی مافات
کرو گی پس اے علی دنیا سے اب جاتی ہون مصیبت فراق اوٹھاتی ہون روٹی اسلیے پکاتی ہون
کہ کل تم سب لوگ میرے غم مین مشغول رہو گے ایسا نہو کہ میرے دونون پیارے آنکھون کے تارے
بھوک کی تکلیف پائین اسطرح بھوکے پیاسے رہ جائین کپڑے انکے اسلیے دھوتی ہون کہ خدا جانے

لہ یعنی اگر کسی بات سے صدمہ ہو تو بیان کرو

سپید ہوگئین تیسرے حضرت یوسفؑ قید خانہ مین چوتھے حضرت فاطمہؑ زہراؑ فراق پدر مین آنسو روتین کہ اہل مدینہ گریہ شب و روز اور آہ جگر سوز سے اونکے تنگ ہوگئے تب حضرت سیدہ نے جنۃ البقیع مین ایک مسجد بنائی جسکا نام بیت الاحزان ہے لوگون سے متوحش ہوکر وہین رہا کرتی تھین اور دن رات جتنا چاہتین فراق پدر مین رویا کرتی تھین **پانچوین** حضرت امام زین العابدین بعد شہادت اپنے پدر بزرگوار حضرت امام حسینؑ کو چالیس برس جیتے رہے تنہائی اور مصیبت پدر بزرگوار کو یاد کرکے خون جگر پیتے رہے کسی وقت رونا ترک نہین کیا اور کبھی بغیر روئے پانی نہین پیا جب کھانا آگے آتا باپ کی بھوک کو یاد کرکے آنسو روتے کہ کھانا آنسوؤن مین ڈوب جاتا کبھی سیر ہوکر پانی نہ پیتے خون جگر پی پی کر جیتے لوگ عرض کرتے حضرت آپکو اپنی جان پیاری نہین اتنا کیون روتے ہین صبر کیجیے اسقدر کیون جزع فزع ہوتے ہین فرماتے **شعر المؤلفہ** کیا کہین کچھ کہا نہین جاتا ✤ درد ہجران سہا نہین جاتا ✤

**غزل** گر بقدر سوزش من چشم من بگریستے ✤ مرغ و ماہی از غم من تن بتن بگریستے ✤ صد ہزاران دیدہ بایستے دل ریش مرا ✤ تا بہر یک خویشتن بر خویشتن بگریستے ✤ آنچہ از من گم شدہ گر از سلیمان گم شدے ✤ بر سلیمان ہم پری ہم اہرمن بگریستے ✤

**روایت** ہے کہ حضرت سیدہؑ کو سوا رہنے فراق پدر کے کوئی بیماری نہ تھی مزاج عالی پر بجز اسکے اور کوئی مصیبت طاری نہ تھی بعد رحلت سرور عالمؐ کے پورے چھ مہینے تک زندہ رہین ہر دم روتی رہین کبھی ہنسین نہین حتی کہ صدمۂ آہ اور نعرۂ جانکاہ سے چور ہوگئین طاقت رفتار قوت گفتار باقی رہی حس و حرکت سے مجبور ہوگئین پھر آپکو چند روز وفات سے پہلے یہ غم تازہ ہوا درد بے اندازہ ہوا کہ میری لاش کو خلق خدا کاندھون پر دھرے گی اور نامحرم کی نظر میرے جنازے پر پڑے گی پس ایک بی بی صاحبہ نے جو ایک نقشہ گھواری کا اونکین دیکھا تھا ویسا ہی حضرت سیدہؑ کے واسطے بنایا حضرت سیدہؑ نے اوسے دیکھا بہت پسند کرکے تبسم فرمایا حضرت سیدہؑ نے پورے چھ مہینے کے بعد وفات پائی ہے مگر بجز اسکے کہ ایکبار گھوارہ دیکھا کبھی نوبت مسکرانے کی نہین آئی ہے

**شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤

**روایت** ہے کہ ایک دن حضرت شیر خدا باہر سے حجرے مین تشریف لائے دیکھا کہ سیدہؑ روٹی پکانے کو

کہین کیا آہ اے بابا کہ مجھپر زیست بھاری ہے

نہ کھانے مین مزا ملتا نہ پینے مین مزا ملتا یہی دل مین تمنا ہے کہ بابا کا پتا ملتا
غم دوری سے جی تو مجھ جگر اب تن کی باری ہے

نہین بعد آپکے اب خیر ہے جینے مین اے بابا ذرا بھی لطف جینے کا مجھے اب تو نہین ملتا
نہ جیتی ہون نہ مرتی ہون عجب حالت ہماری ہے

## روایت

پس از دفن پیمبر جبکہ پھر آئے صحابہ سب لگین رو رو کے کہنے سیدہ خاتون جنت تب
مٹایا خاک بابا پر یہی مرضی تمھاری ہے

وہ مہتاب مدینہ کو چھپایا خاک مین تمنے وہ شاہ دین و دنیا کو سلایا خاک مین تمنے
گوارا کس طرح لوگو ہوئی یہ بات ساری ہے

کیا لوگون نے تب معروض زہرا سے یہ رو رو کر بہت ہی زار و مضطر ہو کے مونہہ آنسو سے دھو دھو کر
کرین کیا فاطمہ زہراؑ یہی مرضی ہماری ہے

وگرنہ کب گوارا تھا یہ ہم سبکو بھلا زہراؑ فراق سرور عالم کا کسکے دل مین ہے زہرا
کہین کیا آہ اے زہراؑ کہ ہمپر زیست بھاری ہے

کلیجے کو پکڑ کر صبر کرنا چاہیے زہراؑ ❊ بھلا اب سینے پر پتھر کو دھرنا چاہیے زہراؑ
سنبھالو ہوش کو زہراؑ یہ کیا حالت تمھاری ہے

تسلی دیجیے دوش نبی کے شہسوارون کو جناب حضرت حسنینؑ دونون ماہ پارون کو
ذرا تو پوچھیے پیارون سے کیا حالت تمھاری ہے

**روایت** ہے کہ پانچ آدمیون کے برابر کوئی نہین رویا پہلے حضرت آدمؑ جب باعث کھانے گیہون کے
بہشت سے باہر آئے دو سو برس تک برابر روتے رہے یہانتک کہ گوہر دندان دونون رخسارون سے
نظر آتے تھے دوسرے حضرت یعقوبؑ فراق مین یوسف علیہ السلام کے اتنا روئے کہ آنکھین

جان گئی جان کے جیا کے پاس ✤ پھونچا مریض اپنے مسیحا کے پاس ✤ پیاسے نے دریا سے ملاقات کی ✤
خوب تلافی ہوئی مافات کی ✤ رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤

## وفات سیدہ خاتون جنت آہ اے ناصر | قیامت خیز ایت واقعہ لکھنے میں آتا ہے

راویان اخبار جگر سوز و ناقلان حکایات غم اندوز لکھتے ہیں کہ جب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے وفات پائی ساری دنیا اندھیری ہوگئی ہر طرف سے گھٹا غم کی گھر آئی آسمان و زمین میں ایک زلزلہ پڑگیا دلوں میں خنجر غم گر گیا نگری مدینے کی سونی ہوگئی مصیبت دلوں پر قیامت سے بھی دونی ہوگئی نالے سیم بریوں اور ملائکہ کے آدمیوں کے کانوں میں آنے اہل مدینے نے آہ کے نعرے عرش تک پہونچائے ہر چند جگر سارے اصحاب کبارؓ اور اہلبیت اطہارؑ کے خنجر غم سے کٹ گئے دل دو پارہ ہوا سینے پھٹ گئے مگر جسقدر جناب حضرت سیدہ خاتون جنت فاطمہ زہراؑ کو غم و الم ہوا بیان اور کاغذ تحریر و تقریر سے خارج ہے

### مثلث

ادھر رونا ادھر رونا یہاں رونا وہاں رونا | اور خون دل سے مونھ دھونا دن کھانا شب سونا

اسی صورت سے رو رو چھ مہینے تک گذاری ہے

روایت ہے کہ آدھی رات کے بعد جناب حضرت خاتون جنت سیدنا علی مرتضیٰؑ کے ساتھ روضۂ انور پر حضرت سرور عالم کے آئین مزار شریف کو دیکھکر ایک ایسی آہ کی کہ روضۂ مقدسہ کو جنبش میں لائیں پھر کہا مَالِكِ لِلتُّرَابِ بابا جان گو ہر ایک کو مرجع خاک سے کیا نسبت پھر تو مزار شریف پر آکر گرے پڑیں اور مرغ بسمل کیطرح اوسپر تڑپ تڑپ کر رونے لگیں جی جان کھونے لگیں خاک مزار سر اور روے پر انوار پر ملتی تھیں آہ کی چٹکیوں سے یہ کہہ کہکے جگر کو سلتی تھیں **نظم** یا من نا صبورہ ایش خود از وفا طلب ✤ یا کہ تو یا کہ انی صبر من از خدا طلب ✤ درد قوی کشد مرا یا ذکرم و وا کنش ✤ یا قدرے فزون ازین تا نکنم دوا طلب ✤ پھر مزار پاک کی مٹی آنکھوں پر بسمل کے فرمانے لگیں دردوں کو اور کروانے لگیں

### مثلث لمؤلفہ

بڑی آکر مرے اوپر مصیبت ایسی اے بابا | پڑے جا کر اگر ان پر تو ہو تاریک شب ایسا

پھر عرض کی یا علی مرتضیٰؑ یا شیر خداؑ اگر اوس شہنشاہ کا کوئی لباس متبرک ہو تو آپ جلد منگائین دل وحشت زدہ کو تسکین پہونچائین شیر خداؑ نے سلمانؓ فارسی کو کہا کہ بنت رسول زہراؑ بتول کے پاس جاؤ لباس قدسی آساس لے آؤ وہان سیدہ زنان کونین اور جان دارین حضرات حسنینؑ درد یتیمی سے رو رہے تھے فراق پدر مین نالان اور بیتاب ہو رہے تھے سلمانؓ نے جاکر آواز دی اور در حجرے کی زنجیر ہلائی صدا سنکر فی الوقت نے کیفیت نمک برجراحت کی دکھائی حضرت سیدہؑ نے پوچھا اسوقت ملے دلون کو پھر کون جلانے آیا ہے یتیمان جگر پارہ کے سرون پر پارۂ ستم کون چلانے آیا ہے ارے تو کون ہے تیرا کیا نام ہے مصیبت زدون سے تجھے کیا کام ہے سلمانؓ نے عرض کی مین سلمانؓ آپکا غلام ہون سلام لیجیے شیر خداؑ حبیبؐ کبریا کا پیراہن مبارک مانگتے ہین دیجیے سیدہؑ نے فرمایا سلمانؓ وائے بر تو بابا کے غم سے آنی بدحواسی کی بات تو کیون بکتا ہے واویلا بابا جان کا پیراہن کون شخص پہن سکتا ہے سلمانؓ نے سب احوال کہہ سنایا اور پیراہن عالی مسجد نبوی مین لائے اصحاب کبارؓ اوس سلطان دوسرا حبیبؐ کبریا کے پیراہن کو جسمین سات پیوند مختلف جا بجا لگے تھے دیکھکر رونے لگے دل وحشت زدہ بھر کا کلیجا دھڑکا سب جی جان کھونے لگے یہودی اوس پیراہن اطہر کو اپنے سر پر لیکے حالت وجد مین گھومنے لگا ذوق شوق مین یہ کہہ کہکے جھومنے لگا **شعر** غنچۂ گل راچہ کنم اے صبا ✤ بوے ازان پیرہنم آرزوست ✤ بار بار اوسے سونگھتا اور آنکھون سے ملتا سر کو سنگ آہ سے کچلتا اور کبھی متواتر بوسے لیتا مہک روح افزا پر ہا وحیی فداک کہہ کہکے جان دیتا **نظم** گر ز صحرائے مدینہ بوئے آید یار سول ✤ جان خود را من فدائے بوے آن صحرا کنم ✤ صد ہزاران دے درین سودا مرا امروز گشت ✤ نیست صبرم بعد ازین کار مرو زرا فردا کنم ✤ یا رسول اللہ بسوے خود مرا راہے نما ✤ تا ز فرق خود قدم سازم زدیدہ پا کنم ✤ اسیطرح سوتا جی جان کھوتا ہوا اصحاب کبارؓ کے ساتھ روضۂ انور پر آیا اور خاک مزار پاک آنکھون پر مل کے سرکوار کے پتھر سے کچل کے کلمۂ طیبہ زبان پر لایا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر یہ کہتے کہتے زمین پر بیہوش گر پڑا **اشعار** رگے آہ کے نعرے تا بہ فلک ✤ ترے ہجر مین صبح سے شام تلک ✤ ہمہ شب نہ لگی ہی پلک سے پلک ✤ ذری اپنی مجھے تو دکھا دے جھلک ✤ غرض یا محمدؐ یا محمدؐ کہتے کہتے دنیا سے سفر کر گیا **نظم**

یکبارگی خنجر فراق وفات کی خبر سنے گا تو مارے غم و غصہ کے سر کو دھنے گا کہا اے عزیز پہلے تجھے اصحاب رسول خدا کے پاس لیچلتا ہون اوسنے کہا مین تو فقط سوز فراق مین اوسی شمع نبوت کی پروانے کے مثال جلتا ہون غرض سلمانؓ اوسکو ساتھ لیے ہوئے مسجد نبوی مین آئے حضرت علی مرتضیٰ اور سارے اصحابؓ مصطفیٰ فراق حضرت مین سر جھکائے رو رہے تھے آنکھون سے اشک جاری تھے بیقرار ہو رہے تھے یہودی کہ غلبہ اشتیاق سے فنافی الرسول ہو رہا تھا خنجر عشق حقیقی کا مقتول ہو رہا تھا حضرت علی مرتضیٰ کو رسول خدا سمجھا بے اختیار دل وحشت زدہ پھڑکنے لگا شوق مین کلیجا دھڑکنے لگا عرض کی السلام علیک یا محمد صلی اللہ علیک وسلم جسوقت نام نامی آپکا اصحابؓ نے سنا آہ کے نعرے عرش تک پہونچائے مسجد مین فغان و فریاد سے شور محشر مچائے شیر خدا نے فرمایا کہ ای شخص تو کون ہے ہم جلون کو جلاتا ہے گلون پر شمشیر خونخوار چلاتا ہے اسوقت تو کہان سے ہماری مصیبت تازہ کرنے آیا جراحت دل پر نمک چھڑک کر درد و تڑپ زیادہ کرنے آیا آج تین دن سے وہ سلطان گدا خو صاحب لولاک عرش پاک کو چھوڑ کر دنیا سے مونھ موڑ کر زیر زمین فرش خاک پر سوتے ہین کہ ہم لوگ اونکے فراق مین گلی گلی خاک چھانتے ہین سرون پر دھول اوڑاتے ہین روتے ہین یہودی اس بات کو سنتے ہی بیہوش ہو گیا سر پیٹتے پیٹتے زمین پر گرا از خود فراموش ہو گیا **شعر** زخم دل پر ناصر امرہم لگانے ہم گئے ٭ وہ مسیحا چل بسا اور مفت مین مرہم گئے ٭ مرغ بسمل سا تڑپ تڑپ کے کہنے لگا آہ طے منازل مین شام سے صبح اور صبح سے شام کی خواب و خورش اپنے اوپر حرام کی آہ وہ سفر کی محنت شبانروزی افسوس ذوق وصال مین اوس شمع نبوت کی وہ پروانہ مثال و سوزی اے کاش مین پیدا نہوتا عدم سے ہویدا نہوتا اگر پیدا ہوا تھا تو فوراً مر جاتا جیتا نہین شیر مادر پیتا نہین اگر جیتا تو توریت نہ پڑھتا جاہل ہی رہتا نشہ علم نہ چڑھتا جو پڑھتا تو نام پاک حضرت کا نظر نہ آتا جو نظر آیا تھا تو مین اسپر شیفتہ نہو جاتا جو شیفتہ ہوا تھا تو گھر سے نہ چلتا شمع کیطرح پروانے کے مثال گھر ہی آتش شوق مین جلتا وہین سوز ہجران سے سر کو دھنتا جگر کباب ہوتا بھنتا یہان اگر حال وفات نہ سنتا جو آیا تھا تو زیارت سے محروم نہوتا مین شوق وصال مین مغموم نہوتا **شعر** قسمت تو دیکھیے کہ کہان ٹوٹی ہے کمند ٭ دو تین ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا ٭

سے ہجوم کر آئے جب اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا اور مزار مبسط انوار کی جانب اشارہ کیا
سارے حضار بے اختیار رونے لگے بیقرار ہونے لگے اور بلالؓ پر بلال کلیجے کو تھامے ہوے زمین پر گر پڑے
اور سدم مدینے مین ایسا ماتم پڑگیا دلون مین خار غم گڑ گیا کہ گویا سرور عالمؐ نے ابھی قضا کی ہے شہر بھر کی
عورتین اپنے اپنے گھرون سے باہر نکل آئین کہ شاید سرور عالمؐ قبر سے باہر آئے ہم غمزدون کو شربت زلال
وصال سے مشرف فرمائے پھر بلالؓ ۱۷ سنہ ہجری مین ساٹھ برس کے سن مین مقام دمشق مین قضا کر گئے

**شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✣ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✣

**روایت** ہے حضرت علی مرتضیٰ فرماتے ہین کہ بعد گذرنے تین روز کے دفن سے ایک اعرابی آیا اور
قبر مبارک پہ گر پڑا اور خاک پاک کو اوسکی اپنے سر پہ اوڑاتا تھا اور کہتا تھا یا رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم مینے اپنے اوپر بہت ظلم کیا ہے اب آپکے حضور مین آیا ہون تحفہ جرم و خطا پیشکش لایا ہون
تاکہ میرے واسطے آپ استغفار فرمائین قبر سے آواز آئی قَدْ غُفِرَ لَكَ تیرے سب گناہ بخشے گئے یارو
عشق حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہر حال وسیلۂ نجات اور صدگونہ موجب برکات ہے

**شعر المؤلفہ** ہر اک امراض کے شافی محمدؐ ✣ دو عالم مین مجھے کافی محمدؐ ✣ **روایت** ہے کہ
ملک شام مین ایک یہودی تھا شنبے کے دن توریت پڑھ رہا تھا چار مقام مین نام پاک صاحب لولاک کا
لکھا پایا عداوت باطنیہ سے اوس ورق کو آگ مین جلایا دوسرے دن یہ نام پاک آٹھ جگہ لکھا پایا اوس
ورق کو جلا کر خاک بنایا تیسرے دن بارہ جگہ وہ اسم پاک لکھا پایا تب بہت متحیر ہوا جی مین گھبرایا کہ جتنا
اس نام کو ورقون سے مٹاتا ہون اوتنا ہی زیادہ اور لکھا پاتا ہون اگر اسیطرح ہر روز ہم پڑھ پڑھ کے
مٹاتے جائینگے تو سارے اوراق توریت کو اس نام سے بھر جائینگے پھر عاشق زار ہو کے بشوق زیارت
رات دن منزل بمنزل طے کرتا ہوا مدینے مین آیا پہلے سلمانؓ فارسی کو پایا سمجھا یہی رسولؐ کبریا صنیع خدا
ہین پوچھا اَنْتَ مُحَمَّدٌ آپ ہی محمد مصطفیٰ سرور انبیا ہین سلمانؓ نے کہا اے عزیز مین محمدؐ نہین ہون
بلکہ اونکا ادنیٰ غلام ہون شیفتۂ کاکل مشکفام ہون یہودی نے بہت اشتیاق سے کہا للہ مجھے
انکا رسولؐ خدا کے پاس پہونچاؤ اس ہجرت زدہ کو جمال جہان آرا اونکا دکھاؤ سلمانؓ نے سوچا کہ اگر

| | | |
|---|---|---|
| دکھادو پھر حق مجھکو مدینا | ترحم یا شفیع المذنبینا | خطا کی تو نے اے ناصر خطا کی |
| فیا اسفا علی مضی الشباب | مدینے ابتو ناصر چل بسو تم | الی ما تو قد للہ قم قم |

**شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✣ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✣

**روایت** ہے کہ بعد رحلت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیت اطہارؑ اور اصحاب کبارؓ پر عجیب عجیب صدمے طاری ہوئے چنانچہ بعضے قوت گفتار و بعضے طاقت گفتار سے عاری ہوئے اور بعضے مرگئے دنیا سے سفر کرگئے عبداللہؓ بن زید نے جو عاشق زار سید ابرارؐ تھے دعا کی خداوندا بالانظارہ جمال سرور عالم مین رہنمین سکتا دردِ مفارقت سہہ نہین سکتا سو خدا میری آنکھ لے لے اسی دم مجھے اندھا کردے **شعر** خبر لے اے اجل جلدی مجھے اب زیست بھاری ہے ✣ جمال یار بن کب عاشقون کو آنکھ پیاری ہے ✣ پس فوراً اندھے ہوگئے اور بعضے بے دیدار جمال پرانوار مدینے مین نہ رہ سکے اسلیے مسافرت اختیار کی چنانچہ حضرت بلالؓ خستہ حال نے جب صبح وصال بسر ہوئی اور شام فراق آئی تو گھبراکر شام کی جانب رحلت فرمائی جب چھ مہینے پورے وہان رہے تو عین شام فراق مین صبح دیدار نظر آئی یعنی خواب مین حضرتؐ کو فرماتے سنے یہ بات فرمائی کہ اے بلالؓ تو نے مجھپر بہت جفا کی بڑی خطا کی مدینہ چھوڑا میری زیارت سے مونھہ موڑا پس حضرت بلالؓ خواب سے اوٹھکر بدینے مین تشریف لائے پہلے روضۂ انور پر سلام کرنے کو آئے خاک مزار پاک پر اور مونھہ پر رو رو کر ملتے تھے سر کو غم کے پتھر سے کچلتے تھے اون دنون حضرت خاتون جنت فاطمہ زہراؑ انتقال کرگئی تھین حضرات حسنینؑ سے حال وفات سیدہؑ کا سنکر کے آتش غم مین جل بھنکر کے بہت روئے اور کہا اے جگر گوشۂ رسولؐ و اے زہراؑ بتول بہت جلد تمنے پدر بزرگوار سے ملاقات کی ہمان جاکر تلافی مافات کی پھر لوگون نے اصرار کیے کہ بلالؓ موافق عادت قدیم کے مشتاقون کو اذان سناوین بلالؓ نے عذر کیا کہ جب میری اذان کا قدردان ہی نہین تو کس مونھہ سے اذان کہون اور کسکو سناؤن کسی نے مانا نہین حال دل وحشت زدہ کا جانا نہین آخر بعد اصرار اہل حرمین اور حضرات حسنینؑ کے آہ سرد بھر کر سینے پر پتھر دھر کر اذان شروع کی اور ساری خلقت گرد پیش جمع تھی جسوقت حضرت بلالؓ نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اہل مدینے نے آہ کے نعرے سوز و غم کے شرارے عرش تک پہونچائے مرد عوت لڑکے جوان

لہ حکم کرکے شفاعت کرنے دوسرے گنہگاروں کے ۱۲ سہ انسوس جوانی کے گذرنے پر ۱۲ سہ کب تک سرورکے سوا دھوا دھو ۱۲

ہوا کدن جہان قہیل وقال محمدؐ ✤ اندھیرا ہوا سارے کون ومکان مین ✤ ہوا جس گھڑی انتقال محمدؐ ✤ مین مرجاون
**ناصر** یہی ہے تمنا ✤ بذکر وخیال وصال محمدؐ ✤ **روایت** ہے قثم بن عباسؓ فرماتے ہین کہ جسوقت جسم
اطہر صاحب لولاک کو قبر کے اندر سرپر خاک پر لٹایا اور چہرۂ نورانی سے پردۂ کفن اوٹھایا مینے دیکھا کہ رحمت عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لبہاے مبارک کو ہلاتے ہین اور آہستہ آہستہ کچھہ فرماتے ہین مینے اپنے کانون سے
بخوبی صاف صاف سُنا کہ قبر مین بھی یہی فرماتے تھے رَبِّ اُمَّتِیْ رَبِّ اُمَّتِیْ **شعر** جانم فداے تو کہ
فراہست ہر زمان ✤ از مہد تا لحد ہمہ تیار امتان ✤ **روایت** ہے کہ آپ قبر پاک مین بھی بحیات ابدی
ساتھہ سب ہوش وحواس کے جیتے ہین مگر ہر دم مشاہدۂ جمال ایزدی مین سہو محو ہو رہے ہین ہر آن جرعۂ
وصال پیتے ہین امتان عاصی کی اطاعت سے خوش ہوتے ہین اور معصیت امت کا حال سُنکے استغفار
کرتے جناب باری مین روتے ہین جب کوئی تحفۂ درود وسلام حضور مین پہونچتا ہے آپکی طرف سے
آن واحد مین کہ دون آدمی کو جواب علیکم السلام آتا ہے قبر مین آپ اذان واقامت کے ساتھہ نماز پڑھتے
ہین اذان واقامت کی آواز مزار شریف سے مجاورین کے کان مین اکثر آئی ہے اور ابراہیم بن بشار نے
مزار شریف پر کھڑے ہوکر سلام کیا آپ نے اندر قبر سے بلفظہ وعلیکم السلام جواب دیا اور بعد واقعۂ کربلا کے
یزید بدبخت نے جب مدینہ پاک کے لوٹنے کو لشکر بھیجا تو مسجد نبوی تین دن تک اذان واقامت اور نمازیون
سے خالی رہی تھی فقط سعید بن مسیب دیوانے نبکے مسجد مین جھاڑو دیتے تھے اور ہر روز وقت نماز کے
آواز اذان واقامت کی صاف صاف قبر شریف کے اندر سے سُن لیتے تھے یا رحمۃ للعالمین صلی اللہ
علیک الی یوم الدین ناصر مساکین آتش فراق مین آپکی جل رہا ہے شمع سان پگھل رہا ہے اب جلد ہند سے
اوسے مدینے بلایئے اور حسن خاتمہ کے ساتھہ جنۃ البقیع مین اوسے بسلایئے **نظم مؤلفہ**

| | | |
|---|---|---|
| مدینے جاکہون ہے شوق بیحد | محمد یا محمد یا محمد | مدینہ خاص ہووے میرا مسکن |
| بقیع پاک ہووے میرا مدفن ✤ | نکلتے دم پڑھون کلمہ نبی کا | رسول ہاشمی المطلبی کا ✤ |
| بھلا اب ہند مین کیتک ہین ہم | ترحم یا رسول اللہ ترحم | نہین منظور ہے اب یان کا جینا |
| لَنَا اَدْرِكْ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَا | بلا لو ہند سے مجھکو خدارا | وَهَبْ لِيْ فِيْ مَدِيْنَتِكَ قَرَارًا |

لہ نسخہ مین یہان سے صفحہ ۳۷ تک اوراق نہین ہین ۱۲ سے اصلاح

دم بھر بھی جدا ہووین ہمنے بپاس خاطر خاکساران امت غمناک کے فرش خاک ہی کو اختیار کیا تاکہ ہم دونسے
جدا ہووین اور وہ بھی میرے فراق مین مبتلا ہووین اور تاکہ جبتک ہم امتین رہین عذاب الٰہی سے محفوظ
رہین یارو شفقت اور عنایت بغایت کو ایسے نبی شفیق ایسے شفیع رفیق کی بنظر غور خیال کرکے ہر دم
صلوٰۃ و سلام روح پاک پر انکی ہدیہ کرنا چاہیے جی جان اونپر قربان کرکے اتباع سنت مین دم بھرنا چاہیے

**شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✣ علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام ✣

**روایت** ہے کہ اسکے بعد اہلبیت اطہار نے حسب وصیت کے غسل اور تجہیز و تکفین سے فراغت پائی پھر
نماز جنازہ عالی کے پڑھتے پڑھتے دو روز تک نوبت دفن کی نہ آئی حتی کہ بہتر بار صحابہ کبار نے بلا امام
کے فوج کی فوج یکے بعد دیگرے نماز پڑھی پیر کے دن دوپہر ڈھلے بارھوین ربیع الاول کو آپ نے قضا
کی تھی منگل کی رات صبح کے وقت چودھوین شب ربیع الاول سنہ ہجری مین شہر مدینے کے اندر
حجرے مین حضرت عائشہ صدیقہ کے جس جگہ آپ نے قضا کی تھی لوگون نے بغلی قبر کھدوا کے سلطان
عالم کو اسمین سلا کے نو اینٹین کچی اوپر سے بچھا کے مٹی دی اور بلال نے مہر ہانے سے پانی بہایا
اور ایک بالشت قبر پاک کو بلند کیا اور افضل اور اطہر سب جگہون سے حتی کہ عرش و کرسی و بہشت و کعبے
سے وہ جگہ ہے جو مزار سید ابرار ہے سارے محدثین کے مذہب کا اسی پر قرار ہے اور آدمی وہین دفن ہوتا ہے
جہان کی مٹی سے وہ پیدا ہوتا ہے اور اصل پیدائش حضرت کی خاک پاک ناف زمین یعنی موضع کعبہ سے
تھی مگر وہ پانی جب پر عرش الٰہی تھا جب اوسنے موج ماری تو یہین کو اطراف عالم مین ڈالا اور وہ طینت
پاک آپکی مدینے مین جا پڑی اسواسطے آپ وہان مدفون ہوئے ارے اس مصیبت کو حضرت عائشہ صدیقہ کے
ملاحظہ کیجیے کہ جو گھر کہ بیت الوصال تھا وہ بیت الاحزان ہو گیا جو دار السرور تھا وہ غم کا مکان ہو گیا
جہان دن رات پروانہ جمال پر انوار اور محو نظارہ سید ابرار ہوتی تھین وہین اشک غم مین مثل پروانے کے
جلنے لگین تجھنے لگین سونا تم سے شمع سان پگھلنے لگین ہوائے مخالف سے سر کو دھننے لگین انتقال کے
وقت سے دفن تک مدینہ ایسا اندھیرا رہا کہ اپنی آنکھ سے اپنا ہاتھ سوجھتا نہ تھا دلون پر تیرگی آنکھون مین
ایسی خیرگی چھا گئی کہ بات کسیکی کوئی بوجھتا نہ تھا **نظم مولفہ** برس دن رہی بارش ابر رحمت ✣

تھی بباعث غلبۂ عشق حضرت کو زبان سے کچھ بول نہ سکتے تھے مثل طائر تصویر کے ہر ایک کا مونھ تکتے تھے مثلث بالفم

| | |
|---|---|
| جناب حیدر کرار کی کچھ اور حالت تھی ✤ | بیان کیا کیجیے اوپر جو غم کی آہ شدت تھی |

قلم او بجا ہے لکھنے سے زبان کہنے سے عاری ہے

حیدر کرار کی ایسی کمر ٹوٹی سنگ غم سے اسقدر چور ہوئے کہ بیٹھ کر کے پھر اوٹھنے سے مجبور ہوئے یا رغار حضرت صدیق اکبر روتے ہوئے گھر مین آئے اور چہرۂ نورانی سے کپڑا اوٹھایا اور پیشانی انور اور دہن اعطر کو بوسہ دیکر فرمایا وَامُحَمَّدَاہُ وَانَبِیَّاہُ پھر رو کر کہا **شعر** رفتی و مرا خبر نکردی ✤ بر بیکسی ام نظر نکردی ✤ پھر بوسہ دیکر روئے اور فرمایا وَاخَلِیلَاہُ اگر اختیار ہوتا تو ہم اپنی جان آپ پر قربان کرتے جان کیا دونون جہان نثار کرے اور اگر آپ رونے سے منع فرماتے تو ہم آپ پر اتنا روتے کہ آنکھون سے خون کے چشمے جاری ہوتے خداوندا اپنے حبیب کو میرا اسلام پہونچانا یا رسول اللہ خدا کے پاس مجھے یاد فرمانا **شعر** ای پشت مرا غم شکستی ✤ تا رخت حیات خویش بستی ✤ ناقہ سواری کا ایسا غمگین ہوا کہ کچھ کھاتا نہ پیتا تھا خون جگر پیکر چبیا تھا آخر بعد تین دن کے وہ بھی مر گیا دنیا سے سفر کر گیا اور دراز گوش غم سے مدہوش ہو کر فراق سے اوس عزیز مصر خوبی یوسف جاہ محبوبی کے جی جان کھو کر کیونکر نہ گرکے ہلاک ہو گیا غم دارین سے پاک ہو گیا **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علی و فاطمہ حسن و حسین پہ بھی مدام ✤ **روایت** ہے کہ اسکے بعد مہاجرین و انصار مین خلاف پڑا کہنے لگے ایک امیر انصار مین سے ہو ایک امیر مہاجرین مین سے آخر بمقتضاے حدیث اَلْاَئِمَّۃُ مِنْ قُرَیْشٍ کے یعنی سردار اور امام قریش ہی مین سے ہونا چاہیے سارے اصحاب نے دست حق پرست پر حضرت ابوبکر صدیق کے بیعت کی تا دین اسلام مین کچھ خلل نہ پڑ جائے آئینۂ دلون مین لوگون کے بل نہ پڑ جائے **روایت** ہے کہ جسوقت روح پر فتوح آنحضرت کا رونق افروز اعلی علیین ہوئی ایک تابوت جواہرات و یاقوت بہشتی سے مرصع کر کے فطرا نور سے گذرانا گیا کہ اگر مرضی مبارک ہو تو ملاء اعلی جسد اطہر کو اس تابوت مین لاوین اور مرقد انور البتان بہشت مین بناوین رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا کہین ہمارا جی نہین چاہتا کہ اپنی امت عاصی سے

جو کی روٹی آسودہ ہو کر نہ کھائی افسوس وہ نبی جو عمر بھر غم امت مین رویا امت عاصی کے سوچ مین ایک رات بھی اطمینان سے نہ سویا سر پر چٹائی اختیار فرمائی عمر بھر کسی نامحرم پر نظر نہ اوٹھائی گوہر دندان درفشان کو اشقیا نے توڑا مگر طریق صبر و شکر سے منھ نہ موڑا افسوس اوس سلطان گداخو نے لاکھ لاکھ روپے خیرات کیے مگر خود پیٹ پر پتھر باندھ باندھ بسر اوقات کیے حرف لا کسی سائل کے جواب مین لب پر نہ لائے عمر بھر کبھو ذرہ بھر بھی صدمات رنج نہ پہونچائے تمام تمام رات ایک قدم پر کھڑے ہو کر فقط نجات امت کے لیے دو دو رکعت نماز مین صبح فرماتے حتی کہ ایک پاؤن پر کھڑے کھڑے پاے مبارک ورم کر جاتے دن رات امت عاصی کے غم مین رونا نہ دن کا کھانا نہ شب کا سونا **اشعار** ای جان صد ہزار چو تو در وجود نیست ✤ جان تو ✤ ہر دم ہزار تحفہ رسانم بروان تو ✤ رسول پاک نہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام ✤ **روایت** ہے کہ اوسوقت فرشتون نے اہلبیت کی تعزیت فرمائی گوشہ خانہ سے آواز غیبی آئی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ایکدن سبکو مرنا ہے دنیا سے سفر کرنا ہے صبر کرو چپ رہو چند دن مصیبت دنیا سہو قیامت مین صبر کی جزا پاؤ گے مصیبت دو روزہ کے بدلے لطف اوٹھاؤ گے اور مسجد مین سارے اہل مدینہ رو رہے تھے مارے غم کے بیقرار ہو رہے تھے کہ حضرت خواجہ خضر روتے ہوے آئے اور لوگون کو پھاندکے صحابہ کبار کے پاس برسم ماتم پرسی جا پڑے اور رو رو کر صحابہ کو صبر و تسلی دیکر چلے گئے **نظم** شعلۂ آتش ہجران تو جان می سوزد ✤ وز فراق تو دل پیر و جوان می سوزد ✤ این چہ دردست کزو خون بجگر می ریزد ✤ وین چہ سوزست کزو جان جہان می سوزد ✤ شرح این غم چہ نویسم کہ قلم می شکند ✤ وصف این حال چگویم کہ زبان می سوزد ✤ آگے آل اطہارؑ اور اصحاب کبارؓ کی آہ و زاری ایک دوسرے کو دیکھکر باہم اشکباری کہانتک لکھیے یہ خبر وحشت اثر سنکے آتش غم سے جل بھن کے سب کے سب تحیر ہو گئے بعضے بعضے سکتے کی حالت مین مدہوش بعضے اختلال حواس سے ازخود فراموش حضرت عمر فاروقؓ نے باعث غلبہ عشق و محبت حضرتؐ کہ یہ حال سنکے ننگی تلوار کھینچی کہ جسکی زبان سے حضرت کی وفات کا نام سنونگا فوراً گردن اوسکی اسی تلوار سے اوتار لونگا حضرت موسیٰ ہین خدا سے اسدم ہمکلام ہوتے ہین اور حضرت عثمانؓ

زمین و آسمان بگریستہ ✤ سینہ و دل خون شدہ روح و روان بگریستہ ✤ زہمین با خاکیان بہر تو ماتم داشتیم ✤
بلکہ رضوان نیز در باغ جنان بگریستہ ✤ خون گری اے دیدہ بہر سیدے کز ماتمش ✤ جبرئیلؑ اندر فلک با
قدسیان بگریستہ ✤ آدمؑ و نوحؑ و خلیلؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ ہم ✤ در عزاے سید آخر زمان بگریستہ ✤ اہلبیت
آندم کہ گریان گشتہ از بہر رسول ✤ سنگ خارا بر دل پر درد شان بگریستہ ✤ **روایت** ہے کہ جب آپ نے
رحلت فرمائی ملائکہ نے صحابہؓ سے تعزیت فرمائی اور آواز وا محمداہ کی آسمان سے آئی اور جب ملک الموت
روح اطہر کو اعلیٰ علیین میں لے گئے تو صدائے وا محمداہ یا رسول رب العلمین کی عرش تک
پہونچائی اور اوسوقت ایک عجیب قسم کی بوے خوش سارے اہلبیت نے پائی اب بیان سے گریہ اور حال
پر ملال اہلبیت کا جگر شق ہوا جاتا ہے رنگ چہرہ فق ہوا جاتا ہے حضرت فاطمہ زہراؓ رو رو کر فرماتی تھیں
واویلاہ یا ابتاہ بابا جان فاطمہ کی جان آپ پر قربان دعوت حق کی آپ نے قبول فرمائی بہشت میں
جا بیٹھے مجھ خستہ سے نظر چھپائی بابا جان خبر آپکے وفات کی جبرئیلؑ کو کون پہونچائے حال میری بیکسی کا آپکو
کون سنائے بابا جان اب جبرئیلؑ میرے گھر کا ہے کو آئینگے خدا کی وحی اللہ کا سلام اب کسکے پاس لائینگے
اجی بابا اب حسنینؑ کے واسطے بہشت کے میوے کون منگا دیگا اجی بابا اب حسنینؑ کو گود میں لیکر کون کھلاویگا
اجی بابا کاندھے پر چڑھا کر اب کون اونکو ٹہلاویگا بابا جان جب وہ روئینگے تو اب اونکو کون بہلاویگا آہ
بابا حسنینؑ روتے ہیں آپ پاؤں پھیلائے سوتے ہیں بابا جان مدت کی آس تو توڑ چلے یہ کہیے ہمکو کس پر چھوڑ
چلے بابا جان نہیں معلوم میں ابھی کتنا زندہ رہونگی درد مفارقت کبتک سہونگی بابا جان فاطمہؓ کو اپنے
ساتھ کر لینا بابا جان صدمہ تیمی کا زیادہ روز تک مجھے نہ دینا یا اللہ اب فاطمہؓ کو بھی شربت موت جلد پلا
یا اللہ روح فاطمہؓ کو جلد تر روح حضرتؐ سے ملا خدایا ندا صدقے اپنے حبیبؐ کے فاطمہؓ کو بھی وہیں بلا بابا کے
ساتھ قبر میں سلا خدایا تو خوب جانتا ہے کہ بابا بغیر میں رہ نہیں سکتی آہ دل مانے نہیں درد ہجراں
سہے نہیں سکتی آخر اسیطرح غم پدر میں گھٹ گھٹ کر چھ مہینے کے بعد آپ نے بھی رحلت فرمائی اس
درمیان میں کبھی نوبت ہنسنے کی نہ آئی حضرت عائشہ صدیقہؓ رو رو کر فرماتی تھیں افسوس اوس نبی
آخر الزمان کا جسنے بخشائش امت کے لیے عمر بھر کیسی کیسی سختی اوٹھائی غنا پر فقر اختیار کیا ایک دن بھی

یہ سنکر آپ آبدیدہ ہوئے اور فرمایا آہ وَاُمَّتَاہُ اے غرائیل میری تکلیف جانکنی کی میری امت ضعیفہ پر ہو وہ
سب کی سب آج اونکے بدلے ہمارے اوپر تمام کرے تاکہ میری امت ناتوان اس اذیت سے محفوظ رہے غرائیل نے
عرض کی یا رحمۃ للعالمین یا شفیع المذنبین آپ اسکا کچھ غم نہ فرمائین اسکی فکر اسکا خیال دل مین نہ لائین
جسطرح مادر مہربان اپنے سوتے پیارے لڑکے کے مونھہ سے پستان نکال لیتی ہے اسیطرح آپکی امت کی
روح بآسانی نکالونگا غرض بارھوین ربیع الاول ۱۱ھ سنہ ہجری دوشنبے کے روز دوپہر ڈھلے آپ نے حضرت
عائشہ صدیقہ رض کے سینے پر تکیہ لگائے آسمان کی جانب نظر اوٹھائی اور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاَلْحِقْنِیْ
بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی کہتے ہوے ترسٹھہ ۶۳ برس کے سن مین اس خاکدان دنیا سے عالم بالا کو رحلت فرمائی
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اول کلام آپکا حلیمہ سعدیہ کی گود مین اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور آخر کلام آپکا
حضرت عائشہ رض کی آغوش مین اَلرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی تھا **نظم** جہان مین شور محشر کسقدر ہے ✤ قیامت
رحلت خیر البشر ہے ✤ اندھیر اکیون نہو سارے جہان مین ✤ چھپا پردے مین دور شک قمر ہے ✤ کہانتک
صدمۂ فرقت اوٹھاوین ✤ کدھر اوجذبۂ آہ سحر ہے ✤ تڑپتا ہے تپ فرقت مین کافی ✤ کوئی واں تک نہین
کرتا خبر ہے ✤ **روایت** ہے کہ مکہ معظمہ مین دوشنبے کے دن وقت صبح صادق ربیع الاول کی بارھوین ۱۲
تاریخ **فصل** ربیع مین قصۂ فیل کے سال زمانے مین نوشیروان بادشاہ کے مطابق بستم نیسان ماہ روم ۸۳ سنہ
سکندری کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوے تھے اور چار برس کی عمر مین یتیم ہوے اور پچیسوین ۲۵ برس
حضرت خدیجہ رض سے نکل ہوا اور چالیسوین ۴۰ برس دوشنبے کے دن نبی ہوے اور اوسی دن مکے مین اکیاونوین
برس نو مہینے کے سن مین معراج ہوئی اور اوسی دن مین ترپنوین ۵۳ برس کے سن مین مکے سے مدینے کو ہجرت
کر چلے اور اوسی دن مین حجر اسود اوٹھایا تھا اور اوسی دن مین مدینہ منورہ پہونچے اور اوسی دن مین ترسٹھ ۶۳
برس کے سن مین دنیا سے رحلت فرمائی راوی کہتا ہے کہ جسدن قدم مبارک مدینے مین آیا تھا اوسدن
مدینہ مطلع نور ہو گیا تھا ہر شخص نشۂ سرور سے چور ہو گیا تھا اور جسدن آپ نے رحلت فرمائی سارا مدینہ اندھیرا
ہو گیا عجیب کالی بلا آئی ہر گلی کوچہ سنسان بازارون مین ہو کا مکان گھر گھر کہرام آب و دانہ حرام لبون پہ
آہ دلون سے نعرۂ جانکاہ تھے بچے بدحواس نہ رغبت شیر نہ خواہش پاس **غزل** اے زہجرانت

ناحق ہین ہون اور امت تمھاری ہے ٭ خوشی محبوب کی کرنی ہمیں مرضی ہماری ہے ٭ **روایت** ہے کہ اسکے بعد آپ نے فرمایا اے جبرئیل اب تین باتون کی مجھے آرزو ہے ہر دم اسی کی جستجو ہے **اول** یہ کہ میری امت پر شامت گناہ سے دنیا مین مثل امت سابق کے عذاب نہ آئے **دوسرے** یہ کہ قیامت کے دن میری شفاعت حق تعالیٰ عاصیان امت کی حق مین قبول فرمائے **تیسرے** یہ کہ ہر ہفتے مین دو بار امت کے اعمال سے مجھے اطلاع ہوتی رہے تاکہ اگر اعمال اونکے نیک ہونگے تو خوش ہونگا شکر الٰہی کرونگا اور اوسے اونکے نامۂ اعمال مین لکھواونگا اور اگر اعمال بد ہونگے تو استغفار کرکے اونکے نامۂ اعمال سے محو کراونگا **نظم لمؤلفہ** کہا جبرئیل نے باشوق بیحد ٭ کہ فرمایا خدا نے یا محمد ٭ کہ اپنے دل مین لے آنکھون کی ٹھنڈک ٭ غم امت بھلا کھاؤ گے کبتک ٭ یہ گھٹ گھٹ کر رہوگے کب تلک تم ٭ اور پھونچاؤ گے نعرے تا فلک تم ٭ دل نازک یہ کب تک اے پیارے ٭ اوٹھاؤ گے یہ غم امت کا بارے ٭ ہے امت تیری تجھکو جان سے پیاری ٭ محبت تیری ہے سب سے نیاری ٭ کرو دل کو ٹھکانے کچھ نہ سوچو ٭ یہ سب باتین بھی ہین منظور ہمکو ٭ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کو سنکر بہت خوش ہوے اور فرمایا **الآن** طاب قلبی اب مجھے سرور ہوا سب رنج واندوہ دل سے دور ہوا پھر فرمایا عزرائیل اب جلد اپنا کام کر شوق وصال باری دامان دل کھینچتا ہے جھٹ پٹ میرا قصہ تمام کر **شعر** رسول پاک یہ بھیجے اے خدا درود وسلام ٭ علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام ٭ **روایت** ہے کہ پھر عزرائیل بحکم الٰہی آپکے قبض روح پر فتوح مین مشغول ہوے شدت جانکنی اور سکرات موت کی اسقدر تھی کہ رنگ چہرۂ مبارک کا کبھی سرخ کبھی زرد ہوتا تھا جسم اطہر کبھی گرم کبھی سرد ہوتا تھا اور کبھی دست راست کبھی دست چپ کھینچتے حتی کہ رخسارۂ انور پسینے پسینے ہوگیا اور اسقدر تکلیف جانکنی کی فقط واسطے تسکین و تشفی امت عاصی کے آپ نے اختیار فرمائی ایک پیالہ پانی کا سامنے رکھا تھا بار بار پانی اوسکا اپنے مونھ پر ملتے اور فرماتے **لا الٰہ الا اللہ ان للموت سکرات** حضرت عائشہؓ فرماتی ہین کہ جسقدر تکلیف جانکنی کی مینے حضرتؐ کو دیکھی کسیکو نہ دیکھی پھر آپ نے ملک الموت سے پوچھا کہ جانکنی مین اتنی تکلیف اور کسیکو بھی ہوتی ہے عرض کی یا رسول اللہ جتنی تکلیف اور دردکو ہوتی ہے اوسکی عشر عشیر بھی آپکو نہین ہے

عرض کی یارسول آپکو ان باتون سے خوشی آتی نہین فرمایئے آپکو کونسا غم ہے کیا فکر ہے دلپر کسطرح کا الم
ہے فرمایا مجھے غم امت کے سوا اور کوئی غم نہین دلپر کسیطرح کا صدمہ نہین الم نہین **شعر لمؤلفہ**
گناہ امتون سے پیٹھہ میری آہ پر خم ہے ٭ اگر غم ہے یہی غم ہے اگر ہم ہے یہی ہم ہے ٭ مجھے ہر دم یہی خیال ہے
اسی کا ملال ہے کہ امت میری بہت نحیف و نزار ہے بہت ہی عاصی ہے گنہگار ہے نہین معلوم قیامت کا
کیا کیا معاملہ انکے ساتھہ پیش آئیگا خدا جانے حق تعالی حساب انکا کسطرح فرمائیگا **رباعی لمؤلفہ**
غم امت سے اے جبرئیل کیا کیا حال دل کہیے ٭ تپک اس زخم پنہانی کی کیسے کب تلک سہیے ٭ غم
امت سے دل تو بھن چکا اب تن کی باری ہے ٭ بھلا اس غم مین ای جبرئیل گھٹ گھٹ کب تلک رہیے
جبرئیل نے جناب باری مین عرض کی خداوندا مینے سب بشارتین سرور عالم کو سنائین مگر خاطر اقدس مین
اونکے کچھہ اطمینان نہ لائین کچھہ اور مژدہ چاہیے جس سے مزاج عالی مسرور ہو دل کی مصیبت دور ہو
حکم ہوا کہ میرے حبیب سے بعد سلام کے عرض کرو کہ آپکی امت کا جو کوئی آدمی اگر عمر بھر گناہ مین مبتلا رہے
مگر موت سے سال بھر پہلے توبہ کرے تو سب گناہ اوسکے بخشونگا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا موت کا حال کوئی جانتا نہین شاید ایک برس پہلے توبہ کرنے کی نوبت نہ آئی ارشاد ہوا ایک مہینے
پہلے موت کے توبہ کرے آپ نے فرمایا اللہ اللہ ایک مہینہ بھی بہت ہے حکم ہوا موت سے ہفتہ بھر پہلے توبہ
کرے فرمایا ایک ہفتہ بھی بہت ہے ارشاد ہوا ایک دن پہلے توبہ کرے فرمایا ایک دن بھی بہت ہے
فرمان ہوا موت سے گھڑی بھر پہلے توبہ کرے فرمایا ایک ساعت بھی بہت ہے آخر خطاب آیا
**شعر لمؤلفہ** کہانتک خواہش امت ہے بس کرتے نہین کیون اب ٭ کھا مین مانگنے والا ہون تو وہاب ہے اے رب ٭ نہ مین عاجز طلب سے ہون نہ تو دینے مین عاری ہے
پھر حکم ہوا کہ اگر امت آپکی تمام عمر گوہر گرانمایہ عمر کو خاک گناہون مین ملائے اور مرتے دم آنکھون سے
آنسو بہائے یا اپنے نامہ اعمال بدیاد کر کر پشیمان ہووے اپنے گناہون پر روے تو اوسکے سارے
گناہ معاف کرونگا لوح نامہ اعمال کو اوسکے حرف خطا سے صاف کرونگا اور اگر پشیمان بھی نہو تو
اوسکو محض تمھاری شفاعت اور اپنی رحمت سے نجات دونگا **شعر لمؤلفہ** تمھین دھڑکا ہے

مجھے آپکا فرمان برداد کیا ہے حکم ہے کہ بلا اجازت قبض روح نکروں اگر حضور بخوشی خاطر فرمائین تو قبض روح کروں اور اگر دنیا مین توقف منظور ہے تو بے توقف اوٹھہ جاؤن ارشاد ہوا جبرئیلؑ کو تمنے کہان چھوڑا عرض کیا وہ آسمان دنیا پر ہین فرشتے اونسے آپکی ماتم پرسی کرتے ہین حاملان عرش آپکے غم اور ماتم سے مرتے ہین فرمایا اچھا ابھی ٹھہرو جبرئیلؑ کو آنے دو اتنے مین جبرئیلؑ امین روتے ہوئے آئے آپ نے فرمایا اے جبرئیلؑ ایسے وقت مین مجھے تمنے تنہا چھوڑا وقت دم واپسین کی صحبت سے موڑا جبرئیلؑ نے کہا یارسولؐ اللہ آپکی مہمانی کا سب ساز و سامان کرکے آیا ہون حق تعالی کے یہان سے بشارت لایا ہون فرمایا کہو عرض کی یارسولؐ اللہ چونکہ روح آپکی اسوقت آسمان پر جائیگی اسلیے بحکم باری آتش دوزخ بجھا دی گئی بہشت آپکے لیے آراستہ پیراستہ کی گئی حورین بناؤ سنگار کیے جنت کے جھروکون پر باستقبال کھڑی ہین روح اعظر آپکے آئی ہین گوہر جان نثار کو لائی ہین سارے انبیا از آدم تا عیسی آپکی انتظاری مین دست بستہ کھڑے ہین تمامی فرشتے زمین و آسمان کے صف بصف پرے باندھے راہ استقبال پر اڑے ہین ہر آسمان پر شامیانے عربی کھڑے ہین جابجا فشان محمدی گڑے ہین مکانات جنت کو سج رہے ہین شادیانے قدوم روح انور کے جابجا بج رہے ہین سیزان ارم بشوق وصال لہلہا رہے ہین مرغان جنتی وہان ذوق مین چہچہا رہے ہین **نظم** حجلۂ قدس برائے تو بیاراستہ اند ✤ خوش خرامان گذرے کن تماشا کنان ناز ✤ قدمے پیش نہ و قدر فلک را بفروز ✤ برقع از رخ فگن و حلہ ملک را بنواز ✤ فرمایا جبرئیلؑ یہ سب تمنے بہت خوب کہے ہین دلکو نہایت مرغوب ہین مگر مجھے اسدم سوائے اسکے اور کوئی خوشخبری سناؤ جس سے میری آنکھون مین ٹھنڈک آئے تپک و دہنائی کی جائے عرض کی حق تعالی کا آپ پر بڑا فضل ہے اکرام ہے کہ جبتک آپ اور ساری امت آپکی بہشت مین نہ جائین بہشت تمامی انبیا اور امتون پر حرام ہے فرمایا اے جبرئیلؑ اس سے بھی اور بہتر کوئی خوشخبری سناؤ عرض کی یارسولؐ اللہ قیامت کے دن پہلے پہل آپ ہی کے فرق اقدس پر تاج شفاعت دھریگے کہ سارے انبیا آپ پر رشک کرینگے فرمایا ان باتون سے تو میری آنکھون مین خنکی آتی نہین تپک دل کی جاتی نہین کوئی ایسی خوشخبری لاؤ جس سے آنکھون مین ٹھنڈک جگر تفتہ مین طراوت آئے زخم نہانی اندمال پائے وہ دھڑکا دل کا مٹ جائے

اندر حاضر ہونے کی مجھے اجازت دو پھر حضرت سیدہؓ نے فرمایا اور وقت آنا بابا جان کو اسوقت بولنے کی تاب نہین
یارائے جواب نہین تیسری بار اس آواز بلند اور مہیب سے ملک الموت نے اجازت چاہی کہ سب بالبیت مارے ڈر کے
کانپنے لگے دہشت سی ہانپنے لگے سب کا دل ہیبت سے دھڑکنے لگا کلیجا گھبراہٹ سے پھڑکنے لگا
حضرتؐ کو ہوش آگیا آنکھ کھولدی اور پوچھا کیا ہے حضرت سیدہؓ نے عرض کی کہ ایک اعرابی غریب بصورت
مہیب وصورت عجیب دروازے پر کھڑا اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے ہر چند عذر کرتی ہون مانتا نہین
اس بار کڑک کے آواز بلند آواز دی ہے آپکی بیماری کا حال جانتا نہین آپ نے فرمایا جان پدر یہ کون ہے
تمنے جانا کہان سے آیا ہے کچھ پہچانا یہ مٹانے والا ہے لذتون کا قطع کرنے والا ہے خواہشون کا اوجھانے
والا ہے گھرون کا آباد کرنے والا ہے قبرون کا توڑنے والا ہے جماعتون کا لوٹنے والا ہے راحتون کا بیخ
کرنے والا ہے عورتون کا یتیم کرنے والا ہے فرزندون کا مجرہ آہنی مین بھی اگر کوئی جا چھپے مگر یہ ایسا حریف
ہے کہ بے کنجی کے در کھولدیتا ہے بلا حربہ دم بھر مین ایک عالم کی جان لیتا ہے چکھانے والا جرعۂ فوت ہے
اے فرودیدہ یہ ملک الموت ہے فرمان باری لایا ہے واسطے قبض روح تمھارے باپ کے آیا ہے سوائے میرے
کسی پیغمبر کسی ولی کے گھر جانے مین اجازت چاہنے کی اسے عادت نہین بلا دھڑکے گھس پڑتا ہے پوچھنے کی
حاجت نہین میرے آستانے کا پاس کرتا ہے بلا حکم آنے سے ہراس کرتا ہے لوسے اندر بلا لو حضرت سیدہؓ نے
رو کر فرمایا وَا اَبَتَاہُ خُرِبَتِ الْمَدِیْنَۃُ آہ ای بابا مدینہ خراب ہوا آپ آنسو حضرت سیدہؓ کا پوچھنے لگے اور
بہت تسلی دی اور فرمایا جان پدر اتنا مت رو اسقدر بیتاب مت ہو تمھارے رونے سے عالمان عرش
روتے ہین اوسوقت حضرت عبدالرحمن کے ہاتھ مین مسواک تھی آپ نے رغبت کی حضرت عائشہ صدیقہؓ نے
اپنے موخرین چبا کر کے آپکو دی آپ نے مرتے دم بھی مسواک کرلی علمانے لکھا ہے کہ جو شخص ہر وضو پیچھے مسواک
کریگا تو وہ جب مریگا حق تعالی خاتمہ اوسکا بخیر کریگا **شعر** حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد **روایت** ہے کہ اسکے بعد ملک الموت بعد اجازت کے حاضر آئے بڑے
آداب و تعظیم سے آگے کھڑے ہو کر سلام بجالائے آپ نے فرمایا میری زیارت کے لیے تم آئے ہو یا بارادہ قبض
روح کے یہان تشریف لائے ہو عرض کی قدمبوسی کو آیا ہون اور فرمان باری لایا ہون یا رسول اللہ تعالی نے

کہ آج روز وصال صبیب ہو سو مالک سے کہو ابھی آگ دوزخ کی بجھائے دوزخ کے دروازون مین قلم و تسکین کے
قفل لگائے **نظم المولفہ** اور میکائیل سے بھی جا کے کہدے ✤ کہ کیل رزق وہ بھی آج رکھے ✤
ہوا ڈولے نہ دریا موج مارے ✤ رہین جنبش سے باز افلاک سارے ✤ فرشتے جسقدر ہین خاص اور عام ✤
وہ اسمدم چھوڑ دیوین اپنا سب کام ✤ اور رضوان باغ جنت کو سنوارے ✤ اور بلبلون سے گلستان کو
بہارے ✤ در و دیوار جنت کو شتابی ✤ کرے تزئین اور آئینہ بندی ✤ کھلین سب آج یہ ابواب رحمت ✤
نوازن ہون طیور باغ جنت ✤ درخت یہ باصد شوکت و شان ✤ کھڑے ہون سب بوجہ حور و غلمان ✤
پھر ارواحون کو سارے انبیا کی ✤ اور صلحا اور شہدا اولیا کی ✤ حلل اور حلۂ جنت پہنا کر ✤ روانہ
قدس سے سبکو بسا کر ✤ ہمون کو پھر سنا پیغام باری ✤ کہ روح مصطفی اسدم ہے آتی ✤ کھڑے ہو صف بہ صف
آراستہ ہو ✤ باستقبال روح شاہ خوشخو ✤ **روایت** ہو کہ اسکے بعد فرمان باری بنام ملک الموت
اسطرح جاری ہوا کہ اے عزرائیل اسوقت قبض باقی ارواح چھوڑ اپنی عبادت سے منھ موڑ اور آب حوض
کوثر و تسنیم سے نہا کر عطر آداب سے بسا کر حلے خلت سے اپنے تن کو سج کر کے گردن تعظیم کی کج
کر کے حلل احترام سے محلی ہو کے مشک و گلاب سے غرارے کر کے ہاتھ منھ دھو کے شہر مدینے مین
در حجرۂ نبوی پہ جا اور بہت بہت میرا سلام اور اشتیاق پہونچا مگر خبردار بلا اذن حجرۂ نبوی مین ہرگز
قدم نہ دھرنا بلا اجازت اونکی روح اعطر کو قبض نکرنا غرض عزرائیل حسب حکم رب جلیل مع تمامی فرشتگان
اور انصار اپنے کے ابلق گھوڑون پر سوار اور ایک نامہ پروردگار کا اپنے ہاتھ مین لیے ہوے بصورت
ایک اعرابی کے در حجرۂ نبوی پہ آئے اور زمین پر کھڑے ہو کر بڑے آداب سے گردن جھکا کر سلام نیاز بحالے
**اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ بَیْتِ النُّبُوَّۃِ وَمَعْدِنَ الرِّسَالَۃِ** راہ دور و دراز سے قدمبوسی کو
آیا ہون اجازت ہو تو اندر آؤن **نظم** بر خیز یا نبی کہ جہان در فراق تست ✤ ہر ذرہ ذرہ سوختۂ اشتیاق
تست ✤ فرخندہ منزلے کہ در و کردہ مقام ✤ خوش دادیے کہ سودہ سُم براق تست ✤ حضرت فاطمہ
زہرہ اوسوقت سرہانے آکے بیٹھی تھین جواب دیا کہ بابا جان کی طبیعت بہت ناساز ہے اسوقت ملاقات
ہونی آنے سے کیا فائدہ کچھ بات ہوگی پھر ملک الموت دوسری بار آواز دی اے اہلبیت ہدا کی تعزیت ہو

شہنشاہ کونین حضرات حسنینؑ آئے اور حضرتؐ کے گلے لپٹ لپٹ کر منھ اپنے منھ پر حضرتؐ کے اور سینے
اپنے سینے پر سرور کے ململ کر رونے لگے اور یہ کہہ کہہ کے بیقرار ہونے لگے کہ نانا بعد آپکے اہلبیت کی غمخواری
کون کریگا ہم یتیمون کے سر پر دامان شفقت کون دھریگا بن آپکے بغیر باپ کے ہم دنیا مین کیونکر رہینگے
خدا معلوم درد ہجران کتنا سہینگے **نظم مؤلفہ** آسمان آہ مجھکو لوٹتا ہے ✣ ساتھ نانا تمھارا
چھوٹتا ہے ✣ دل مرے ٹکڑے ٹکڑے ہوتے ہین ✣ آپ پھیلائے پاؤن سوتے ہین ✣ آہ نانا کمر تو
توڑ چلے ✣ کیسے ہم سبکو کس پہ چھوڑ چلے ✣ اب نہین لطف آہ جینے مین ✣ ہم نہین رہنے کے مدینے
مین ✣ ساتھ ہمکو بھی اپنے لے لیجیے ✣ درد دل کی مرے دوا کیجیے ✣ آپ نے آنکھ کھولدی وردان
صاحبون کو گلے سے سات لیا چوما چاٹا بہت پیار کیا پھر بہت دعا دی اور رعایت اور احترام مین
شاہزادون کے لوگون کو بہت تاکید کی پھر یکبارگی سب ازواج مطہرات کی گریہ وزاری حسنینؑ کی آہ وبکا
سے سارے اصحابؓ جو در حجرہ پر تھے بیقرار ہونے لگے اوسوقت آپ بھی کمال شفقت سے رونے لگے
حضرت ام سلمہؓ نے عرض کی حق تعالی نے اگلے پچھلے گناہ آپکے بخشدیے ہین اب کیون روتے ہین اتنا
کیون بیتاب ہوتے ہین فرمایا اسوقت امت گنہگار خطاکار کو یاد کر کر بے اختیار رونا آتا ہے دل پھٹا
جاتا ہے کہ خدا جانے میرے بعد انکا کیا حال ہوگا کیا ملال ہوگا اپنی پیاری امت کی سکرات موت
اور تنگی قبر اور تاریکی لحد اور احوال قیامت کو خیال کر کر کے جگر شق ہوا جاتا ہے رنگ چہرہ کا فق ہوا جاتا ہے
**مؤلفہ نظم** پیاری امتون کو بھول جائین ✣ نہین ہین بھولتے کیونکر بھلائین ✣ اوٹھینگے
آہ قبرون سے یہ سارے ✣ پیاسے ننگے بھوکے غم کے مارے ✣ رکھی سر پر گنہ کا بوجھ بھاری ✣ نہین
کرنیکا اوسدم کوئی یاری ✣ چڑھینگے پل صراط اوپر وہ کیونکر ✣ رکھے گٹھری گنہ کی ہائے سر پر ✣
مری امت ہے مجھکو جان سے پیاری ✣ اسی سے کرتا ہون مین آہ وزاری ✣ پھر آپ نے سیدنا علی
مرتضی کے سینہ محبت گنجینہ مین علم عرفان بھر دیا اپنا وصی اونکو کر دیا **شعر** دوستان وقت
وداع است فغان در گیرید ✣ دل بیکبارگی از جان جہان بر گیرید ✣ **شعر** رسول پاک نہ بھیجے اے خدا
درود وسلام ✣ علی وفاطمہ حسنؑ وحسینؑ پر بھی مدام ✣ **روایت** ہے کہ اسکے بعد جبرئیلؑ امین کو حکم ہوا

چھوٹا رشتہ تعلق ٹوٹا اب ہم دنیا مین آج سے پھر کاہے کو آئینگے خدا کا سلام اللہ کا پیغام کسکے پاس لائینگے
دنیا مین میرا آنا جانا فقط آپکے واسطے تھا اب آکر کسکے شمع جمال کے پروانہ بنینگے کسکے حسن خداداد کے
دیوانہ بنینگے **شعر لمؤلفہ** لیجیے میرا سلام آخری ✤ پھر مدینے مین نہین آئینگے ہم ✤ ✤
**روایت** ہے کہ اوسوقت آپ نے سر مبارک حضرت علیؑ کے زانوے پاک پر رکھکر آنکھین بند کرلین پیشانی
انور سے پسینا جانے لگا چہرۂ نورانی کا رنگ بدل گیا غش آنے لگا فاطمہ زہراؑ نے کہا وا ابتاہ
کچھ جواب نہ دیا پھر کہا بابا جان فاطمہؑ کی جان تمپر قربان **شعر لمؤلفہ** ای مرے بابا آنکھ تو کھولو
فاطر خستہ دل سے کچھ بولو ✤ سحہ نہین سکتی درد تنہائی ✤ کچھ سہارا مجھے بھلا دیدو ✤ آپ نے حضرت سیدہؑ
کے رونے سے آنکھ کھولدی اور اونکو اپنے پاس بلایا اور رو رو کر اپنے سینے سے لگا کر فرمایا جان پدر
اتنا بیقرار مت ہو جی جان مت کھو تمھارے رونے سے حاملان عرش روتے ہین ملاء اعلی بیتاب
ہوتے ہین پھر دست مبارک سے آنسو حضرت سیدہ کا صاف کرکے فرمایا خدا تجھے صبر عطا فرمائے
تیرے دل مین تسکین آئے حضرت فاطمہ زہراؑ نے پوچھا بابا جان قیامت کے دن مین آپکو کہان پاؤنگی فرمایا
لواے حمد کے نیچے بخشایش عاصیان امت کے واسطے استغفار کرتا ہونگا کہا جو وہان زیارت نصیب
نہو فرمایا پل صراط پر نجات امت خطاکار کے لیے دعاے خیر کے ساتھ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ کہتا ہونگا
عرض کی جو وہان بھی قدمبوسی حاصل نہو ارشاد ہوا میزان کے پاس واسطے گرانی پایہ حسنات امت کے
دعا کرتا ہونگا التماس کیا جو وہان بھی ملازمت میسر نہو جواب دیا دوزخ کے پھاٹک پر کھڑا رہونگا تا
کوئی امت عاصی میری دوزخ مین جانے نپائے اور کسی پر آنچ دوزخ کی نہ آئے پوچھا اگر وہان بھی
زیارت سے سرفراز نہون فرمایا تب حوض کوثر کے کنارے تشنہ کامان امت کو اپنے پانی پلاتا ہونگا
**شعر لمؤلفہ** لگین تب رو رو کہنے فاطمہؑ کیا شکر باری ہے ✤ کہ بابا کو یہ امت فاطمہؑ سے بھی
پیاری ہے ✤ پھر آپ نے فرمایا سنو علی مرتضیٰؑ اب فاطمہؑ زہرا بے پدر ہوگی میرے خنجر فراق سے بہت
خستہ جگر ہوگی سو تم ہر امر مین اسکی پاسداری غمخواری کیجیو غبار ملال چہرۂ نازک پر اوسکے آنے نہ دیجیو
**شعر** فرط غم سے گر کبھی زہراؑ کو دیکھو تم حزین ✤ چشم تر پونچھ کے رکھیو اپنی فوراً آستین ✤ اسکے بعد

پھر چند بے دنیا مین رہکر درد مفارقت سہکر میرے پاس آوگی اسکے بعد شہنشاہ کونین حضرات حسنین آئے
اور سلام فرزندانہ بجالائے اور عرض کی نانا جان جان ہماری آپ پر قربان ہمنے بھی خواب دیکھا ہے کہ ایک تخت
ہوا پر جاتا ہے اور ہم لوگ اوس تخت کے تلے چلے جاتے ہین آپ نے فرمایا اے جانان جدہ وہ تخت میرے تابوت کا
ہوگا کہ لوگ اوٹھائینگے اور تم لوگ اوسکے نیچے گیسوہائے مشکین کو پراگندہ کیے ہوے جاوگے ان سب
خواب اور تعبیر کو سنکر سارے اہلبیت نے شور محشر مچایا زمین و آسمان ہلایا اور حاضرین مجلس کا جی بھر آیا
**نظم** جہان مین شور محشر کسقدر ہے ✤ قیامت رحلت خیر البشر ہے ✤ ملک جن و بشر مین زار و
نالان ✤ زمین و آسمان بھی نوحہ گر ہے ✤ رسول اللہ کا نظرون سے چھپنا ✤ اگر سمجھو بڑا داغ جگر ہے ✤
**روایت** ہے کہ بروز دوشنبہ وفات کردن صبح کی نماز کے وقت آپ نے در پر کھڑے ہوکر پردہ اوٹھایا
اصحاب کو حضرت صدیق کے پیچھے نماز مین پایا بہت ہی خوش ہوکر تبسم فرمایا چونکہ آپ کھڑے تھے
صحابہ نے جانا کہ آپ مسجد مین تشریف لائینگے خود نماز پڑھائینگے پس سارے صحابہ ہمارے خوشی کے
پھول گئے اسقدر خوش ہوے کہ نماز بھول گئے سمجھون نے چاہا کہ نماز توڑدین ولکہ ہاتھ سے چھوڑدین
**شعر** نماز را بگذارم ترا سلام کنم ✤ رخے تو بینم و دوزخ بخود حرام کنم ✤ حضرت ابوبکر صدیق نے
چاہا کہ پیچھے ہٹین آپ نے اشارہ فرمایا کہ سب لوگ اپنی اپنی جگہہ پر رہو نماز کو تمام کرو پھر پردہ گرادیا اور
اوسی دن انتقال کیا **شعر** واسطے جنکے زمین و آسمان پیدا ہوا ✤ جنت الفردوس مین وہ جا کے
پیارے چل بسے ✤ **روایت** ہے کہ وفات سے تین دن پہلے یعنی سنیچر کے دن جبرئیل امین بحکم رب العالمین
حضور نبوی مین تشریف لائے اور یہ پیام لائے کہ حق تعالی نے آپکو بہت بہت سلام کہا ہے اور پوچھا
ہے کہ مزاج عالی کا حال کیسا ہے فرمایا بہت مغموم ہے ناساز ہے حق تعالی کریم کارساز ہے دوسرے
دن بھی آکر اسی طرح پوچھا اور یہی جواب پایا تیسرے دن دوشنبہ کے روز پھر جبرئیل امین ملک الموت
اور اسمعیل نام فرشتے کو جو ایک لاکھ فرشتے کا حاکم تھا اور ہر فرشتہ لاکھ لاکھ فرشتے کا مالک تھا لیے
حضور نبوی مین آئے اور سلام آخری بجالائے اور رو رو کر آنسو سے موئے محمدی کو تر کرنے لگے الوداع
الوداع یا احمد الفراق الفراق یا احمد السلام علیک یا محمد السلام علیک یا محمد آج ہمارا دنیا سے علاقہ

ایک اشرفی بھی رکھ چھوڑی بخلاف اغنیا اہل دنیا کے کہ ایک کوڑی کے لیے مرتے ہین اور پھر محبت خدا و رسول کا دم بھرتے ہین مرتے دم توڑے توڑے روپے دھرے ہوتے ہین صندوق کے صندوق اشرفیون سے بھرے ہوتے ہین مگر باوجود اتباع سنت کی ایک پیسہ بھی فقیر کو دیتے نہین دعاے فاتحہ بخیر کی فقیر سے لیتے نہین غرض یکشنبے کا دن گذرا دوشنبے کی رات کالی بلا آئی حضرت عائشہؓ نے چراغ مین تیل بنایا بہت گھبرائین جی بھر آیا آخر آپ نے ایک انصار کی بی بی کو فرمایا کہ شمع محفل قدس چراغ مجلس انس اسوقت حالت نزع مین ہین چراغ دین کا گل ہوا جاتا ہے آنکھون تلے اندھیرا ہوا آتا ہے یہ چراغ تم لے جاؤ اپنے گھر سے چند قطرے تیل اسمین لے آؤ **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ ✤

**روایت** ہے حضرت ام سلمہ فرماتی ہین کہ مین آپکے سرھانے بیٹھی تھی دیکھا آنکھین حضرت کی بند ہین اور لب مبارک کو آپ ہلا رہے ہین حضرت کے لب کے پاس کان لیگئی سنا کہ نہایت تضرع اور الحاح سے حق تعالی سے امت کے لیے مناجات کر رہے ہین اور فرما رہے ہین الٰہی امت کو میری آتش دوزخ سے نجات دیجیے خداوندا حساب قیامت کا اپنے آسان کیجیے مینے عرض کی یا رسول اللہ آپکا کیا حال ہے جو امت عاصی کے لیے اسقدر ملال ہے فرمایا اے ام سلمہ ہم سے رخصت ہو لو خون دل سے دامان بھگو لو کہ اب تھوڑے زمانے کے بعد میری آواز نہ پاؤگی لاکھ سر پیٹوگی ٹھوکرین کھاؤگی **شعر** رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤

**روایت** ہے کہ آخر وقت مین حضرت علی مرتضیٰؑ نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ مینے خواب دیکھا ہے کہ مین زرہ پہنے تھا وہ کھل گیا مین بے زرہ ہو گیا آپ نے فرمایا علی وہ زرہ کہ پناہ تمھارا تھا مین تھا اب مین دنیا سے سفر کرتا ہون تمھارے سینے پہ سنگ تنہائی کا دھرتا ہون اے علیؑ میرے بعد لوگ تمکو ستائینگے بہت امور مکروہ تمھارے آگے پیش آئینگے سو خبردار زنہار صبر و شکیبائی ہاتھ سے چھوڑنا نہین دنیا کی طرف نظر نہ پھیرنا راہ آخرت سے باگ موڑنا نہین علی حوض کوثر پر تم میرے پاس آؤگے اپنے احباب کو پانی پلاؤگے پھر حضرت سیدہؓ نے حاضر ہو کر عرض کی بابا جان مینے بھی ایک خواب دیکھا ہے کہ میرے پاس کلام اللہ کا ایک ورق ہے کہ مین اوسمین قرآن پڑھتی ہون ناگاہ وہ ورق میری نظر سے غائب ہو گیا فرمایا اے فرزند دلبند وہ ورق قرآن کا مین ہون کہ عنقریب تمھاری نظر سے چھپ جاؤنگا اور تم مجھ سے جدا ہو جاؤگی

اور اوس پیغمبر کی آنکھون مین ٹھنڈک پہونچاتا ہے **روایت** ہے کہ بعد اسکے کہ ابوبکر صدیق رضؓ نے حسب الحکم
امامت شروع کی دو بار آپ مسجد مین بحالت نماز پڑھانے ابوبکر صدیق رضؓ کے تشریف لیگئے ایکبار آپ نے
ابوبکر صدیق رضؓ کے پیچھے صف مین بیٹھکر نماز پڑھی اور یہ آخر نماز باجماعت آپکی تھی اور ایکبار حضرت صدیق رضؓ اکبر
کے کھڑے ہوتے ہی آپ مسجد مین تشریف لائے ابوبکر صدیق رضؓ نے چاہا کہ پیچھے ہٹین صف مین آملین آپ نے
اشارہ کیا کہ اپنی جگہہ پر رہو اور آپ ابوبکر صدیق رضؓ کے بائین ہاتھہ بیٹھکے امام ہوئے اور ابوبکر صدیق رضؓ آپکے داہنے
طرف کھڑے ہوے آواز آپکی بسبب ضعف کے لوگون کو نہین پہونچتی تھی اسواسطے ابوبکر صدیق رضؓ بطور تکبیر کے
تھے لوگ حضرت صدیق رضؓ کے مقتدی تھے اور حضرت صدیق رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقتدی تھے
اور ایک مرتبہ آپ فی بروز وفات دوشنبے کو صبح کی نماز مین در حجرہ کے پاس آکر پردہ اوٹھایا اصحاب رضؓ کو
ابوبکر صدیق رضؓ کے پیچھے نماز باجماعت پڑھتے پایا بہت خوش ہوے اور مسجد مین نہ آسکے اور ایکبار آپ نے
حالت صحت مین بھی پوری نماز ابوبکر صدیق رضؓ کے پیچھے پڑھی ہے اور ایک سفر مین عبدالرحمن بن عوف کے
پیچھے آپ نے ایک رکعت نماز پڑھی ہے اور بغیر ان دو شخص کے اور کسی امت کے پیچھے آپ نے نماز نہین پڑھی

**نظم** با من فلک ار جفا نکردی چہ شدی ✤ وز یار خودم جدا نکردی چہ شدی ✤ چون آخر کار بے تو
می باید زیست ✤ اول بتو آشنا نکردی چہ شدی ✤ **روایت** ہے کہ ایام مرض مین بروز یکشنبہ آپ کے
پاس کہین سے کچھہ اشرفیان آگئین تھین آپ نے فرمایا انھین فقرا پر تقسیم کردو مگر چھہ سات اشرفیان آپ نے
حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے حوالے فرمائین اسکے بعد آپکو کچھہ غشی سی طاری ہوئی جب ہوش مین آئے فرمایا
اے عائشہ رضؓ وہ اشرفیان تم نے کیا کین کہا میرے پاس ہین فرمایا فقرا پر خیرات کردو پھر آپکو غشی طاری
ہوگئی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کو بی خدمت مین مشغول تھین جب پھر ہوش مین آئے فرمایا تمنے اشرفیان
تصدق کین کہا ابھی نہین فرمایا میرے پاس لاؤ آخر آپ نے اشرفیون کو اوٹھاکے اپنی ہتیلی پر رکھا
اور گنا پھر فرمایا کیا گمان تھا محمد کو اپنے پروردگار کے ساتھہ اگر اوسکے دربار مین جاتا اور یہ اشرفیان اوسکے
پاس رہتین پھر آپ نے وہ اشرفیان خیرات کردین پھر فرمایا اب مجھے راحت ملی ہے یکشنبے کے دن یہ اشرفیان
خیرات کین اور باوجود علم اسکے کہ کل دوشنبے کے روز سفر آخرت درپیش ہے اپنے تجہیز و تکفین کے واسطے

ہرگز نبود مے و نہ مادر نزادمے ✤ آخر بلال خستہ حال سر بٹھاتے غل مچاتے ہوئے بچشم گریان و دل بریان مسجد
مین آئے اور حکم نبوی نماز پڑھانے کے لیے صدیق اکبر کو پہونچائے حضرت صدیق اکبر نے یہ حال سنا رنج
والم سے سر کو دھنا کلیجا دھڑکنے لگا دل وحشت زدہ پھڑکنے لگا آخر ضبط گریہ کرکے سینہ پر ہاتھ دھر کے
حسب الحکم نماز پڑھانے کو کھڑے ہوئے جسدم محراب کو حضرت سے خالی پایا جگر شق ہو گیا دل بھر آیا شدت
رنج وغم سے روتے روتے ہچکیان بندھ گئین بیہوش ہوکے گر پڑے پھر آپکو ایسی رقت طاری ہوئی کہ
سب اہل مسجد جی کھولکر رونے لگے بیتاب ہونے لگے آہ کے شرارے واہ محمداہ کے نعرے عرش تک
پہونچائے زمین کانپی عاملان عرش گھبرائے **اشعار** در نمازم خم ابروے تو چون یاد آمد ✤ حالتے
رفت کہ محراب بفریاد آمد ✤ پھر آجاتا ہے آنکھون مین وہ عالم اونکے رونے کا ✤ کہ کس طرح سے
اصحاب باسوز جگر روئے ✤ انھون نے یہ کیے نالے کہ چشم حال سے او سدم ✤ شجر روئے حجر روئے
سبھی دیوار و در روئے ✤ اہل مسجد کی فریاد و زاری اصحابؓ کی اشکباری گوش مبارک مین آئی فرط
محبت سے طبیعت گھبرائی آنکھ کھولدی اور سیدۃ النساؓ فاطمہ زہراؓ سے پوچھا مسجد مین شور کیا ہے
یارون مین کہرام کیسا ہے سیدۃ النساؓ نے فرمایا **نظم** اے ختم پیمبران مرسل ✤ ملواے پسین و مالح
اول ✤ یاران تو از غمت زبونند ✤ زین پیش چہ گویمت کہ چونند ✤ از ہجر تو سوخت استخوانہا ✤ چون
موم گداخت مغز جانہا ✤ بابا جان فاطمہؓ کی جان آپ پر قربان آپکے یاران و انصار ہین درد فراق سے
آپکے اشکبار ہین **ابیات** نہ تنہا من ز ہجرت تا بجانم ✤ ز مہجوری برآمد جان عالم ✤ تو آخر رحمۃ
للعالمینی ✤ ز محرومان چرا فارغ نشینی ✤ برون آور سر از بر دیبانی ✤ کہ روئے قست صبح زندگانی ✤
ز حجرہ پاے در صحن حرم نہ ✤ بفرق خاکدہ بوسان قدم نہ ✤ آخر آپ نے حضرت عباسؓ اور علی مرتضیٰؓ کو
طلب کیا اور ان دونون کے کاندھون پر ہاتھ رکھکر مسجد مین تشریف لیگئے اور نماز پڑھی اور لوگون کو
تسلی دی کہ یارو تمھین خدا کے سپرد کیا سو خدا سے ڈرتے رہنا اور ہمیشہ خدا کی اطاعت کرتے رہنا یارو
کوئی نبی اپنی امت مین ہمیشہ نہین رہا اور جس امت کو حقتعالی خوش قسمت خوش نصیب کرتا ہے تو پیغمبر اونکے
اونکے سامنے مرتا ہے اور جس امت سے حقتعالی ناخوش ہوتا ہے تو اوسے پیغمبر کے سامنے ہلاک فرماتا ہے

عرش سے فرش تک نہ رہے مین آیا صحابہؓ نے آہ کے نعرے عرش تک پہونچائے حور و قصور و حش و طیور جن و ملک عرش و فلک اس کلام کے ساتھ ہمکلام ہوکے تھرائے **نظم** خدایا این چہ سامان ست امروز ✣ فلک بر خویش لرزان ست امروز ✣ خدایا بر حبیب خویش بنگر ✣ کہ از مردش بپاشد شور محشر ✣ تنش نازکتر از برگ گل تر ✣ غلط تا زگاہش ہمچو نشتر ✣ خدایا بر حبیب خود ببخشائے ✣ مصیبتہائے او بر ما بیفزائے ✣ آخر جب عائشہ نے مہر نبوت کو حضرت کی دیکھا حالت وجد مین چاردن طرف آپکے گھومنے لگا پیرون پر پڑا مہر نبوت کے بوسے لے لے کر خوشی سے جھومنے لگا پھر عرض کی رُوحِی فِدَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یہ حضور نے کبھی غلام کو مارا ہے اور نہ غلام کو انتقام کی طاقت ہے نہ یارا ہے منظور یہ تھا کہ آخری دم زیارت مہر نبوت سے یہ گنہگار تبہ کار بحیلۂ انتقام مشرف ہو لیوے دوش انور جسم اطہر کو مس کر کے کالکھہ موتھہ کی دھو لیوے آتش جہنم کو اسی ذریعہ سے اپنے پر حرام کرے اور دین دنیا مین اپنا اور آپکا نام کرے نہین تو پھر آپ کہان مہر نبوت کہان مین کہان پشت برہنہ پر بوسہ لینے کی قوت کہان **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✣ علیؓ و فاطمہؓ حسنؓ و حسینؓ پر بھی مدام ✣ ✣

**روایت** ہے کہ ایام مرض مین بلالؓ پانچون وقت آکر اعلام فرماتے آپ مسجد مین تشریف لاکر نماز پڑھاتے جب تین دن عمر شریف کی باقی رہے ضعف کی باعث جماعت مین تشریف نہ لاسکے تیرہ نمازین گھر مین پڑھین ایکروز عشا کے وقت بلالؓ نے دروازے پر آکر آواز دی اَلصَّلٰوۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فرمایا کہدو کہ ابوبکرؓ نماز جماعت کی پڑھادین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا میرے باپ بہت نرم دل ہین جب محراب مین آپکی جگہہ خالی پائینگے مارے رقت کی نماز نہ پڑھا سکینگے بیتاب ہو جائینگے پھر ارشاد ہوا ابوبکرؓ سے کہو نماز پڑھادین پھر حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بی بی حفصہؓ سے جو حضرت عمرؓ کی صاحبزادی اور حضرت کی زوجہ ہین کہلایا کہ حکم ہو تو میرے باپ عمرؓ نماز پڑھادین حضرتؐ بہت غصہ ہوئے اور فرمایا کہ ابوبکر کے ہوتے ہوئے خدا اور مسلمانون کو اور کی امامت منظور نہین بلالؓ پر یہ بات سنکر آتش غم سے جل بھنکر فریاد کرنے لگے کہ وَا مُصِیْبَتَاہُ وَا غَوْثَاہُ کاشکے مین وجود مین نہ آتا یا قبل اسکے مرجاتا یہ حالت حضرت کی نہ دیکھتا **شعر** چون بتو خواست بود مرا عمر کاشکے ✣

مانگ کر حضور نبوی مین لائے جب کوڑا مسجد مین آیا حضار کے دلون پر بڑی چوٹ پڑی صحابہؓ نے شور محشر مچایا
آپ نے صحن مسجد مین بیٹھکر رخ جانب قبلہ کیا اور عکاشہ کو وہ کوڑا دیا کہ بلا کسی ظلم و مروت مجھ سے اپنا انتقام
لے ذلت آخرت سے مجھے نجات دے عکاشہ نے ہاتھ مین کوڑا لیا اہل محفل نے نعرۂ جانکاہ سے دوبارہ حشر
برپا کیا سارے مہاجرین و انصار و اصحاب کبار اہلبیت اطہار یہ حال پر ملال دیکھکر تھرانے لگے ہان ہان
کرکے غل مچانے لگے مارے غصے کے صحابہؓ چاہتے تھے کہ عکاشہ کو کھا جائین مگر بخوف نبوی کچھ کہہ
نہین سکتے تھے ایک دوسرے کا مونھ تکتے تھے آخر حضرت صدیق اکبرؓ اور عمر فاروقؓ نے فرمایا اے
عکاشہ تو اتنا کیون بدحال ہے ہوش کر تیرا کدھر خیال ہے اپنے نبیؐ کی قدر جانتا نہین حضرت کو پہچانتا نہین
سرور عالم مسافر ملک عدم چند روز سے نہایت بیمار ہین بات کرنے سے ناچار ہین اور اگر تجھے ایسا ہی بدلا
لینا ضرور ہے تو ایک کوڑے کے عوض سو سو کوڑے ہمکو مار لے اور حضرت کو اس سے نجات دے آپ نے
فرمایا یارو ہم نے کوڑا مار اتم سے بدلا کیونکر لیا جاوے ایک گنہگار کے عوض دوسرا بیگناہ کس طرح سزا
پاوے پھر حضرت عثمانؓ جا پڑے اور حضرت علی مرتضیٰؓ نے رو رو کر آنسو سے مونھ دھو دھو کر فرمایا کہ اے
عکاشہ تو اتنا کیون بدحواس ہے نبیؐ کی یہی حرمت ہوتی ہے طبیعت دشمنان عالی چند روز سے علیل ہے
بھلا ایسے وقت مین قصاص کی کونسی سبیل ہے ایک کوڑے کے عوض دو دو سو کوڑے ہمکو مار لے
اور رحمت عالم مسافر ملک عدم کو اذیت مت دے آپ نے فرمایا ایسا نہوگا اسکے بعد سلطان دارین جان
کونین حضرات حسنین رضی اللہ عنہما آئے اور آنکھون سے سیلاب اشک بہائے اور فرمایا اے عکاشہ
نانا جان بالفعل سبب بیماری کے بہت ہی بیقرار ہو رہے ہین شدت تپ سے زرد و نزار ہو رہے ہین
ایک تازیانے کے عوض ہزار ہزار تازیانے ہمکو لگا اور نانا جان کو حالت بیماری مین ایذا مت پہونچا
آپ نے فرمایا اے پیارے آنکھون کے تارے یہ بات ممکن نہین جسدم وہ کوڑا تمھارے گلبدن پر پڑیگا
خار سا میرے سینہ پر چبھ کر دل مین گڑیگا پھر فرمایا اے عکاشہ ہان کوڑا لے اور جلد اپنا کام کر شاید موت
مجھے مہلت نہ دے عکاشہ نے کہا یا رسول اللہ اوس دن کوڑا آپکا میری پشت برہنہ پر پڑا تھا کہ
خار سا گڑا تھا آپ بھی اپنا مونڈھا کھولین اوسیطرح برہنہ ہولین جسدم آپ نے دوش مبارک کو برہنہ فرمایا

جسطرح زیر زمین یہ لوگ اگلے چل بسے ✤ پھر فرمایا یارو کہو تو سہی مین تمھارا کیسا پیغامبر تھا تمھارے ساتھ
ہو کر جہاد نہین کیا لوگون نے میری وات نہین تو ترے رخسارے ہمارے لہو لہان نہین ہوے جاہلون سے
رنج اور سختیان مہینے نہین کھینچین اور بھوک سے پیٹ پر پتھر نہین باندھا سبھون نے اسکی تصدیق کر کے کہا
کہ آپ نے اچھی طرح تبلیغ رسالت فرمائی ہمکو راہ راست دکھائی پھر آپ نے فرمایا کہ مین تم سبکو قسم دیتا ہون
کہ جس کسیکو مینے کبھی مارا ہو یا گالی دی ہو کچھ بدخواہی یا غیبت کی ہو یا کسیکا کچھ مال لیا ہو یا کسیکے حق مین
کچھ قصور کیا ہو تو وہ شخص للہ ابھی فورا مجھ سے اوسکا بدلا لیوے عذاب آخرت سے مجھے نجات دیوے
پیارا میرا وہی ہے جو اپنا حق مجھ سے بھر لیوے یا مجھے بخشدیوے تا اوسکا دل میری طرف سے صاف
ہو جاوے اور میری خطا بھی معاف ہو جاوے اور ایسا نہ سمجھے کہ پیغمبر سے بدلا لینا زیبا ہے اسواسطے
کہ فضیحت آخرت کی دنیا کی رسوائی سے اولی ہے جب آپنے بہت اصرار کیا ایک شخص اوٹھا اور کہنے لگا
یا رسول اللہ آپکے ذمے میرے تین درم باقی ہین فرمایا مین تجھے جھٹلاتا نہین کسیکو قسم کھلاتا نہین مگر
سچ تو کہہ کہ یہ تینون درم میرے ذمے کیسے ہین کہا یا رسول اللہ ایکدن آپ نے ایک فقیر کو تین درم مجھ سے
دلادیے تھے کہ اتنک وہ درم مجھے نہین ملے آپ نے تینون درم اوسکو فضل بن عباس سے دلادیے پھر
کسینے کہا مین منافق ہون کسی نے عرض کی مین جھوٹا ہون بہت سوتا ہون عمر مفت مین کھوتا ہون
آپ نے سبکے حق مین دعاے خیر فرمائی **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علی و فاطمہ حسن و
حسین پہ بھی مدام ✤ **روایت** ہے کہ اسکے بعد آپ نے پھر اصرار کیا اوسی بات کا تکرار کیا تب عکاشہ نے
اوٹھکر عرض کی یا رسول اللہ جب آپکا اسقدر اصرار ہے تو جو کوئی ذرہ بھر بھی اپنا حق ذمے آپ کے
چھوڑے گنہگار ہے اور اگر آپ اسقدر السحاح نفرماتے تو بخدا ہم اپنا حق نہ لیتے چپ رہجاتے ایک دن
آپ نے سفر تبوک مین اپنی اونٹنی پر کوڑا چلایا تھا وہ کوڑا میرے مونڈھے پر آیا تھا مگر مجھے قصاص منظور نہین
چونکہ حضور نبوی نے اسقدر اصرار کیا اسواسطے غلام نے اظہار کیا آپ نے فرمایا اے عکاشہ حقتعالی تجھے
جزاے خیر دے تو نے ہمپر بڑا احسان کیا فضیحت عقبی سے بچا لیا پھر فرمایا اے سلمان ابھی فاطمہ زہرا کے
گھر جاو اور وہی کوڑا فورا مانگ لاو سلمان با دیدۂ گریان و سینۂ بریان در حجرہ پرسیدہ کے آئے اور وہی کوڑا

درد ہجران سما نہین جاتا + کیہے کیا کیہے آہ کیا کیہے + اور خاموش کسطرح رہیے + لیکن بعد وفات حضرت کے حضرت عائشہؓ کے مبالغے سے یہ حال ظاہر کردیا **شعر** رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود سلام + علیؓ و فاطمہؓ حسنؓ و حسینؓ پر بھی مدام + **روایت** ہو کہ جب مرض بڑھنے لگا آپ نے فرمایا کہ سات کنوین سے سات مشک پانی کی منگاؤ اور ساتون مشک آب سے مجھے نہلاؤ شاید تپ کی لہر اور گرمی سے کچھ تسکین پاؤن اور مسجد مین جاکر لوگون کو آخری وصیت سناؤن اور جو کچھ لوگون کے مجھپر حقوق ہون سو بخشواؤن حسب الحکم لوگ عمل مین لائے اور سات مشک آب سر اقدس پر بہائے آپ نے تپ مین کچھ تخفیف پائی اور باستعانت حضرت علیؓ اور فضلؓ کے سر پر پٹی باندھے ہوئے مسجد مین آکر واسطے رعایت لونڈی غلام اور نماز کے تاکید بلیغ فرمائی پھر بلالؓ کو فرمایا کہ ہر ہر کوچہ و بازار مدینے مین جاکر منادی کرے کہ آج آخری قدم نبی آخر الزمان کا مسجد مین آیا ہے وصیت آخری سننے کو حضرت نے سبکو بلایا ہے بلالؓ پر ملال زار زار روتے ہوئے بازار مدینے مین آئے اور آواز دی کہ لوگو آج حضرتؐ کی آخری وصیت ہے دم واپسین کی نصیحت ہے جو یہ وصیت آخری سنا چاہے مسجد مین حاضر آئے نہین تو پھر یہ رسول کہان اور یہ وصیت کہان سارے اہل مدینہ چھوٹے بڑے مرد عورت یہ خبر وحشت اثر سنتے ہی اپنے دوکانون کو اوسیطرح چھوڑ چھوڑ کر مسجد ہنومی مین ٹوٹ پڑے لوگون کا اسقدر ہجوم ہوا کہ چیونٹی کو جگہ نہ ملتی تھی نعرہاے جانکاہ و فغان و آہ سے مسجد ہلتی تھی آپنے لوگون کو تسکین دی پھر حمد و ثنا ایزدی کی بعدہ فرمایا یارو میری موت قریب آگئی دنیا کی محبت چھوٹی آخرت بھاگئی اب ہمارے تمہارے درمیان مین فراق ہوتا ہے کیا کہیے دلپر کیا شاق ہوتا ہے سو خبردار بدن کی جدائی ہے پر دل سے میری محبت چھوٹنے نپائے رشتہ تعلق ٹوٹنے نپائے یارو دنیا مین کوئی پیغمبر ہمیشہ کو رہتا نہین روضۂ رضوان اور لقاے رحمٰن کے ہوتے ایذاے دنیا کو سہتا نہین **نظم** ہود اور ادریس و یونس شعیث و ایوب و شعیب + دعوت اسلام کرکے ٹھہرے چند ہی چل بسے + بوعلی سے بھی ہزارون آئے دنیا مین طبیب + موت کی دارو کہین سے پر نہ لائے چل بسے + ساتھ جنکے تھا جہان پر لشکر و فوج و سپاہ + بیکسانہ قبر کے اندر اکیلے چل بسے + ایک ساعت بھی نہ ٹھہرے جنکا وعدہ آگیا + دل کے دل ہی مین رہے ارمان سارے چل بسے + چل بسینگے ایکدن ہم بھی اسی صورت سے آہ

عجب مخمصے مین مین ہون آہ حیران ✤ نہ جیتے بنے ہے نہ مرتے بنے ہے ✤ اس امر مین مین بہرحال راضی
برضا ہون صابر بقضا ہون **نظم** اگر خاص جوئی وگر عام ہلاک خواہی ✤ سر بندگی بخدمت بنہم کہ
بادشاہی ✤ بکسے نمی توانم کہ حکایت تو گویم ✤ ہمہ جانب تو گیرند و تو آن کنی کہ خواہی ✤ **روایت** ہے
کہ ایام مرض مین ایکدن حضرت فاطمہ زہرا حضور نبوی مین تشریف لائین آپ نے آہستہ سے خاتون جنت کے
کان مین فرمایا اے میوۂ درخت زندگانی والے روشنی دیدۂ کامرانی ہر سال جبرئیل ایکبار میرے ساتھ قرآن کا
دور اکرتے تھے ابکی سال دو بار سنایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ موت کا میرے بہت قریب آیا ہے
اب چند دن ہم جینگے عنقریب شربت مرگ پینگے زہرا بتولؓ نے اس بات کو سنکر غم سے سر کو دھنکر چہرۂ
نور پر آنسوؤن کا مینھہ برسایا فرقت مین شہ کے یہ کہہ کہہ کے آپ روئین اور حضرت کو رولایا **نظم**
یہ ہوا دل حزین نہ مجھکو دکھائے ✤ آپکی موت مجھکو ہی آجائے ✤ پھر تو بیکس بیقرار ہونے لگین ✤ گلے مل مل
کے جان کھونے لگین ✤ غم سے پٹی پہ سر پٹکنے لگین ✤ ٹکٹکی باندھ منھہ کو تکنے لگین ✤ کہتین اب
جان کس پہ ہارینگے ✤ بابا کہکر کسے پکارینگے ✤ بابا بابا یہ ساتھ لے نہ چلے ✤ مرتے دم کچھہ سہارا
دے نہ چلے ✤ تم تو کہتے تھے منھہ نہ موڑینگے ✤ ساتھ تا حشر ہم نہ چھوڑینگے ✤ پیارے حسینؑ آج
روتے ہین ✤ دیکھیے دل کے ٹکڑے ہوتے ہین ✤ آپ نے حضرت سیدہ کی بیقراری اور گریہ وزاری دیکھکر
آہستہ سے پھر انکے کان مین فرمایا کہ اے نور دیدۂ پدر اتنا مت رو اسقدر بیتاب مت ہو ہم تم سبکر تمھارے
سامان کو جاتے ہین اور تمین غم مین تمکو دو مژدے سناتے ہین اول تو یہ کہ بہشت مین سردار ساری نارکی
تم ہوگی دوسرے یہ کہ سب سے پہلے میرے اہلبیت مین سے تم مجھ سے ملاقات کروگی یعنی اب تم بھی عنقریب
سفر آخرت کروگی خاتون جنت نے یہ کلمات سنکر خوشی سے ہنس دیا شکرانے کا تبسم کیا حضرت عائشہؓ نے
فرمایا واہی فاطمہ کسی غم کے بعد اتنا جلد کسیکو خوشی آتے نہ دیکھا رونے کے پیچھے فوراً کسیکو ہم نے مسکراتے
نہ دیکھا کہو تو رونے کے بعد تمھین کیا ہنسی آئی حضرتؑ نے پہلے کونسی غم کی خبر پھر کونسی خوشی کی بات
سنائی آپ نے فرمایا اے مادر مہربان فاطمہ تم پر قربان حضرت کا راز ابھی کیونکر کہون کہنے کی بات نہین
بہتر تھا مین مرجاتی افسوس موت اپنے ہاتھ نہین **نظم** لمؤلفہ کیا کہین کچھہ کہا نہین جاتا ✤

**نظم** آہ ناصر آہ ناصر کیا کہین ✤ فرقت حسنینؑ اب کتنا سہین ✤ بجھ گیا دل آتش اندوہ سے
آہ ✤ اس گدا کی کچھ خبر ہے تجکو شاہ ✤ **روایت** ابن مسعود کہتے ہین کہ مین حالت مرض مین آنحضرتؐ کے
پاس گیا بدن مبارک پر ایک چادر پڑی تھی اوسوقت دردسر کا زور تھا تپ کی شدت بڑی تھی حرارت
تپکی ایسی غالب تھی کہ چادر کے اوپر سے تپ کا شعلہ آتا تھا چادر کے اوپر مینے ہاتھ رکھا نہ رکھ سکا جلا
جاتا تھا آنکھوں اسوقت باعث شدت مرض کے بڑا قلق تھا اضطراب تھا کبھو نے پہلو بہ پہلو کروٹ بدلتے
جی بیتاب تھا مینے متعجب ہوکر کہا سُبْحَانَ اللّٰہ اور عرض کی یارسولؐ اللہ آپکو تو تپ ایسی گرم ہے درد
سے چہرہ گلگون ایسا زرد ہے کہ تنور شعلہ زن بھی اسکے آگے سرد ہے زبان حال سے فرمایا **شعر**
ہر کہ درین بزم مقرب ترست ✤ جام بلا بیشترش می دہند ✤ البتہ ہماری تپ تم لوگون کے دو آدمی کے
برابر ہے مینے عرض کی تب تو ثواب بھی آپکو دو آدمی کے برابر ہوگا فرمایا اے ابن مسعود قسم ہے خداوند
کریم کی کہ جو کوئی دنیا مین کچھ دکھ یا مصیبت پاتا ہے تو جیسے پتیان درخت کی جھڑ جاتی ہین سب گناہ
اوسکا جھڑ جاتا ہے **شعر** رسولؐ پاک پہ بھیج اے خدا درود وسلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤
**روایت** ہے کہ ایک دن جبرئیل امین نے حاضر ہوکر عرض کی یارسولؐ اللہ حقتعالی نے آپکو بہت بہت
سلام کہا ہے اور مزاج عالی کا حال پوچھا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر مرضی مبارک دنیا مین رہنے کی ہو تو آپ
جبتک چاہین خوشی سے دنیا مین رہین فرمائین ابھی صحت کامل ہو جاوے مرض لاحق سے شفا عاجل
ہو جاوے ورنہ ہمین بھی ایک مدت سے آپکی ملاقات کا اشتیاق ہے اب پل بھر کی انتظاری بھی مجھپر شاق ہے
**شعر لمؤلفہ** مرا دل آپکا از بس ہے مشتاق ✤ ذری بھی انتظاری مجھ پہ ہے شاق ✤ فرمایا
مزاج تو غم امت سے بہت ہی ناساز اور پریشان ہے عرض مطلب مین کیا طول دون حکیم خود دانائے
حال ہے عاشق امت کا حال وہی خوب جانتا ہے بیمار یتیم جان کی تڑپ مسیحا خوب پہچانتا ہے **شعر لمؤلفہ**
غم امت سے اے جبرئیلؑ کیا کیا حال دل کہیے ✤ بجھا جاتا ہے دل ہے ہے پکا جاتا ہے تن اپنا ✤
جبرئیلؑ غم فراق امت کیا کہین کھانا نہین جاتا اور درد مفارقت حق بھی کتنا سہین سہا نہین جاتا
**نظم لمؤلفہ** اجل کی طرف میرا کھینچے ہے دامان ✤ اور امت کا غم اکطرف سے گریبان ✤

دیتے نہ تھے اور چونکہ منظور الٰہی تھا کہ اصل رتبہ شہادت آپکو حاصل ہو جاوے اسیواسطے آخر حیات تک
اثر اوس مادۂ سمیہ کا باقی رہگیا چنانچہ اس بیماری مین آپنے فرمایا کہ اے عائشہؓ وہ لقمۂ زہر آلود جو خیبر مین
مینے کھایا تھا بارہا اوسکی تکلیف پاتا تھا گاہ گاہ اوسکا اثر اوبھر آتا تھا اور اسوقت اوسی زہر کی تاثیر
سے میری رگ جان کٹ گئی پس اصل شہادت تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوس زہر کی تاثیر سے
ملی مگر شہادت کاملہ مستمرہ اور جہر یہ حسب منصب عالی آپکے بوساطت دونون نور العینین حضرات حسنین علیہما
آپکو حاصل ہوئی **روایت** ہے کہ بشر صحابی کی ماں آپکے دیکھنے کو گئین آپکے سر مین اوسوقت بڑا درد تھا
تپ ایسی گرم تھی کہ رخسارۂ انور زرد تھا عرض کی یارسول اللہ ایسی تپ تیز و گرم تو اتنک میرے دیکھنے مین
نہین آئی ہے حبیب کبریا کو ایسا تپ کا زور شان کبریائی ہے فرمایا اسیواسطے اجر بھی ہم لوگون کا دونا
ہوتا ہے پھر فرمایا اے بشر کی ماں لوگ میری بیماری کو کیا تجویز کرتے ہین عرض کی یارسول اللہ دلون سے
نعرۂ جانکاہ لبون پر آہ سرد ہے لوگ کہتے ہین کہ حضرت کو ذات الجنب یعنی پسلی کی بیماری سے تپ گرم
اور سر مین درد ہے آپنے فرمایا یہ عارضہ ہمین ہو نہین سکتا اسواسطے کہ ذات الجنب شیطان کے اثر سے
ہے بلکہ یہ بیماری خیبر مین تیرے بیٹے بشر کے ساتھ جو گوشت کھایا تھا اوسکے اثر زہر سے ہے اور ہمیشہ
اثر اوسکا ہمپر تازہ ہوتا تھا درد دل کبھی کبھی زیادہ ہوتا تھا مگر اب رشتۂ جان کٹ گیا کلیجا پھٹ گیا اور
یہ اسواسطے تھا کہ ذات بابرکات مین اصل رتبہ شہادت بھی آجائے اور حضرات حسنینؑ کی شہادت سے
آپکی شہادت تکمیل پائے اور اسمین ایک سر عجیب اور نکتۂ غریب تھا یعنی شہنشاہ کونین حضرات حسنینؑ
کے دو پدر بزرگوار تھے ایک بڑے رسول پروردگار دوسرے چھوٹے شیر خدا حیدر کرار تھے بڑے پدر نے
اثر زہر سے شہادت پائی چھوٹے پدر نے ضرب خنجر سے رحلت فرمائی پس دونون صاحبزادون نے
ایک ایک میراث پدری پائی بڑے شاہزادے نے موافقت رسولؐ خدا کے تلخی زہر کی نوش فرمائی اور
چھوٹے صاحبزادے نے بمتابعت شیر خدا کے بزخم شمشیر آبدار تشنہ لب شہادت پائی کہ زمانہ تیرہ سو
سال کے قریب گذرا کہ اتنک اثر اوس زہر کا کسی تریاق سے جگر خستہ مہمان حسن سے جاتا نہین اور
زخم کاری اوس شمشیر کا سینۂ محبت گنجینہ سے غلامان حسنینؑ کے کسی مرہم سے اندمال پاتا نہین

پاس جاکر رعایت قسم کی کیا کرتے اور ہر روز پوچھتے کہ اَیْنَ اَنَا غَدًا یعنی کل مین کہان رہونگا ازواج مطہرات نے
جب اس کلام کو بارہا آپکی زبان مبارک سے سنا تو سمجھا کہ شاید عائشہ صدیقہ کے گھر تشریف رکھنا منظور ہے
کیونکہ وہ آپکو بہت محبوب ہین سب بیبیون نے متفق ہوکے عرض کی کہ ہم سب راضی ہین کہ ایام مرض تک
عائشہ صدیقہ کے گھر تشریف رکھین تب سرور انبیا مسافر ملک بقا اوسی شدت مرض مین ایک ہاتھ
حضرت عباس کے کاندھے پر اور ایک ہاتھ حضرت علی کے دوش پر رکھے ہوے اور پشت نازنین کا سینہ
فضل سے سہارا کیے ہوے پاے مبارک زمین سے گھسیٹتے ہوے بڑی تکلیف سے حضرت عائشہ صدیقہ کے
گھر تشریف لے گئے پھر سب ازواج طاہرات وہین پر آتی تھین اور خدمت بجا لاتی تھین پھر تو آناً فاناً
درد سر شدت بڑھنے لگا تپ کا زور ہوا دم چڑھنے لگا **اشعار** جان و دل مبتلاے درد ہوے ✤ یک بیک
ہاتھ پاؤن سرد ہوے ✤ تپ سے دل دود و ہاتھ اوچھلنے لگا ✤ بس کلیجا سا کوئی ملنے لگا ✤ ✤
**روایت** ہے صحیحین مین کہ ایام مرض موت مین آپنے حضرت عائشہ صدیقہ سے کہا کہ تم اپنے باپ ابوبکر
اور اپنے بھائی عبدالرحمن کو بلا بھیجو کہ مین تمھارے باپ ابوبکر کے لیے عہدنامہ خلافت کا لکھدون اور
اونکو اپنا ولیعہد کردون تاکوئی اور کہنے والا نہ کہے کہ مین ابوبکر سے خلافت کے لیے اولی ہون حضرت
عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ یارسول اللہ اسکی کچھ ضرورت نہین اللہ تعالی اور مومنین خود بغیر ہمارے باپ ابوبکر
کے اور کسیکو خلیفہ مقرر کرینگے **شعر** رسول پاک پر بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام ✤
**روایت** ہے کہ خیبر مین زینب یہودیہ نے بکری کے دست کے گوشت مین زہر ملایا اور آوسے بریان کرکے
حضور نبوی مین کھانے کو بھیجوایا آپکو دست کا گوشت بہت پسند تھا ایک لقمہ اوسمین سے مونھ مین لیا
اوس گوشت نے زہر ملانے کا حال حضرت سے کہدیا آپ نے سب صحابہ کو فرمایا کہ اسے نہ کھاؤ اوسمین زہر ملا ہے
بشر بن براء صحابی نے اوسمین سے کچھ کھا لیا تھا فوراً بدن اونکا سبز و سیاہ ہوگیا اور اوسی وقت
قضا کرگئے اور آپکو بھی اوس وقت اوسی سم کے اثر سے درد سر اور بخار شدید عارض ہوا آپنے زینب کو بلاکر
ماجراے گوشت پوچھا اوسنے کہا حضور ہان مینے زہر دیا ہے یہ فعل شنیع مینے کیا ہے مگر آپ نے زینب کو
بباعث حلم کے کچھ کہا نہین اسواسطے کہ آپ اپنے نفس کے واسطے کسی سے بدلا لیتے نہ تھے کچھ سزا

اور ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے درمیان لقاے اور بہشت اپنی کے سو مینے لقاے پروردگار اور بہشت کو اختیار
کیا اے علی جب میں اس جہان سے قضا کر جاؤن تو تمھین مجھے غسل دینا اور ستر عورت کا بہت لحاظ رکھنا
اسواسطے کہ جسکی نظر میرے ستر عورت پر پڑیگی وہ فوراً اندھا ہو جائیگا عذاب الیم پائیگا اور بعد میرے غسل کے
جسقدر پانی میری ناف کے غار اور دونون آنکھون کے حدقون مین جمع ہو اوسکو تم پی لینا اور کسیکو نہ دینا
تا برکت اوسکے میراث علم غیب ان اولین اور آخرین کی تمھارے نصیب ہوگی رحمت الٰہی تمھارے قریب
ہوگی پھر آپ وہان سے گھر تشریف لائے اور کلام حق تعالیٰ لوگون کو سنائی **روایت** ہے **شعر** جناب عائشہ
باجان غمگین سے بیان کرتی ہین یہ حال شہ دین ✦ کہ جب آپ بقیع سے تشریف لائے تو میرا سر دکھتا تھا
مینے کہا وا راساہ ہاے میرا سر دکھتا ہے **شعر** ہوا ایسا مجھے درد سر اس گھڑی ✦ کہ گویا اجل سامنے
ہے کھڑی ✦ آپ نے فرمایا وا راساہ بلکہ میرا سر دکھتا ہے پھر آپ ذہنس کے فرمایا کہ جو میرے سامنے
تمھاری وفات ہو تو مین اچھی طرح تمھاری تجہیز و تکفین کرون اور تمھاری نماز پڑھ کے اور تمھارے لیے
دعاے استغفار کر کے تمھین دفن کرون مینے کہا گویا آپ یہی چاہتے ہین کہ مین مر جاؤن سو واللہ آپ
مجھے کفنا دفنا کے اوسی دن میرے اسی حجرے مین کسی اور بی بی کے ساتھ عروسی فرمائینگے اور میری
محبت کا کچھ خیال دلمین نہ لائینگے پس آپنے مسکرا کر فرمایا بل انا وا راساہ یعنی اے عائشہ تم اپنے
درد سر کا حال کیا سناتی ہو ابھی اپنی موت کا کیا ذکر لاتی ہو ابھی تم بہت زندہ رہوگی تکالیف دنیا سہوگی
بلکہ میرا سر مارے درد کے پھٹا جاتا ہے سامان میری موت کا نظر آتا ہے خیر پہلے ہم ہی چلے آخرت مین
اب چندے تم سے جدا رہینگے درد تمھاری مفارقت کا سہینگے اور اگر ہم تمھارے بعد مرتے تو بہت اچھا
ہوتا کہ دونون آدمی وہان باہم آرام کرتے **نظم** اے دوستان نہان مکشید آہ سوزناک ✦ کامد زمان
نعرہ و پیدا گریستن ✦ بے نالہ و خروش مباشید یکنفس ✦ تا نمع چراشوید بہ تنہا گریستن ✦ **روایت** ہے
کہ پھر درد آپکا بڑھنے لگا اور آپ باوجود اسکے ہر روز ایک بی بی صاحبہ کے گھر تشریف لیجاتے حتی کہ
جب طاقت رفتار جاتی رہی تو حسب الاجازت صحابہ آپکو کسی کپڑے مین اوٹھا کر جس بی بی صاحبہ کی
باری ہوتی اونکے مکان پر پہونچا دیا کرتے اور آپ ایسی حالت مین ہر روز اسیطرح ازواج طاہرات کے

رحمت خدا کی تمپر نازل ہووے اور اللہ تمھارے گناہ آپ مغفرت سے دھووے اور ہماری طرف سے تمکو جزائے
خیر دیوے مجھے غسلا کفنا کے اسی گھر مین کنارۂ قبر کے رکھکر سب کے سب ایک لحظہ جدا ہو جائیو یارو اوّل
مَنْ یُصَلِّیْ عَلَیَّ رَبِّیْ پہلے میرا پروردگار خود بذات خاص انزال رحمت خاص فرمائیگا پھر جبرئیل میری
نماز پڑھینگے پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر عزرائیل ساتھ سب لشکر فرشتون اپنے کے اسکے بعد مردان
اہل بیت پھر عورتین انکی پھر تم لوگ فوج کی فوج آکے میرے جنازے کی نماز پڑھ لیجیو اور نوحہ اور فریاد
سے مجھے ایذا نہ دیجیو اور جو جو اصحاب ہمارے غائب ہین اونکو میرا اسلام کہنا اور میرے پیروان امت کو
قیامت تک میرا اسلام پہونچاتے رہنا **شعر** روز یکدز تو سلام باشد مارا ✤ آنروز فلک غلام
باشد ما را ✤ پوچھا یا رسول اللہ آپکو قبر مین کون داخل کریگا فرمایا مردان اہلبیت کے کہ اونکے ساتھ
فوجین فرشتون کی ہونگی کہ وہ تمکو دیکھینگے اور تم اونکو نہ دیکھوگے **نظم** جانہا در آتش ست کہ
جانان ہمیرود ✤ سیلاب خون ز دیدۂ گریان ہمیرود ✤ یعقوب را ز یوسف خود دور می کنند ✤ خاتم ز بون
زدست سلیمان ہمیرود ✤ آدم ز دواع سایۂ طوبیٰ ہمیکند ✤ خضر از کنار چشمۂ حیوان ہمیرود ✤
**روایت** ہے کہ گیارھوین سال ہجرت کے اٹھائیسوین صفر بدھ کے دن آپکو حضرت میمونہ کے گھر مین
پہلے دردسر بشدت شروع ہوا اور ظہر کے بعد نیادتی مرض کی ہوئی اور چودہ دن آپ بیمار رہے
معدودن صفر کے اور بارہ دن ربیع الاول شریف کے اور یہی مشہور ہے اور بعضون نے کہا کہ آپ دس روز
بیمار رہے بائیسوین صفر کو شنبے کے دن بیمار پڑے اور پیر کے دن دوسری تاریخ ربیع الاول کی رحلت
فرمائی اور اسی قول کو علمانے ترجیح دی ہے اسواسطے کہ بالاتفاق حضرت سیدہ خاتون جنت نے
بعد آپکے پورے چھ مہینے مین تیسری رمضان کو قضا کی ہے **شعر** رسول پاک پہ بھیج ایزد درود و سلام ✤
علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام ✤ **روایت** ہے کہ جب آپکو کچھ درد شروع ہوا تو آپ نے حضرت
علی اور چند صحابہ کو اپنے ہمراہ لیکر جنۃ البقیع مین جاکر اہل گورستان کو سلام اور چند خطاب کرکے
یارون کو فرمایا کہ جبرئیل ہر سال مجکو قرآن ایکبار سناتے تھے اور امسال دو بار سنایا ہے اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ میری موت قریب آگئی سوائے علی حق تعالیٰ نے مجکو مخیر کیا درمیان خزائن دنیا

روتا ہون بیقرار ہوتا ہون ع جہان کا باغ تاراج خزان ہے ✤ اوجڑتا ہمصفیر و گلستان ہے ✤ جناب سرور عالم کی رحلت ✤ قیامت ہے قیامت ہے قیامت ✤ رسول اللہ گر مانع نہوتے ✤ سر اپنا پیٹ کر ہم جان کھوتے ✤ کہین کیا بندگی بیچارگی ہے ✤ فقط رونے ہی کی رخصت ملی ہے ✤ روایت ابن مسعود کہتے ہین کہ آپ نے اپنی وفات کے ایک مہینے قبل خواص اصحاب اور عمدہ احباب کو گھر مین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بلایا پھر ہم لوگون کو دیکھکر نہایت رحمت اور شفقت اور غلبۂ درد و فرقت سے ہم لوگون کی بیکسی اور غربت پر نظر کرکے رونے لگے بیقرار ہونے لگے **نظم** وداع یار دیدار چو بگذرد بخیال ✤ شود منازلم ار آب دیدہ مالامال ✤ میان آتش سوزندہ ممکن ست آرام ✤ ولے دراتش ہجران قرار و صبر محال ✤ پھر فرمایا مَرْحَبًا بِكُمُ اللّٰهُ وَرَحِمَكُمُ اللّٰهُ وَهَدٰىكُمُ اللّٰهُ اے یارو وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتھ تقوی اور خوف الٰہی کے اور عذاب الٰہی سے تمکو بہت ڈراتا ہون اور تمھین خدا کے حوالے کرکے تمہ حق تعالی کو اپنا خلیفہ بناتا ہون چاہیے کہ کوئی کسی مخلوق پر ظلم اور تکبر اور فساد نکرے خدا کے شہرون کو غلو اور گناہ سے برباد نکرے یارو اب ہمارے تمھارے درمیان فراق کا دن قریب آگیا سفر آخرت مجھے بھا گیا اصحاب کبار اس حال کے سنتے ہی زار زار رونے لگے مرغ بسمل کیطرح تڑپنے بیتاب ہونے لگے **نظم** محبو آپکے ماتم مین رو لو ✤ مژہ مین اشک کے موتی پرو لو ✤ اگر کچھ الفت خیر الوری ہے ✤ مقام گریہ ہے رونے کی جا ہے ✤ پھر سبھون نے بادیدۂ گریان و سینۂ بریان ضبط گریہ کرکے سینہ پر ہاتھ دھر کے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے برے دن ہمپر کب آئینگے آپ ہمین سے کب رحلت فرمائینگے فرمایا زمانۂ فراق بہت ہی قریب ہے عرض کیا یارسول اللہ آپکو غسل کون دیگا فرمایا مردان اہل بیت جو ہم سے قرابت مین قریب ہون پوچھا یارسول اللہ کس کپڑے کا آپکو کفن دیا جائیگا فرمایا اسی کپڑے مین جو مین پہنے ہون اور اگر چاہو جامۂ مصری یا حلۂ یمنی یا اور کوئی کپڑا سفید جیسا چاہو پوچھا یارسول اللہ آپکے جنازے کی نماز کون پڑھاویگا اتنے مین کسی سے ضبط گریہ نہوسکا سب کے سب باول بیقرار زار زار بے اختیار رونے لگے جی جان کھونے لگے آپ بھی نہایت شفقت سے ہماری غریبی پر آنسو بہانے لگے اور رو رو کر فرمانے لگے یارو صبر کرو دل پر جبر کرو اور جزع فزع نکرو

آخرت ہی کو اختیار کیا شیفتۂ جمال اور عاشق صادق ابوبکرؓ صدیق اس نکتے کو سمجھکر رونے لگے اور رائحۂ متعال حبیب متعال اس کلام سے پاکر جی جان کو کھونے لگے اور کہنے لگے بلکہ ہم اپنی مادران اور پدران اور جانون اور مالون کو آپ پر قربان کرتے ہین یارسول اللہ ہمارا کیا حال ہوگا آپ نے دلاسا دیا اور فرمایا ابوبکرؓ مت روو بیقرار مت ہوو پھر آدہی سال آپ نے حج ادا کیا اور بتاکید تمام احکام دین کے یارون کو تلقین فرماکے کلمات رخصت باصد حسرت وقت فرمانے لگے کہ شاید آیندہ سال پھر اتفاق حج کا نہووے پھر فرمایا کہ قیامت کے دن حق تعالی تم لوگون سے میرا حال پوچھے گا کہ کیا کیا معاملہ کیا اور تمھارے ساتھہ کیسے رہے سو تم لوگ کیا کہوگے سب حضارنے کہ لاکھہ آدمی سے زیادہ تھے عرض کی کہ آپنے احکام الہی بخوبی پہونچائے اور نصیحت امت کی بخوبی فرمائی پس آپ نے انگشت شہادت آسمان کی جانب اوٹھاکر تین بار فرمایا اَللّٰھُمَّ اَشْھَدْ خداوندا گواہ رہ **شعر** رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود وسلام ۞ علی وفاطمہ حسنین پہ بھی مدام

**روایت** ہے کہ اسی سال مین بروز عرفہ جمعے کے دن یہ آیت اوتری اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ آج مینے دین تمھارا پورا کردیا اور نعمت اپنی تمپر تمام کردی مسلمانونکو اس بات سے بڑی خوشی ہوئی مگر باریک بینان صحابہ جسطرح حضرت ابوبکر صدیقؓ اس آیت سے قرب مان قیامت نشان سمجھ گئے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا مین رہنا اور یہ سب اذیتون کا سہنا فقط واسطے اکمال دین اور تکمیل ناقصین کے تھا جب دین کامل اور نعمت حق پہ شامل ہوگیا تو حضرت کو دنیاے دنی سے کیا کام ہے اور انھین دنون مین سورۂ اِذَا جَآءَ اوتری آپ نے جبرئیل امین سے فرمایا کہ اے جبرئیل اس سورے سے بوے مرگ آتی ہے یعنی یہ سورہ خبر موت کی سناتی ہے جبرئیلؑ نے کہا یارسول اللہ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی جو بھی رضاے مولا ہے تو اس دنیا سے بہر صورت آخرت آپکے لیے اولی ہے آخر آپ نے حجۃ الوداع سے فارغ ہوکر مدینۂ منورہ مین قدم رنجہ فرمایا اور اہل بقیع اور شہداے احد کے واسطے دعاے مغفرت فرماکے اپنے کوچ کا حال لوگون کو سنایا اسکے بعد آپ اکثر تسبیح اور استغفار اور گریہ مین مشغول رہتے لوگ کہتے یارسول اللہ آپ موت کے خوف سے روتے ہین اتنا بیتاب ہوتے ہین فرماتے نہین بلکہ امت کی قبر کی تنگی اور لحد کی تاریکی اور قیامت کے احوال یاد کرکر

مگر کسیکو سوجھے نہین کل شئی ہالک کے قول باری ہے مگر کوئی بوجھے نہین جو دم ہے جو پل ہے جو گھڑی ہے
موت سر پر اپنا وقت تاک رہی ہے گھڑی ہے **شعر** رہنا نہین کسیکو چلنا ہے سبکو آخر ٭ دو چار دن کے
خاطر یان گھر ہوا تو پھر کیا ٭ کوئی ملک ہو یا نی ہو پیر و جوان ہو یا صبی ہو شاہ ہو یا وزیر امیر ہو یا فقیر بنشی ہو
یا دبیر صغیر ہو یا کبیر حکیم ہو یا طبیب ابلہ ہو یا لبیب بقراط ہو یا سیح خوشنویس ہو یا شاعر فصیح عالم ہو یا
عامل عارف ہو یا کامل پہلوان ہو یا ضعیف وضیع ہو یا شریف فاسق ہو یا زاہد کافر ہو یا ساجد موت
کسیکو چھوڑتی نہین ہر دم دم نکالنے کو آمادہ ہے ہاتھ موڑتی نہین **رباعی** ظالم تجھے کیا خواہش
دنیاے دنی ہے ٭ پیوند زمین ہر کوئی محتاج وغنی ہے ٭ جو قاقم وسنجاب پہنتے تھے ہمیشہ ٭ سوتے
ہین تلے خاک گلے مین کفنی ہے ٭ اس گھڑی سنگ مرمر کے محل مین جو بڑے عیش سے جیتے ہین لمبی تانے
سوتے ہین وہ اوس گھڑی مرمر کے آغوش غضب مین مادر نامہربان قبر کے پڑے بجاے شیر خون جگر
پیتے ہین اور زار زار روتے ہین انگوٹھے حسرت کے چاٹ رہے ہین اور انگلیان افسوس کی کاٹ رہے ہین
آہ ابھی جو یار و آشنا کے ساتھ ہنس رہے ہین نظر پھیری تو گور مین پڑے ہین سانپ بچھو انکو ڈس رہے
ہین **نظم** کہان سلیمان کہان سکندر کہان ہین جم اور کہان ہین دارا ٭ یہ سب کے سب خاک کے تھے پتلے
بگاڑ ڈالے بنا بنا کر ٭ مسافران رہ عدم کو یہ کیسی نیند آگئی الٰہی ٭ کہ جسنے سوئے نہ پھر کے چونکے تھکے
ہم انکو جگا جگا کر ٭ یارو حیرت اور عبرت کا مقام ہے کہ جب روح کونین جان دارین شہنشاہ ہر دو سرا
سرور انبیا حبیب خدا اکمل موجودات سبب وجود کائنات سید ولد آدم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جنکے لیے حق تعالی نے دونون جہان کو بنایا کتم عدم سے وجود مین لایا دنیاے دنی کو چھوڑا حق سے
جا ملے رشتہ زندگی کو توڑا تو ہم تم کیا عمر دو روزہ پر اعتماد کرین ایسے جینے پر کیا دل شاد کرین حق یہ ہے
کہ اللہ بس ہے باقی ہوس ہے **رباعی** اندیشہ ز مرگ مصطفی باید کرد ٭ شادی و طرب جملہ رہا باید کرد ٭
چون سید ہر دو کون جاوید نماند ٭ ما را طمع خام چرا باید کرد ٭ **روایت** ہے کہ دسوین سال ہجرت کے
جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی وفات کا حال معلوم ہوا تو مسجد مین آکر آپ نے خطبہ پڑھا کہ ایک
بندے کو حق تعالی نے دنیا مین ناز و نعمت کے ساتھ رہنے اور مرنے کا مختار کیا اوسنے دنیا کو اختیار نہ کیا

دوست جانتے ہو یا اپنے فرزندون کو خلیل اللہ نے جواب دیا کہ فرزندان امجاد اونکے میرے نزدیک میری ساری اولاد سے دوست تر اور محبوب ترہین سبب آنکس کہ ترا شناخت جان را چہ کند ٭ فرزند و عیال و خان و مان را چہ کند ٭ پھر حق تعالی نے وحی بھیجی کہ اے خلیل ایک فرزند کو فرزندان بزرگوار سے اونکے بڑے جور و ایذا اور نہایت ظلم و جفا سے غریب اور تنہا بھوکا پیاسا دشت کربلا مین شربت شہادت کا پلائینگے اور سارے مال و اسباب کو اوس فرزند ارجمند کے لوٹ لینگے خاک مین ملائینگے حضرت ابراہیم خلیل اللہ شمہ اس واقعہ جانکاہ کا اور حادثہ ہوش ربا کا سنکر کی حالت رقت مین آئے اور قطرات حسرت اشک کے چشمان غم و دیدہ سے بہائے خطاب آیا اے ابراہیم ثواب رونے کا تمھارے امام حسین کا اور جو تم اونکی مصیبت کو یاد کرکے دل مین کڑھے برابر اوس ثواب کے ہو کہ اپنے ہاتھ سے تم اپنے فرزند ارجمند اسمٰعیل کو میری راہ مین قربان کرتے یارو مقام غور ہو کہ مصیبت مین سیدنا امام حسین کی اشک ریزی کا کسقدر ثواب ہوتا ہو کتنا فضل رب الارباب ہوتا ہو شعر رسول پاک پر بھیج ایزد درود و سلام ٭ علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

| | |
|---|---|
| قیامت سے نہین کچھ کم وفات سرور عالم | کہ جسکے ذکر سے ناصر کلیجا تھر تھراتا ہے |

یہ کیا ہے آسمان سے آج جو یہ اشکباری ہے ٭ زمین و آسمان مین کیون یہ جوش آہ و زاری ہے
یہ کیون جبریل کی آنکھون سے بحر خون جاری ہے
گھٹا غم کی فلک پر چھا گئی ہے کسلیے ہر سو بظاہر ایک کو بھی اپنے دل پر کچھ نہین قابو
ہوا بدلی ہے کیون دنیا اندھیری آج ساری ہے
یہ کھل بل ہو گئی پیغمبرون مین کسلیے اسدم پرے باندھے ملک روتے چلے آتے ہین کیون یہ ہم
زبان پر سب کے کیون اہل علی با آہ و زاری ہے

دنیا جاے آزمایش ہے نہ مقام عیش و آسایش ہے دو دن کی زندگی ہے عبادت کی تو خیر نہین تو سراسر شرمندگی ہے آدمی گدا ہے یا پادشاہ ہے نبی ہو یا امت دونون کی یہی راہ ہے شعر
دربار گاہ حشر چہ سلطان چہ بے نوا ٭ بر آستان مرگ چہ دربان چہ بادشا ٭ نہ موت کی گھر گھر جاری ہے

وہان حاضر نہ تھا کہ شاہ کربلا کے آگے کٹار اشرار سے لڑکے اپنا گلا کاٹتا حضرت پر قربان ہوجاتا تو بارے آج تو
اسکی حسرت مین کچھ تھوڑا رولون خون دل سے دامن بھگولون پھر اوسی رات کو اپنی سخت بیداری سے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپ نے فرمایا اے سہل قسم ہے ذات کبریا کی کہ ایک قطرہ بھی تیرا آنسو
جو یاد مصیبت مین میرے فرزند دلبند نور عین حسینؑ کے بہا ہو بیکار نجائیگا اور اس رونے کے بدلے جو تو
آج روتا ہے کل حق تعالی تجھے اجر جزیل اور ثواب جمیل عنایت فرمائیگا کہ محاسبان تختہ خاک اوسکے
حساب سے گھبرائینگے اور دبیران خطہ افلاک اوسکے شمار سے عاجز ہوجائینگے **قطعہ** بیاد حسینؑ علی گریہ کن
کزین گریہ پیدا شود آبروے ✤ ہر آن نامہ کز خطا شد سیاہ ✤ بدین گریہ کردن تو آن شست وشوے

**روایت** ہے کہ سلطان کونین حضرت امام حسینؑ قیامت کے دن عرصات محشر مین ساتھ چہرہ خون آلود
اور کفن رنگین کے تشریف لائینگے اور جناب باری مین التجا فرمائینگے رَبِّ شَفِّعْنِیْ فِیْمَنْ بَکٰی عَلٰی مُصِیْبَتِیْ
خداوندا جو کوئی دنیا مین میری شہادت اور مصیبت اور غریبی اور محرومی اور مظلومی اور بیکسی اور بے بسی
اور بے برگی اور گرسنگی اور تنہائی اور یکتائی پر رویا ہے اور میرے غم مین اپنے دامان کو بھگویا ہے تو
اوسے میرے اس چہرہ آغشتہ بخون اور پیرہن گلگون کے بہا مین بخشدے میری شفاعت اوسکے
حق مین قبول کرے پس حق تعالی شفاعت کو اوس جناب کی قبول کرلیگا گناہ اون لوگون کے کہ
غم امام مین آنسو بہائے ہین بخشدیگا **بیت** گر آب زنی بگریہ راہ شہدا ✤ بخشند گناہ تو بشاہ شہدا

**روایت** امام علی بن موسی رضا سے منقول ہے کہ جب حق تعالی نے واسطے فدیہ اسمعیل علیہ السلام کے
بہشت سے مینڈھا بھیجا اور ابراہیم علیہ السلام نے اوسکو ذبح کیا پھر دل مبارک مین اوس شیر
دلیر کے یہ خیال ہوا کہ اگر مین اس مینڈھے کے عوض اسمعیلؑ ہی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرتا تو ثواب
عظیم اور اجر جزیل پاتا پس حق تعالی نے وحی بھیجی کہ اے ابراہیمؑ تمامی مخلوق مین سے تم کسکو زیادہ
دوست رکھتے ہو خلیل اللہ نے عرض کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ حبیب اور صفی تیرے
ہین پھر ارشاد ہوا کہ اونکو زیادہ دوست جانتے ہو یا اپنے کو عرض کی کہ قسم ہے تیری وحدانیت کی
کہ اونکو اپنی جان عزیز سے عزیز اور دوست تر جانتا ہون پھر فرمان پہونچا کہ فرزندان کو اونکے زیادہ

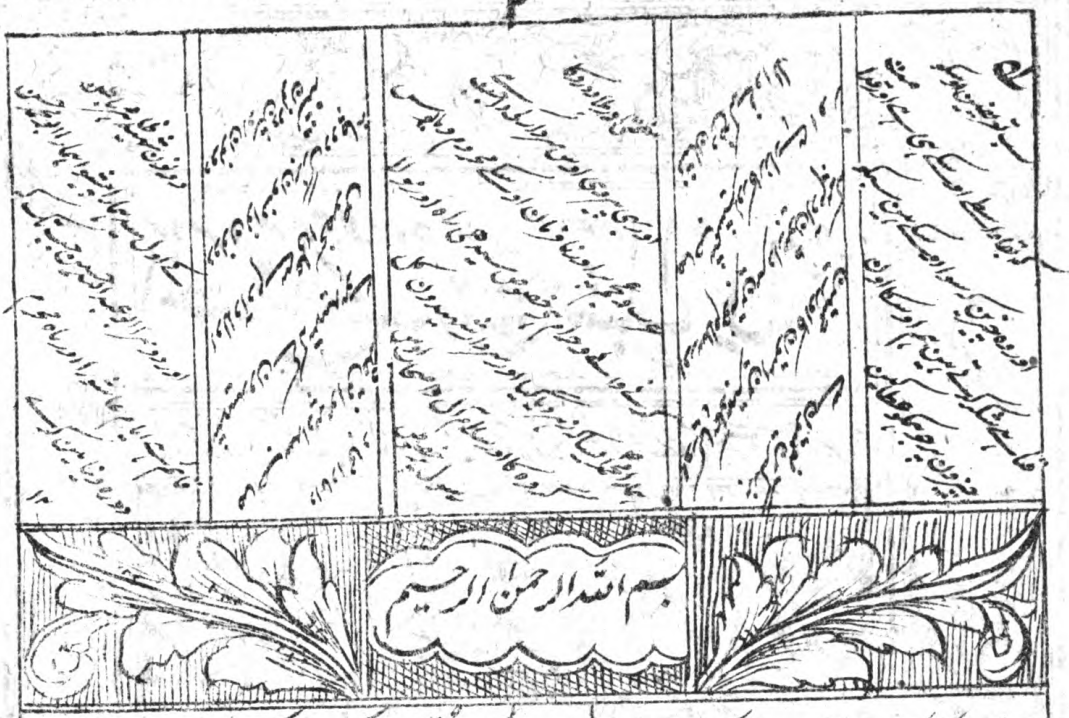
اور چونکہ یہ کتاب مجمع بحرین ہے اسلیے نام اسکا **عناصر الشہادتین** ہے جسے واقعات کربلا کے دیکھنے کی ہوس ہے اوسے مطالعہ اسکا بس ہے اب احباب سے تمنا ہے کہ اگر اسکی سیر کرین تو بحق مؤلف عاصی دعاے خیر کرین اور اگر کہین کسی روایت مین لغزش پائین تو خنجر طعن اس تردامن تشنہ لب کے گلے پر نہ چلائین یا تو عین عنایت سے معاف کردین یا اوسے اشک دیدہ سے دھوکر معاف کردین **شعر**

رسول پاک پہ بھیج اے خدا درود و سلام ✤ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام ✤ **اما بعد** اب ناصر کو تحریر ہے سکتا ہے قلم ہاتھہ مین لیے کاغذ کا مونھ تکتا ہے سیاہی غم سے مثل صوف پوشون کے سیہ پوش ہے دوات رنج و الم سے مدہوش ہے جو بیان ہے وہ نشتر رگ جان ہے ہر ایک بیت بیت الاحزان ہے مصرع مصرعہ پر غم ہے جو نقطہ ہے وہ قطرہ دم ہے جو مضمون ہے درد و غم سے مشحون ہے ہر سطر صف ماتم ہے حرف حرف حلقہ نشین الم ہے ہر طرف سے گھٹا غم کی گھری آتی ہے دل تڑپتا ہے جان نکلی جاتی ہے اور کیونکر نہو کہ اب حال پر ملال واقعات قیامت نما یعنی ماجراے وفات حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و جناب زہرا رضی اللہ عنہا و حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و شہادت غلامان مصطفیؐ و امام دوسرا شہید کربلا لکھا جاتا ہے کیسا امام عالی مقام آئینہ رسولؐ نما آیہ آیۂ انما مصداق سورۂ ہل اتی معنی مودت فی القربی سبط و ریحان رسولؐ بضعۂ وجان بتولؑ لخت جگر علیؑ مرتضیٰ قوت بازوے حسنؑ مجتبیٰ نور حدقہ فاطمہؑ زہراؑ نور حدیقہ خدیجہؑ کبریٰ راکب دوش رسولؐ زینب آغوش بتولؑ ساقی کوثر کانوا ساعین فرات پر قطرۂ آب کا پیاسا شہید رنگین پیرہن قتیل خونین کفن شیر دلیر مشیۂ بلا ثابت قدم مقام رضا رضا جو جسکے مزاج نازک کا رب جلیل گہوارہ جنبان جسکا جبرئیل جد امجد جسکے رسولؐ اکرم خال جسکے قاسم مکرم والد ماجد جسکے علی اعظم حسن جسکے برادر معظم جعفرؓ طیار جسکے عم مفخم صدیق جسکے ہمدم فاروقؓ جسکی قدر کے محرم عثمانؓ جسکے شریک درد و الم امام الثقلین جان کونین سلطان دارین مولی القبلتین سیدنا و مولانا ابو عبد اللہ الحسینؑ

**شعر** جاے کہ ہست ذکر حسینؑ و بلاے او ✤ رحمت نزول می کند از کبریاے او ✤

**روایت** شیخ سہل بن عبد اللہ کہتے ہین کہ مین عاشورے کے دن غم سیدنا امام حسینؑ سے اشکبار ہو رہا تھا اونکے مصائب کو یاد کر کر بیقرار ہو رہا تھا اور جی مین کہتا تھا کہ اگر مین اوسدن اپنی بدنصیبی سے

امام قبلتین مظلومین مقتولین شہیدین قمرین منیرین نجمین انورین سراج مشرقین حنیاء مغربین نور عینین الانسان
عین کونین سبطین ذی النورین ریحانین اعطرین جناب حضرت سیدنا و مولانا ابو محمد الحسنؑ و ابو عبد اللہ
الحسینؑ رضی اللہ عنہما کا ان ذکر الشہادتین کے متفرق کتابون مین دیکھ دیکھ روتا تھا سیاہی مونھ کی
اشک غم سے دھوتا تھا بارہا اس غم سے اوداس رہتا ہر دم بدحواس رہتا حتی کہ جب نام اوس ریحان
رسول کا یاد پڑجاتا نار غم دل مین گر جاتا دل بے اختیار دھڑکنے لگتا جی وحشت زدہ پھڑکنے لگتا کلیجا
پھٹنے لگتا غم سے دم اولٹنے لگتا عرصہ دراز سے جی چاہتا تھا کہ ان روایات متفرق کو یکجا کر دیجیے
یعنی فضائل اور شہادت مین حضرات حسنینؑ کے ایک کتاب تالیف کیجیے اور عمر بھر پڑھ پڑھ کے اتار دیجیے
جی جان کھویئے کہ مونھ کی کالک دھو جائے سارا گناہ کربلا اور فرات سے بھی بالا ہے
محو ہو جائے ایک دن اسی فکر مین سہو محو ہو رہا تھا حالات کربلا یاد کر کر رو رہا تھا حضار مجلس کا مونھ
تکتا تھا مگر کوئی حرف مونھ سے نہ بول سکتا تھا اتنے مین شیدائے ذکر آل عبا و والہ خاندان لافتی نور
حدقۂ اتقا نور حدیقۂ اہتدا محب سادات مجمع سعادات عاشق اصحاب عظام شیفتۂ آل کرام سراپا دانش و
تمیز **شیخ عبد العزیز** بن مظہر انوار لم یزلی **حاجی شیخ رجب علی** صاحب لکھنوی لکھنوسے
آئے بعد ساعت حرف مطلب زبان پر لائے کہ مینے ناصر الابرار چھپوائی بفضلہ تعالی تمنائے دلی
بر آئی اب ایک غرض دوسری لایا ہون فقط اسی غرض کے لیے اسقدر طول مسافت طی کر کے آیا ہون
کہ اب ایک کتاب بیان واقعات کربلا اور فضائل اور شہادت مین سید نا حسنینؑ ریحان مصطفیٰ کی تالیف
کر دیجیے بہت جلد تصنیف کر دیجیے روایتین صحیح ہون مضامین ملیح ہون معتبر کتابون سے منقول ہو
تا عند اللہ و عند الناس مقبول ہو فقیر نے ہر چند اسمین عذر کیا مانا نہین غرض مین طول دیا حال دل کا
جانا نہین آخر سینے پر سل انگارے پر دل دھکا کلیجا تھام کر قلم مصیبت رقم اوٹھایا بہت جلد ورق
آنسو سے کاغذ دھو دھو کر حیز تحریر مین لایا بیان وفات حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
و حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا و حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور شہادت سہ جناب خلفائے
ثلثہ رضوان اللہ علیہم کے ابتدائے کلام کیا اور فضائل اور شہادت پر حضرات حسنینؑ کے اختتام کیا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعالی اللہ کیا کیا قدرتین اپنی دکھاتا ہے
کہ پتلے نور کے بنوا کے مٹی مین ملاتا ہے
کبھی حسنینؑ کو کاندھے پہ حضرت کے چڑھاتا ہے
کبھی سر اونکے نیزے پر چڑھا در بہراتا ہے

الحمد للہ من لہ البقاء والقدم ولما سواہ الفناء والعدم نشکرہ علی ما اعطانا من اجل النعم وجعلنا من خیر الامم والصلوۃ والسلام علی سیّد ولد آدم صاحب السبق واللواء والعلم دافع الکرب والبلاء والہ الطیبین واتباعہ المتحلین بالتقی والورع والمتحلین عصیانہ بالحزن والجزع وسیّدنا ومولانا محمّد المسموم شہید الامم وعلی آلہ واصحابہ سیما علی صہوبہ وختینہ عدد شہداء بنی آدم خصوصاً علی سبطیہ المکرمین القمرین الانورین العطشانین المظلومین الشہیدین سیّدنا ومولانا ابو محمد الحسنؑ وابو عبد اللہ الحسینؑ ما تعاقب ایّام العاشوراء وشہور المحرم

اما بعد مغموم محزون پیرین غلام پنجتن آوارۂ دشت کرب وبلا مسموم زہر ہلاہل جرم وخطا تر دامن عین فرات مین خشک لب رنگین پیرین تیر بارانی بلا سے جان بلب **فقیر محمد ناصر علی** ابن شیخ حیدر علی مرحوم غیاثپوری منیری مولداً آروی سکناً خدمت مین محبان سیدنا حسینؑ اور جان نثاران سبطین مکرمین کے عرض رسا ہو کہ اکثر یہ فقیر واقعات کربلا اور سانحات آل عبا اور روایات درد آمیز اور حکایات رقت انگیز

الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة

للہ الحمد کہ اندون کتاب لاجواب احوال مبین وتہا دت حسنین و دیگر خلفاء کرام کے روایات صحیحہ سے مبین ہیں موسوم بہ

# عناصر الشہادتین

جسکو حضرت مصنف جامع کمالات علمیہ مولوی محمد ناصر علی صاحب نے تجدید نظر فرما کر بترتیم خانہ روایاتی از سر نو لکھا

مطبع کانپور نولکشور میں طبع ہوئی

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۲۷۹ | بھیجنا مختار کا اپنے غلام کو واسطے بلانے عمر و سعد کے اور منا حفص سے عمر و سعد کا + |
| ۲۸۰ | پوچھنا مختار کا حفص سے حال عمر و سعد کا اور پھر پکڑ کر آنا عمر و سعد کا اور قتل ہونا باپ بیٹے کا + |
| // | قتل کرنا مختار کا شمر ملعون کو + |
| // | بھیجنا مختار کا سر ہائے اشقیا کو پاس محمد بن حنفیہ کے اور حکم قتل دینا مختار کا قاتلان امام حسین کی کو + |
| // | بصرہ میں بھاگنا کوفیوں کا خوف مختار سے اور تعاقب کر کے لانا لشکر مختار کا کوفیوں کو پھر حکم قتل کا کرنے انکی لاشوں کو جلوا دینا + |
| // | آنا خولی کا پاس مختار کے گرفتار ہو کر پھر بحکم مختار ساتھ طرح طرح عذاب کے خولی کا قتل ہونا + |
| // | بھیجنا مختار کا لشکر کو سرکردگی ابراہیم بن مالک اشتر کے واسطے لڑائی ابن زیاد ملعون کے اور گرفتار ہو کر آنا اور سکا پاس مختار کے پھر بحکم مختار قتل ہونا ابن زیاد کا + |
| ۲۸۱ | خرابی لاش ابن زیاد ملعون کی بسبب غضب الٰہی + |
| // | قتل ہونا ایک کم چالیس ہزار شامیوں کا عوض خون امام حسین کے اور فضیحت ہونا خاندان نبوت کو اور نبیوں پر + |
| // | فرار ہونا مختار کا محمد بن حنفیہ سے ہی آخر الزمان اور خود مخبوط ہونا بخیال اور سنے وحی کے اپنے اوپر + |
| // | آمادہ ہونا مختار کا لڑائی عبد اللہ بن زبیر پر + |
| ۲۸۲ | آگاہ ہونا عبد اللہ بن زبیر کا ارادہ مختار سے اور بھیجنا مصعب اپنے بھائی کو واسطے لڑائی مختار کے + |
| ۲۸۲ | فتح پانا مصعب کا مختار پر اور آنا مختار کے سر کا روبرو مصعب کے + |
| // | مسلط ہونا عبد الملک کا کوفہ پر اور مارنا مصعب بن زبیر اور ابراہیم بن مالک اشتر کو + |
| // | کھسوٹ لانا عبد الملک کا دار الامارۃ کوفہ کو + |
| // | بھیجنا عبد الملک کا لشکر کو سرکردگی حجاج بن یوسف کے واسطے لڑائی عبد اللہ بن زبیر کے اور بیحرمتی اور سنگسار کرنا حجاج کا کعبہ معظمہ کو اور شہید ہونا عبد اللہ بن زبیر کا شکست کھا کر + |
| ۲۸۳ | قائم ہونا سلطنت مروانیون اور بنی امیہ کا شام و عراق و حجاز وغیرہ پر + |
| // | حال سر ہائے قاتلان امام حسین مع دروغ + |
| // | حکایات عجیب نسبت قاتلان امام حسین + |
| ۲۸۴ | بموجب حدیث نبوی جو آنحضرت موسیٰ پر نسبت نہ بخشے جانے قاتلان امام حسین علیہ السلام کے + |
| // | مسلط ہونا شدید سے شدید عذاب و مسخ کا واسطے عذاب قاتلان امام حسین کے + |
| // | سر آقاتلان امام حسین علیہ السلام + |
| ۲۸۵ | جلکر مر جانا ایک بوڑھے قاتل امام حسین کا شعلۂ چراغ سے + |
| // | شعلۂ چراغ سے جاکر کودنا ہو جانا ایک قاتل امام حسین کا + |
| // | حال عجیب اس شخص کا کہ جسنے سر مبارک کو شکار بند سے باندھا تھا + |
| ۲۸۶ | کوڑھی ہو جانا جو نہ حضرتی کا کربلا میں بسبب پہننے کرتے امام کے بعد شہید ہونے امام کے + |
| // | کوڑھی ہو جانا اسود بن حنظلہ کا بسبب لینے تلوار امام کے + |
| // | دیوانہ ہو جانا مالک بن یسار کا بسبب لینے جوشن امام کے اور بہزار خرابی مرنا اوسکا + |
| ۲۸۷ | سر آقاتل امام علی اصغر علیہ السلام + |
| // | راکھ ہو جانا سونے کا جو شمر ملعون نے خیمہ سرور سے لوٹا تھا + |
| // | حکایات عجیب نسبت قاتلان امام حسین + |
| ۲۸۸ | حال اس شخص کا جو طواف کعبہ کرتا تھا اور اسکا منہ بسبب نقاب پڑی تھی جب نقاب اوسکے منہ سے دور کی گئی تو چہرہ اوسکا خوک کا تھا اور پوچھنا لوگوں کا اوسکے حال کو اور بیان کرنا اوسکا مسخ ہونا اپنی صورت کا + |
| ۲۹۰ | تشریف لیجانا حضرت سیدہ کا نیچے عرش کے دن قیامت کو پیراہن زہر آلود اور خونین کفن حسنین کا کاندھے پر لیکر + |
| ۲۹۱ | حضرت سیدہ کا عرش الٰہی کو پکڑ کر انصاف خون حضرات حسنین کا چاہنا جبحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہاں تشریف لاکر حضرت سیدہ کو منانا + |
| // | حضرت محبوب عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت سیدہ کا باہم ہو کر تصدق کرنا سیکے خاک آلود اور خونین شکست پنجے کے اور بطفیل خون پاک حضرات حسنین کے امتحان عاصی کا بخشوانا + |
| ۲۹۲ | خاتمۃ الطبع + |

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| | اور سبب ممانعت بعض حضار مجلس کے باز رہنا |
| ۲۴۸ | بھیجنا ابن زیاد کا اہلبیت اطہار کو بندیخانہ مین + |
| 〃 | آیت قرآنی پڑھنا امام کا وقت بازگشت کوفہ مین + |
| ۲۴۹ | رونمائی سر ہائے شہدا مع اہلبیت از کوفہ بشام + |
| 〃 | نمودار ہونا لہو کے قلم کا عیب سے اور زمین پر گرنا شعر عربی کا راہ شام مین + |
| ۲۵۰ | ظاہر ہونا کرامت مبارک سے ایک گنبد سیاہ راہ شام مین اور بوجہ دس ہزار روپیہ کے ناراہب کا لینا سر مبارک کو واسطے ایکرات اور بعائنہ نزول تجلیات انوار الٰہی کے راہب کا مسلمان ہونا + |
| ۲۵۱ | رکھنا ہوجانا اوس ہزار روپیہ کا کہ جو راہب نے عوض رکھنے ایکرات کے مبارک کو شہر معون کو دیئے تھے اور عرض سکہ کا اوسپر یا آیات قرآنی کا ظاہر ہونا + |
| 〃 | ظاہر ہونا کرامت سر مبارک کا یحیی راہب حران پاور مسلمان ہونا راہب کا پھر عمر بھر سے ساتھ شہید ہونا + |
| ۲۵۲ | پہونچنا سر مبارک کا حلب مین اور مسلمان ہونا عزیز ابن ہارون بنوی کو قوال حلب کا بخواب مین بشارت دینا حضرت موسی کا آنے سر مبارک سے عزیز کو اور ویسا ہی خواب دیکھنا شیرین کنیز حضرت شہر بانو کا پھر عزیز اور شیرین کا نکاح ہونا + |
| ۲۵۳ | پہونچنا سر مبارک کا ایک منزل مین اور مقرر کرنا شمع معون کا پچاس نگہبانون کو واسطے محافظت سر مبارک کے اور آنا حضرت آدم صفی و ابراہیم و اسمعیل ذبیح و موسی و دیگر انبیا علیہم السلام و تشریف لانا عمر یا نبیا کا مع اصحاب کبار کے واسطے زیارت سر مبارک کے اور بخشیدہ دیکھنا ابو الحنوف کا ان جماعت کو اور جاکر رکھنہ ہوجانا انچپاس نگہبانون کا اور صفحہ پر بیٹھا رہنا ابو الحنوف کا پھر صحیح و سالم رہنا |
| ۲۵۴ | پہونچنا سر مبارک کا قریب دمشق کے اور بیرون شہر کا ایک پیر مرد مالک تنخانہ سے واسطے بھیجنے سر کے پیر مذکور کا اوس پیر مرد کا آنحضرت خود سارہ با جدہ و رحیل و کلثوم ہمشیرہ حضرت مع سر مبارک حضرت کے اور بیبی زینب کا سر کو پاس رکھنے اور نعمت علم غیبی کی واسطے دیکھنے اون بیبیون کے اور مسلمان ہونا اوس پیر مرد کا مع ستر آدمیون کے حضرت عابد کے ہاتھ پر + |
| ۲۵۷ | پہونچ جانا اہلبیت اطہار کا دمشق مین + |
| 〃 | حال عجیب ایک پیر مرد کا مسلمان ہونا اوسکا حضرت عابدؑ کے ہاتھ پر اور سبب وقت حالت گریہ مین جان بحق ہونا + |
| ۲۵۹ | ورود بیان کرنا یزید پلید کا سات صحابیون کو سر مبارک کے + شہید کرنا یزید کا سات صحابیون کو + |
| ۲۶۰ | دیکھنا سر عمر کو رنا یزید مین یک سوداگر بنوی کا اور مسلمان ہونا اوسکا پھر قتل کرنا یزید کا اوس سوداگر کو + |
| ۲۶۲ | رسولکرنا ایلچی قیصر روم کا یزید کو دربار عام مین + |
| ۲۶۳ | فصاحت مین زبانی ایلچی قیصر روم + |
| ۲۶۵ | تقریر امام زین العابدین با یزید لعین + |
| ۲۶۷ | قائل ہونا یزید کا امام زین العابدین سے اور استفسار حاجت کرنا یزید کا آپسے اور آپکا چار امر کا خواستگار ہونا + |
| 〃 | لٹکانا سر ہائے شہدا کا دروازہ دمشق پر لیکر تا ملک + |
| ۲۶۸ | خطبہ پڑھنا امام زین العابدین کا مسجد دمشق مین + |
| ۲۷۰ | انتقال فرمانا ایک صاحبزادہ کا غم فراق امام مین + |
| ۲۷۱ | روانہ ہونا قافلہ اہلبیت کا مع سر سرور کے شام سے مدینہ منورہ کو + |
| 〃 | پہونچ جانا قافلہ اہلبیت کا مدینہ منورہ مین + |
| ۲۷۳ | ملنا امام زین العابدین کا حضرت ام سلمہ سے + |
| ۲۷۴ | حال گریہ و زاری اہلبیت کا مدینہ منورہ مین پہونچکر + |
| ۲۷۵ | مدفون ہونا سر مبارک کا جنت البقیع مین + |
| 〃 | رونما امام زین العابدین کا فراق پدر مین + |
| ۲۷۶ | بھنا آفتاب امام زین العابدین کا پرا کی ارادت سے سبب آپکی کثرت گریہ کے + |
| 〃 | یاد کرکے رونا امام زین العابدین کا حضرت امام حسین کے فوج مخالف کو فوج مرتب دیکھکر ایک بکری کو + |
| ۲۷۷ | شرح آقا طہران امام حسین علیہ السلام + |
| 〃 | رواج دینا یزید پلید کا منہیات شرعی کو شامل شعار بخاری و مسلم و نکاح کرنے حقیقی بھائی بہن سے + |
| ۲۷۸ | بھیجنا یزید کا سالم بن عقبہ کو ساتھ بارہ ہزار سپاہ کے ہزار سپاہ فوج کے واسطے لوٹنے مدینہ منورہ کے اور شہید ہونا سات ہزار صحابیون و قرین ہزار اولاد لوگون کا + |
| 〃 | لوٹ لینا گھر حضرت امام سلمہ کا اور بے ادبی کرنا ساتھ مسجد نبوی کے اور خالی رہنا مسجد نبوی کا تین روز تک اذان و نماز سے + |
| 〃 | دیوانہ ہوکر رہنا سعید بن مسیب کا مسجد نبوی مین واسطے دینے جھاڑو کے اور نہ سننا آواز اذان و اقامت کا قبر شریف سے + |
| 〃 | ہتک حرمت کرنا شامیون کا بعظمہ کی + |
| 〃 | مرنا یزید پلید کا + |
| ۲۷۹ | بیٹھنا تخت سلطنت پر پسر یزید کا اور منبر پر جاکے تعریف اہلبیت اطہار و توبہ و ندامت اپنے باپ کا کرکے سلطنت کو ترک کرنا اور در خانہ بند کرکے یاد الٰہی مین مرکے راہ آخرت لینا + |
| 〃 | حال سلطنت مختاران عہد کا + |

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۱۹۳ | بھیجنا ایک عجیب رنگ کا پیوا کلوتی لڑکی کو جسکے پینے سے ستر دن تک نہ بھوکا ہوا نہ پیاسا اور اوسکا مکان ہر مصیبت سے محفوظ رہا |
| | دو عورتوں کے بعد مرنے اور امام کا قبول فرمانا پھر عبادت امام کے واسطے دو بار لشکر اعدا کا شکست کھانا اور آخر کار شہید ہونا + |
| ۱۹۴ | شہادت عبداللہ مسلم رضی اللہ عنہ + |
| ۱۹۵ | شہادت ہانی عقیل ابن ابیطالب + |
| ۱۹۶ | شہادت عبداللہ صاحبزادہ امام حسنؑ + |
| ۱۹۸ | شہادت قاسم صاحبزادہ امام حسنؑ کی اور حسب وصیت اپنے پدر بزرگوار کے عروسی بازو کو معائنہ کرکے اور سیر عمل کرنا + |
| ۲۰۱ | قتل ہونا ارشق و ہیاں اور اوسکے چاروں بیٹوں کا یکے بعد دیگرے حضرت قاسمؑ کے ہاتھ سے + |
| ۲۰۲ | شہادت عمر و ابوبکر پسران حضرت امام حسن + |
| ″ | شہادت ابوبکر و عمر و عثمان و جعفر وغیرہ صاحبزادگان حضرت علی رضی اللہ عنہ + |
| ″ | شہادت حضرت عباس علمدار + |
| ۲۰۶ | شہادت حضرت علی اکبر ابن امام حسینؑ + |
| ۲۱۰ | غلبہ تشنگی کا ہونا حضرت علی اکبر پر حالت لڑائی میں اور آپکا امام حسینؑ کے پاس آکر شکایت پیاس کی کرنا اور امام کا اپنی انگوٹھی اوسکے موٹھ میں دینا اور بسبب کمی امت انگشتری کے تسکین پیاس کی ہونا + |
| ″ | قتل کرنا حضرت علی اکبر کا طارق کو مع اوسکے لشکر کے یکے بعد دیگرے اور دیگر بار گی حملہ کرنا فوج اعدا کا علی اکبر پر اور آپکا شہید ہونا + |
| ۲۱۲ | شہادت حضرت علی اصغرؑ + |
| ۲۱۴ | محافظت امام علیہ السلام برائے فرض + |
| ۲۱۶ | حال جنگ امام با لشکر شام + |
| ۲۱۷ | آمادہ ہونا حضرت علی وسطیٰ یعنی عابد بیمار کا واسطے لڑائی لشکر اعدا کے اور دافع آنا امام حسین کا لڑنے کفار سے + |
| ۲۱۸ | پیغام سلام دینا امام عالیمقام کا امتحان خیر الانام کو اہلبیت سے + |
| ″ | وصیت فرمانا امام حسینؑ کا امت کو کہ جس کسی پر کسیطرح کی مصیبت واقع ہو وہ میری مصیبت اور میرے اہلبیت کی مصیبت یاد کرے + |
| ۲۲۰ | دوبارہ اتمام حجت کرنا امام کا لشکر شام سے + |
| ۲۲۱ | بھگانا افواج اعدا کا مقابلہ امام حسینؑ سے اور للکار کر مستعد کرنا شمر ملعون کا فوج کو واسطے لڑائی امام کے + |
| ۲۲۲ | حاضر ہونا زعفر اور یزیدیوں کا پاس امام کے واسطے لڑائی لشکر اعدا کے اور واپس جانا اوسکا بسبب نامنظوری امام کے + |
| ۲۲۳ | شجاعت امام و بزدلی لشکر شام + |
| ″ | قتل کرنا امام کا یزید بطجی کو + |
| ۲۲۴ | محاصرہ کرنا لشکر اعدا کا امام پر اور شہادت پانا آپکا لشکر کو جھکا کر اور قتل کرنا آپکا کفار کو + |
| ۲۲۶ | جانا شمر ملعون کا کچھ فوج لیکر طرف خیمہ اہلبیت کے اور امام حسینؑ کا اوسکو للکارنا اور اوسطرف متوجہ ہوکر اوسکو ہٹا دینا + |
| ۲۲۷ | جانا امام کا دریائے فرات پر بسبب غلبہ تشنگی کے اور یاد آنا پاس اہلبیت اور عابد بیمار کا اور آپکا بغیر پانی پیئے کو واپس آنا دریائے فرات سے + |
| ۲۲۸ | خواب میں دیکھنا ایک بزرگ کا حضرت فاطمہ جنت کو مشک کرتے ہوئے آستین مبارک سے زمین کربلا کو + |

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۲۲۸ | طلب آخر شب امت فرمانا امام کا حالت لڑائی میں + |
| ۲۲۹ | آپکی کرامت سے ایک شخص لشکر اعدا کا مسلمان ہونا اور پھر لشکر میں واپس جاکر عمر سعد پر حملہ کرکے شہید ہونا + |
| ۲۳۱ | شہادت حضرت امام حسینؑ + |
| ۲۳۲ | حال بیتابی گریہ و زاری اہلبیت امام عالیمقام + |
| ۲۳۴ | لوٹ لینا کوفیوں کا خیمہ مبارک سرور کو + |
| ۲۳۵ | روانہ کرنا کوفیوں کا گھوڑوں سے لاش مبارک کو + |
| ″ | ظہور نشانہائے قیامت بروز عاشورا + |
| ۲۳۷ | برسنا خون کا آسمان سے بعد شہادت کے سات روز تک + |
| ۲۳۸ | پھولنا شفق کا آسمان سے بعد شہادت + |
| ″ | نکلنا نار سے خون کا پتھروں کے نیچے سے + |
| ۲۳۹ | نازل ہونا چار ہزار فرشتوں کا واسطے مدد امام کے اور بعد شہادت امام کے قیامت تک مجلس و مزار کا رہنا + |
| ۲۴۰ | نوحہ کرنا جنات کا غم امام علیہ السلام میں + |
| ۲۴۱ | رونا کل سر کے شہدا اور اہلبیت از کربلا بکوفہ + |
| ۲۴۲ | دفن ہونا لاشہائے شہدا کے کربلا کا متبرک ہونا زیارت کے + |
| ۲۴۳ | چھیننا خولی ملعون کا مرکب مبارک کو تنور میں بجوف اپنی بی بی کے اور ظاہر ہونا کرامات مبارک کا اوس بی بی پر اور جلا جانا اوس بی بی کا خولی کو گھر سے اور سکو شرمندہ کرکے + |
| ۲۴۴ | پہونچنا سر کے شہدا کا کوفہ میں + |
| ۲۴۵ | پڑھنا سر امام کا آیت قرآنی کو بھالک پر ابن زیاد کے + |
| ″ | فرمودہ بیان کرنا ابن زیاد کا ساتھ سر سرور کے + |
| ۲۴۶ | کلمات کفر اور خطبہ فتح میں پڑھنا ابن زیاد کا اور عبداللہ بن عفیف کا غصہ ہوکر اوسکو برا کہنا + |
| ۲۴۷ | پھینکنا اکیسر ہ کوکا مبارک سے ابن زیاد کے کیرون پر اور اوسکی ران غیرہ توڑ کر زمین میں غائب ہوجانا + |
| ۲۴۸ | حکم دینا ابن زیاد کا واسطے قتل امام زین العابدین کے |

# فہرست مضامین عناصر الشہادتین معروف بشہادۃ الخلفاء والحسنین


| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۱ | حمد و ثنا کے بعد نعت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم + |
| ۳ | سبب تالیف کتاب و نام صاحب فرمائش عالیجناب + |
| ۵ | ثواب نوحہ کا مصیبت پر حضرت امام حسینؓ کے + |
| ۶ | وفات جناب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم + |
| ۱۲ | حصول شہادت سے مراد آنحضرت بسبب بقی رہ جانے اثر زہر کے جو زینب یہودیہ نے دیا تھا + |
| ۲۱ | خواب دیکھنا حضرت علیؓ کا اور تعبیر دینا آنحضرت کا اپنی وفات پر + |
| ۳۸ | زندہ ہونا آنحضرت کا قبر شریف میں تین روز شریف سے آواز اذان و اقامت کی سننا + |
| ۴۱ | وفات جناب حضرت فاطمہ زہرا + |
| ۴۲ | حال امین ہانچ دن آمد و برآمد کا کہ جسکے برابر کوئی روز نہیں + |
| ۴۸ | وفات جناب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ + |
| ۵۰ | حصول شہادت سے مراد صدیق اکبر بسبب بقی رہ جانے اثر زہر سانپ کے کہ جو کاٹا تھا غار حرا میں کا + |
| ″ | وصیت کرنا جناب صدیق اکبر کا جناب علی کو واسطے تجہیز و تکفین اپنے کے + |
| ۵۲ | شہادت جناب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ + |
| ۵۶ | شہادت جناب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ + |
| ۶۲ | مصرآنے تک حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ + |
| ۶۳ | شہادت جناب حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ + |
| ۷۲ | ولادت باسعادت جناب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ + |
| ۷۳ | فضائل و مناقب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ + |
| ۸۰ | ولادت باسعادت شہید کربلا علیہ التحیۃ والثنا + |
| ۸۳ | فضائل و کمالات حضرت امام حسنین علیہم السلام + |
| ۹۷ | خبر شہادت امام حسین کی دینا حضرت جبرئیل کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو + |
| ۱۰۹ | تمہید شہادت و حضرات حسنین رضی اللہ عنہما + |

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۱۱۴ | سبب عداوت باطنی یزید جناب حضرات حسنینؓ + |
| ۱۱۵ | سبب عداوت ظاہری یزید با حضرات حسنینؓ + |
| ۱۱۸ | شہادت سیدنا حضرت امام حسنؓ رضی اللہ عنہ + |
| ۱۲۷ | خواب دیکھنا جناب امام حسنؓ کا اور تعبیر دینا سعید بن مسیب کا + |
| ۱۲۸ | خراب جعدہ جسنے امام حسنؓ کو زہر دیا تھا + |
| ۱۲۹ | تخت پر بیٹھنا یزید کا اور بیعت طلب کرنا حضرت امام حسینؓ سے + |
| ۱۳۱ | مدینہ منورہ سے حضرت امام کا مکہ معظمہ کو جانا + |
| ۱۳۵ | مدینہ منورہ سے کوفہ معظمہ کو جانا امام حسینؓ کا + |
| ۱۳۷ | مکہ میں مطلب اہل حسنینؓ خطوط کا کوفیوں کا آنا + |
| ۱۳۹ | کوفہ کو روانہ ہونا حضرت مسلمؓ کا مکہ سے + |
| ۱۴۱ | پہونچنا حضرت مسلم کا کوفہ میں + |
| ۱۴۲ | آنا ابن زیاد کا کوفہ میں بحکم یزید + |
| ۱۴۴ | بخوف ابن زیاد مخدوم ہونا مزبانوں کا حضرت مسلمؓ سے + |
| ۱۴۷ | شہادت حضرت مسلم رضی اللہ عنہ + |
| ۱۵۳ | شہادت فرزندان حضرت مسلمؓ + |
| ۱۶۳ | قتل عارث ملعون قاتل فرزندان حضرت مسلمؓ کا بحکم ابن زیاد کے + |
| ″ | روانگی امام حسین از مکہ معظمہ بکوفہ + |
| ۱۶۶ | روانہ کرنا حضرت امام حسینؓ کا واسطے اطلاع کوفیوں کے اپنے ورود مسعود کا اور شہید کرنا کوفیوں کا آپکے بھائی کو + |
| ۱۶۹ | خواب میں دیکھنا امام حسینؓ کا رسول اللہ کو اور آنحضرت کا خبر شہادت دینا + |
| ۱۷۰ | حراست حرمین حضرت امام کا کربلا میں آنا + |
| ۱۷۲ | کوچ فرمانا حضرت امام حسین کا بصراحر کے اور ملاقات |

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| | برابر پہنچنا مع صبح کو اپنے کوہ ہین کربلا میں پہنچنا + |
| ۱۷۸ | گھیر لینا لشکر اعداء کا امام کو اور ساتوین محرم سے پانی بند کرنا اہلبیت پر + |
| ″ | شدت گرمی و پیاس بر اہلبیت اطہار + |
| ۱۸۱ | طعن کرنا مالک بن عروہ کا حضرت امام پر اور سبب آپکی کرامت کے جلنا اور سکا آگ مین + |
| ″ | بد دعا دینا امام کا ابن اشعث کو اور فوراً مرجانا اور سکا بچھو کے کاٹنے سے + |
| ″ | طعن کرنا جعدہ زنی کا امام کی پیاس پر اور آپکی کرامت سے مرنا اور سکا حالت استسقا مین + |
| ۱۸۲ | احوال پر ملال شب عاشورا + |
| ۱۸۴ | نسبت عذاب قاتلان امام کے آواز غیب کا آنا شب شہادت کو + |
| ۱۸۴ | خواب مین فرشتون کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امام حسینؓ کے قاتل کا + |
| ۱۸۵ | طیاری لشکر طرفین بصبح عاشورا + |
| ۱۸۷ | اتمام حجت کرنا امام علیہ السلام کا فوج شام سے + |
| ″ | تیر چلانا عمر سعد کا امام حسین پر اور بیان کرنا آپکا مانند ہونا غضب آلہی کا اور تین فرقون کے + |
| ۱۸۸ | تعداد لشکر عمر سعد اور شروع ہونا لڑائی کا + |
| ۱۸۹ | بار بار آنا حر کا لشکر اعداء سے پاس امام کے اور بیان کرنا پنے خواب کو امام سے پھر جانا جازت امام کے لڑنا لشکر اعداء سے + |
| ۱۹۰ | آنا صفوان کا باجازت عمر سعد کے واسطے واپس لیجانے حر کے اور قتل کرنا حر کا صفوان کو مع اور تین بھائیون کے + |
| ۱۹۱ | آور د غیبی آنا واسطے خبر دینے شہادت حر کی اور شہید ہونا حر کا + |
| ۱۹۲ | شہادت بھائی دیگر حر غلام حر کی + |

# اطلاع

اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب موجود ہیں شائقین کو فہرست مطول سے جو علیحدہ موجود ہے اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت اس سال میں نہایت ارزاں مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب متفرقات دینیہ ذیل میں درج کرتے ہیں ناظرین اور شائقین ملاحظہ فرما کر خط کافی دہرہ دانی اوٹھا دیں

## کتب متفرقات دینیہ

شبیہ احمدی سراپای حمدی کا بیان۔
مثنوی زائر دعوت قبائل قریش۔
دوازدہ مجلس سیمی بریاض الازہار۔
اسرار کربلا حالات کربلا از منشی محمد ظہیر الدین مرحوم بلگرامی
مجموعہ خطب باترجمہ اردو مطبوعہ مطبع ریاض محمدی
مہر منوبت۔ تصنیف نواب محمد مرد الغیاث خان بہادر نظام لغت بین۔
رموز القرآن۔ اتقان قرآن کا بیان۔
آثار محشر۔ علامات و حالات قیامت مثنوی میں مذکور ہیں۔
اکسیر ہدایت ترجمہ کیمیائے سعادت۔
مذاق العارفین اردو۔ ترجمہ احیاء العلوم کامل در چہار جلد۔
رسالہ ہدایۃ الکونین الی شہادۃ الحسنین
تحفہ درود ملقب بخیر الکلام مولفہ مولوی منظور احمد صاحب
رسالہ کسب الانبیاء اردو۔ مصنفہ مولوی ظہور الحق صاحب
شجرہ طغرای اسماء دوازدہ امام۔
دہ مجلس منظوم۔ معرکہ کربلا کی علی الترتیب دہ مجلسیں ہیں۔
مجموعہ توشہ عقبیٰ۔ ورد وظائف اسمائے الٰہی و ناموں رسالت پناہی۔
زاد عقبیٰ۔ شرح اسمائے حسنے
انوار محمدی تصنیف محمد امیر اکبر آبادی

بیان اختلاف فرق اسلامیہ۔
شرح چہل حدیث تصنیف میر علی صاحب
چہل حدیث۔
مولد شریف عرضہ بہار از مرزا علی بہار۔
نسب نامہ رسول مقبول۔ اسمین حال بعثت سے وفات تک مرقوم ہے۔
حدیقہ میلاد و فضائل حضرت غوث الاعظم
مجموعہ نعت و نام۔ شامل دعائے معنی و قصیدہ بردہ و بانت سعاد و قصیدۂ غوثیہ و دعائے سریانی وغیرہ۔
دہ مخزن اردو مصائب شہدائے کرام۔
تاریخ مدینہ۔ ترجمہ جذب القلوب۔
وفات نامہ۔ تصنیف خانی مراد آبادی
ذکر وفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
سبیل الجنان۔ مصنفہ میر علی تخلص
ہامیر تکمیل الایمان کا ترجمہ۔
تذکرۃ الجمعہ۔ تصنیف مولوی قطب الدین خان بہادر دہلوی در فضیلت جمعہ۔
فلاح دارین آداب معاشرت شرعی۔
ترغیب الفرقان در فضائل قرآن۔
موضح الحق۔ مسائل حربیہ دین
تحفۃ الزوجین۔ میان بی بی کے حقوق اور اور کے فرائض معاشرت۔
احکام العیدین تالیف مولوے

Anasirul Shahadatain

INSTITUTE

# الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة

الحمد کہ اندرون کتاب لاجواب احوال بین شہادت حسنین اور خلفاء کرام کے روایات صحیحہ سے مبین ہے موسوم بہ

# عناصر الشہادتین

جسکو حضرت مصنف جامع کمالات علمی بوعی تمام حصہ ذی تجدید نظر فرماکر زیور تنقیح اضافہ روایات سے آراستہ

مطبع کانپور نولکشور میں طبع ہوئی

Ānāṣir al-shahādatain.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

